لا اله الا الله محمد رسول الله

طالبین راہ حق کو مژدہ ہو کہ آئینہ جمال احمدیہ و مصدق رسالت محمدیہ

بشارات محمدی

یعنی

البینہ فی اثبات رسالۃ المحمدیہ

معروف بہ

بشارت نامہ

حسب فرمایش جناب مصنف مولانا مولوی رحم الہی صاحب منگلوری عم فیضہ

مطبع انوار محمدی لکھنو میں طبع ہوا

Marfat.com

Marfat.com

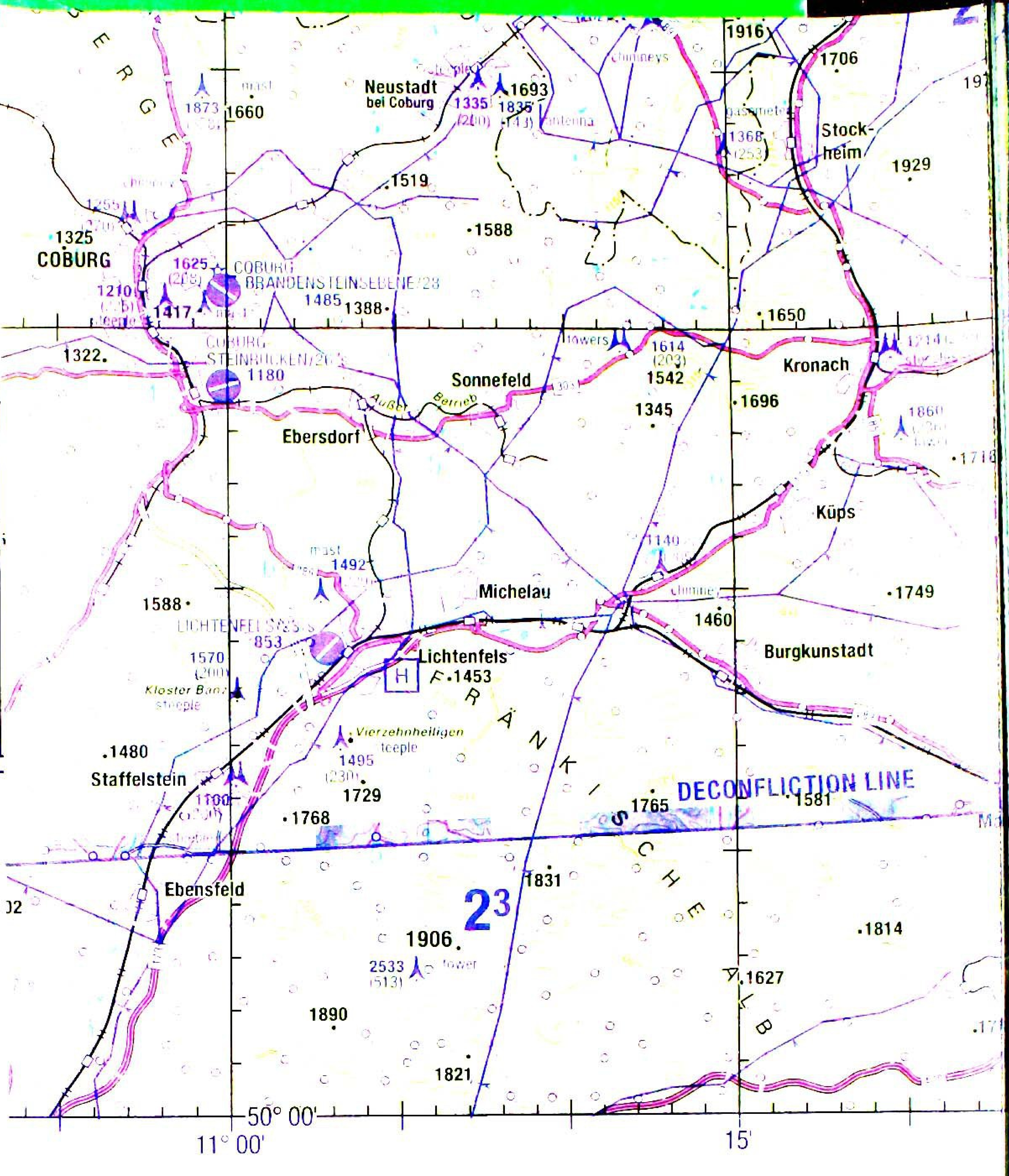

IC (AIR)

15 Statute Miles

20 Kilometers

10 Nautical Miles

165 Fuß

29°00′
1657ft
2159ft
OSTAN E BALUCHESTAN VA SISTAN
OSTAN E KERMAN
27
1765ft
1747ft
20km
1742ft
29
1913ft
2192ft
30′

Marfat.com

29°00′
2641ft
2405ft
2129ft
DISSECTED TERRAIN
31
34
2093ft
Dissected terrain
2628ft
2326ft
33km
29
2622ft
36
3192ft

Marfat.com

س
۹۶

Marfat.com

58593

دعوت عام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفے امابعد تمام اہل کتاب کی خدمت مین التماس ہے کہ دنیا چندروزہ ہے آخر کار لقای اللہ جلشانہ ہر شخص کو ضرور ہے پس اس دنیای فانی کو مطلوب حقیقی اپنا تصور کرکے عقبی کو ہاتھ سے نہ دین اور تقلید ناجائز اور ناروا سے اپنی آپ کو آزاد کرکے راہ حق ڈھونڈین جو بعد بعثت خاتم النبین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب باری مین مقبول ہو ضرور ہے مصداق من جد وجد کی اس راہ کو پالین اور حق تک پہنچ جائین اور وہ راہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور رسالت شاہ دوعالم کی آپ کے معجزات سے اخلاق سے احکام سے اقوال سے افعال سے ہرطرح سے ایسی روشن اور ثابت ہی جیسی کہ ٹھیک دوپہر مین آفتاب اور جو شخص کسی ایک طرف بہی امور مذکورہ سے توجہ کرے تو یقیناً معلوم کرلے کہ یہہ بات بغیر وحی اور تائید الہی اور مقبولیت کے ممکن نہین ہے لیکن ایک طریقہ خاص بشارات رسل وانبیاء سابقین علیہم السلام سے آپکی رسالت کا اثبات کرکی جسکو آپ خوب سمجھ سکتے ہین اور قران مجید اور احادیث شریف مین بہی اس طریقہ اثبات رسالت کا جابجا ذکر ہی آپ کے سامنے بطور مشتی (نمونہ از خروارے) بذریعہ اس رسالہ محبت اللہ کی پیش کیا جاتا ہے۔ امید ہے کہ آپ صاحب بحق کتب الہی وانبیاء علیہ السلام کی تعصب سے علحدہ ہوکر اس رسالہ کو دیکھین اور سچے موسوی اور مسیحی بنجائین اور برنگ صبغۃ اللہ کے رنگین ہون اور نام پاک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شاہ دوعالم سے زندگی ابدی حاصل کرین وما علینا الا البلاغ رباعی ما نصیحت بجای خود کردیم روزگاری درین بسر بردیم ؛ گر نیاید بگوش رغبت کس ؛ بر رسولان بلاغ باشد وبس

[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

احمد الله العلی العظیم الاعظم الذی لم یتخذ صاحبة ولا ولدا ولا شریک فی ملکه ولم یکن له کفوا احدا واصلی واسلم علی رسوله وحبیبه الذی بشر به فی التورات والانجیل وعرفه اهل العلم بمعرفة الاسناد بلا ریب وتاویل اعنی شفیعنا ونبینا وسیدنا عبد الله احمد ان المجتبی محمد ان المصطفی صلی الله علیه وسلم الی یوم الدین وعلی آله واصحابه الذین اختارهم الله لصحبة نبیه الخلیل ولشبههم الشفا فی کتب اصفیاء العبد الجلیل اما بعد حمد وصلوة کے واضح ہو کہ اس خاکسار ذرہ بیمقدار ناصر الدین محمد رحم الہی ابن سید نثار علی ابن سید بہادر علی ابن سید غالب علی ابن سید عباس خان رضی اللہ عنہم اجمعین ساکن قصبہ منگلور ضلع سہارنپور نے ایک وقت میں اپنے استاد سلمہ اللہ سے سنا تھا کہ عالم رویا میں سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا ہے کہ میری بشارت کہ علم ہلالی تیرہویں آیت میں ہے مگر یہ ظالم مانتے نہیں پس ایک روز میں نے اس خواب کا تذکرہ حامی دین نبوی اخوی سید حافظ قاضی محمد عنایت علی صاحب سے کیا آپ نے فرمایا ضرور ایکے ارشاد کا مصداق ہیل میں ہوگا اور ویسے ہی بالاہتمام کرنا چاہیے

موافق ارشاد جناب موصوف کی اس قصد سی مینی مطالعه بیبل کا شروع کیا اور منہ
و احسانه الاتم لبشارت ممدوحه کامله اور بشارات نبوی محمدی صلی الله علیه و
کی نشان پاکر یه رساله مسمی به براهین رحیمیه فی اثبات الرساله الحمدیه الملقب بحجه ال
معروف به بشارات محمدی تالیف کیا اور مضمون آیت کریمه الذین اتیناهم الکتاب یعرفو
ابناءهم کو محض اوسکی فضل اور تائید سی ثابت کرکے دکهلادیا مقدمه .... میں
تین فصل ہین فصل اول اس بیان ہین که واسطی ثبوت نبوت نبی الع
رسول الله کی سریسی بشارت کی ضرورت نہین ہی اسلئی معجزات اور اخلاق جو خا
قوت عامه بشری سی اونکی ذات بابرکات مین پای جاتی ہین وہی ثبوت نبوت اور رس
کی لئی کافی اور وافی ہین اور اگر بالفرض ضرور ہی تو فرمائی که حضرت نوح اور حضر
ابراهیم علیهما السلام کی بشارت کونسی ہی حالانکه باتفاق نبی ہین اور موسی
علیه السلام کی بہی بشارت نہین ملتی توریت سی پہلی کوئی کتاب ہی بیبل مین نہین
پہر بشارت کہان ہوتی اور نیز درصورت ضرورت مذکوره دور یا تسلسل لازم آئیگ
اور چونکه مخذور دور اوس عبارت مین جو پیدایش کی پندرہوین اور پچاسوین باب
مین ہی اور اسکو شاید کوی بشارت موسوی کہی لازم اتا ہی پس وه اس مخذور کی
وجه سی بشارت موسوی نہین ہوسکتی اور وه عبارت یه ہی باب ۱۵ ورس ۱۲
جب افتاب غروب ہونی لگی تو ابرام پر بڑی نیند غالب آئی اور دیکہه ایک ہولناک
تاریکی اوس پر آئی ۱۳ اور اوس نی ابرام سی کہا که یقین جان که تیری اولاد ایک ملک
مین جو اونکا نہین پردیسی ہونگی اور وہان کی لوگون کی غلام ہینگی اور وی چار سو
برس تک اونہین دکہه دینگی ۱۴ لیکن مین اوس قوم کی بہی جس کی وی غلام
ہونگی عدالت کرونگا اور وی بعد اوسکی بڑی دولت لیکی نکلینگے ایضا باب ۵۰ ورس
۲۴ اور یوسف نی اپنی بہائیون سی کہا مین مرتا ہون اور خدا تمکو یقیناً یاد کریگا اور تم

اوس سرزمین مین سے جسکی بابت اوسنے ابرہام اور اصحاق اور یعقوب سے قسم
کہائی تھی لیجایگا ۲۵ اور یوسف نے بنی اسرائیل سے قسم لیکے کہا خدا یقیناً تمہین یاد
کریگا اور تم میری ہڈیونکو یہان سے لیجائیو اور علاوہ اسکے اس عبارت مین نجات کا
ذکر بھی نہین لیکن اگر تخصیص نجات کی وجہ سے بشارت کہئے تو خیر اور یہہ نہین بھی ایسا نہ تھا
اور نیز اسمین پیشین گوئی کی ہو فرمایا کہ چار سو برس تک وے مصر مین رہینگے اور کتاب
خروج مین ہے کہ وہ مصر مین چار سو تیس برس تک رہے کتاب خروج باب ۱۲ ورس ۴۰
اور بنی اسرائیل جو مصر کے باشندے تھے اون کی بود و باش چار سو تیس برس تک
تھی ۴۱ اور چار سو تیس برس کے آخر مین یہہ ہوا کہ ٹھیک اوسی دن خداوند کی ساری
فوجین زمین مصر سے نکل گئین پس یہہ پیشین گوئی ہی صحیح نہوئی اور نیز مورخین
اور مفسرین بائبل کے نزدیک مدت اقامت بنی اسرائیل کی مصر مین فقط ادہائی سو برس
ہے واللہ اعلم اور اگر کہو کہ گو نبی کی لئے بشارت کا ہونا ضروری نہین مگر شفیع کی
لئے ضروری ہے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے نزدیک شفیع ہین
پس جواب اسکا یہہ ہے کہ وہ حال سے خالی نہین ہے کہ ضرورت بشارت نبی شفیع
کی یا اس شفاعت کی لئے ہے اور یا واسطے عقیدہ شفاعت اوس شفیع کی شق
اول ظاہر البطلان ہے اسواسطے کہ شفیع ہونا کسی کا اوسکی کمال ذاتی پر موقوف ہوگا
نہ بشارت پر جو مقدم ہو اسکو اس سے کیا علاقہ اور شق ثانی بہی ضرورت
نہین ہے کیونکہ اس صورت مین قول اوسی شفیع نبی کا عقیدہ شفاعت اوس شفیع کی
لئے کافی اور وافی ہوگا ہان اگر دعوی شفاعت کا کسی ایسی ذات پاک کی طرف
کیا جاوے جو قول و نقل اوسکی دعوی علی قومکی بموجب فرمان الہی معتبر نہے
البتہ اون صورت دوسری نبی کی قول سے اوس دعوی کا ثابت کرنا ضرور ہوگا
بلکہ بلا انتظار وہ شان اسکی ہمارے مذہب کی موافق پہری

اپنی ماباپ کی شفاعت کرائینگی لیکن یہہ عقیدہ اونکی قول سی نہین ہی بلکہ یہ
سید الرسل محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے **دوسری فصل** اس بیان
مین کہ مسیح علیہ السلام خاتم النبین نہین ہین بلکہ سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ ع
وسلم خاتم النبین ہین اور اس دعوی کی چند شاہد ہین **شاہد اول** آپ کی نزدیک خو
مسیح علیہ السلام کا رتبہ موسی علیہ السلام سی بڑہ کر ہی اور وہ رسول ہین اور عہ
جدید مین بعد مسیح علیہ السلام کی انبیاء برحق کا ذکر ہی اگر نبوت ختم ہو چکی تہی تو وہ ر
اور یہہ نبی کیسی ہوی اور وہ ورس جن مین اون انبیا کا ذکر ہی یہہ ہین کتاب اعمال
باب ۱۱ ورس ۲۷ اون دنون کئی ایک نبی یروسلم سی انطاکیہ مین آئی اور اونمین سی
ایکنی روح کی ہدایت سی ظاہر کیا کہ تمام مملکت مین کال پڑیگا جو فلودیوس قیصر کی وقت
مین واقع ہوا **شاہد دوم** انجیل یوحنا کی پہلی باب مین ہی ورس ۱۹ اور یوحنا یعنی
حضرت یحیی کی گواہی یہہ تہی کہ جب یہودیون نی یروسلم سی کاہنون اور لاویون کو بہیجا
کہ اوس سی پوچہین کہ تو کون ہی اور اوسنی اقرار کیا اور انکار نکیا بلکہ اقرار کیا کہ مین
مسیح نہین ہون تب اونہون نی اوس سی پوچہا کیا تو الیاس ہی اوسنی کہا کہ مین نہین
ہون پس آیا تو وہ نبی ہی اوسنی جواب دیا نہین ۲۲ تب اونہون نی اوس سی کہا کہ تو
کون ہی تاکہ ہم اون کو جنہون نی ہمین بہیجا ہی کوئی جواب دین تو اپنی حق مین کیا
کہتا ہی ۲۳ اوس نی کہا مین جیسا یسعیاہ نبی نی کہا بیابان مین ایک پکارنی والی
کی آواز ہون کہ تم خداوند کی راہ کو درست کرو ۲۴ اور یہہ فریسیون کی طرف سی
بہیجی گئی تہی اور اونہون نی اوس سی سوال کیا اور کہا کہ اگر تو نہ مسیح ہی نہ الیاس
نہ وہ نبی پس کیون بپتسمہ دیتا ہی ۲۶ یوحنا نی جواب مین کہا مین پانی سی بپتسمہ دیتا
ہون پر تمہاری درمیان ایک کہڑا ہی جسی تم نہین جانتی ۲۷ یہ وہ ہی جو میری پیچہی آنی
والا تہا اور مجہسی مقدم تہا جسکی جوتی کا تسمہ مین کہولنی کی لائق نہین ہون اور ایسی

مباحثہ مین یا بیچ مین انجیل کی ... ادرس ۱۲ اور لوگون مین اوسکی بابت جرح و
تکرار تہی بعضی کہتی تہی وہ نیک آدمی ہی اور لوگ کہتی تہی کہ نہین بلکہ وہ لوگون کو
گمراہ کرتا ہی درس ۴۰ تب ان لوگون مین سی بہیترون نی بات سنکر کہا فی الحقیقت
یہہ وہ نبی ہی ۴۱ اورون نی کہا مسیح ہی پر بعضون نی کہا کہ مسیح جلیل سی آئیگا
کیا کتابون مین یہہ بات نہین کہ مسیح داؤد کی نسل سی اور بیت لحم کی بستی سی جہان
داود تہا آئیگا اور ظاہر اس شاہد کا یہہ ہی کہ اگر مسیح علیہ السلام یہی نبی موعود ہوتی
تو یہہ وہ نبی جس سی سوال ساتہہ کلمہ وہ نبی کی کیا گیا اور جواب دیا گیا مین وہ
نہین ... معلوم ہوا کہ بعثت ... رسول عظیم کی باقی تہی کہ وہ ... اونکی
مشہور تہی کہ بجای نام کی اشارہ ہی کافی تہا اور زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
مین اور ... واسطی ... موافقت تہا اور ... آنحضرت ... ہی ... قبل
بعثت آپ کی نبوت کیسی ختم ہو جاتی البتہ آپکی بعثت کی بعد قصر نبوت تیار و تکمیل
ہو گیا اور نبوت ختم ہو گئی تنبیہہ ترجمہ ... مطبوعہ ۱۸۴۴ع مین ان دونون
جملون لفظ اشارہ ... اظہار ہوئی ہی باب استثنا کی بشارت مثیل کی طرف اشارہ کیا
ہی اور یہہ ترجمہ بڑی کوشش کی ساتہہ امریکہ کی پادریون کی چہاپا ہی
اونکی اشارہ سی معلوم ہوا کہ وہ بشارت اون کی نزدیک بہی عیسی علیہ السلام کی
نہین ہی بلکہ ایک اور نبی کی ہی شاہد سیوم صحیفہ یسعیاہ علیہ السلام کی ۴۱ کی
باب کی ۲۷ درس مین ہی اور مین نی یروشلم کو ایک بشارت دینی والا بخشا اور اس
درس مین بشارت عیسوی ہی اور یہہ درس ثابت کرتا ہی کہ حضرت مسیح علیہ السلام
کا وصف مبشر ... یاتی من بعدی اسمہ احمد ہی اور یہہ وصف منافی ... نبوت ...
ہیں کیسی دونون متعلق آپ کی ذات پاک مین جمع ہوئی سوال ... کیا گیا ... ہون
باب مین ... درس ... تم کہتی ہو ... تمہاری ... ہون ... پہلی

وہی روز دو شنبہ وان بیٹھی تہی اوس وقت ایسا ہوا کہ خداوند کا کلام اوس نبی پر جو اوسے پھیر لایا تھا نازل ہوا ۲۱
اور اوس نے اوس مرد خدا کو جو یہودا سے آیا تھا چلا کے کہا خداوند یوں فرماتا ہے اسلیے کہ تو نے خداوند کے کلام سے
نافرمانی کی اور اوس حکم پر جو خداوند تیرے خدا نے تجھے دیا تھا عمل نہ کیا ۲۲ بلکہ تو پھر آیا اور تو نے اوس جگہ جہان خداوند نے
تجھے فرمایا تھا کہ روٹی نہ کھانا اور پانی نہ پینا روٹی بھی کھائی اور پانی بھی پیا سو تیری لاش تیرے باپ دادوں کی قبر میں نہ پہنچے گی
۲۳ اور ایسا ہوا کہ جب وہ روٹی کھا چکا اور پانی پی چکا تو اوس نے اپنی گدھے پر اوس نبی کیلئے جسے وہ پھیر لایا تھا زین باندھا
۲۴ اور جب وہ روانہ ہوا تو راہ میں ایک شیر اوسے ملا اور اوسے مار ڈالا اور یہی اوس قصے سے معلوم ہوگا کہ جو نبی خداوند کریم پر جھوٹ لگا کر
کسی کو فریب دیتا ہے تو اوسکا انجام قہر ہوتا ہے نہیں کہتا بلکہ اوس کی قوت اور وحی آتی ہے کہ جو کلمہ تحریف من اضعاف ان لوگوں الا
کرنا اور ۲۲ میں سلاطین کی پہلی کتاب میں قصہ جھوٹے نبیوں کا مذکور ہے اور اوسکا نتیجہ بتا دیا گیا کہ جن میں جھوٹے
نبیوں کا کچھ ذکر اول اوس کتاب میں ایسا لفظ اونکی نسبت ایسا نہیں کہ جس سے معلوم ہو کہ انبیا آئی ہیں بلکہ جابجا
کہا ہے اور ... جس سے ... ہے اسکے اٹھارہویں باب میں ... جو ایسی گستاخی کرے
... اوسکو حکم نہیں دیا اور معبودوں کا نام لے تو وہ نبی قتل کیا جائے اور ... انبیا آئے ہیں نہیں ...
... سلاطین کی کتاب گذرا کہ ان بعض نبی جھوٹ بولا اور قتل نہ ہوا بلکہ اوسی وقت وحی آئی تو اس حال
... ہوگا اور جس ... یہ حال ہو تو یہ سچ رسول نبی اگر جھوٹے نبی ہوتے تو قتل ہوتے لیکن مقتول نہیں ہوئے پس معلوم ہوا
... اور ... مطلوب ... جگہ یعنی ... باب میں ... ذکر ہے اور ... یہ نبی ...
... جھوٹ بولا گو وہ صحیح یا صحیح بیان کیا حاصل یہ کہ انکی بائبل کی موافق نبی خدا پر جھوٹ بولا کرتے تھے
پس جا بجا تحریف ما بعد ہی جو تھی برہان موافق اقرار مسیحیان کے دفتی اوس کتابوں میں لہامی اڑادین مقدمین
اور مسیحیوں ... الہامی نہیں ... یہ نکل الا اجماع ... مشہور کر دین اور بعد اس اقرار کی اور اقرار کرانی کی
حاجت ... عبارتی پانچوین برہان فقط عہد جدید میں علما مسیح ڈھونڈ کہہ چالیس ہزار یا تیس ہزار
... عبارات اقرار کرتے ہیں ... تمیز نہیں ہو سکتی کہ اصلی عبارت کونسی ہے اور اسیکا نام ہم لوگ تحریف
... میں ... سوال ... جو بیسویں باب میں اشعیاہ علیہ السلام کی کتاب میں باب ۲۴ درس ۵ میں ...
... ان شریعتوں کو عدول کیا قانون کو ... عہد ابدی کو توڑا اوس ... نے ... نکل ... اور ...
... رہ گئی ... خطاب ... نصرانی کی خرابی کا ذکر ہے ...

برہان ہفتم پانچ کتابیں عہد قدیم مین موسی علیہ السلام کی طرف نسبت کرتی ہین
اور شاید اونکا چوتہائی کتاب کی مصنف بھی موسی علیہ السلام کو ہی تبلاتے ہین اور اب
مدعی اس امر کی ہین کہ تمام بیبل مین ایک حرف کم زیادہ کسی نے نہین کیا جیسی مصنف نے لکہا تہا
ویسا ہی ہے اور حالانکہ اونہین کتابونکی پانچوین کتاب مین یعنی استشنا کی باب ۳۴ مین یہہ عبارت
ہی ورس ۵ سو خداوند کا بندہ موسی خداوند کی حکم کی موافق مواب کی سرزمین مین مرگیا ۶
اور اوسنے اوسی مواب کی ایک وادی مین بیت فغور کی مقابل گاڑا پر آج تک کوئی اوسکی
قبر کو نہین جانتا ۷ اور موسی اپنی مرنیکے وقت ایکسو بیس برس کا تہا کہ نہ اوسکی آنکہین دہندلائین
اور نہ اوسکی تازگی جاتی رہی ۸ سو بنی اسرائیل موسی کی لئی مواب کی میدانون مین تیس دن
تک رویا کئے اور اون کی رونے پیٹنے کے دن موسی کی لئے آخر ہوئے ورس ۱۰ اب تک
بنی اسرائیل مین موسی کے مانند کوئی نبی نہین اوٹہا جس سے خدا روبرو آشنائی کرتا
اور یہہ عبارت یقیناً ملحق ہے محرف کوئی کیون نہو اور عہد قدیم مین بڑے محکم اور جن
پر مدار احکام ہے یہی پانچ کتابین ہین حالانکہ یہہ بہی محرف نکلین اور بعد اونکی یشوع علیہ السلام
کی کتاب ہے اور اونکی کتاب کے بہی چوبیسوین باب مین اونکے انتقال کا حال لکہا ہے
باب ۲۴ ورس ۲۹ اور ایسا ہوا کہ بعد آن باتونکے نون کا بیٹا یشوع خداوند کا بندہ جو
ایکسو دس برس کا تہا رحلت کر گیا اور اونہون نے اوسی کی میراث کی سوانی مین تمنت سرح
مین جو کوہ جبل کے اوتر طرف ہے اوسی دفن کیا الی آخر الباب اور بعد یشوع کے کتاب
قاضیون کی کتاب ہے اور اوس مین ما بعد یشوع کا حال مذکور ہے اور بعد اوسکے روت
کا قصہ ہے اور ان دونون کتابون کو حضرت سموئیل علیہ السلام کی طرف بے دلیل نسبت
کرتی ہین اور در حقیقت اس قصہ روت کا بیبل مین داخل کرنا بہت بڑی دلیل تحریف
کی ہے اور بعد اوسکی حضرت سموئیل علیہ السلام کی دو کتابین ہین اور پہلی کتاب کی پچیسوین
باب کا شروع یہہ ہے اور سموئیل مر گیا اور ساری اسرائیل جمع ہو گئے اوسپر رو ئے

Marfat.com

اور رامہ مین اوسکی گہر کریج اوسے گاڑا تو انکا بہی حال مثل اون کتابون کے جو سے
علیہ السلام کی طرف نسبت کرتے ہین ہوا اور بعد اونکے سلاطین کی دو کتابین اور دو تواریخ
ہین اونمین سلاطین بنی اسرائیل کا غالباً احوال مذکور ہے اور اونہین سے بہت سے بت پرست
ہیے اور اونہین کتابون مین حضرت داؤد علیہ السلام کی طرف نسبت زنا بحلیلہ جابرہ مذکور
ہے اونہین مین ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنے بیبیون کے خاطر بتخانے بنوائے
اور اونہین مین وہ قصہ جو اوپر مذکور ہوا یعنے جہوٹہ بولنا بوڑہے نبی کا مذکور ہے پس یا
یہہ قصے غلط ہین تو مدعا عدم اعتماد اوپر بیبل و وقوع تحریف ثابت ہے اور یا صحیح ہین تو تمام
انبیاء بنی اسرائیل کے قول و فعل کا اعتبار جاتا ہے مگر بموجب مثل مشہور اذا ابتلی ببلیتین فاختار
اہونہما آپ شق اول کو اختیار فرما دین گے خیر ہمارا مطلب تب بہی ہاتہ سے نہین جاتا
ان کتابون کے بعد عزرا علیہ السلام کی کتاب ہے اور اوسمین فقط بنی اسرائیل کے بابل
سے آنیکا بیان ہے اور اس اسیری مین وہ فقرہ یسعیاہ علیہ السلام کی کتاب کا نقل
ہو چکا تو یہہ کتاب بہی اوسی تحریف کی مثبت ہے اوسکے بعد نحمیاہ کی کتاب ہے اور اوسمین
بہی مابقی اوسیکا بیان ہے اور اوسی تحریف کا مثبت ہے اور بعد ازان ایک قصہ یہود نکلنی
یہود کا قتل ایک بادشاہ سے مذکور ہے اور اوسکے بعد ایوب علیہ السلام کی کتاب ہے
جسکو موسی علیہ السلام کی طرف نسبت کرتے ہین اور یہہ تحقیق نہین ہوا کہ ایوب اسم
فرضی ہے یا کوئی شخص بہی تہا اور بعد اوسکے زبور داؤد علیہ السلام ہے ہم زبور کو فقط
داؤد علیہ السلام کی ہی جانتے تہے یہہ اورونکو بہی اوسمین شریک تبلاتے ہین اور اونکو
زانی و فاسق و فاجر تبلاتے ہین مصرع جو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی : اور بعد اوسکی
امثال اور واعظ کی کتاب اور غزل الغزلات یہہ تین کتابین ہین اور اونکے مصنف
سلیمان علیہ السلام کو بتلاتے ہین اور ہمارا بتحا نہا اور فاسق اور اوسکا اپنے خدا
کی طرف دل کامل نہ تہا ایسی نسبت تحریر فرماتے ہین بعد ازان یسعیاہ علیہ السلام کی

Marfat.com

کتاب ہی اور اوس سے وہ ورس مثبت تحریف چھٹی برہان مین نقل ہو چکا اور بعد ازان یرمیاہ علیہ السلام کی کتاب اور نوحہ ہی اور بعد ازان حزقیل علیہ السلام اور دانیل علیہ السلام کی دو کتابین ہین اور ان سب کتابون مین اکثر ذکر خرابی بنوکدنضر کا ہی اور وہ خود سزای تحریف ہی تہی چنانچہ چہٹی برہان سے ثبوت اس امر کا ظاہر ہے انکے بعد اور انبیاء کی چہوٹے چہوٹے صحیفے ہین اور ساتہہ عدم عصمت تبلیغی کی تمام انبیاء علیہم السلام متہم ہین اب تمام عہد عتیق تو غیر معتمد ظاہر ہوا عہد جدید کا حال سنیے انجیل متی باب ۱۷ مین حواریون کی نسبت حضرت مسیح علیہ السلام کا ارشاد یہہ مذکور ہے ورس ۱۹ تب شاگردون نے الگ یسوع پاس آکے کہا ہم کیون اوسکو نہ نکال سکے ۲۰ یسوع نے اونہین کہا اپنی بے ایمانی کی سبب کیونکہ مین تمہین سچ کہتا ہون کہ اگر تمہین رائی کے دانے کے برابر ایمان ہوتا تو اگر تم اوس پہاڑ سے کہتے یہان سے وہان چلا جا تو وہ چلا جاتا اور کوئی بات تمہاری ناممکن نہوتی اور جسوقت حواریون کا یہہ حال تہا تو تابعیون کا کیا کچہہ نہوگا اور ایسے شخصون کی تحریر کا کیا اعتماد اور پہر پولس لاعن مسیح ہی اور یہودا اسکریوطی چند درہم لیکر اپنے آلہ کو سولی دلانے والا ہے اور پطرس بہی لاعن مسیح ہی حاصل کلام یہہ ہے کہ اس تقریر سے بہی بیبل غیر معتمد ہوگیا وہو المطلوب سوال جسوقت بیبل ہی معتمد نہین پہر بشارت کا کیا اعتبار جواب اس بیبل مین تین قسم کی مضمون ہین ایک وہ کہ جو قطعاً محال ہین مثل خدائی و نسبت حضرت مسیح علیہ السلام و جواز کذب فی التبلیغ و نسبت تعمیر بتخانہ ہا بسلیمان علیہ السلام وہ یقیناً دروغ اور یکتبون الکتب بایدیہم مین سے ہین اور تردید انکی اللہ عزوجل نے کلام اللہ شریف مین فرمائی مثلاً تکذیب قصہ صلیب مسیح علیہ السلام مین فرمایا وما قتلوہ وما صلبوہ ولکن شبہ لہم وکذا دوسرے وہ ہین کہ جنکی تصدیق شریعت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم مین ہو گی مثل تصدیق رسالۂ تنزیہ موسیٰ و عیسیٰ و

Marfat.com

وتبوة انبیا آخر علیہم السلام یا وہ پیشین گوئیان ہین کہ جنکا ظہور ہزار دو ہزار برس سے پیشتر
ہوا مثل بشارات احمدی صلی اللہ علیہ وسلم وہ یقینا کلام الٰہی و انبیاء الٰہی ہین گو وہ
الفاظ نرہے ہون اور گو کہین تحریف بھی ہو گئی ہو اور گو اور کسی کتاب الٰہی سے
نقل ہو کی اسمین داخل ہی ہوی ہون مگر وہ کلام نبوت ہے اور وہ معتمد ہے و ہو صدقنا
تیسرے وہ امور ہین کہ جن پر وہ تعریف صادق آتی ہے نہ یہہ یعنی نہ پیشین گوئی کسی
امر کی ہے تا کہ اسکا صدق و کذب اب معلوم ہو اور نہ ایسے امور ہین کہ جنکی تصدیق یا تکذیب
اس شریعت مین ہوئی ہو وہ مسکوت عنہ ہین ایسے امور کی نسبت کلام اللہ شریف
مین یہہ ارشاد ہے (سورہ بقر) قُولُوا آمَنَّا بِاللّٰہِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا وَمَا أُنْزِلَ
إِلَى إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطِ وَمَا أُوتِيَ
مُوسَى وَعِيسَى وَمَا أُوتِيَ النَّبِيُّونَ مِنْ رَبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِنْهُمْ وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ
اور بخاری شریف کی کتاب التفسیر کے باب قول اللہ تعالیٰ قولوا آمنا باللہ
وما انزل الینا مین نسبت ایسے امور کے یہہ ارشاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا
مروی ہے عن ابی ہریرة قال کان اہل الکتب یقرءون التوریة بالعبرانیة ویفسرونہا
بالعربیة لاہل الاسلام فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تصدقوا
اہل الکتب ولا تکذبوہم وقولوا آمنا باللہ وما انزل الآیة
اور تخصیص ارشاد سرور رسل صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایسے مضامین کتب سابقہ
کی نسبت تکذیب وحی الٰہی کی امور قسم اول کو اور تصدیق قسم ثانی کو ظاہر ہے
باب اول اس بیان مین کہ سیدنا محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رسول الٰہ
برسالت عامہ اور خاتم النبیین ہین اور اہل کتاب آپ کو مثل اپنے بیٹون کے
پہچانتے ہین اور اس باب مین چند فصلین ہین پہلی فصل اس بیان مین کہ اسمٰعیل علیہ السلام
کی اولاد مین ایک رسول کا پیدا ہونا بچند دلائل ثابت ہے اور وہ محمد رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم مین دلیل اول بشارت الجدیہ کتاب پیدایش باب ۱۷ اورس ۲۰ اور
اسماعیل کے حق مین بہی مین تیری سنی دیکہہ مین اوسی برکت دونگا اور اوسے بہت بڑہاونگا
اور اوس سے بارہ سردار پیدا ہونگے اور مین اوسی بڑی قوم بنا دونگا انتہی اس بشارت
سے کئی وجہ سے اپنا مدعا ثابت کرتا ہون پہلی وجہ اسماعیل علیہ السلام کے حق مین ابراہیم
علیہ السلام نے دعا کی اور گواہ اوسکا یہہ جملہ اور اسماعیل کے حق مین بہی تیری سنی ہے
اور قبولیت دعا کی یہہ سند دی گئی اور ابراہیم علیہ السلام نے یہہ دعا اوسوقت کی
تہی کہ اونکو اسحاق علیہ السلام کی بشارت ان الفاظ سے ملی تہی کتاب پیدایش باب
۱۷ ورس ۱۵ اور خدا نے ابرہام سے کہا تیری جورو سری جو ہے تو اوسکو سری مت کہا کر
بلکہ وہ سرہ ہی یعنی بیگم ۱۶ - اور مین اوسے برکت دونگا اور اوس سے بہی تجہے ایک
بیٹا بخشونگا یقیناً مین اوسے برکت دونگا اور وہ قومون کے ما ہوگی اور ملکون کے
بادشاہ اوس سے پیدا ہونگے ۱۷ تب ابرہام منہ کے بل گرا اور ہنس کے دل مین کہا کیا
سو برس کی عمر کے مرد کے بیٹا پیدا ہوگا اور کیا سرہ جو نوے برس کی ہے جنیگی ۱۸ - اور ابرہام
نے خدا سے کہا کاش کہ اسماعیل تیرے حضور جیتا رہے ۱۹ تب خدا نے کہا
بیشک تیری جورو سرہ تیرے لئے بیٹا جنیگی تو اوسکا نام اضحاق رکہنا اور مین اوس سے
اور بعد اوسکی اوسکی اولاد سے اپنا عہد جو ہمیشہ کا عہد ہے قائم کرونگا ۲۰ - اور اسماعیل
کے حق مین بہی تیری سنی الخ اور اس برکت مذکورہ ورس ۱۶ سے باتفاق بعثت انبیا و رسل
مراد ہے فکذا فی ما نحن فیہ اور اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے باتفاق محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے پہلے ایسا نبی جسکی یہہ بشارت ہوسکی کوئی مبعوث نہین ہوا اور نہ آپکی بعد ہو
پس اب جو بعثت عام خاص بعثت سید الرسل کیہوی وہو المطلوب - دوسری وجہ اس بشارت
مین اسماعیل علیہ السلام کے حق مین فرمایا کہ مین اوسے بڑی قوم بناؤنگا اور پیشینگوئی
خرابی بابل مین جو بحیثیت ابدی ہو فرمایا کتاب یرمیاہ باب ۵۰ ورس ۹ جسطرح

خدانے سدوم اور عمورہ اور اوسکی نواحی کے شہرون کو اولٹ دیا خداوند کہتا ہے
اسی طرح کوئی آدمی وہان نہ بسیگا نہ آدم زاد اوسمین رہیگا۔ اھ دیکھہ ایک قوم اوتر
ایک بڑے گروہ اوتر سے آویگی اور بہتیرے بادشاہ زمین کی سرحدون سے برپا کیجاوینگے
اور بڑی قوم اور بڑے گروہ ہر دو ہم معنی ہین اور حضرت داؤد علیہ السلام نے آن خراب
کرنے والون بابل کو مبارک فرمایا زبور ۱۳۷ ورس ۸۔ اے بابل کی بیٹی جو غارتگر ہے
مبارک وہ جو تجھسے اوس سلوک کا جو تو نے ہمسے کیا انتقام لیوے ۹ مبارک وہ جو تیری
لڑکون کو پکڑکے پتھرون پر پٹک دیوے اور خرابی بابل بحیثیت ابدی بحیثیت بت شکنی
کہ جسکو جملہ پتھرون پر پٹک دیوے وبحیثیت قتل رجال وسبی نسا جسکو جملہ جو تیرے لڑکونکو بیان
کرے ہے زمانہ خلافت نبوت یعنی خلیفہ ثانی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے وقت مین ہوئی پس
حضرت عمر خلیفہ برحق ومبارک اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رسول حق وہو المطلوب۔
تیسری وجہ اس بشارت مین آپکا نام پاک محمد کا بیان کیا ہے مگر بہ پردہ ابجد شعر
خوشتر آن باشد کہ سر دلبران ؞ گفتہ آید در حدیث دیگران ؞ بماد ماد اور لغوی عذدول
مین نام پاک آپکا محمد اصل کتاب مین مذکور ہے اور ہندی مین بماد ماد کا (ترجمہ بہت
بڑہا ؤنگا) ہے اور ترجمہ لغوی عذدول کا (بڑی قوم بناؤنگا) ہے اور عین عبرانی مین جیم کی جگہہ
ہے اور اوسکے تین ۳ عدد لئے جاتی ہین اظہار الحق مین ہے امام قرطبی نے اپنی کتاب
کی دوسری قسم کے پہلی قسم سے ذکر کیا ہے بعض طباع نے جو زبان عبرانی سے
واقف تہی اور یہود کی کتابین پہی پڑہ ہین نام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دو جگہہ
عبارت مذکورہ سے بطرز ابجد واستعمال یہود نکالا ہے اول جدا جدا سے یہہ کلمہ
ترجمہ بماد ماد کا ہے اور اوس کلمہ کے عدد ۹۲ ہین اسلئے کہ احاد مین با اور دو الف
اور دو دال ہین اور حاصل جمع انکا بارہ ۱۲ ہے اور عشرات مین دو میم اور انکا حاصل
جمع اسّی ہے اور دونون کا حاصل جمع بانوین ۹۲ ہین اور ایسے آپ کے نام پاک محمد ۹۲

مین احاد کے عدد بارہ ۱۲ اور عشرات کے اسّی اور مجموع اونکا وہی بانوین نکتہ
بیان احاد مین ذکر خلیفہ اثنا عشر کردیا جیسا آگے الفاظ مین ذکر فرمانیگے اور حضرت
کی اسم مبارک مین وہی رعایت رہی اور دونون جگہہ خلافت خلفاء اربعہ کے طرف
بہی اشارہ بحرف دال فرمادیا دوم شعب کبیر ترجمہ لغوی عدول کلمہ عبرانی کا ہے اور
غین کے تین عدد سمجہیگا کہ اس بولی مین جیم نہین ہے جیم کی جگہہ غین ہی مستعمل ہے
اور اس مین احاد کی بائیس عدد اور عشرات کے ستر اور مجموع انکا وہی بانوی عبد السلام
عالم یہود نے جو زمانہ سلطان مرحوم بایزید مین مشرف باسلام ہوا ایک رسالہ
مسمی بالرسالۃ الہادیہ تصنیف کیا ہے اور اوسمین اوسنے بیان کیا ہے بیشک
اکثر دلیلین علمای یہود کی جمل کبیر کے حروف سے ہتین اور وہ حروف ابجد ہین
پس تحقیق علمای یہود جسوقت مین کہ سلیمان علیہ السلام نے بیت المقدس بنایا جمع
ہوی اور اونہون نے لفظ بزات کو حساب کرکے کہا یہہ عمارت چارسو دس برس
رہیگی اور پہر خراب ہوجایگی اور اوسینے ذکر کیا ہے کہ یہود نے اس دلیل ابجد پر
اسطرح اعتراض کیا ہے کہ با بماد ماد مین نفس کلمہ کی نہین ہے بلکہ حرف صلہ ہے پس
اگر نکالا جای اس سے اسم محمد حاجت ہوگی ساتہہ ایک اور با کی واین ذلک جواب
اس شبہہ کا اوسنے یہہ دیا ہے کہ قاعدہ عام اُنکے یہان جاری ہے کہ وقت جمع ہوتے
دو با کی جسمین ایک جزو کلمہ ہو اور ایک زائد صلہ کی لئی ہو با صلہ کو حذف کردیتے ہین اور
با نفس کلمہ کو باقی رکہتی ہین اور یہہ قاعدہ انکے یہان اتنا مشہور ہے کہ حاجت مثال دینیکی نہین
پس یہان بہی حقیقت مین دو با تہین ایک حرف صلہ اور دوسری جزو کلمہ یا حرف صلہ
کو حذف کردیا اور جزو کلمہ کو باقی رکہا پس اب حاجت اور با کی نہین رہی یہان تک
عبد السلام کا کلام تہا پہر امام نے فرمایا اقول تحقیق تصریح کی علمای نے اس امر کے
ناموں رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ... اور شفا ر قاضی عیاض رحمہما اللہ مین

یہ تصریح موجود ہے انتہی مین کہتا ہون تحقیق کلام اللہ شریف مین دعای ابراھیم علیہ السلام
مین بہی بطور ابجد نام محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذکر فرمایا ہے ربنا وابعث
فیھم رسولا منھم یتلوا علیھم ایاتک ویعلمھم الکتاب والحکمۃ ویزکیھم انک انت العزیز الحکیم کریم
حکیم فرائکی نام پاک محمد کے عدد برابر ہین احاد مین ۲ اور ۲ کی وہی بارہ عدد ہین اور عشرات
مین دو یا اور ایک کاف اور ایک میم کی وہی انتی حاصل جمع وہی بانوے سوال کلام مجید
مین اعداد ابجد کہان لئے گئے ہین کہ تو نے یہان لئے جواب مجہہ سے پہلے ہی ایک
عالم سلطنت روم نے فتح مصر مین جو سلاطین روم اس سلطنت عثمانیہ مین ہوئی عدد
ایک کلمہ کی لیکر بشارت فتح مصر دی تہی اور وہ مطابق واقع کے نکلی اور معترض خاموش
ہوئی اور اس جگہہ مین تو خاص شاہ عبدالقادر صاحب نور اللہ مرقدہ نے سینہ ترجمہ
ایت کریمہ ربنا انک تعلم ما نخفی وما نعلن مین لکہا ہے ظاہر مین دعا کی سب
اولاد کیواسطے اور دل مین دعا منظور تہی پیغمبر آخر الزمان کو پس میر اور شاہ صاحب
کی نقطہ فرق اخفار دی اور اخفار بردہ نقطی رکہیا۔ پانچوین وجہ (جملہ اوس سے
بارہ سردار پیدا ہونگے) ہے پس واضح ہو کہ اس توریت کی کتاب پیدایش کے ۱۷ ہوین
باب مین مصداق اسکا فرزندان اسماعیل علیہ السلام کو قرار دیا ہے اور اسی لئے اوسی
باب کے درس ۲۰ مین یہہ عبارت بڑہائی ہے اور یہ انکی امتونکی بارہ رئیس ہین اور
حاشیہ اس فقرہ مین اشارہ طرف اسی بشارت کے کیا ہو لیکن یہہ مصداق ایسا ہے تا
کہ ہرگز قلب سلیم بمصداق الا من اتی اللہ بقلب سلیم تصدیق اسکی نہین کرسکتا اسلئے
کہ ریاست اور ارث کو حکومت اور نبوت لازم ہے اور دونون مفقود پس اب محل
صحیح قابل قلب سلیم مین گذارش کرتا ہون اور وہ یہہ ہے کہ حدیث شریف مین
وارد ہے یہہ ہے لا یزال الاسلام الی اثنی عشر خلیفۃ کلھم من قریش یعنی ہمیشہ اسلام سے
بارہ خلیفون قریشیون تک رہیگی اور قریش کی اسماعیلی ہونے مین کیا کلام ہے

Marfat.com

اور خلافت بہی گویا جزو نبوت ہی کہ تماموں ہی مین کبہی کسیطرح اور کبہی کسی طرح ہم اوسکی طرف اشارہ فرماتے ہین اور کاموں خلفار کو انکی ذات کیطرف نسبت کرتی ہین اور اپنے کاموں کو اونکے سپرد فرماتی ہین پس بعد تمہید مقدمہ ہذا میرے نزدیک ان بارہ سرداروں مذکورہ درس مذکور سے یہی بارہ خلیفہ مراد ہین اور اسکے معنے اس کلام کے یہہ ہوی کہ اول محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسماعیل علیہ السلام کے آل شریف سے مبعوث ہون گے اور بعد اونکے بارہ خلیفہ بخلافت نبوت اور خلافت ملکی کا کیا ذکر ہے اور یہہ خلفار بازمنہ مختلفہ تا قیام قیامت پورے ہوجاینگے اور اگر باعتبار قوت اسلام و قرب زمانہ نبوت لیجے تو پوری ہو چکے والحمد للہ فائدہ خلاصہ صولتہ الضیغم مین ان بارہ سرداروں تو ایمہ اثنا عشر رضوان اللہ علیہم اجمعین مراد لئی ہین مگر میرے نزدیک اسوجہ سے کہ اگرچہ سب ایمہ اثنا عشر قطب باطن ہین لیکن خلیفہ ظاہر سب نہین ہین اور یہان لفظ سردار واقع ہے جو بمعنی رئیس ہے اور سرداری کو حکومت لازم ہے ایمہ اثنا عشر مراد نہین ہین ورنہ فرزندان اسماعیل ع ہی کیون نہ مراد ہون ہان اگر بطور عموم مجاز لیا جاوی تو تینوں قسم کے سرداروں کو شامل ہے مگر بعید ہے دوسری دلیل بشارت فومیہ سیزدہمیہ پیدائش باب ۲۱ درس ۹- اور سرہ نی دیکہا کہ ہاجرہ مصری کا بیٹا جو وہ ابرہام سی جنی تہی ٹھٹھے مارتا ہے- اتب اوسنے ابرہام سے کہا کہ اس لونڈی اور اسکی بیٹی کو نکالدی کیونکہ اس لونڈی کا بیٹا میری بیٹی اضحاق کے ساتھ وارث نہوگا-۱۱- پر اپنی بیٹی کے خاطر یہ بات ابرہام کی نظر مین نہایت بری معلوم ہوئی ۱۲ پر خدانے ابرہام سے کہا کہ وہ بات اس لڑکی اور تیری لونڈی کی بابت تیری نظر مین بری نہ معلوم ہو ہر ایک بات ... مین جو سرہ نی تجہے کہی اوسکی آواز پر کان رکہہ کیونکہ تیری نسل اضحاق سے کہلائیگی ۱۳- اور اس لونڈی کی بیٹی سے بہی مین ایک قوم پیدا کرونگا اسلئے کہ وہ بہی تیری نسل ہے

Marfat.com

۱۴ تب ابرہام نے صبح سویرے اوٹھکر روٹی اور پانی کی ایک مشک لی اور ہاجرہ کو اوسکی کاندہے پہ دہرکر دی اور اس لڑکی کو بھی اور اوسے رخصت کیا اور وہ روانہ ہوئی اور بیرسبع کے بیابان مین بھٹکتے پھرتے تہی ۱۵ اور جب مشک کا پانی چک گیا تب اوس نے اوس لڑکی کو ایک جہاڑی کے نیچے ڈالدیا ۱۶ اور آپ اوسکے سامنے ایک تیر کی ٹپے پر دور جا بیٹھی کیونکہ اوسنے کہا کہ مین لڑکی کا مرنا نہ دیکہون سو وہ سامنے بیٹھی اور چلا چلا کے روئی ۱۷ تب خدا نے اوس لڑکی کی آواز سنی اور خدا کے فرشتے نے آسمان سے ہاجرہ کو پکارا اور اوس سے کہا کہ اے ہاجرہ تجہ کو کیا ہوا مت ڈر کہ اوس لڑکی کی آواز جہان وہ پڑا ہے خدا نے سنی ۱۸ اوٹھ اور لڑکے کو اوٹھا اور اپنے ہاتھ سے سنبھال کہ مین اسکو ایک بڑی قوم بناونگا واضح ہو کہ یہ بشارت بہ نسبت اسماعیل علیہ السلام بواسطہ دعای ابراہیمی کے ان الفاظ سے ہے کہ مین اسے بڑی قوم بناونگا اور بشارت ہذا بہی نسبت اسماعیل علیہ السلام کی ہے مگر بلا واسطہ اور کلمہ بڑی قوم یہان بہی موجود ہے اور تقریر اسکی علی ما تقدم امت محمدیہ ہے وہو المطلوب تنبیہ مصداق اجتماع خواب اوسکا یہان سے شروع ہو گیا کتاب ا۲ کی یہ تیرہوین آیت ہے اور مین اس لونڈی کی بیٹی سے بہی ایک قوم پیدا کرونگا اسلیے کہ وہ بہی تیری نسل ہے اور قوم اور بڑی قوم امت محمدیہ کے سوا اور کون ہے اور اسی امت کا ساتہ برکت اسحاقی کے مقابلہ صحیح ہو سکتا ہے نکتہ بعد گذرنے تیرہوین ۱۳ سن نبوت کے ہجرت ہوئی ہے اور اوسیوقت سے لفظ قومیت اہل اسلام پر صادق آیا پس اسلئے تیرہوین ورس مین اس مضمون کو ادا کیا اور سن اٹھارہ ۱۸ نبوت مین اہل اسلام ایک بڑی سی قوم بن گئی پس اس ادا کے واسطے اس مضمون کو اٹھارہ ۱۸ وین ورس مین ادا فرمایا واللہ اعلم اور انشاء اللہ دلائل کثیرہ آیندہ اس نکتہ کا یقین حاصل کرادینگی تنبیہ آخر اس بشارت مین تحریف بہی ہوئی ہے اور وہ بیان عمر حضرت اسماعیل علیہ السلام کی ہین حقیقت کہ آپ زمین شام سے کعبہ شریف کو روانہ ہوئے اور دلیل اس دعوی سے خود اقرار

مدعا علیہ ہے اور صورت اوسکی یہہ ہے کہ اسی پیدایش کے سترہوین باب مین ہی
تب ابرہام نے اپنے بیٹے اسماعیل اور اپنے سب خانہ زادون اور اپنے سب زرخریدون
یعنے ابرہام کے گہر کے لوگون مین جتنے مرد تہے سبکو لیا اور اوسی روز اونکا ختنہ کیا جسطرح
خدا نے اوسکو فرمایا تہا ۲۳ اور جسوقت ابرہام کا ختنہ ہوا وہ ننانوے ۹۹ برس کا تہا ۲۵ اور
اور جب اوسکے بیٹے اسماعیل کا ختنہ ہوا وہ تیرہ ۱۳ برس کا تہا ۲۶ سو اوسی روز ابرہام اور
اوسکے بیٹے اسماعیل کا ختنہ ہوا ۲۷ اور اوسکے گہر کے مرد کیا گہر کی پیدا کیا پردیسیون سے
خریدے سب کا اوسکے ساتہہ ختنہ کیا ان ورسون سے معلوم ہوا کہ جسوقت حضرت
ابراہیم کی ننانوے ۹۹ برس کی عمر تہی حضرت اسماعیل تیرہ ۱۳ برس کے تہے اور اب آگے
سنئے باب ۲۱ ورس ۵ اور جب اوسکا بیٹا اضحاق ؑ اوس سے پیدا ہوا تو ابرہام سو ۱۰۰
برس کا تہا تو اب حضرت اسماعیل کی چودہ ۱۴ برس کی عمر ہوئی اور رخصت حضرت اسماعیل
و حضرت ہاجرہ علیہما السلام کی بعد پیدایش اسحاق علیہ السلام کے بسبب ٹہٹہ مارنے
اسماعیل علیہ السلام کی ہوئی ہی پس لابد عمر حضرت اسماعیل علیہ السلام کی وقت رخصت
کے چودہ ۱۴ برس سے زیادہ ہوا اور اس بشارت توریہ سیزدہم مین ہی ورس ۱۵ اور
جب مشک کا پانی چک گیا تب اوسنے اوس لڑکے کو ایک جہاڑی کے نیچے ڈالدیا
الخ ورس ۱۸ اوٹہہ اور لڑکے کو اوٹہا الخ ان ورسون سے معلوم ہوتا ہے کہ
اسماعیل علیہ السلام وقت پہونچنے مکہ معظمہ کی عمر شیرخوارگی مین تہی پس صحت ان
دونون عبارت کی بجز تسلیم وحدت عدد چودہ ۱۴ اور دو ۲ کی نہین بنتی مان لو کیا حرج ہے
آخر مسئلہ تثلیث مین تین اور دو اور ایک مین باوجود مباینہ حقیقے کی بہی وحدت
حقیقی کی قائل ہوگئی ہو تنبیہ آخر اسی ورس ۱۸ اسکے بعد ہی ورس ۱۹ پہر خدا نے اوسکی
انکہین کہولین اور اوسنے پانی کا ایک کنوان دیکہا اور جا کر اوس مشک کو
پانی سے بہر لیا اور لڑکے کو پلایا اور یہہ ورس ظہور آب زمزم کی بطور ارہاص ہونیکی

Marfat.com

اسماعیل کی خبر دی ہے **تنبیہ** آخر اس ورس کے بعد ہی ورس ۲۰ خدا اوس لڑکے کے ساتھ تھا اور وہ بڑھا اور بیابان مین رہا کیا اور تیر انداز ہو گیا اور یہہ ورس اسماعیل علیہ السلام کی نبوت کو اور مضمون قدامت سنت تیراندازی کو مثبت ہے **تنبیہ** آخر اس ورس کے بعد ہی اور وہ فاران کے بیابان مین رہا یہہ جملہ بیان کرتے ہے کہ مکہ معظمہ کے نامون سے فاران بہی ہے اس جملہ کے بعد ہی اور اوسکی مانی ملک مصر سے ایک عورت اوسکو بیاہنے کولی بظاہر یہان تحریف ہے اسلیئے کہ حدیث صحیح بخاری شریف مین قبیلہ جرہم کو آپ کی سسرال بیان کیا ہے اور وہ عرب کے رہنے والے تہے نہ مصر کے فائدہ اس بشارت مین آیا ہے کہ تیری نسل اضحاق سے کہلائیگی اور خطاب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ہے اور یہہ فقرہ بظاہر جو ہم کو ابراہیم علیہ السلام کی آل سے اسماعیل ع ولد اکبر ابراهیم علیہ السلام خارج ہو اسلیئے اس فقرہ کے معنی بیان کرنی ضرور ہوئی پس ظاہر ہے کہ اسماعیل علیہ السلام ابراہیم علیہ السلام سے پیدا ہوئے اسلیئے کہ سولہوین باب مین پیدائش کی ہے اور سری ابرام کی جورو کوئی لڑکا نہ جنی اور اوسکی ایک مصری لونڈی تہی جسکا نام ہاجرہ تہا ۲ - اور سرہ نی ابرام سے کہا کہ دیکہہ خداوند نے مجہے جننے سے باز رکہا آپ میری لونڈی کے پاس جایئے شاید کہ اوس سے میرا گہر آباد ہووے اور ابرام نے سری کی بات سنی ۳ سو ابرام کی جورو سری نے بعد اوس کے ابرام کنعان کی زمین مین دس برس رہا تہا اپنی مصری لونڈی لی کی اپنی شوہر ابرام کو دی کہ اوسکی جورو ہووے ۴ - اور وہ ہاجرہ کے پاس گیا اور وہ حاملہ ہوئی اور جب اوس نے معلوم کیا کہ مین حاملہ ہوں تو اپنی بی بی کو حقیر جانا ۵ تب سری نی ابرام سے کہا کہ نا انصافی جو مجہہ پر ہوئی تیرے ذمہ ہے مین نے اپنی لونڈی تجہے دی اور اب جو اوس نے اپنے آپ کو حاملہ دیکہا تو مین اوسکی نظرون مین حقیر ہو گئے میرا اور تیرا انصاف خداوند کرے ۶ ابرام نے سری سے کہا کہ تیری لونڈی تیرے ہاتہ مین ہے جو تیری نگاہ مین اچہا ہو سو اوسکے ساتہہ کر تب سری نی اوسپر سختی کی اور وہ اوسکے سامنے سے بہاگ گئی ۷ - اور خداوند کے

Marfat.com

فرشتے نے اوسی میدان مین پانی کے ایک چشمے کے پاس پایا یعنی اوس چشمے کے پاس
جو سور کی راہ پر ہے ۸۔ اور اوس نے کہا ای سری کی لونڈی ہاجرہ تو کہان سے
آئی اور تو کدہر جاتی ہے اور وہ بولی مین اپنی بی بی سری کے سامنے سے بہاگی ہون
۹۔ اور خداوند کے فرشتے نے اوس سے کہا کہ تو اپنی بی بی کے پاس پہر جا اور اوسکی
تابع رہ ۱۰۔ پہر خداوند کے فرشتے نے اوس سے کہا مین تیری اولاد کو بہت بڑہاونگا
کہ وہ کثرت سے گنتی نہ جائے ۱۱۔ اور پہر خداوند کے فرشتے نے اوس سے کہا تو حاملہ
ہے اور ایک بیٹا جنیگی اوسکا نام اسماعیل رکہنا کہ خداوند نے تیرا دکہہ سن لیا ۔ وہ وحشی آدمی
ہوگا اوسکا ہاتہ سب کے اور سب کے ہاتہ اوسکے برخلاف ہون گے اور وہ اپنی سب
بہائیون کے سامنے بود و باش کریگا پس نہ آل اسماعیل کی آل ابراہیم سے ممکن نہین
البتہ نفی فضل و فخر کرین تو ممکن بالذات مگر یہہ بشارات مستند باعیر بشارت احمدیہ کے دیگی
اور اس باب مین بشارت رسالت مستقلہ اس طرح کی ساتہہ اوسکا ہاتہ سب کے اور سبکے ہاتہ
اوسکے برخلاف ہونگے اور یہہ جملہ جیسے رسالت اسماعیل علیہ السلام پر دلالت کرتا ہے
ویسا ہی آپکی آل کے نسبت بہی یہہ خبر دیتا ہے کہ قیامت تک شریعت اونکی علحدہ ہوگی
اور کوئی رسول بنی اسحاق اونکی طرف مبعوث نہوگا بلکہ رسالت رسل بنی اسرائیل کی بنی اسرائیل
کے ساتہہ ہی خاص ہوگی اور ایسے ہی ظہور اوسکا ہوا اور اس بشارت مین تحریف معنوی
کرکے لیسکے یہہ معنی کہتے کہ اون کی اولاد رہزن ہوگی الضامن کی گردن ماری ہے اور
وجہ اوسکی یہہ ہے کہ اس بشارت مین اولاً و بالذات بیان حال مبشر بہ یعنی اسماعیل
علیہ السلام کا ہے پس اگر اوسکے یہ معنے ہون تو یہہ وصف رہزنی اونکے اوپر اولاً
و بالذات صادق آنا چاہیے اور یہہ صدق محال ہے کہ پیدایش کے اکیسوین باب
مین نسبت آپکے ۔ مذکور ہی ۱۷۔ اور تب خدا نے اوس لڑکے کی آواز سنی
اور خدا کے فرشتے نے آسمان سے ہاجرہ کو پکارا اور اوس سے کہا ای ہاجرہ

Marfat.com

تجھکو کیا ہوا مت ڈر کہ اوس لڑکی کی آواز جہان وہ پڑا ہے خدا نے سنی ورس ۲۰ - اور خدا اوس لڑکی کی ساتھ تہا اور وہ بڑہا اور بیابان مین رہا کیا اور تیر انداز ہو گیا پہلی ورس مین بیان ارہاص رسالۃ اسماعیلی ہے اور اس ورس مین آپ کے رسالہ کا بیان ہے اگر رسول ہادی کو رہزن کہو گی تو مرسل خود سمجھ لے گا اور نیز اظہر من الشمس وابین من الامس ہے کہ یہہ بشارت بیان بزرگی و کرامت حال ہاجرہ علیہا السلام کا ہے نہ بیان نقص و عیب فائدہ علیحدہ اسوجہ ہے کہ حق پوشش اہل کتاب خلق خدا کو بہکاتے مین اور بشارات اسحاقیہ کو ملا کر کے نبوت انبیاء اسرائیلیہ پر استدلال کرتے ہین اور بشارات اسماعیلیہ کو در پردہ تحریف چہپاتے ہین اور بشارات مطلقہ کو جنہین آل اسماعیل علیہ السلام بطریق اولی داخل ہین گو اور بیٹون ابراہیم علیہ السلام کی اولاد اس سبب سے کہ آپ نے اونکو اپنی زندگی مین خارج کر دیا اور نیز کوئی بشارت بہی اونکے حق مین نہین خارج ہون بشارات اسحاقیہ تلاقی مین یہہ مناسب معلوم ہوا کہ بشارات مطلقہ علیحدہ اور بشارات اسحاقیہ علیحدہ اور بشارات اسماعیلیہ علیحدہ کر کے افضلیت و مساوات و کمی بشارات اسماعیلی اور اسحاقی مین گنگو کیجاوے تاکہ ناظر کو حق پوشئے حق پوشون کے معلوم ہو

بیان بشارات مطلقہ کتاب پیدائش باب ۱۵ ورس ۱۸ - اوسی دن خداوند نے ابراہام سے عہد کر کے کہا کہ مین تیری اولاد کو یہہ ملک دونگا مصر کی ندی سے لیکر بڑی ندی تک جو فرات کی ندی ہے ایضاً باب ۱۷ ورس ۲ - اب مین اپنے اور تیرے درمیان عہد کرتا ہون کہ مین تجہی نہایت بڑہاونگا - ۳ تب ابراہام مونہہ کے بل گرا اور خدا اوس سے ہمکلام ہو کر بولا ۴ کہ دیکھہ مین جو ہون میرا عہد تیرے ساتھ ہے اور تو بہت قومون کا باپ ہوگا اور تیرا نام پھر ابرام نہ کہلائیگا ۵ بلکہ تیرا نام ابراہام ہوگا کیونکہ مین نے تجھے بہت قومون کا باپ ٹہرایا ہے اور مین تجھے بہت برومند کرتا ہون اور قومین تجھہ سے پیدا ہونگی اور بادشاہ تجھسے نکلین گے ۷ اور پشت در پشت

58593

کے لیئے اپنا عہد جو ہمیشہ کا عہد ہے کرتا ہون کہ مین تیرا اور تیرے بعد تیری نسل
کا خدا ہونگا ۸ اور مین تجکو اور تیرے بعد تیری نسل کو کنعان کا تمام ملک جس مین
تو پردیسی ہے دیتا ہون کہ ہمیشہ کے لیئے ملک ہو اور مین اونکا خدا ہونگا ۹ پھر
خدا نے ابرام سے کہا کہ تو اور تیری بعد تیری نسل پشت در پشت میرے عہد کو نگاہ رکھین
۱۰ اور میرا عہد جو میرے اور تمہارے درمیان اور تیرے بعد تیری نسل کے درمیان
ہے جسے تم یاد رکھو سو یہہ ہے کہ تم مین سے ہر ایک فرزند نرینہ کا ختنہ کیا جاوے
۱۱ اور تم اپنے بدن کی کھلڑی کا ختنہ کرو اور یہہ اوس عہد کا نشان ہوگا جو میرے
اور تمہارے درمیان ہے ۱۲ تمہاری پشت در پشت لڑکے کا جب وہ آٹھہ روز کا ہو
ختنہ کیا جایگا کیا گھر کا پیدا کیا پردیسی سے خریدا ہوا جو تیری نسل سے نہین ۱۳
لازم ہے کہ تیری خانہ زاد اور تیری زرخرید کا ختنہ کیا جاوے اور میرا عہد تمہارے
جسمون مین عہد ابدی ہوگا ۱۴ اور وہ فرزند نرینہ جس کا ختنہ نہین ہوا وہی
شخص اپنے لوگون مین سے کٹ جاوے کہ اوس نے میرا عہد توڑا ایضاً باب ۱۸ اور
۱۷ اور خداوند نے کہا یہہ جو مین کرتا ہون کیا ابرہام سے چھپاؤن ۱۸ ابرہام تو
یقیناً ایک بڑی اور بزرگ قوم ہوگا اور زمین کی سب قومین اوس سے برکت
پاوین کے ایضاً باب ۲۲ ورس ۱۵ تب خداوند کا فرشتہ نے دوبارہ آسمان
پر سے ابرہام کو پکارا اور کہا کہ خداوند فرماتا ہے اسلیئے کہ تو نے ایسا کام کیا اور
اپنا بیٹا ہان اپنا اکلوتا بیٹا بھی دریغ نرکھا مین نے اپنی قسم کھائی کہ ۱۷ مین برکت
دینے مین تجھے برکت دونگا اور بڑھاتی ہے تیری نسل کو آسمان کے ستارون اور
دریا کے کنارے کی ریت کے مانند بڑہاؤنگا اور تیری نسل اپنے دشمنون کے دروازہ پر قابض
ہوگی اور تیری نسل سے زمین کی ساری قومین برکت پاوینگی کیونکہ تو نے میری
بات مانی پس یہہ چارون بشارتین ابراہیم علی نبینا وعلیہ السلام کے عموماً آل کی شریف کی

Marfat.com

نسبت وارد ہوتی ہین اور کسی ہی کے اولاد کی انہین تخصیص نہین ہے اور جب سبب اسکے کہ ابراہیم علیہ السلام نے اپنے زندگی مین اور حرمون کی اولاد کو علیحدہ کر دیا تہا وہ بلا اتفاق خارج ہوئے فقط حضرت ہاجرہ اور حضرت سارہ علیہا السلام کی اولاد باقی رہی اور انہین کے ساتہہ یہہ وعدے پوری ہوے رسالۃ اور نبوت اور سلطنت اور کثرت انہین مین ہوئی اور زمین کنعان ہی انہین کے قبضہ مین رہی پہلے اسحاق علیہ السلام کی اولاد کی امت کے قبضہ مین رہی اور اب اسماعیل علیہ السلام کی اولاد کی امت کے قبضہ مین ہے اور بسبب بجالانے اس امۃ کے شرط ختنہ و توحید کہہ اقرار رسالۃ نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ زمین جس مین شیرہ شہد بہتا ہے انشاء اللہ انہین کے قبضہ مین قیام قیامت تک رہیگی اور اللہ جل شانہ کے نزدیک اوسی طرف کی زمین کی کچہہ قدر و منزلت ہے اور سلطنت اوسی طرف کی زمین کے قابل فخر و ناز عند اللہ ہے بیان بشارات اسحاقیہ کتاب پیدایش باب ۱۵ جب آفتاب غروب ہونے لگا تو ابرام پر بڑی نیند غالب ہوئی اور دیکہہ ایک بڑی ہولناک تاریکی اوسپر آئی ۱۳- اور اوس نے ابرام سے کہا کہ یقین جان کہ تیری اولاد ایک ملک مین جو اونکا نہین پردیسی ہون گے اور وہان کے لوگون کے غلام بنین گے اور وے چار سو برس تک اونہین دکہہ دین گے ۱۴ لیکن مین اس قوم کی ہی جسکے وے غلام ہون گے عدالت کرون گا اور وے بعد اوسکے بڑی دولت لیکے نکلین گے ایضاً باب ۱۷ ورس ۱۵- اور خدا نے ابرہام سے کہا تیری جورو سری جو ہے تو اوسکو سری مت کہا کر بلکہ اوسکا نام سرہ ہے یعنی بیگم ۱۶- اور مین اوسے برکت دون گا اور اوس سے ہی تجہے ایک بیٹا بخشون گا یقیناً مین اوسے برکت دونگا اور وہ قومون کی مان ہوگی اور ملکون کے بادشاہ اوس سے پیدا ہون گے ۱۷ ورتب ابرہام مونہہ

مونہہ کے بل گرا اور ہنس کے دلمین کہا کہ کیا سو برس کے مرد کے بیٹا پیدا ہوگا اور کیا سرہ جو نوّے
برس کی ہے جنیگی ۱۸- اور ابرہام نے خدا سے کہا کاش کہ اسمٰعیل تیرے حضور جیتا رہے
٩ تب خدا نے کہا کہ بیشک تیری جورو سرہ تیرے لیے ایک بیٹا جنیگی تو اوسکا نام
اضحاق رکہنا اور مین اوس سے اور بعد اوسکے اوسکی اولاد سے اپنا عہد جو ہمیشہ
عہد ہے قائم کرونگا ۲۰- اور اسماعیل کے حق مین مین نے تیری سنی دیکہہ مین اوسے برکت
دونگا اور اوسے برومند کرونگا اور اوسے بہت بڑہاؤنگا اور اوس سے بارہ سردار
پیدا ہونگے اور مین اوسے بڑی قوم بناؤنگا ۲۱- لیکن مین اضحاق سے جسکو دوسرے
سال اس وقت معین پر سرہ جنیگی اپنا عہد قائم کرونگا- پہلی بشارت مین ذکر خدمت
کرنی بنی اسرائیل کا مصریون کی ہے اور اسکو ساتہہ غلامی کے تعبیر کیا ہے اور یہہ خدمت
بنی اسرائیل کے ساتہہ بنی اضحاق کی ہے خصوصیت رکہتی ہے اور ورس اخیر مین بنی
اسرائیل کے مصر سے نکلنے کا ذکر ہے اور نبوت اور رسالت وغیرہ کا مطلقاً ذکر نہین اور دوسری
بشارت مین گو سیاق عبارت اسحاق علیہ السلام کے واسطے ہے مگر کئی ورسون مین ذکر
اسماعیل علیہ السلام و آل اسماعیل علیہ السلام بہی ہوا چنانچہ بشارت ابدیہ مین اوسکی تشریح
مذکور ہوئی اور اس بشارت اسحاقی مین کہین نبوت اور رسالت کا ذکر نہین اور اگر لفظ
برکت سے استدلال ہوگا تو وہ دونون جگہہ موجود ہے اور واسطے اوس شخص کے
کہ اس حکم کو بجا نہ لاوے قوم سے کٹ جانے کا وعید مذکور ہے حالانکہ اس جگہہ معنی
ابدیت تمہارے نزدیک اپنے موضع پر نہین فکذا ما نحن فیہ اور باوجود ان سب امور
کے انہین دو بشارت سے استدلال نبوت انبیاء بنی اسرائیل پر کرتے ہین-

بیان بشارات اسماعیلیہ کتاب پیدائش باب ۱۶ ورس ۱۰ پہر خداوند
کے فرشتون نے اوس سے کہا کہ مین تیری اولاد کو بہت بڑہاؤنگا کہ وہ کثرت سے
گنی نجاوے ۱۱- اور خداوند کے فرشتے نے اوس سے کہا تو حاملہ ہے اور ایک بیٹا جنیگی

Marfat.com

اوسکا نام اسماعیل رکہنا کہ خداوند نے تیرا دکہہ سن لیا ۱۲ اور وہ وحشی آدمی ہوگا
اوسکا ہاتہہ سب کی اور سب کے ہاتہہ اوسکی برخلاف ہونگے اور وہ اپنے سب بہائیون
کے سامنے بود و باش کریگا ایضاً باب ۲۱ ورس ۱۲ خدا نے ابرہام سے کہا کہ وہ بات
اس لڑکے اور تیری لونڈی کی بابت تیری نظرون میں بری نہ معلوم ہو ہر ایک بات کی
حق مین جو سارہ نے تجہکو کہی اوسکی آواز پر کان رکہہ کیونکہ تیری نسل اضحاق سے کہلائی گی ۱۲
اور اس لونڈی کی بیٹے سے بہی مین ایک قوم پیدا کرونگا اسلیے کہ وہ بہی تیری نسل
ہے ایضاً ورس ۱۷ تب خدا نے اوس لڑکی کی آواز سنی اور خدا کے فرشتے نے
آسمان سے ہاجرہ کو پکارا اور اوس سے کہا اے ہاجرہ تجہے کیا ہوا مت ڈر کہ
اوس لڑکی کی آواز جہان وہ پڑا ہے خدا نے سنی ۱۸ اوٹہہ اور لڑکی کو اوٹہا
اور اوسے اپنے ہاتہہ سے سنبہال کہ مین اوسکو ایک بڑی قوم بناؤنگا ۱۹ پہر خدا نے
اوسکی آنکہین کہولین اور اوسنے پانی کا ایک کنوان دیکہا اور جاکر اوس مشک کو پانی
سے بہر لیا اور لڑکی کو پلایا ۲۰ اور خدا اوس لڑکی کے ساتہہ تہا وہ بڑہا اور بیابان
مین رہا کیا اور تیر انداز ہوگیا ۲۱ اور وہ فاران کے بیابان مین رہا اور اوسکی
ماں نے ملک مصر سے ایک عورت اوسکے بیاہنے کو لی ایضاً باب ۱۷ ورس ۲۰ اور
اسماعیل کے حق مین بہی مینے تیری سنی دیکہہ مین اوسے برکت دونگا اور اوسے برومند کرونگا
اور اوسے بہت بڑہاؤنگا اور اوس سے بارہ سردار پیدا ہونگے اور مین اوسے بڑی قوم بناؤنگا ایضاً باب ۱۷ ورس ۲۳
تب ابرہام نے اپنے بیٹے اسماعیل اور سب خانہ زادون اور اپنے سب زر خریدون
کو یعنی ابرہام کے گہر کے لوگون مین جتنے مرد تہے سب کو لیا اور اوسی روز اونکا
ختنہ کیا جس طرح خدا نے اوسکو فرمایا تہا جس وقت ابرہام کا ختنہ ہوا وہ ننانوے برس
کا تہا اور جب اوسکی بیٹے اسماعیل کا ختنہ ہوا تب وہ تیرہ برس کا تہا ان بشارات
مطلقہ سے قطع نظر کرکے بشارات اسحاقی و اسماعیلی کو میزان عدل مین رکہہ کر

Marfat.com

نظر ڈالی اور دیکھیے کہ کس کا پلہ بھاری ہے بشارت اسحاقی مین ہے مین اوسے
برکت دونگا اور بشارت اسماعیلی مین ہے دیکھہ مین اوسے برکت دونگا
اور برومند کرونگا الخ اس بیان برکت مین بشارت اسحاقی مین عموم برکت
کو اپنے عموم پر چھوڑا اور بشارت اسماعیلی مین اوس برکت کو بذات پاک محمد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے خلیفون اثنا عشر کے شانمین مخصوص
کیا کما بینا ہ اور وجہ اوسکی یہہ ہے کہ اولاد اسحاق علیہ السلام مین انبیا بکثرت
پیدا ہونے والے تھے پس کس کس کا نام لیتے اور یہان فقط پیدایش ایک رسول
عظیم باعث ایجاد کل سید رسل صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدر تھی اور آپ کے خلیفہ اثنا عشر
بھی بہرہ ور نور نبوت سے مثل ستارون کے ہین اس سبب سے انکا اور آپ کے
خلیفون کا ذکر فرمایا اور جو بشارت اسحاقیہ مین ہے مین اپنا عہد اوس سے اور
اوسکی نسل سے جو ہمیشہ کا عہد ہے قائم کرونگا معنے اسکے یہہ نہین ہوسکتی
کہ اسحاق کے آل مین ہمیشہ نبوت رہی اسلئے کہ اوسکی نص موجود ہے کہ اسماعیل کے
حق مین تیری سنی دیکھہ مین اوسے برکت دونگا الخ اور اس بشارت مین
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام پاک محمد بھی مذکور کردیا اور نیز بشارات سے ہونا
ختم نبوت کا محمد رسول اللہ صلی علیہ وسلم اسماعیلی قیداری پر ثابت ہے پھر حضرت
اسحاق کی اولاد مین کسطرح نبوت ہمیشہ رہ سکے پس یا تو لفظ ہمیشہ اپنے معنی
مشہور پر نہین ہے بلکہ بمعنے مدت کثیر ہی اور یا لفظ عہد سے نبوت مراد نہین
ہے بلکہ بمعنے عہد ایمان نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ جسکا ذکر
صحف انبیاء علیہ السلام مین بہت جگہہ ہے اور یعقوب علیہ السلام اور داود علیہ السلام
نے اپنی وفات کے وقت اوسکی ساتھہ بنی اسرائیل کو جمع کرکے وصیت فرمائی اور
سیدنا مسیح علیہ السلام نے وقت رفع اوسکی ساتھہ تاکید کی اور قرآن شریف مین

Marfat.com

جیسے جگہہ اسکا ذکر فرمایا ہے مگر دوام باعتبار رسالتہ نہو بلکہ باعتبار بقاء ذات رسول اور عیسی
علیہ السلام ظہور علامات کبری قیامت زندہ رہین گے گو اوس وقت مین یعنے وقت خروج
مسیح دجال رسول نبی اسرائیل کے نہون گے بلکہ ایک امتی سرور رسل محمد رسول اللہ علیہ وسلم
کے ہون گے اوس تقریر پر کوئی خدشہ نہین وارد ہوتا ہے نہ بشارات احمدی کی منافی
اور ظاہر لفظ ہمیشہ اور عہد کی مخالف بشارت اسحاق مین یہہ دوام تہے جنکا مین نے بیان کیا بشارت
اسماعیلیہ مین اور یہی ہین مین اوسے ایک بڑی قوم بناونگا یہہ تو بمقابلہ عہد مذکور
ہے اور اوسکے سواء اوس لڑکی کی آواز جہان وہ پڑا ہے خدا نے سنی یہہ بیان
خاص رسالۃ اسماعیلی ہے خدا اوس لڑکی کے ساتھہ تہا یہہ بیان رسالۃ اسماعیلی ہے تنبیہہ
حضرت اسماعیل علیہ السلام سبط اکبر ابراہیم علیہ السلام کو جیسا کہ قصہ ختنہ مین اور خاندان
سے علیحدہ ذکر فرمایا ہے یہی قاعدہ اس توریت مین ہر جگہہ مرعی ہے پس تخصیص فقرہ
تیری نسل اسحاق سے کہلائی گی کی نہ از روی نسب ٹہیک نہ باعتبار حسب درست مگر ہان یہہ معنی
ہوسکتے ہین اور یہی ہین تیری نسل اسحاق سے کہلائیگی یعنے سلسلہ وار برابر
نبوت حقیقی سے یعنے نبوت آل اسحاق مین ہوگی لیکن زمانہ اخیر مین خاتم النبیین اور خاتم
الامم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اونکے امۃ کو کرونگا اور یہہ مضمون اوس
ورس کا ہے جو اس فقرہ کے بعد ہے لیکن مین اوس لونڈی کے بیٹے سے بہی ایک قوم پیدا کرونگا
اور اس معنی پر نہ کوئی اعتراض وارد اور نہ کوئی خرابی فخر اسحاقی مین آوی انصاف وہی
ہے کہ اعطے کل ذی حق حقہ پر عمل ہو سوال حضرت اسماعیل سبط اکبر تہے بموافق توقیر
اکبریت کارخانہ نبوت اول خاندان اسماعیلی مین ہونا چاہیے تہا خاندان اسحاقی مین کیون
ہوا جواب مقتضای اکبریت یہہ ہے کہ حکم انکا مانا جاوے یعنے وہ حاکم ہون اور برادر
محکوم ہون پس اس صورت مین ضرور ہوا کہ شریعت حضرت اسماعیل علیہ السلام کی خاندان
کا کوئی محکوم بالذات ذی شریعت خاندان اسحاقی سے نہو اور سبطین کا لحاظ پر ضرور

یعنی سبط اصغر مین بھی نبوت ہونی چاہئی پس ان دونون لحاظ سے سبط اصغر کو مقدم
کیا یعنی انکی اولاد کو اولاً کارخانہ نبوت عطا کیا اور سبط اکبر کو موخر یعنی انکی آل حکم نسخ احکام شریعت
خاندان سبط اصغر دیا وہو عین الصواب **سوال** بڑائی سبط اکبر کی مقتضی اس امر کی تھی کہ انکی اولاد
مین پیغمبر بکثرت ہون پس ایک ذات پاک احمد صلی اللہ علیہ وسلم پر کیون بس ہوا **جواب** سید المرسلین
و خاتم النبین اور ناسخ تمام ادیان ایک ہی رسول ہو سکتا ہی اور چونکہ انبیا کی حفاظت مین
بہی کمی تہی خداوند کریم نے حفاظت قران شریف اور دین احمدی کی اپنی ذمہ لی اور اجماع امت
بہی قایم مقام ایک نبی کے ہی اور ہمیشہ رہیگا قیامت تک اللہ کی فضل سے زندہ ہی **سوال**
غلام امامت نماز کی اہل عمدہ امام نہین ہی اور نیز غلام کسی شی کا مالک نہین ہوتا خلیفہ عام نہین
ہو سکتا نکاح وغیرہ تصرفات حریت بذات خود نہین کر سکتا اور حکم اولاد کا مثل اوسی اصل
کی ہوتا ہی پس اب غور سے سنیے کہ حضرت ہاجرہ لونڈی حضرت سارہ کی تہین اور اونکا حضرت سارہ
کی لونڈی ہونا عند الفریقین مسلم الثبوت ہی اور حکم فرع کا مثل اصل کی ہوتا ہی یعنی اگر اصل غلام ہی تو
غلام اور اگر آزاد ہی تو آزاد اور یہان اسماعیل علیہ السلام کی اولاد کی اصل غلام نکلی تو فرع مین
بہی یہ غلامی سرایت کر گئی اور تمام حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد کو غلام اور باندی سارہ اور اونکی
اولاد کا کر دی گئی نبوت تو نبوت لائق امامت نماز و خلافت وغیرہ بہی نہ رہ گئی اور تمام فخر اکبریت
کو کہو دیگی **جواب اول** یہ اعتراض جب وارد ہوتا ہی کہ ہاجرہ کا باندی اصطلاحی ہونا ہمارے نزدیک
مسلم ہو جاتا حالانکہ ہم نہین مانتی کہ ہاجرہ تو ایک امیر کی بیٹی ہین اور اس ظالم نے انکو بہی مثل سارہ کی چہین لیا تہا مگر عصمت
الہی نے اوس شیطان لعین سی محفوظ تہین اور وہ انپر قابو نہ پا سکتا تہا اور وقت رخصت کرنے سارہ
کے انکو بہی آپکی ساتہہ کر دیا کہ اوس ظالم کے نزدیک مثل انکی سلطنت معلوم ہوتی تہین اور تاریخ سمرقندی مین
مذکور ہی کہ حضرت اسحاق علی نبینا و علیہ السلام نے ایک مرتبہ حضرت اسماعیل کو کوئی کلمہ حقارت کا سنا دیا
تہا اسوقت وحی الٰہی سی یہ کل قصہ منکشف ہوا اور حدیث شریف مین آیا ہی اخدمہا ہاجر وارد ہوا ہی
اور اس لفظ مبارک سی عبدیت اصطلاحی لازم نہین آتی نہین تو یہان لفظ غلامی صراحۃً مذکور ہی

Marfat.com

وہان کیا ہوگا جواب دوم سولہوین باب مین کتاب پیدائش کی ہی درس ۳ سو ابرام کی جورو سرہ نی
اوسکی کہ ابرام کنعان کی زمین مین دس برس رہا تہا اپنی مصری لونڈی ہاجرہ کو لیکی اپنی شوہر ابرام کو دی کہ اوسکی
جورو ہووا اس درس سے ثابت ہوا کہ سارہ علیہا السلام نے حضرت ابرہیم علیہ السلام کو حضرت ہاجرہ
کردین پس ملکیت سارہ علیہا السلام اوٹہہ گئی اور اگر یہہ نہوتا تو ہم بستری ممکن نتہی نہ بغیر نکاح نہ بنکاح [illegible]
کہ بی بی کی لونڈی سے صحبت جائز نہین ہی بلکہ حرام ہی اور نیز نکاح بہی لونڈی سے حرہ پر جائز نہین البتہ اگر یہہ
کہو کہ حضرت سارہ نے ہبہ کر دیا اور پہر حضرت ابرہیم نے حضرت ہاجرہ کو اولا آزاد کیا اور پہر نکاح
کیا تو ہوسکتا ہی اور ترجمہ فارسیہ مین ہی درس ۳ و سارہ زن ابرام ہاجر مصری کنیزک خود را بعد از آنکہ
ابرام دہ سال در کنعان بسر بردہ بود گرفتہ اورا با ابرام در نکاح در آورد اور حضرت ابرہیم علیہ السلام
کا بعد حمل ہاجرہ علیہا السلام کی حضرت سارہ سی یہہ کہنا کہ ہاجرہ تیری لونڈی ہی جو چاہی اوسے
کرو وہ باعتبار اصل کی ہی اور نیز موجب ہل جزاء الاحسان الا الاحسان کی اسلیئے کہ یہہ قول اپنی حقیقی معنی پر
محمول نہین ہوسکتا کہ بعد آزادگی پہر غلامی کی کوئی وجہ نہین پائی جاتی پس یہہ اعتراض کہ حضرت ہاجرہ
علیہا السلام کی اولاد سارہ علیہا السلام کی غلام ہوئی اصل سے اوٹہہ گیا اور اونکی آزادی بہی
متحقق ہوگئی اور آزاد کی اولاد مین امامت اور خلافت جائز ہی فکذا الرسالۃ والنبوۃ اور بعد جواز
رسالت حضرت ہاجرہ ع کی اولاد کی بشارات سی ایک رسول عظیم کا اونکی اولاد مین پیدا ہونا بعد
اسماعیل ع کی واجب ہوگیا اور دلیل جواز رسالۃ الکل معتق یہہ ہی کہ یعقوب ع کی بلہہ اور زلفہ سے جو بیٹے
ہین اور یہہ دونون باندیان ہین اور اون چارونکی اولاد منجملہ اسباط اثنی عشر ہی اور مثل اور ونکی مکرم و
معظم گنی جاتی ہی اور انسی بعثت نبی کو کوئی معیوب نجانتا تہا فکذا ہہنا اور قصہ حضرت یوسف ع کا
مشہور و معروف ہی اور فضیلت باطنی مین تو حضرت ہاجرہ شاید حضرت سارہ سی بہی آگی قدم رکہتی ہین اور
کتاب پیدائش سے یہ ظاہر ہی سوال گو ہاجرہ علیہا السلام بوجہ ہبہ حضرت ابرہیم ع کی ملک ہو کر اور پہر
آزاد ہو کر سارہ علیہا السلام کی ساتہہ دم مساوات بہرنے لگین مگر آخر ان پر لفظ غلامی سے تو
[illegible] ہوگیا جواب لفظ غلامی ان پر کیا بطور پیشین گوئی تمام اولاد بنی اسرائیل پر

اگر رسالت اسماعیل علیہ السلام کی بہی بشارات سے ثابت ہے [illegible] انتہی سلمہ

Marfat.com

آگیا ہے کتاب پیدایش باب ۱۵ درس ۱۲ ۔ جب آفتاب غروب ہونے لگا
تو ابرام پر بڑی نیند غالب ہوئی اور دیکھہ ایک بڑی ہولناک تاریکی اوسپر آئی ۱۳
اور اوسنے ابرام سے کہا یقین جان کہ تیری اولاد ایک ملک مین جو اونکا نہین پردیسی
ہونگے اور وہان کے لوگون کے غلام بنین گے اور وے چارسو برس تک
اونہین دکھہ دینگے یہہ ذکر خدمت فرعون و ہامان کا ہے جو بنی اسرائیل نے مصر مین رہکر
کی اور لفظ غلامی یہان موجود ہے اور اب بوجہ غضب بر غضب معاملہ بر عکس ہوا
اور بشارات مین اسکا بہی ذکر ہے تیسری دلیل بشارت مثلیہ کتاب استثنا
باب ۱۸ درس ۱۵ خداوند تیرا خدا تیرے لئے تیرے ہی درمیان سے تیری ہی
بہائیون مین سے میری مانند ایک نبی برپا کرے گا تم اوسکی طرف کان دہریو ۱۶ اوس
سب کے مانند جو تونے خداوند اپنے خدا سے مجمع کے دن مانگا اور کہا کہ ایسا
ہو کہ مین خداوند اپنے خدا کی آواز پہر سنون اور ایسی شدت کی آگ مین پہر دیکہون
تاکہ مین مرنہ جاؤن خداوند نے مجہے کہا اونہون نے جو کچہ کہا سو اچہا کہا ۱۸
مین اونکے لئے اونکے بہائیون مین سے تجہسا ایک نبی برپا کرونگا اور اپنا کلام
اوسکے منہ مین ڈالونگا اور جو کچہ مین اوسے فرماؤنگا وہ سب اونسے کہے گا
۱۹ ۔ اور ایسا ہوگا کہ جو کوئی میری باتونکو جنہین وہ میرا نام لیکر کہے گا نہ سنے گا
تو مین اوسکا حساب اوس سے لونگا ۲۰ لیکن وہ نبی جو ایسی گستاخی کرے کہ
کوئی بات میرے نام سے کہے جسکے کہنے کا مین نے اسے حکم نہین دیا اور معبودونکے نام سے
کہے تو وہ نبی قتل کیا جاوے ۲۱ ۔ اور اگر تو اپنے دل مین کہے کہ مین کیونکر جانون
کہ یہہ بات خداوند کی کہی ہوئی نہین ۲۲ تو جان رکہہ کہ جب نبی خداوند کے نام سے
کچہ کہے اور وہ جو اوسنے کہا ہے واقع نہو یا پورا نہو تو وہ بات خداوند کی نہین
ہی بلکہ اوس نبی نے گستاخی سے کہی تو اوس سے مت ڈرائیو ۔ اس بشارت سے

Marfat.com

اپنا مدعا ثابت کرنے کے لیے چند شاہد پیش کرتا ہون شاہد اول قول بطرس مسیح علیہ السلام کے حواری کا ہے اور اون کا قول تمام نصرانیون کے لیئے کافی ہے کتاب اعمال باب ۳ ورس ۱۷ اب اے بھائیو مین جانتا ہون کہ تمنے یہہ نادانی سے کیا جیسا تمہارے سردارون نے بھی ۱۸ پر جن باتون کی خدا نے اپنی سب نبیون کی زبانی آگے سے خبر دی تھی کہ مسیح دکھہ اوٹھاویگا سو پوری کین ۱۹ پس توبہ کرو اور متوجہ ہو کہ تمہاری گناہ مٹائے جاوین تا کہ خداوند کے حضور سے تازگی بخش ایام آوین ۲۰ اور یسوع مسیح کو پھر بھیجے جسکی منادی تم لوگون کے درمیان آگے سے ہوئی ۲۱ ضرور ہے کہ آسمان اوسے لیئے رہے اوس وقت تک کہ سب چیزین جنکا ذکر خدا نے اپنی پاک نبیون کی زبانی شروع کیا اپنی حالت پر آوین ۲۲ کیونکہ موسی نے باپ دادون سے کہا کہ خداوند جو تمہارا خدا ہے تمہاری بھائیون مین سے تمہارے لیئے ایک نبی میری مانند اوٹھاویگا جو کچھ وہ تمہین کہے اوس کی سب سنیو اور ایسا ہوگا کہ جو اوس نبی کی نہ سنے گا وہ قوم سے کٹ جائیگا ۲۴ بلکہ سب نبیون نے سموئیل سے لیکے پچھلون تک جتنون نے کلام کیا ان دنون کی خبر دی ہے ۲۵ تم نبیون کی اولاد ہو اور اوس عہد کے ہو جو خدا نے باپ دادون سے باندھا جب ابراہام سے کہا تیری اولاد سے دنیا کی ساری گھرانی برکت پاوینگی ۲۶ تمہارے پاس خدا نے اپنے بیٹے یسوع کو اوٹھا کے پہلے بھیجا کہ تم مین سے ہر ایک کو اسکی بدیون سے پھیر کے برکت دی اس شاہد نے چند امر بیان کیئے پہلی یہہ کہ مسیح علیہ السلام کی بشارات مین تکلیف اوٹھانی مسیح علیہ السلام کا بھی بیان کیا ہے اور دکھہ اوٹھانا اور شے ہے اور صلیب اور شی دوسری یہہ کہ تازگی بخش ایام آنے والے ہین اور وہ دن ہین کہ مسیح علیہ السلام پھر نازل ہون اور پھر مجبر بہ احاطہ کرنے جمیع نوع انسان کو کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی ہے کما ورد فی الحدیث تیسری یہہ کہ آپ آسمان پر ہین اور آسمان جو محض نہین ہے

چوتھی یہہ کہ زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زمانہ اعتدال ہوگا اور پہلی شریعتون
مین جو وہ آئین تلخ بسبب تغیر مزاج کے ملائم گمنسی تھین یعنے احکام سخت مقرر
تھے وہ موقوف ہوجاوین گی پانچوین یہہ کہ اس اعتدال سے اعتدال شریعت
مراد ہے اور نبی مطہر اور معصوم ہوتی ہین چھٹے یہہ کہ موسی علیہ السلام نے ایک بشارت
بنی اسرایل کو دی تھی کہ خداوند تمہارا خدا تمہاری بہائیوں مین سے ایک نبی میری مانند اوٹھا دیگا
ساتوین یہہ کہ سوای موسی علیہ السلام کے سموئیل نے بھی نبیون تک سبہون نے زمانہ اوس
نبی ع کی خبر دی ہے آٹھوین یہہ کہ وہ عہد جو خدا نے ابرہام سے کیا تھا کہ تجھسے دنیا کی ساری
گھرانی برکت پاوینگی وہ اس نبی کے وقت مین پورا ہوگا نوین یہہ کہ وہ نبی اب تک
نہین ہوی دسوین یہہ کہ حضرت عیسی علیہ السلام پہلی ان نبی سے واسطے تصفیہ
باطن بنی اسرائیل کے آئے تھے کہ اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین کہین بیدینی
سے ہلاک نہوجاوین اور بشریت بہی ایک جزو اسی تعلیم کا ہے گیارہوین یہہ کہ بشارت
موسوی مین جملہ تمہاری بہائیون مین سے ہے اور جملہ تیری درمیان نہین ہے اگر ہو تو تحریف
یا الحاق ہے پس ان دونون سے مدعا میرا سے شئی زائد ثابت ہوگیا والحمد للہ اور یہہ شاہد بہی ایک
بشارت ہے اور نام اسکا بشارت پطرس ہے ہوا سوال بنی عیص اور بنی انبیا اخر ابرہیم
علیہ السلام بہی بنی اسرائیل کے بہائی مثل بنی اسمعیل کے ہین لہذا اس شاہد سے پیدا ہونا
اوس نبی کا کسی ایک کی اولاد سے بتخصیص بنی اسماعیل کے ثابت ہوا اور مدعا ثبوت بعثت اوس
نبی کا بہ تخصیص بنی اسماعیل کے ہے جواب تخصیص اور آیات سے ہو گئی ہے بنو عیص اس
عموم سے بوجہ مبغوضیت اور تنافی بغض و تخالج ہو گئی اور سند مبغوضیت کی تمہاری
رسول پولس کا قول ہے رومیون کا نوان خط درس ۱۳ جیسا لکہا ہے کہ مین نے یعقوب
سے محبت رکہی اور عیص سے عداوت اور نیز بوجہ بیچ ڈالنا اپنے حصہ نبوت کو جو
بوجہ بڑائی آپ کو حاصل تہا یعقوب ع کے ہاتھ اور مستلزم بشری کا یہہ ہی کتاب

پیدایش باب ۲۵ ورس ۲۹ - اور یعقوب نے لپسی پکائی اور عیسو جنگل سے آیا اور
وہ ماندہ گیا تہا ۳۰ - اور عیسو نے یعقوب سے کہا اس لال لال مین سے مجہے بہی کچہ
کہانے کو مجہے اسلئے اوسکا نام ادوم ہوا - ۳۱ تب یعقوب نے کہا آج ہی اپنے
پہلوٹہی ہونیکا حق میرے ہاتہہ بیچ ۳۲ عیسو نے کہا دیکہہ مین تو مرنے جاتا ہون
پہلوٹا ہونا میرے کس کام آوے گا ۳۳ تب یعقوب نے کہا آج ہی مجہہ پاس قسم
کہا اوس نے اوس پاس قسم کہائی اور اوس نے اپنی پہلوٹہی ہونیکا حق یعقوب کے
ہاتہہ بیچا ۳۴ یعقوب نے عیسو کو روٹی اور مسور کی دال دی اوسنے کہایا اور پیا اور
اوٹہہ کر چلا گیا سو عیسو نے اپنی پہلوٹہی ہونیکا حق ناچیز جانا اور نیز بسبب اوڑا لینے
یعقوب علیہ السلام کے حق بالقی عیص علیہ السلام کو اسحاق علیہ السلام سے اور سند
اس امر کی یہہ ہے کتاب پیدایش باب ۲۷ - ۱ اور یون ہوا کہ جب اضحاق بوڑہا ہوا
اور اوسکی آنکہین دہندلا گئین ایسا کہ وہ دیکہہ نسکتا تہا تو اوسنے بڑے بیٹے عیسو
کو بولایا اور کہا ای میری بیٹے وہ بولا دیکہہ مین حاضر ہون ۲ تب اوسنے کہا اب دیکہہ
مین بوڑہا ہوا اور مین اپنے مرنے کا دن نہین جانتا ۳ سو اب مین تجہہ سے منت
کرتا ہون کہ اپنے ہتیار اپنا ترکش اور اپنی کمان لے جنگل کو جا اور میرے لئے شکار
کر ۴ اور میرے لئے لذیذ کہانا جیسا کہ مین چاہتا ہون تیار کر اور میرے آگے
لا کہ مین کہاؤن تا کہ مین جی سے اپنے مرنے کے آگے تجہے برکت بخشون ۵
اور جب اضحاق اپنی بیٹے عیسو سے باتین کرتا تہا تب ربقہ نے سنا اور عیسو جنگل
کو گیا کہ شکار مارے اور لے آوے ۶ تب ربقہ نے اپنی بیٹے یعقوب سے ہمکلام ہو کر
کہا کہ دیکہہ مین نے تیرے باپ کی بات سنی کہ تیرے بہائی عیسو سے ہمکلام
ہو کر کہا کہ ۷ میرے لئے شکار لا اور میرے واسطے لذیذ خوراک تیار کر تا کہ مین
کہاؤن اور اپنی مرنے سے پیشتر خداوند کے آگے تجہے برکت بخشون ۸ سو اب

اب میرے بیٹے اوس حکم کے مطابق جو مین تجہی دیتی ہون میری بات کو مان ۹ اب گلی
مین جاکے وہان سے بکری کی دو اچہی اچہی بچے میرے پاس لا اور مین تیرے باپ
کے لئے اونسے لذیذ کہانا جیسا کہ وہ چاہتا ہے پکاؤنگی ۱۰ اور تو اوسے
اپنے باپ کے پاس لائیو تاکہ وہ کہاوے اور اپنے مرنے سے پیشتر تجہے برکت بخشے
۱۱ تب یعقوب نے اپنی ماں ربقہ سے کہا کہ دیکہہ میرے بہائی عیسو کے بدن پر بال
ہین اور میرا بدن صاف ہے ۱۲ شاید میرا باپ مجہے چہووے اور مین اوس پاس
دغاباز سا ٹہروں اور برکت نہین بلکہ لعنت اپنے اوپر لیون ۱۳ اوسکی ما نی
اوس سے کہا کہ تیری لعنت مجہپر ہووے اے میرے بیٹے تو صرف میری بات مان
اور جاکے میرے لئے اونہین لا ۱۴ تب وہ گیا اور اونہین اپنی ماں پاس لے آیا
اور اوسکی ماں نے لذیذ کہانا جیسا کہ اوسکا باپ چاہتا تہا پکایا ۱۵ اور ربقہ نے اپنے
بڑے بیٹے عیسو کی نفیس پوشاکین جو گہر مین اوس پاس تہین لین اور چہوٹے بیٹے یعقوب کو
پہنائین ۱۶ اور بکری کے بچون کی کہال اوسکے ہاتہون اور اوسکی گردن پر جہان بال
نہ تہی لپیٹی ۱۷ اور اوس لذیذ کہانے اور روٹی کو جو اوسنے طیار کی تہی اپنے بیٹے یعقوب
کے ہاتہہ دی ۱۸ تب اوسنے اپنے باپ پاس آکے کہا اے باپ میرے وہ بولا دیکہہ
مین ہون تو کون ہے میرے بیٹے ۱۹ یعقوب اپنے باپ سے بولا کہ مین عیسو ہون
تیرا پلوٹہا جیسا تو نے مجہسے کہا مین نے ویسا کیا اوٹہہ بیٹہہ اور میری شکار مین سے
کچہہ کہائیے تاکہ تو جی سے مجہے برکت بخشے ۲۰ تب اضحاق نے اپنے بیٹے سے کہا کہ یہہ کیونکر
ہوا کہ تو نے ایسا جلد پایا ہے اے میرے بیٹے وہ بولا اسلئے کہ خداوند تیرا خدا میری
آگے لایا ۲۱ تب اضحاق نے یعقوب کو کہا کہ اے میرے بیٹے نزدیک آ مین تجہے چہوؤن
کہ وہ میرا بیٹا عیسو ہے کہ نہین ۲۲ اور یعقوب اپنے باپ اضحاق کنے پاس گیا اور
اوسنے اوسے چہوکے کہا آواز تو یعقوب کی ہے پر ہاتہہ عیسو کے ہین ۲۳ اور

اور اوس نے اوسے نہ پہچانا اسلیئے کہ اوسکے ہاتھون پر اوسکے بہائی عیسو کیطرح
بال تہے سو اوسنے اوسے برکت دی ۲۴ اور کہا تو میرا وہی بیٹا عیسو ہے وہ بولا کہ مین وہی
ہون ۲۵ تب اوسنے کہا کہ تو میرے پاس لا کہ مین اپنے بیٹے کے شکار سے کچھ کہاؤن تا کہ جی سے
تجہے برکت دون سو وہ اوس پاس لایا اور اوس نے کہایا اور وہ اوسکے لئے مے لایا اور
اوسنے پی ۲۶ پہر اوسکے باپ اضحاق نے اوسے کہا کہ اے میرے بیٹے اب نزدیک آ
اور مجہے چوم ۲۷ اور وہ نزدیک گیا اور اوسے چوما تب اوسنے اوسکے لباس کی باس
پائی اور اوسے برکت دی اور کہا کہ دیکہہ میرے بیٹے کی ریح اوس کہیت کی ریح کی مانند جسمین
خداوند نے برکت بخشی ہے ۲۸ خدا آسمان کی اوس اور زمین کی چکنائی اور اناج اور
مے کی زیادتی تجہے بخشی ۲۹ قومین تیری خدمت کرین گروہین تیرے آگے جہکین تو اپنے بہائیون
کا خداوند ہو اور تیری مان کی بیٹے تیرے آگے خم ہووین ہر ایک جو تجہپر لعنت کرے ملعون ہووے
مگر وہ جو تیرے لیئے برکت چاہے مبارک ہووے ۳۰ اور یون ہوا کہ جون اضحاق یعقوب
کو برکت دے چکا اور یعقوب اپنے باپ اضحاق کے حضور سے اگے چلا وہین اوسکا بہائی
عیسو اپنے شکار سے پہرا ۳۱ اوسنے بہی لذیذ کہانا پکایا تہا اور اوسے اپنے باپ
پاس لایا اور اپنے باپ سے کہا کہ میرا باپ اوٹہے اور اپنے بیٹے کا شکار کہائے
تا کہ آپ جی سے مجہے برکت دیوین ۳۲ اوسکے باپ اضحاق نے اوس سے پوچہا
کہ تو کون ہے وہ بولا مین عیسو تیرا پہلوٹہا بیٹا ہون ۳۳ تب اضحاق بشدت کانپا اور وہ
بولا وہ کون تہا اور کہان ہے جو شکار کرکے میرے پاس لایا اور مین نے سب
مین سے تیرے آنے سے آگے کہایا اور اوسے برکت دی ہان وہ مبارک
ہوگا ۳۴ عیسو اپنے باپ کی باتین سنتے ہوے شدت سے چلا چلا اور
پہوٹ پہوٹ کر رویا اور اپنے باپ سے کہا مجہکو بہی برکت دیجیے ۳۵ وہ بولا کہ تیرا بہائی
دغا سے آیا اور تیری برکت لے گیا ۳۶ تب اوسنے کہا کیا اوسکا نام یعقوب ٹہیک نہین کہ اوسنے دو بارہ مجہے

انگا مارا اوسنے میری پہلوٹھی ہونیکا حق لی لیا اور دیکھو اب وسنے میری برکت لی لی
پھر اوسنے کہا کیا تو نے میری لئے کوئی برکت نہین رکھہ چھوڑی ۳۷ ۔ اضحاق نے
عیسو کو جواب دیا اور کہا کہ دیکھہ مینے اوسے تیرا خداوند کیا اور اوسکے سب بھائیون کو اوسکی
چاکری مین دیا اور اناج اور مے اوسے بخشی اب میرے بیٹے تیرے لئے مین کیا کرون ۳۸
تب عیسو نے باپ سے کہا کیا آپ پاس ایک ہی برکت تہی اے میرے باپ مجھے بھی برکت
دیجئے اے میرے باپ اور عیسو چلا چلا کے رویا ۳۹ تب اوسکے باپ اضحاق نے جواب دیا
اور اوس سے کہا کہ دیکھہ زمین کی چکنائی سے اور اوپر کے آسمان کی اوس سے
تیرا قیام ہوگا ۴۰ ۔ اور تو اپنی تلوار سے زندگانی بسر کریگا اور اپنے بھائی کی خدمت
کریگا اور یون ہوگا کہ جب تو ترددمین پڑے گا تو اوسکا جوا اپنی گردن سے
توڑ کر پھینک دیگا ۴۱ ۔ اور عیسو نے یعقوب سے اوس برکت کی سبب جو اوسکے
باپ نے اوسے بخشی کینہ رکھا اور عیسو نے اپنے دلمین کہا کہ میرے باپ کی غم کے دن نزدیک
ہین تب مین اپنے بھائی یعقوب کو مار ڈالونگا ۴۲ ۔ اور ربقہ کو اوسکی بڑے بیٹے عیسو کی
یہہ باتین کہی گئین تب وسنے اپنے چھوٹے بیٹے یعقوب کو بلا بھیجا اور اوس سے کہا کہ دیکھہ تیرا بھائی عیسو
تیری نسبت اپنی تسلی کرتا ہے کہ تجھے مار ڈالے ۴۳ سو اسلئے اے میرے بیٹے تو میری بات مان اور اوٹھہ
حاران مین میرے بھائی لابن کے پاس بھاگ جا ۴۴ ۔ اور تھوڑے دن اوسکی ساتھہ رہ جبتک کہ تیرے
بھائی کی جھنجلاہٹ جاتی نرہے ۴۵ اور تیرے بھائی کا غصہ تجھسے نہ پھرے اور جو تو نے اوسکے
کیا ہے سو بھول جاوے تب مین تجھے وہان سے بلا بھیجونگی مین کیون ایک ہی دن تم دونون کو کھو
بیٹھون پس ابن حزیدو غصب کی حضرت عیص اس عموم سے خارج ہوئے اور ذراولاد ابراہیم
علیہ السلام کی بوجہ اخراج ابراہیم علیہ السلام کی خارج ہی ہین پس یہ سب دلائل که اس
لفظ عام سے وہی خاص نبی اسماعیل ہے مراد ہوئے وہو المطلوب ذرہ سمرا
شاہد انجیل یوحنا پہلا باب ورس ۲۰ ۔ اور یوحنا کی گواہی یہہ ہے کہ جب یہودیون نے

یہ وسلم سی ظاہر ہون اور لاویون کو بہیجا کہ اوس سے پوچہین تو کون ہے اور اوسنے اقرار
کیا اور انکار نہ کیا بلکہ اقرار کیا کہ مین مسیح نہین ہون ۲۱ تب اونہون نے اوس سے پوچہا کہ
تو الیاس ہے اوس نے کہا مین نہین ہون پس آیا تو وہی نبی ہے اوسنے جواب دیا نہین
الخ یوحنا حضرت یحیٰی ہین اور یہودیون ذکیہین سوال اسکے سوال اول دعوی مسیحیت کا
تہا اور دوسرا سوال دعوی الیاسیت کا اور ان دونون سے حضرت یحیی نے انکار کیا
تیسرے ایک نبی سے ساتہ لفظ وہی کی سوال کیا اور یہ لفظ مخبر ہے کہ وہ نبی اہل کتاب
مین مشہور تہے اور اوسے ترجمہ ہندیہ مطبوعہ امریکہ مین اس لفظ وہی پر اسی بشارت مثلیہ کی
طرف اشارہ کیا ہے پس حضرت یحیی اور علمای یہود اور پادریان امریکہ کے نزدیک مبشر
بہ بشارت مثلیہ ایک رسول غیر مسیح ہے اور وہ سوای محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور
کون ہے اور تیسرا سوال یہود کا باوجودیکہ بعثت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بنی اسمٰعیل
اور بنی قیدار اور مکہ معظمہ مین مبین اور مشہور تہے اونکے زعم باطل کے موافق تہا کہ وہ نبی ہم
مین پیدا ہونگے اور آیات اللہ کی مخالفت سے اونکو کیا غرض حتی حضرت عیسی علیہ السلام
کی بہی بشارتین کتاب الہی مین موجود تہین مگر ایمان نہ لائے اور آیات اللہ کی مخالفت سی
نہ ڈرے پاشماتا سوال کیا کہ اگر یہ دعوی کرینگے کہ مین وہ نبی ہون تو اون بشارات
سے جنمین مقام پیدایش اور زمان پیدایش اور قومیت اوس نبی کا بیان ہے انکی تکذیب
کرینگے تیسرا شاہد اس بشارت مین ایک کلمہ میری مانند ہے اور یہ کلمہ اس امر کو بیان
کیا ہی کہ رسول موسی علیہ السلام کی مثل ہونگے پس اظہار اس شاہد کا یہ ہے کہ موسی
علیہ السلام کے بعد حضرت عیسی علیہ السلام تک بنی اسرائیل مین بہی انبیا ہی گذرے اور
بنی اسماعیل مین سوای ذات مطہر کوئی ایسا نبی اول و آخر سوای نہین اور یہ انبیا موسے
علیہ السلام کے مثل ہو ہی نہین سکتے کہ تابع کو متبوع سے کیا نسبت اور نہ کوئی اسلام میں
رہی ذات پاک سیدنا عیسی علیہ السلام سو کارخانہ عیسوی اول سے آخر تک کارخانہ موسوی کی

برخلاف ہی تثلیث کا کیا ذکر دیکھیے عیسی علیہ السلام بے باپ پیدا ہوئے آپ کے
نزدیک مصلوب ہوی آپ کے رسول پولس کے نزدیک حضرت عیسی علیہ السلام کیواسطے
عند رحمت ثابت ہے اور نیز آپکے نزدیک تین روز تک دوزخ مین رہے اور کوہان
آپ لوگون کے واسطے تکلیف اوٹہائی حضرت عیسی علیہ السلام سزا وجزا کے لئے
نہین آئے تہی آب شریعت عیسوی مین سوای ایک دو حکم کے تمہاری رسول پولس نے
کوئی حکم باقی نہین چہوڑا حکم ختنہ کو جسکی نسبت قید ابدیت لگی ہوئی ہے اور یہہ بہی کتاب
الہی مین مذکور ہے کہ جو اس حکم کو بجانہ لاوے کا وہ اپنی قوم سے کٹ جائیگا تمہارے
رسول پولس نے یک لخت موقوف کردیا آپ نے نکاح نہین کیا آپکو اپکی امت نے آپکو خدا
کہا آپ سے کوئی معجزہ جس سے دریا کا پانی ہٹ جاے یا کم ہوجائے یا سوکہ جائے نہین وا
بطور معجزہ آپ نے کسی شی سے پانی جاری نہین کیا آپ نے ہجرت مستقلہ نہین کی آپکی امت
مین کوئی فرعون نہ تہا آپکی زمین کا کوئی خلیفہ نہین ہوا انتقال سے پہلے آپ کو
کوئی زمین نہین دکہائی گئی کہ آپکی وفات ہی نہین ہوئی آپکی انتہا اکسن مسیح نہین ہوی آپ برابر سایہ نہین
کیو رہتا تہا آپ کے یہان عصا اعجاز نہ تہا آپکے یہان دشمن سے قتل برس کے لبعد انتقام
لینے کی صورت نظر نہین آتی اور بارگاہ موسوی مین تمام کارخانہ اسکے خلاف ہی اسلئے کہ
حضرت موسی علیہ السلام مان باپ سے پیدا ہوئے نہ مصلوب ہوئے اور نہ منسوب
بعند رحمت دوزخ مین داخل نہین ہوے صاحب سزا وجزا تہے ہزارون حکم شریعت
موسوی مین ہین اور کتاب احبار مین بہہ احکام منقول ہین حکم ختنہ شریعت موسوی مین
باقی ہے اور یہود اس حکم کو بجالاتے ہین آپ نے نکاح کیا اور آپ کی اولاد بہی ہوئی
اور دس برس تک ظاہر الوجہ نکاح شعیب علیہ السلام کی خدمت مین رہی آپ کی
امت نے آپکو عبد الہی رکہا کو کلمہ خدا سا اس توریت مین آپ کی نسبت لکہا ہے۔
باب ۷ کہ خداوند نے موسی سے کہا دیکہہ مین نے تجہے فرعون کے لئے خدا سا بنایا

اور تیرا بہائی ہارون تیرا پیغمبر ہوگا اس درمیں باوجودیکہ حضرت موسی علیہ السلام کو غیر
کا خدا سا بولا اور آپ گے لئے پیغمبری ہارون علیہ السلام کی ثابت ہے مگر عاملوں نے
نے بوجہ محال ہونے معنی حقیقی اور لا تحقیقی کے اوس لفظ کو معنی مجازیہ پر حمل کیا جیسا
لفظ سا اس امر کیطرف مشیر ہے اور ان نادانوں نے حضرت عیسی علیہ السلام کے فقط ایک
بے باپ پیدا ہونیکی وجہ سے آپکو خدا کا بیٹا قرار دیدیا اور رحمان کے غضب سے نہ ڈرے
نہ معلوم کہ جب حضرت عیسی علیہ السلام فقط بی باپ پیدا ہونیکے سبب سے خدا کے بیٹے
ٹھہرے حضرت آدم علیہ السلام جنکی نہ ماں ہے نہ باپ اور انکو اپنی ہاتھ سے اللہ نے بنایا اور اونکو
اپنی روح پہونکی کیا ٹھہرینگی معجزہ شق قلزم اور خشکی راہ قلزم مشہور ہے اور حجر موسوی
سے پانی کا جاری ہونا بھی طشت از بام ہے انکا فرعون مشہور ہے اور ہلاک فرعون موسی
ضرب المثل ہے اور آپ نے ہجرت مدین کی طرف بسبب اوسکے کی تہی حضرت یوشع
علیہ السلام آپکے بعد خلیفہ ہوئے وقت رحلت زمین شام آپکو دکھلائی گئی کہ آپکی
امت کو بشرط اطاعت یہہ زمین عطا ہوگی کتاب استثنا باب ۳۴ ۔ اور موسے
مواب کی میدانوں سے نبو کی پہاڑ پر پسگہ کی چوٹی پر جو یریحو کی مقابل ہے چڑہ گیا اور
خداوند نے ساری زمین جلعاد سے لیکے دان تک اوسکو دکھلائی جیسے ان قلزم خشک ہوا
۔ اوسکو خشک کرنیکے واسطے آپکے لئے ہوا مسخر ہوئی اور سلوی بھی ہوا ہی لاتی تہی
اور تیہ میں ابر سایہ کیے رہتا تہا مدین سے دس برس کی بعد اگر فرعون سے انتقام لینا
شروع کیا قارون کو بحکم موسوی زمین نگل گئی اور جیسی بارگاہ موسوی میں یہہ امور
موجود تہیں بواسطہ اسی مماثلت کی جسکو کلمہ مثل سے مانند بیان کرتے ہی بارگاہ احمدی میں
بھی موجود تہیں آنحضرت دو بندوں سے پیدا ہوئے اور ذکر صلب و رضعہ رحمت دو خول
جہنم سے الغ بچائے شریعت احمدی میں سزا دیجزا ہی انا رسول بعثت بالسیف زبان وحی ترجمان
سے ارشاد ہے کتب فقہ میں احکام دیکہ لو اکثر حکام کا سبب اس حکم میں بیان ضرورت کی کرتے ہیں

اور جو خلاف اسکے ہو وہی باطل ہے مسلمانوں میں شادی خدیجہ عمرہ اور اکثر مثل اسمٰعیل
علیہ السلام اکثر عزیزوں پر بس اس امر کو بجا لاتے ہیں مقدمہ نکاح میں حدیث النکاح من
سنتی فمن رغب عن سنتی فلیس منی نادر اور آپ نے نکاح بھی کیا اور آپ کی آل شریفہ میں
اور مدرل بہ موجود ہیں یا اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ ہمارا کلمہ ہی
اور اونٹ اسباب سے جا بھی جان گئے ہو گئی اور تنگی ہو گیا اور جاری ہو گیا پانی کا معجزہ حضرت علاء
آپ کا ایک ہی علاء ابن حضرمی ہے خلافت صدیق رضی اللہ عنہ میں ہوا اور وہ اہل سبیل
پکڑے ہوا اور یہ حدیث ایک یہ ہے کہ خلافت حضرت صدیق میں بعد انتقال منذر بن ساوی کے
نواح بحرین کے رہنے والے مرتد ہو گئے اور کہنے لگے کہ اگر آپ نبی ہوتے تو موت آپ پر طاری نہ ہوتی بلکہ ثبوت
کو خدا نے بھیجا تھا اور یہ ارتداد موضع جواثا کا جو دار الاسلام تھا محاصرہ کیا حضرت صدیق
رضی اللہ عنہ نے بعد اطلاع پانے حضرت علاء ابن حضرمی کو سپہ سالار مقرر کرکے لشکر
اوس طرف روانہ فرمایا ایک روز اس سفر میں وقت قیام لشکر کو جو قریب پہنچا تھا مثل اونٹ
مع اسباب و اونٹ ذاد بھاگ گئی لشکر کو بہت تکلیف ہوئی آخر حضرت علاء ابن حضرمی نے
صبح تا طلوع آفتاب تک مشغول دعا رہے تیسرے مرتبہ اونٹ کے پاؤں سے چشمہ جاری پایا گیا
اس ایک زمین پر پانی موجود تھا علی اختلاف الروایتین اور اوس سے سب لوگوں نے
پیا اور اونٹ بھی مع سامان و اسباب کے آگئے ایک تو یہ کرامت مثل معجزہ حضرت موسیٰ علیہ السلام
جاری ہونے پانی کے پتھر سے ضرب عصا کا مثل من و سلویٰ کے ہوئی اور دوسری کرامت
یہ ہوئی کہ مرتدوں پر فتح پائی وہ بھاگ کر موضع دارین میں مقیم ہوئے حکم سپہ سالار سے
لشکر نے پیچھا کیا راستے میں دریائے عمیق تھا اہل اسلام کو کشتی میں خوف بھاگ جانے کفار
کا ہوا پس حضرت علاء نے اپنا گھوڑا دریا میں ڈالدیا اور یہ پڑھتے تھے یا ارحم
یا رحیم یا کریم یا واحد یا صمد یا حی یا قیوم لا الہ الا انت یا ربنا انا عبیدک فی سبیلک اجعل
لنا السبیل السہل دیا کہ پانی اتنا ہی رہا کہ جانوروں کے کھر بھی بھیگے تھے اسیطرح

تمام لشکر دریا سے پار ہوا اور بہت فتح پائی اور دریا کو اوسی طور سے عبور کر کے اپنے مقام پر
ڈیرہ ڈالدیا اور حضرت یوشع علیہ السلام سے بھی یہ معجزہ ہوا ہے اور وہ حضرت
موسیٰ علیہ السلام کے خلیفہ تھے اور یہاں حضرت صدیق کے وقت میں یہ کرامت ہوئی اور ز
سید نام پیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہزاروں
آدمیوں میں کئی دفعہ یہ معجزہ ہوا کہ آپ نے ایک پیالہ میں پانی لیکر اوس میں اپنا ہاتھ مبارک رکھدیا
اور انگلیوں سے ایک چشمہ کی طرح پانی بہنے لگا اور تمام لشکر سیراب ہو گیا حضرت صدیق آپ کے
بعد خلیفہ ہوئے اور تا قیامت انشاء اللہ خلافت قائم رہیگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
سامنے مثل گیند کے زمین رکھکر دکھلا دیگئی اور آپ نے فرمایا وسیبلغ ملک امتی ما زوی لی منہا
اور روم خراب ہوا مسخر ہوئی تھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ابر سایہ کئے
رہتا تھا اور آپ کو یہاں عصا اعجاز تھا جسوقت وہ کھو یا گیا قریش کی سلطنت جاتی رہی
ہجرت سے دس برس کے بعد کفار مکہ سے انتقام لیا اور مکہ معظمہ فتح کیا پس ان وجوہ سے ثابت
ہے کہ امثال آخر بیبل کلمہ میری مانند یہ بشارت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے اور
مخالفت کا خانہ موسوی وعیسوی کے بیان سے شرع کی تین امر کافی ہیں اور جو یہ ہے
کہ عیاذاً باللہ خدا یا ابن خدا اور بندہ میں کیا مناسبت چوتھا شاہد بشارت مذکورہ
کا بیسواں ورس ہے لیکن وہ نبی جو ایسی گستاخی کرے کہ کوئی بات میرے نام سے کہے جسکے
کہنے کا میں نے اوسے حکم نہیں دیا یا اور معبودوں کے نام سے کہے تو وہ نبی قتل کیا جاوے
اس ورس کا بطریق فرض گویا انبیاء برحق سلام اللہ علیہم اجمعین پر ہمارے طور پر
حمل ہو سکتا ہے مگر موافق بیبل کے کہ قصہ اور بہی نبی کے جھوٹ بولنے کا اور پھر اونکے
باوجود اس جرم کے قتل نہ ہونیکا بلکہ اوسی وقت وحی نازل ہونیکے پیچھے بیان ہو چکا
حمل نہیں ہو سکتا ہے اور بصورت تحقیق ہمارے نزدیک بھی حمل نہیں ہو سکتا ہے اور
اس محل پہ بصورت فرض کوئی فائدہ اسکے ذکر کا نظر نہیں آتا اور بشارات کلام

Marfat.com

الٰہی ہین کما اتیناہ پس ان تو وہ اس ورس مین انبیا لہذا بین دجالون کا بیان ہے
اور وہی خدا پر جھوٹ بولنی مین اس سے زیادہ اور کیا جھوٹ ہوگا کہ بغیر رسالت دعوی
رسالت کرتے ہین اور بعد تسلیم مقدمہ ہذا مسیح علیہ السلام کی یہہ بشارت کیونکر ہو سکتی ہے
کہ ہمارے عقیدہ مین تو وہ خود خدا ہین اونہون نے اپنی خدائی اور روح قدس کے خدائی کا دعوی کیا اور اپنی اور
روح القدس کی طرف دعوت کی اور روح القدس کا نام تو کچھ کہا کہاں وہ نعوذ باللہ
من ہذا القول اپنی خدائی ٹھہری اور پھر تم کہتے ہو کہ وہ قتل ہی کئے گئے تو وعدہ الٰہی بھی پورا ہوا
اب کیا شبہہ آپ کی قول مین امر مین باقی رہتا ہے پس وہ تو اس ورس کا مطابق نبی برحق ہے
نہ ہوا اور کوئی نبی موسی علیہ السلام کی مثل ہو نہین سکتا پس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ہی مبشر بہ بشارت ہذا ٹھہری وہو المطلوب سوال بالتحقیق اور بعتبار تمہارے نزدیک حضرت مسیح
علیہ وعلی امہ السلام رسول برحق ہین اور بعد وفات ان کی [illegible] کلام اللہ
مین نازل ہوا اور روح القدس ہمیشہ مقرب الٰہی [illegible] ہین اور انہون نے نہ دعوی
اپنی خدائی کا کیا اور نہ روح القدس کی طرف دعوت کی بلکہ پیدا ہوتے ہی یہہ فرمانا
شروع کیا انی عبد اللہ اتانی الکتاب وجعلنی نبیا وجعلنی مبارکا اینما کنت واوصانی
بالصلوٰۃ والزکوٰۃ ما دمت حیا اور یہ معاملہ [illegible] بل رفعہ اللہ الیہ ان کی حق مین
قرآن شریف مین نازل ہوا اور نہ انہون نے [illegible] کہا بلکہ بشارت سرایہ مین
برات اونکی اس دعوی سے موجود ہے اور کلام اللہ شریف مین [illegible] کا رکھ اخیر
اذ قال اللہ یعیسی ابن مریم اسی برات مین نازل ہوا اور جا بجا کلام اللہ شریف
اور احادیث مین بندہ ہونا انکا ثابت ہے اور بعثت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک
بڑا کام یہہ بھی تھا کہ عقیدہ باطل [illegible] علی التحقیق حضرت مسیح علیہ السلام
کی حق مین یہہ ورس نہین ہو سکتا تو اب [illegible] ہے اور یہہ ورس
ثابت ہوگیا جواب حسب قول مشہور [illegible] است [illegible] است

Marfat.com

ہمیشہ مقابلہ حق و لشکر باطل بھی ضرور ہوا ہی مگر ان الباطل کان زہوقا ایسی ہی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی زمانہ مین مقابلہ حق و باطل تہا باطل نے بہی اپنا سامان لشکر
و سردار بنا کر مقابلہ کیا اور آخر ہلاک ہوا سردار اس لشکر باطل کی مسیلمہ کذاب اور اسود
عنسی تہی ابتدا انہون نے شروع شروع مین بہت کچہ زور شور کیا اسود عنسی نے جسکا نام
عیلہ تہا اخیر زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم مین بعد ارتداد دعوی نبوت کیا اور شیاطین نے اوسکو
سامنے کرکی مقابلہ چاہا اور بہت کچہ شعبدی ظاہر کیئ اور بعض الناس کالانعام نے اوسکی
اطاعت قبول کی اور سات سو آدمی جمع کرکی لڑائی شروع کی اور تہوڑی زمانہ مین ملک
یمن اپنے قبضہ مین لیا اسی اثنا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امرا یمن کو فرمان واجب الاذعان
لکہا کہ اسکو قتل کرنا چاہیئ چنانچہ فیروز اور قیس اور داودیہ نے اوسکو دار البوار مین پہونچایا
اور ہر چند شیطان نے ساتہہ دیا مگر اللہ کی سامنے کیا پیش جاوی چند بار اونکی ارادہ سے
خبر دی اور جسوقت نقب دیکر اوسکی گہر مین گہس گئی تب بہی اوسی جگا دیا مگر وعدہ الہی پورا
ہونا تہا کیونکر بچتا اور بس اسکا سر کٹتی ہی تمام لشکر باطل جسنی اوسی اپنا سپہ سالار بنایا
تہا اوڑ گیا اور آوازہ حق لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ بلند ہوا الحق یعلو ولا یعلی مسیلمہ کذاب
سی مقام عقربا مین لڑائی ہوئی اور حضرت خالد خلدہ اللہ فی دار الخلود سر لشکر اہل اسلام
کی تہی اول باطل نے بہت کچہ زور مارا مگر حق کب ہل سکی آخر حق نے غلبہ پایا اور باطل مغلوب
ہوا اور مسیلمہ کذاب کو جبیر ابن مطعم کی غلام وحشی ابن حرب نے اپنی سانگ سی زخمی
کیا اور سماک ابن خرشہ نے سر اوسکی تن ناپاک سے جدا کرکی دار جہنم کو پہونچایا کہ
دس ہزار یا اکیس ہزار کا علی اختلاف الروایتین جو اس لڑائی مین کفار وہان پہونچی
اور انکا سردار تہی بس یہ دونون ہی کا بیان حال ہی تا کہ تمیز حق و باطل مین ہو جاوی
اور مسیلمہ کی پیشین گوئی تہی کہ ہمارا ملک عراق تک پہونچیگا کیا پہونچنا سیدہا
دوزخ مین گیا اور چند اپنی خرق عادات مین جن مخلوق کی سرون پر ہاتہہ پہیر کی اگ

زبان باہر نکل پڑی کوئی مر گیا کسیکو تشنج ہو گیا ایک شخص کی آنکھ مین درد تھا برکت ہاتھ مبارک سے بہوت گئی ایک درخت سبز کے نیچے اپنی وضو کی خشک ہو گیا اور حضرت ہی ہو چکا تھا بنی نہا بعد زمانہ خلافت نبوت ہوا اوسکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی وہ بھی اسیطرح ہوا کیا من اصدق من اللہ قیلا سوال اس ورس سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی سرجو قتل نہین ہوتا اور جو ہو تو وہ مبطل نبوت ہے جواب اول مبطل نبوت قتل ہے دعوت الی غیر اللہ کے فقط قتل جواب دوم یہان نبی سے نبی رسول مراد ہے اور کوئی رسول قتل نہین ہوا اور نہ جو علی اللہ بعض نبی برحق شہید ہوے ہین سوال بایہ لا ستیانہ شہادت نبی و رسول مین کیا شی ہے کہ اول جائز ہے اور دوسرے ممنوع جواب شبہ حقیت شریعت و عدم سے قتل رسول کے سے شبہ پڑتا ہے اور قتل نبی ہے کہ جو تابع شریعت ہے شبہ نہین پڑ سکتا اور سوای دلیل عقلی کے استقراء تام اور تمام فرقان مجید میں ہے اس دعوے کی دلیل ہے سوال بایہ باب انجیل یوحنا مین ہے ورس ۴۶ کیونکہ اگر تم موسی پر ایمان لاتے تو مجھپر بھی ایمان لاتے کہ اوسنے میرے حق مین لکھا ہے ۴۷ لیکن جس حال کہ تم اوسکی نوشتونکو یقین نہ کرو گے تو میری باتونکو کیونکر یقین کرو گے جواب یہہ بشارت بقول پطرس اسکا مشار الیہ نہین ہے اور مشار الیہ اسکا بشارت طلوعی ہے اور وہ استثنا کی باب تینتیسوین مین اسطرح ہے اور یہہ وہ برکت ہے جو موسی مرد خدا نے اپنے مرنے سے آگے بنی اسرائیل کو بخشی اور اوسنے کہا خداوند سینا سے آیا اور سعیر سے طلوع ہوا اور فاران کے پہاڑ سے وہ جلوہ گر ہوا اور انہین جملہ سعیر سے طلوع ہوا مین بیان رسالت مسیحی کا ہے اور یہہ قول موسی ہے جو ہمارے حق مین لکھا ہے کہ منسوخ ہے چوتھی دلیل بشارت ہماری قوم یہ کتاب خروج باب ۳۲ ورس ۷ تب خداوند نے موسی کو کہا اوتر جا کیونکہ تیرے لوگ جنہین تو مصر کے ملک سے چھڑا لایا خراب ہو گئے ہین ۸ وے اوس راہ سے جو مین نے انہین فرمائی جلد پھر گئے ہین اونہون نے اپنے لئے ڈہالا ہوا بچھڑا بنایا اور اوسے پوجا اور اوسکے لئے قربانی ذبح کر کے کہا کہ اے اسرائیل

دن کو سواے بنی قوم کی قلزم مین غرق کیا چنانچہ فرمایا فاوحینا الی موسی ان اضرب بعصاک البحر فانفلق فکان کل

ار اور ابراہیم کو آگ مین ڈالدیا مگر خداوند کریم نے اوس آگ کو ٹھنڈا کیا اور سلامتی کی جیسا ارشاد ہوا قلنا یا نار کونی بردا

دوم تمہین مصر کی ملک کی خبر الا با ۹ پہر خداوند نے موسی سے کہا کہ مین اس قوم کو

ن کر ایک گردن کش قوم ہی تو مجھکو چھوڑ کہ میرا غضب ونپر بھڑکی اور مین اونہین بھسم

ر تجھے ایک بڑی قوم بناونگا انتہی بڑی قوم سے بھی امۃ عظیمۃ یعنی بڑی امت مراد ہے

برہان بیان خرابی بابل مین ہی کہ اوسی بڑی قوم خراب کریگی اور اوسکی امت

لیا دوسری برہان بمقابلہ بنی اسرائیل فخریہ امر توحید مین کلمہ بڑی قوم سوای

اوسی پر صادق ہو نہین سکتا تیسری برہان کلمہ بڑی قوم بناونگا ثبوت السیوطی

علیہ السلام ہی افضل ہون اوس قوم مین چاہتا ہی اور یہہ امر اسی امت پر صادق آتا ہی

برہان بناونگا اسکی بیان کر رہی ہی کہ پہر اسکی کوئی اوس قوم کو پہلی سی ایسا گمان

نتظار لقدرت ایزدی اوس قوم کو پیدا کرونگا اور وہ اسی امت پر صادق ہی اور بیان

ن کا اور بشارات مین بالتصریح آیا ہی پانچوین برہان طرز بشارت اس بات کو

دار خلافت و نبوت اسوقت مین بنی اسرائیل سے چہین لیا جاویگا اور وہ کالعدم

لی اور وہ اسی زمانہ مین ہوا اور اس کا بیان بہی اور بشارات مین صراحتہً آیا ہی -

ری فصل مین بیان مین کہ جیسی یہہ بات ثابت ہی کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام

یف مین ایک رسول عظیم پیدا ہوگا ایسی ہی یہہ بہی ثابت ہی کہ وہ بنی اسماعیلی قیداری

21 ان کا قیداری ہونا کئی دلیل سے ثابت ہی دلیل اول صحیفہ یسعیاہ علیہ السلام باب

ت جملہ بدرستہ اور یہہ بشارت تین نسخون عربی و فارسی اور اردو مسیحیہ مین

نقل ہوگی اور اوسکی بعد یہہ فقط نسخہ ترجمہ ہندیہ مطبوعہ ۱۸۶۸ء مرزا پور

سلیکہ اور ترجمون سی نقل کرنیکی اس ورق کی بعد ضرورت نہین ہی نسخہ عربی مطبوعہ

ہی اور نسخہ فارسی مطبوعہ ۱۸۳۸ء اور نسخہ ہندی مطبوعہ ۱۸۲۵ء ہی ہندی ہوا ہی

یا کہ جاتی ہر مکان پر جہان تہا کچھ کچھ دیکھی جاتی ہی فارسی یہہ خداوند سرودی

ست کہ بیاد فارسی سرود ستایش تا سر جزیرہ الطلاع عربی قال الرب

ر کل قوم کو یاد مصر کی یہاں کیا جیسا ... دنیا جا امر نا نجینا ہودا والذین امنوا معہ

آئی اتم لاٹ دیئیان الذی یراہ اشعیا ہندی ورس ۸ اور او نے ایک نکارنی والی کی آواز اور دوسرا
ایک تو گدھوں پر سوار اور دوسرا اونٹ پر سوار اور لازمی ہے نکارنی ناکا فارسی را دید که دو سوار
دیدنی بر خری سوار و دیگری بر شتر و انبار تمام منتهی است عربی و نظرت فارسی کپین
اسد مار ایک بمار زالاخر ایک جمل سوا سعا معا کثیر اور ورس ۸ اور بھوکی پرند کی کہما ہو ایمیر
خداوند میں تمام رات اپنی چوکی پر کھڑا ہوں اور تمام شب میں اپنے مکان پر بٹھایا فارسی و حارس
فریاد بر کشید و گفت ای خداوند بر حراست خود تمامی روز ایستاده ام و تمامی شب در نگهبانی
خود قرار گرفتم عربی پادری صاحب و بھویدتہ الربیئ قال فقمت کل حین ایام و علی المعسکر وقفت اناء
اللیل کلہ ہندی ورس ۹ اور دیکھ اون سواروں سے ایک آدمی آتا ہے اور کہتا ہے بابل گر گیا
بابل گر گیا اور اوس کے معبودوں کی ساری کھودی ہوئی مورتیں زمین پر توڑ دی گئیں فارسی و اینک
سواران جفت جفت سوار در جاہ میرسند پس جواب میگوید بابل افتاد بابل افتاد و ہمہ اشکال تراشیدہ بر
زمین ریزہ ریزہ شد عربی پادری صاحب و ہوا قبل اکب من الاثنین و اجاب قال سقطت بابل
وکل منحوتات الہتہا تکسرت علی الارض ہندی ورس ۱۰ اے میری کھلیان اور میرے
میرے انبار کی غلہ جو کچھ میں نے سنا ہے لشکروں کے خدا اسرائیل کے خدا سے تجھ سے کہہ دیا فارسی
ای خرمن گاہ و ای غلہ انبار من ہر چہ من از خداوند خدای افواج خدای اسرائیل شنیده ام
بر شما آشکار کردم عربی اسمعوا ایها المتقون المتوجعون اسمعوا ما سمعت من قبل رب الجنود
اله اسرائیل اخبرکم ہندی ورس ۱۱ ادوم کا بوجھ وہ مجھے ساعیر سے بلاتا ہے ای نگہبان
رات کی کیا خبر ای پاسبان رات کی کیا خبر فارسی وحی درباب دومہ ندای از سعیر بمن
من رسید ماجرای شب چیست ای حارس ماجرای شب چیست عربی النبوۃ فی ادوم و اہل ساعیر الذی
ہم موسیٰ ادعونی من ساعیر احفظوا الشرایف ہندی پاسبان بولا صبح ہوتی ہے اور رات
بھی تم پوچھتے ہو پوچھو فارسی حارس جواب میگوید که صبح میرسد و شب نیز اگر میپرسید
بپرسید عربی احفظ العدات تطلب اطلب ہندی ورس ۱۲ عرب کا بوجھ ای سفر کرنے والو

انی فاظلوتم عرب کا سیداون مین سہو فارسی آیت درباب عرب اسی کاروانہای ویدانی
قت شام منزل کنید عربی النبوۃ فی العرب و بنی قیدار و عندی اسکن من الغاب
طعیم مسافرانی طریق دادان ترجمہ ہندی مطبوعہ مرزاپور سنہ ۱۸۴۰ء ورس ۱۴ پانی لیکی
سی کا استقبال کرو اے تیما کی سرزمین کے باشندو روٹی لیکے بہاگنے والی کی ملنے کو نکلو
ہونکہ وے تلوارونکی سامنے سے ننگی تلوار سے اور کہنچی ہوئی کمان سے اور جنگ کی شدت سے بہاگے
ہا خصہ اونکو مجھے یون فرمایا ہنوز ایک برس ہان مزدور کی ٹہیک ایک برس
ن قیدار کی ساری حشمت جاتی رہیگی اور تیر اندازون کے جو باقی رہے قیدار کے بہادر لوگ گہٹ جاینگے
نداوند اسرائیل کے خدا نے یون فرمایا ہے انتہی یہہ بشارت سید الرسل محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی بہت بڑی ہے اور حضرت مسیح علیہ السلام کے رسالہ کی بہی اسمین بشارت
ور دلیل اس دعوی کی یہہ ہے کہ متی کی انجیل کے اکیسوین باب مین یہہ قصہ مذکور ہے اور جب
وشلم کے نزدیک پہونچے بیت فگا مین زیتون کے پہاڑ کے پاس آئے تب یسوع نے دو شاگرد
یہہ کہکے بہیجا کہ سامنے کی بستی مین جاو اور وہان ایک گدہی اور اوسکے ساتہہ بچہ پاوگے
ول کے میرے پاس لاو اور اگر کوئی تمکو کچہہ کہے تو کہیو کہ خداوند کو یہہ درکار ہین کہ وہ اوسیدم
ہین بہیجدیگا اور یہہ سب کچہہ ہوا تا کہ جو نبی نے کہا تہا پورا ہو کہ صیہون کی بیٹی کو کہو
ہہ تیرا بادشاہ فروتنی سے گدہی پر بلکہ گدہی کے بچے پر سوار ہو کے تجہہ پاس آتا ہے انتہی اور
ن سے معلوم ہوا کہ راکب حمار کیسا یہہ کتب انبیاء بنی اسرائیل علیہم السلام مین حضرت مسیح
علیہ السلام کی خبر ہے اور صیہون کی بیٹی کو بہی علامت بتلائی گئی ہے اور اسی لئے حضرت
مسیح علیہ السلام نے اس گدہی اور اوسکے بچے کو منگوایا تو اب یہان بہی در سر راکب حمار سے
ہی ذات فیض آیات مراد ہوگی اور خواب بشارت ہوگی نہ اضغاث احلام پہر دوسری
شتر سوارہ سے رسول عربی ہونگے اور وہ بمقابلہ در راکب مسیح کے بجز ذات اطہر سیدنا محمد
سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کون ہے اور یہہ ویس لا النبوۃ فی ادوم انجیر مین تبا

اسی بشارت راکب الحمار کی تصریح کی اور فرمایا النبوة فی ادوم واہل ساعیر الذی ھم
بنو عیسی یعنی راکب الحمار سی رسول الہی حضرت مسیح علیہ السلام مراد ہین اور یہہ سواری گدہا کی
آپکی خواص سی تہی اور ورس ۱۳ النبوة فی العرب بنی قیدار مین تصریح ان راکب الجمل
کی فرمائی یعنی وہ رسول اللہ ہین جو عربی مولد ہین اور قیداری نسب ہونگی اور قیدار
ایک فرزند اسماعیل علیہ السلام کا نام ہی اور آپکی بارہ بیٹی ہتے اور بشارت مصطفائیہ مین
بیان اونکا ہوگا اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عربی قیداری ہین عربی ہونا تو معلوم
ہی اور ثبوت قیداریت کی بیچ نسب نامہ سید الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کا انشاء اللہ آگی منقول
ہوگا اور اس تقریر پر آپ لفظ نبوت کو بمعنی نبوة اور رسالة الہی کہیئے یا خبر زمانی ایلیا اول
درسوں سی قطع فرمائی اور اگر بالفرض قطع فرمائیگا تو فقط عبارت خبط ہو جائیگی
اور ترجمہ برآنکا ہم نو عیسی نا برہا دینا در صورت ہونی نبوت کی بمعنی خبر لغو ہوگا مگر
ہان کچھ معنی ہونگا اسلیے کہ ورس النبوة فی العرب یعنی قیدار کی قبل [illegible] سید الرسل
صلی اللہ علیہ وسلم کی اور بہت مذکور ہین اول یہ کہ نوین ورس مین ہے بابل افتاد
الخ اور یہہ خبر خرابی بابل زمانہ فاروقی کی ہے اور وجہ اسکی یہہ ہی کہ لفظ افتاد اس بات پر
دلالت کرتا ہی کہ وہ بالکل نیست ونابود ہو جاوی اور پہر کبہی آباد نہو جیسا کہ ورجگہ
مصرح ہی اور بابل کی ایسی خرابی زمانہ خلیفہ ثانی عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ مین ہوئی
اور ایسی ہی جملہ وہمہ اشکال تراشش بر زمین ریزہ ریزہ شد ہی اس بات پر دلالت کرتا
ہی کہ تمام بابل کی موجدان الہی ہی ہو اور وہ بت شکنی کہ وہان کا فرمائین اور تمام
اوسکی بت توڑ ڈالا جای اور یہہ صفت مجموعی بابل ہی سوای حضرت عمر رضی اللہ عنہ
کی اور کسی مین نہین پائی جاتی اور غیر دو حال سے خالی نہین کہ بشارت دینی والی
خرابی بابل کی یا مسیح علیہ السلام ہین اور یا سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
شق اول بسبب قول مسیحی مین تسنزا اور خرابی کی لیے نہین آیا صحیح نہین ہے لہذا بہ

Marfat.com

دوسری یہی صحیح ہی اور اب سیاق عبارت حالات زمانہ رسول اللہ علیہ وسلم
سی یہی مفہوم ہوتا ہی کہ یہہ خرابی بابل ہی آپکی زمانہ مین ہو چنانچہ زمانہ خلافت عمر مین
ہوئی اور بشارت بابلیہ مین انشاء اللہ ذکر اسکا آئیگا دوسری یہہ کہ ورس ۱۳ ہو مین
مین ذکر ہجرت سید الرسل صلی اللہ علیہ وسلم طابہ یعنی مدینہ منورہ کیجانب کا ہی اور آپ کو اس سفر
مین شدت تشنگی پیش آئی تہی اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بکری کا دودہ چرانی سی
ہوا کر لیسی ہیا کر جانی عالم حیات بخش انس و جان کو پلائی ہی اور موافق ارشاد اسی ورس کے
تیما کی سرزمین کی باشندو روٹی لیکی بہاگنی والی کی ملنے کو نکلو اور پیاسی کا استقبال کرنے والی
جن دنون مین کہ ایکی مدینہ مین آمد کی خبر گرم تہی تیما یعنی طیبہ والے ہر روز آپکے استقبال
کی واسطے آتے اور راستے مکہ معظمہ پر طلوع روشنی جمال احمدی کے پہر دن چڑہے تک
منتظر بیٹہے رہتے اور جس دن آپ رونق افروز ہوئی واسطے تماشا بہت سی لڑکیان بنی النجار
بہی استقبال احمدی کی لئی آئین اور وہ اس شعر کو ساتہہ ترنم پڑہتین شعر نحن جوار من بنی النجار
یا حبذا محمد من جار ٭ اور پردہ نشین مستورات انصار دروازون اور بالاخانون وغیرہ پر
چڑہ کر یہہ شعر پڑہتی تہین شعر طلع البدر علینا من ثنیات الوداع ٭ وجب الشکر علینا
ما دعا للہ داع ٭ تیسری یہہ کہ یہہ ورس ۱۵ اکیونکہ وی تلوارونکی سامنی سی الخ مین بیان
سبب ہجرت کا ہی اور وہ یہی تہا جو کہ بیان فرمایا اسلیئی کہ تمام قبایل عرب کے ایکی شہید کرنی مین
جو محال ہی شریک ہو گئی تہی اور وہ ہزارون تلوارین گویا کہ تلوار واحد بنگئی تہی اس سبب
سی جمع کو صیغہ واحد کی ساتہہ تعبیر کیا اور نیز بلفظ جمع بہاگی ہین مشر معیت صدیق رضی اللہ
عنہ اور رہادی کے ہی ہی ۔ چوتہی یہہ کہ ورس ۱۶ سولہ خدانے الخ مین شمراس ارادہ
بد کلیان ہی اور وہ یہہ ہی کہ یہہ لوگ ہجرت سی برس روز کے بعد ہلاک ہونگی چنانچہ ٹہیک مزدور
کیسی ایک برس کی بعد ہجرت سی غزوہ بدر ہوا اور اسمین ستر سردار قید ار مارے گئی اور ستر
قید ہوئی نکتہ اس بیان زمانہ غزوہ بدر سی ساتہہ ہجرت کی معلوم ہوا کہ امتہ احمدی مین

Marfat.com

سن ہجری شمار ہوا کرینگی تنبیہ اس بشارت مین بعضون ترجمون مین بہت اختلاف ہی مگر مخل اصل مقصود نہین ہے اور ہمین اس مقام پر اسکی اختلافات بیان کرنیسی کچہ مطلب نہین ہی تنبیہ جیسی اس بشارت دینی فتح بابل اپنی حضرت مسیح علیہ السلام سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ تہی ایسی ہی فتح اسکندریہ مین حضرت مسیح علیہ السلام نے اپنی بعثت مین ارسطوطالیس بادشاہ اسکندریہ کو نصیحت کی اور حکم الہی [illegible] فرمایا واقدی [illegible] سے روایت ہی کہ بادشاہ اسکندریہ ارسطوطالیس ذکا نی بانی [illegible] در اسکا ایک [illegible] غمگین تہا پس جب غرق ہوا وہ دریای خوابمین اور بند ہو گئین انکہین اسکی تو دیکہا اوسنے اپنی خواب مین کہ سامنے آیا اوسکی ایک شخص سرخ و سفید خوبصورت سیدہی کا جوڑا اور اوسکی ساتہہ ایک شخص اور بہی ظاہر خوبی اور پاکیزگی کا بہت نورانی آنکہین صورت نیک پیدایش نورانی صاحب ہیبت و بزرگی پس کہا اوس مرد سرخ و سفید نے ارسطوطالیس سے کہ ای بادشاہ مین مسیح عیسی بن مریم کا ہون اور یہ جو میری پہلو مین ہی وہی ہی عرب مین جنکی مینے بشارت دی تہی قبل مبعوث ہونگی محمد عربی سردار پیغمبرونکی اور بہتر خدا کے کہ مین جو انپر ایمان لاویگا ہدایت پاویگا اور جو انکار کریگا اوسکا وہ گمراہ ہوگا اور بہٹکا پہریگا اور تحقیق آئی ہین ہم واسطے مدد دینی اونکی اصحاب کی اور قائم ہمارا اس صحبت مین جو برج ہی پس اگر تو میری امت سی ایمان لاتا ان پر تو سرخرو ہوتا بشارت مصطفائیہ کتاب یسعیا باب ۴۲ دیکہو میرا بندہ میرا برگزیدہ جسسی میرا جی راضی ہے مین نے اپنی روح اوس پر رکہی وہ قومون کے درمیان عدالت جاری کریگا ۲ وہ نہ چلائیگا اور اپنی صدا بلند نہ کریگا اور اپنی آواز بازارونمین نہ سنا دیگا ۳ وہ مسلی ہوئی نیلے کو نہ توڑیگا اور دہمکتی ہوئی بتی کو نہ بجہا دیگا وہ عدالت کو جاری کرا دیگا کہ دایم رہی ۴ اوسکا زوال نہوگا اور نہ مسلا جائیگا جب تک راستی کو زمین پر قایم نکرے اور بحری ممالک اوسکی شریعت کی راہ تکین ۵ خداوند خدا جو آسمانون کو خلق کرتا او

Marfat.com

اور اونہین تھامتا جو زمین کو اور اونکو جو اوسمین سی نکلتے ہین پہیلاتا اور اون لوگون کو
جو اوسپر ہین سانس دیتا اور اونکو جو اوسپر چلتی ہین روح بخشتا یون فرمایا ہی ٦ مین
خداوند نی تجہے صداقت کی لیئے بلایا مین ہی تیرا ہاتہ پکڑونگا اور تیری حفاظت کرونگا اور
لوگونکی عہد اور قومونکی نور کی لیئے تجہی دونگا ٧ کہ تو اندہونکی آنکہین کہولی اور بندہونکو قید
سی نکالی اور اونکو جو اندہیرے مین بیٹہی ہین قید خانے سی چہڑا دیگا ٨ یہوواہ مین ہون یہہ میرا
نام ہی اور اپنی شوکت دوسری کو نہ دونگا اور وہ ستایش جو میرے لیے ہے کہودی مورتون
کو لیئی ہونی نہ دونگا ٩ دیکہو تو سابق پیشین گوئیان بر آئین اور مین نئی باتین بتلاتا ہون
اوس سی پیشتر کہ واقع ہون مین تمسی بیان کرتا ہون ١٠ خداوند کی لیے ایک نیا گیت گاو
ای تم جو سمندر پر گذرتے ہو اور تم جو اوس مین بستی ہو ای بحری ممالک اور اونکی باشندو
تم زمین پر سرتاسر اوسکی ستایش کرو ١١ بیابان اور اوسکی بستیان قیدار کی آباد دیہات
اپنی آواز بلند کرینگی سلع کی بسنیوالی ایک گیت گائینگے اور بحری ممالک مین اوسکی
ثناخوانی کرینگی ١٣ خداوند ایک بہادر کی مانند نکلیگا وہ جنگی مرد کی مانند اپنی غیرت کو
اوسکائیگا وہ چلائیگا ہان وہ جنگ کے لیئے بلائیگا وہ اپنی دشمنون پر بہادری کریگا
١٤ مین بہت مدت سے چپ رہا اور مین خاموش رہا اور آپکو روکتا گیا پر اب
مین اوس عورت کی طرح جسی درد زہ ہو چلاونگا اور ہانپونگا اور زور زور سی ٹہنڈی
سانس بہی لونگا ١٥ مین پہاڑون اور ٹیلون کو ویران کر ڈالونگا اور اونکی سبزہ
زارونکو خشک کرونگا اور اونکی ندیان بسنی کی لائق زمین بناونگا اور تالابونکو سوکہا دونگا
١٦ اور اندہونکو اوس راہ سی کہ جسی وی نہین جانتی لیجاونگا مین اونہین اون
رستون پر جنسی وی آگاہ نہین لیچلونگا مین اونکی آگے تاریکی کو روشنی اور اونچی
نیچی جگہونکو میدان کرونگا مین اونسی یہہ سلوک کرونگا اور اونہین ترک نہ کرونگا ١٧
اور پیچہے ہٹین اور نہایت پشیمان ہون جو کہودی مورتون کا بہروسا رکہتے ہین

Marfat.com

اور ڈہالی ہوئی ہین تو اونکو کہتے ہین تم ہمارے الہ ہو ۱۸ اے بہرو سنو اور اے اندہو تاکہ
تم دیکہو ۱۹ اندہا کون ہے مگر میرا بندہ اور کون ایسا بہرا ہے جیسا میرا رسول جسے مین
بہیجونگا اندہا کون ہے جیسا کہ وہ جو کامل ہے اور خداوند کے خادم
کے مانند اندہا کون ہے ۲۰ تو نے بہت چیزین دیکہی ہین پر اونپر لحاظ نہین رکہا اور
کان تو کہلے پر کچہ نہین سنا ۲۱ خداوند اپنی صداقت کے سبب راضی ہے وہ شریعت کو
بزرگی دیگا اور اوسے عزت بخشیگا ۲۲ لیکن یہہ ایک گروہ ہے جو لوٹی گئی اور تاراج
کی گئی وے سب زندانونمین بندہی ہوئی اور قیدخانون مین چہپائی گئی ہین وے شکار ہوے
اور کوئی نہین بچاتا وے لوٹی گئین اور کوئی نہین کہتا پہیر دو ۲۳ کون تم مین سے اس
پر کان دہریگا اور آیندہ مین سنا کریگا ۲۴ کس نے یعقوب کو حوالے
کیا کہ غنیمت ہووین اور اسرائیل کو کہ لوٹیرون کے ہاتہہ مین پڑے کیا خداوند نے نہین
جسکے مخالف ہوگی اونہون نے گناہ کیا کیونکہ اونہون نے نہ چاہا کہ اوسکی راہون پر چلین
اور وے اوسکی شریعت کی شنوا نہین ہوئے ۲۵ اسلئے اوسنے اپنے قہر کا شعلہ اور جنگ کا
غضب اوسپر ڈالا اور اوسکے گرداگرد آگ لگی پر وہ اوس سے دریافت نہین کرتا
اور وہ اوس مین جل جاتا پر خاطر مین نہین لاتا بسم اللہ الرحمن الرحیم واضح ہو کہ یہہ بشارت صریح
بشارت سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے اور قبل شروع کرنے اس
دعوی کی چند امر واجب العرض ہین اول یہہ کہ یہ کتابین یعنی مجموعہ مبدل عہد جدید ہے اور کوئی
قول اوسکا ہم پر حجت تمام نہین ہو سکتا اور تیسری فصل مقدمہ رسالہ ہذا مین یہہ دعوی
مدلل ہو چکا لیس اب کوئی قول کسی حواری کی طرف منسوب ہو یا قول پولوس کا کہ یہہ بشارت
مسیح کی ہے علاوہ دلائل اخری کے جو انشاء اللہ آگے ذکر ہونگی ہم پر تمام نہین دوسری
یہہ کہ اس بشارت مین کچہ تحریف بہی ہے موجب بیان فصل اول مقدمہ رسالہ
ہذا کے اگر کسی بشارت مین دشمنون نے تحریف بہی کی ہو لیکن مطالب اصلی خراب

ہنوا ہو تو وہ بشارت ساقط الاعتبار نہین ہوتی یہہ بشارت ساقط الاعتبار نہین
ہنوز ہیہ کہ مبدل مین سوای تحریف کی ایک اور ایسا خلل ہے کہ جس سے فہم اصل
مطلب مین دقت پڑتی ہی اور وہ ناموں کا ترجمہ ہے یا عدادت سے جیسا کہ سرور
رسل صلی اللہ علیہ وسلم کے ناموں مبارک مین بالسبب جہل اور عداوت کی جیسا اکثر اور
مقاموں مین اور اس ترجمہ سی اصل مطلب غالبًا خبط ہو جاتا ہی اور تعین مسمی مین تو دقتین
پڑہی جاتی ہے کہ سوای ذات کی عوارض شخصیہ کا لحاظ کرنا پڑتا ہی اور براہین اس دعوی
کے بیشمار ہین بشارات الجدیہ مین بجا دما دا ورلنوی تغادل کا ترجمہ کر کے مطلب
اصلی کو خلط کیا پیدایش کی باب ۲۲ کا درس ۱۴ ہے اور ابراہام نے اوس
مقام کا نام یہواہ یری رکہا چنانچہ یہاں تک کہا جاتا ہی کہ خداوند کی پہاڑ پر دیکہا جاویگا یہوا
یری کا ترجمہ کر کی اصل مسمی کا نام مٹا دیا لیس اصل نام کا ترجمہ عین اسم کی جگہ ہی اب بعد
تمہید ذکر براہین کی برہان اول پہلا درس ہے میرا بندہ جسکا مین سنبھالتا میرا برگزیدہ
برگزیدہ ترجمہ مصطفیٰ ہی اور مصطفےٰ لقب خاص محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور میرا بندہ مشہور
نام عبد اللہ ہی جو آپ کا اور آپ کی والد ماجد کا لقب اور نام ہی اور بمقابلہ اسرائیل کی بالکل
بنوت حقیقی کی ابراہیم علیہ السلام سے یہہ لقب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہو برہان
دوم بشارت مسطور کی اسی درس کا دوسرا جملہ ہے جس سے میرا جی راضی
ہے اور وجہ اسکی یہہ ہے کہ بعد حضرت یسعیا علیہ السلام مبشر اس بشارت کے بشرط
رسالہ سبنیہ اس بشارت کی جملہ میرا رسول جسے مین بہیجونگا یہہ جملہ اوکسی پر صادق نہین
آتا کہ باتفاق بعد مبشر کے رسول اللہ یا مسیح علیہ السلام ہین یا محمد رسول اللہ
صلی اللہ وسلم اور موافق قول پولیس کے خند رضا کی مسیح علیہ السلام کیواسطی ثابت نہی
خطوط گلتیون کی تیسری خط کا تیرہوان درس ہے مسیح نے ہمین اسول لیکر شریعت
کی لعنت سی چہڑایا کہ وہ ہماری بدلی لعنت ہوا کیونکہ لکہا ہی کہ جو کوئی کا یہہ پر لٹکایا گیا

سو نفیتی ہے اور سا اس قول باطل کے رفع الی اللہ کے بعد دعوی رضاے الہی کا محال
ہے پس مصداق اسکی بہی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں اور اللہ عز وجل انسے بہی راضی
ہے بلکہ آپکے طفیل سے مومنین سے بہی راضی ہوا اور لقد رضی اللہ عن المومنین آخر تک
آیتین نازل فرمایا وہو المطلوب برہان سوم تیسرے ورس کا ایک جملہ ہے
وہ عدالت کو جاری کرائیگا کہ دائم رہے اور مصداق اسکی بہی ذات پاک مسیح علیہ السلام
اور ذات اطہر سید الرسل محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا اور کوئی نہیں ہے
اسلئے کہ تمام انبیا بنی اسرائیلیہ سواے حضرت عیسی علیہ السلام کے تابع عدالت یعنی شریعت
موسوی کے تہے پس ان میں سے کسی کا اجرای صادق نہیں آتا اور بہر دوام کہان پس مسیح اور حضرت
صلوات اللہ علیہما باقی رہے لیکن خود خاصیت منافی خاتمیت کو ہی اور دوسری
فصل مقدمہ مین ثبوت اسکا گذر گیا اس سبب حضرت مسیح علیہ السلام ہی مصداق اسکی ہوئی
اور حضرت سید الرسل شافع کل محمد رسول اللہ صلعم خاتم النبیین ہین کہ لفظ دوام بہی خبر دیتی ہے
اور گو اس دعوی کا ثبوت مجملا گذر گیا مگر تفصیلا انشاء اللہ آگے آتا ہے پس آپ ہی مصداق
اسکی ٹہری وہو المطلوب برہان چہارم چوتھی ورس مین ہے اوسکا زوال نہوگا اور
نہ مسلا جائیگا جب تک راستی کو زمین پر قائم نکرے اور مصداق اسکے بہی
یا مسیح علیہ السلام ہین یا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مگر مسیح علیہ السلام نہیں ہوسکتے
اسلئے کہ تمہارے نزدیک تو مصلوب ہوئے پہر مسلا جائیگا کہان رہا اور ہمارے نزدیک
گو انکی شان پاک مین ہمارا عقیدہ نازل ہی ہے لیکن زوال رفع ہی جسکا بل رفعہ اللہ مبین
ہے صادق ہے اور یہان عدم زوال ہے پہر دونون کسطرح جمع ہوسکین اور
یہہ زوال بہی خطر کہ پورا ابہی نہیں ہوا اور وہ راستی کا قائم کرنا ہی کہ اسکو ساتہہ حکومت اور
شریعت کے ہو اور نیز قیام شریعت عیسوی کما ینبغی ساتہہ قتل مسیح کذاب اور یہود
کی بہبود کے ہے اور وہ اسوقت مین نہین ہوا بلکہ اپنے وقت پر ہوگا غیر بہر صورت

Marfat.com

پھر مسیح علیہ السلام پر صادق نہین ہے تو اب غیر ذات احمد باقی نرہی اور آپ ہی
اسکی مصداق ہین اور آپ ہی کا نہ زوال ہوا اور نہ مسلی گئی جب تک کہ راستی یعنی شریعت
کو زمین پر قایم نکیا اور اپنی دشمنون یعنی کفار قریش کو تیغ نکیا اور ام القری مکہ فتح نہوا
اور اسی باب مین سورہ نصر نازل ہوئی وللہ الحمد لیکنہ یہہ فقرہ چوتھی ورس کا اوسکا زوال نہوگا
اور نہ مسلا جائیگا جب تک راستی کو زمین پر قایم نکرے ایک اور امر یعنی خلافت صدیقی کی
خبر دی ہے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مرض الموت ظاہری مین جب تک راستی علی
طریقہ زید عدل یعنی راست اعنی صدیق رض کو نماز کیواسطے جو اشارہ بیان خلافت ہے
قایم نکرلین گو حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا چندبار درخواست امامت حضرت فاروق
فرماوین لیکن آپ جبتک اون کی عرض قبول نفرما کر اسکام کو نکرلین اوسوقت
تک آپ کی وفات نہوگی چنانچہ آپ نے اسکام کو اوسی مرض مین کیا اور آپکی وفات ہوئی
پس اس تقریر سے یہہ ورس بیان عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمادی ہے وللہ الحمد
اور رسالہ مولد شریف و سفر شام قبل بعثت انشاء اللہ آگے ثابت ہوگا پانچوین
بیان چھٹی ورس مین ہے مین تیری حفاظت کرونگا تمہاری قول کی موافق آپ علیہ السلام کی پس
حفاظت کہان ہوئی اور ہماری نزدیک گو محفوظ تو رہے مگر اور شرایط مثل عدم زوال
و اجرای حکومت وغیرہ نہین پائی جاتی اور آنحضرت مین اون شرایط کی محفوظ رہی پس آپ ہی مصداق
اسکی ہوئی وہو المقصود چھٹی بیان نور ہی لقب توصیفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا
ہے اور جملہ قومون کی نور کے لیے سمجھے دونگا مین اس طرف اشارہ ہے ساتوین بیان
بیابان اور اسکی بستیان قیدار کی آباد دیہات اپنی آواز بلند کرینگی قیدار حضرت
اسماعیل علیہ السلام کی ایک بیٹی کا نام ہے کتاب پیدایش باب ۲۵ — اور
بنی اسماعیل کی بیٹون کے نام ہین مطابق اونکے نامون اور نشیتون کی فہرست کی
اسماعیل کا پلوٹھا نبیت اور قیدار — اور ادبئیل — اور مبسام ۱۴ — اور مشماع

اور دومہ اور مسّا اور حدد اور تیما اور اطور اور نفیس اور قدمہ یہ بارہ بیٹے اسماعیل علیہ السلام کے
ہین اور ورس ۱۲ کو دین مخالفین کے نزدیک بھی قیدار سے یہان وہی قیدار اسمٰعیل کی مراد ہین بیابان کی اونکا
مسکن جسکا بیان بھی کتاب پیدایش مین ہے مراد ہوگا پیدایش باب ۲۱ ورس ۲۱ - اور
وہ یعنی حضرت اسماعیل علیہ السلام فاران کی بیابان مین رہا اور اوسکی مان نے ملک مصر
سے ایک عورت اوسکی بیاہنے کو لی اور بالاتفاق چاہ زمزم قصہ اسماعیل علیہ السلام و ہاجرہ
علیہما السلام یعنے وقت تشریف لانے حضرت ہاجرہ علیہا السلام کے مع اسماعیل
علیہ السلام مکہ معظمہ مین ظاہر ہوا ہے پس مسکن اونکا وہ ہے یعنے مکہ معظمہ ہی ہوگا اور وہی یعنی
مکہ معظمہ بشارت مصطفائیہ مین مراد ہوگا پس معنی اس ورس کے یہ ہوئے کہ اہل
مکہ معظمہ وغیرہ اپنی آواز بلند کرینگے اور آباد دیہات بھی اس بیابان قیدار مین مکہ معظمہ
ہے اور وہین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئی اور سب نے اپنی
آوازین بلند کین لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا ہر طرف شور و غل ہونے لگا اور
آوازہ دین بلند ہوا اور میری نزدیک آباد دیہات بالتحقیق ام القری کا ترجمہ کیا ہے
اور کلام مجید مین تسمیہ ام القری بھی اسلیے شاید فرمایا ہے تنبیہ مین نے یہہ بشارت
اس جگہ نبوت قیداری ہونی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مین نقل کی ہے
اور تقریب نام اوسکی یہہ ہے کہ ثابت ہوگیا کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی بارہ بیٹے
تھے اور بڑی ذریت تھی اور قیدار ان مین یقیناً چھوٹی تھی اور ابھی کا حق انکی ہان بہت بڑا
ہے پس اگر اس لحاظ سے الیکا نام ذکر کرتے ہین اونکا نام ترک کرنا دو وجہ الترجیح اور اونکا نام ذکر کیا
بلحاظ کلام النبی پس صاف معلوم ہوا کہ مدعا کی جو قیدارات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی
ہین المطلوب آپ قیداری ہین چنانچہ انکی نقل نسب نامہ سرور رسل صلی اللہ علیہ وسلم آتی ہے

آٹھوین برہان گیارہوین ورس مین ہی سلع کے بستی والے الخ گیت گاوین
سلع نام ایک پہاڑ مدینہ منورہ علی صاحبہا الف صلوات و تسلیمات کا ہے اور اوسی سلع کی جانب

غزوہ خندق مین جسکا ذکر بشارات مین سے بیان غزوات مین از
آپکا خندق کہدی تہی اور یہ پہاڑ مدینہ مشہور ہی گیہ پکیت خصم کی لئے بہی
مزور ہی قاموس کی باب العین فصل السین مین ہی وسلع جبل نفی المدینہ
سلع ایک پہاڑ ہی مدینہ منورہ مین اور بخاری شریف کی باب الاستسقا مین
یہہ حدیث منقول ہی عن انس بن مالک ان رجلا دخل المسجد یوم الجمعۃ من باب
نحو دار القضاء ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قائم یخطب فاستقبل رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قائما ثم قال یا رسول اللہ ہلکت الاموال وانقطعت السبل فادع اللہ یغیثنا فرفع
صلی اللہ علیہ وسلم یدیہ ثم قال اللہم اغثنا اللہم اغثنا اللہم اغثنا قال انس ولا واللہ ما نری فی ال
من سحاب ولا قزعۃ وما بیننا وبین سلع من بیت ولا دار الخ مجمع البحار مین ہی جملہ ما بیننا وبین سلع ہر لکھا
بفتح سین وسکون لام جبل بالمدینۃ پس معنی اس فقرہ کی یہ ہوئے کہ کیت بعد
کلام الہی کما ہو فی محاورتہم مدینہ منورہ مین ہی نازل ہوگا اور رسول ال
وہان ہجرت فرماوینگے اور ثبوت ہجرت اور اشارات سے انشاء اللہ
گا چنانچہ آپنے ہجرت فرمائی اور کلام اللہ وہان ہی نازل ہوا اور بیان
اسکا انشاء اللہ باب دوم رسالہ ہذا مین آئے گا **نوین بربان** و
(۱۳) خداوند ایک بہادر کی مانند نکلے گا وہ جنگی مرد کی مانند اپنی غیرت کو
اوسکائیگا الخ یعنی بیان جہاد ہی اور وہ بقید سیف کما ہو مذکور فی ہذہ البشا
بعد مبشر بشارت ہذا ہمارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مخصوص ہی **دسوین بر**
ورس (۱۹) اندہا کون ہی اور کون ایسا بہرا ہی جیسا میرا رسول جسے مین بہیجونگا اندہا کون
ہی جیسا کہ وہ جو کامل ہی اور خداوند کی خادم کی مانند اندہا کون ہی (۲۰) تو نے بہت چیزین
دیکہی پر او نپر لحاظ نہین رکہا اور کان تو کہلی ہین پر کچہہ نہین سنتا ظاہرا اس عبارت کی ترجمہ مین غلطی
اور نیز جناب مولوی محمد یعقوب صاحب نانوتوی سے سنا ہی کہ آخر مین سیاہ خطہ میں ہی کہ لفظ رسول اصل مین تہا اور لفظ دوسرا طرح جا

اور دو ہونا معنی متغایرہ ہین اول بکسر معروف الف و میم اور وہم معنی الغمی کی ہی اور دوسرا بکسر مجہول الف کی ہی اور وہ بمعنی امی یعنی ناخواندہ کی ہی نہیں امی اس ورق مین بکسر مجہول الف کی بمعنے ناخواندہ کی تہا جو صفت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہی تفسیر حسینی مین تحت آیہ کریمہ وما کنت تتلوا من قبلہ من کتب ولا تخطہ بیمینک اذا لارتاب المبطلون کی تفسیر اذا لارتاب المبطلون مین لکہا ہی یا یہود شک مین پڑتی کہ ہم نے بہی کتابون مین پڑہا ہی کہ پیغمبر آخر الزمان قاری و کاتب نہو گا اور یہہ نبی قاری و کاتب ہی اور مترجمین نے ترجمہ لفظ امی بکسر معروف الف و میم کا کر دیا پس اس تقدیر پر ثبوت اس وصف کا بہی مع قید رسالت ہو جائیگا ورنہ رسالت تو میرا رسول سے ثابت ہی وہو المطلوب اور یہ بشارت متی نے اپنی انجیل مین مسیح علیہ السلام کیطرف منسوب کی ہے اور قطع نظر از جعل سازی جو نقل بشارت ہذا مین ناقل نے فرمائی ہی کما سینظہر لک الآن وہ نسبت ان شواہد صفت عشرہ مع عدم معصومیت اوشان و مع جواز کذب تبلیغی قصدی انبیاء کے اونکی نزدیک مردود ہی اور نیز مع ہذہ الشواہد یہ بشارت ہماری یہان بہی سید الرسل محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف منسوب ہی صحیح بخاری شریف مین ہی **باب کراہیۃ الصخب فی الاسواق** حدثنا محمد بن سنان ثنا فلیح ثنا ہلال عن عطاء بن یسار قال لقیت عبد اللہ بن عمرو بن العاص فقلت اخبرنی عن صفۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی التوریۃ قال اجل واللہ انہ لموصوف فی التوریۃ ببعض صفتہ فی القرآن یا ایہا النبی انا ارسلناک شاہدا ومبشرا ونذیرا الخ قال فی التوریۃ یا ایہا النبی انا ارسلناک شاہدا ومبشرا ونذیرا وحرزا للامیین انت عبدی ورسولی سمیتک المتوکل لیس بفظ ولا غلیظ ولا سخاب بالاسواق ولا یدفع السیئۃ بالسیئۃ ولکن یعفو ویصفح ولن یقبضہ اللہ حتی یقیم بہ الملۃ العوجاء بان یقولوا لا الہ الا اللہ فیفتح بہا اعینا عمیا واذانا صما وقلوبا غلفا ـ فقط کلمہ توحید اور

Marfat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احمد اور ذکر مہر نبوت اس بات سے نکالی والاہی اور جہت
ان دونون دعوونکا انشاء اللہ آگی آئیگا اور واسطے اظہار جعلسازی انجیلی عبارت
انجیل متی سے ہی نقل کرتا ہون اور دعوی اس نسبت کا سوای ان شواہد کے اور
طرح باطل کرتا ہون باب ۱۲ تب فریسیون نے باہر جاکر اوسکے ضد پر صلاح کی کہ اوسی
کیونکر مار ڈالین ۱۵ یسوع یہ جانکے وہان سے چلا اور بہت سی جماعتین اوسکے پیچھے
ہولین اور اوس نے اون سب کو چنگا کیا ۱۶ اور اونہین تاکید کی کہ مجھے ظاہر نکرنا ۱۷
تاکہ وہ جو یسعیاہ نبی نے کہا تہا پورا ہو کہ ۱۸ دیکھو میرا بندہ جسے مین نے چنا اور میرا
پیارا جس سے میرا دل خوش ہے مین اپنی روح اوس پر ڈالونگا اور وہ غیر قومون
سے شرع بیان کریگا ۱۹ وہ جھگڑا اور شور نکریگا اور بازارون مین کوئی اوسکی آواز
نہ سنیگا ۲۰ وہ مسلی ہوئی سرکنڈیکو نہ توڑیگا اور دہوان اوٹہتی ہوئی سن کو
نہ بجہاویگا جب تک انصاف کو غالبہ نکردیگا ۲۱ اور اوسکے نام پر غیر قومین
اسرار رکہینگی اوکا یہ ربط ایسا ہی ربط ہو کہ جسکا ٹہکانا نہین دوسرے یہہ بی انصافی
فرمائی کہ تمام باب تو نقل نہین فرمایا مگر تبدیل و تحریف و حذف کو ان درسون مین ہی
ہر جگہہ کام فرمایا مین اپنی روح اوس پر رکہونگا کی جگہہ مین اپنی روح اوسپر ڈالونگا اول
معنی بنقل حضرت جبرئیل وحی ہی اور دوسرا مشہو بیت روح القدس تہا اس سبب
ملہ سکو اسکی جگہہ تجویز کیا اور قومونکے درمیان عدالت جاری کرائیگا جو شعر بحکومت جانے کے
تہا خلاف مقصود سمجہ کر اوسکی جگہہ وہ غیر قومون سے شرع بیان کریگا بنایا اور یہہ عبارت
وہ عدالت کو جاری کرائیگا کہ دائم رہے اوسکا زوال نہو گا اور نہ مسلا جائیگا جب تک
راستی کو زمین پر قائم نکریں بسبب نقیض مدعا ہونیکے حذف فرمایا الیس جاعل کی نسبت کا کیا
اعتبار ہوگا اور خاص کر جسوقت وہ نسبت بہی کذب و افترای محض ہو تنبیہ ورسے مین کہ تو اندہونکی آنکہیں
ہوئی ورنہ ہنود کو قید سے نکالی اور اونکو جو اندہیرے مین بیٹہے تہے چہڑادیا بقلم محمود محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

اور قید خانہ یہاں بھی جلنا نہ کرے جہنم اعاذنا اللہ منہا سے اور انہیں میری اوس
قید خانہ کو بھی ثابت کرتی ہے کما ولادی الحسنات تیسری دلیل یسعیاہ علیہ السلام
کی کتاب کے باب ۶۰ مین بشارت کعبہ شریف کی قبلہ مقرر ہونے کی اور تیسری باب میں [illegible]
منقول ہوگی اور اوس مین بہت سے کچھ کعبہ شریف کے حالات بیان کیے ہیں
ساتوان درس ۔ اوسکا یہ ہے قیدار کی ساری بھیڑین تیری پاس جمع ہونگی
نبیط کی مینڈھی تیری خدمت مین حاضر ہونگے وے میری منظوری کی [illegible]
میری مذبح پر چڑھائی جاوینگی اور مین اپنی شوکت کی گھر کو بزرگی دونگا ... اس
درس مین فقط دو صاحبزادون حضرت اسماعیل ذبیح اللہ علی نبینا وعلیہ السلام
کی اولاد کا ذکر کیا اور قیدار کو نبیط سے مقدم کیا اور وہ [illegible]
تھی اور بنی اسرائیل مین پہلوٹھی ہونیکا بڑا حق تھا کہ حضرت یعقوب نے [illegible]
عیص سے اس حق کو خرید لیا تھا اور حکم تھا کہ پہلوٹھی کا حق تو ضرور تھا کہ اس [illegible]
لحاظ سے اسکا نام پہلے ذکر کیا جاوے پس باوجود اس خصوصی تقدیم کے [illegible]
مین مقدم نکیا اسکی ضرور کوئی وجہ ہونی چاہیے اور وہ [illegible] سوائے [illegible]
یہ وہ نبی علیہ السلام جنکی وقت مین کعبہ شریف کو یہ فضائل حاصل ہوئے
آگے یعنی حضرت قیدار کی اولاد مین پیدا ہوئے اور شعبہ یا حضرت موسی کو حاصل ہوئے [illegible]
اسحاق علیہ السلام کی چھوٹی بیٹی یعنی حضرت یعقوب کی اولاد مین پیدا ہوئی [illegible]
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مین اور نسب نامہ یہ ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بیٹے محمد بیٹے عبد اللہ کی وہ بیٹے عبد المطلب کے وہ بیٹے ہاشم کے وہ بیٹے عبد مناف کے وہ بیٹے قصی کے وہ بیٹے
کلاب کے وہ بیٹے مرہ کی وہ بیٹے کعب کے وہ بیٹے لوی کی وہ بیٹے غالب کے وہ بیٹے فہر کے وہ بیٹے مالک کے وہ بیٹے نضر
بیٹے کنانہ کے وہ بیٹے خزیمہ کے وہ بیٹے مدرکہ کے وہ بیٹے الیاس کے وہ بیٹے مضر کے وہ بیٹے نزار کے
وہ بیٹے معد وہ بیٹے عدنان کے وہ بیٹے اُد کے وہ بیٹے اود وہ بیٹے ہمیسع کے وہ بیٹے سلامان وہ بیٹے نابت

Marfat.com

وہ بہی قبیلۂ قریش وہ بنی اسماعیل کی وہ بنی ابرہیم کی علیہما السلام اور اس نسب نامہ کی مطابق ہ ایکا اسماعیلی ہونکی
ہونا ظاہر ہی اور مطلوب ہے **تیسری فصل** اس بیان میں کہ بنی اسماعیلی قبیلہ کی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمان بعثت
بے چند بشارات سی ثابت ہی **اول بشارت** بشارت واشلیہ حجریہ مینو کدنضر
ایک خواب دیکھکر بہول گیا تہا اور اوسنی اپنی ملک کی حکما اور نجومیون وغیرہ کو حکم دیا
کہ وہ میری خواب بتلاوے کہ مینی کیا دیکہا تہا اور اوسکی تعبیر بہی بتلاوے ورنہ سب قتل کیے
جاوینگے آخر کو وہ سب عاجز آئی لیکن خداوند علیم نے وہ خواب و تعبیر اوسکی حضرت
دانیال علی نبینا وعلیہ السلام کو بتلادی چنانچہ وہ یہہ ہی اور وہی بشارت زمان
محمدی ہی دانیئل باب (۲ ورس ۳۱) تو نی ای بادشاہ نظر کی تہی اور دیکہہ
ایک بڑی مورت جسکی رونق بی نہایت تہی تیری سامنی کہڑی ہوئی اور اوسکی صورت
ہیبت ناک تہی (۳۲) اوس مورت کا سر خالص سونیکا تہا اوسکا سینہ اور اوسکی بازو
چاندی کی اوسکا شکم اور رانین تانبی کی تہین (۳۳) اوسکی ٹانگین لوہی کی اور اسکے
پانون کچہہ لوہی کی کچہہ مٹی کی تہی (۳۴) اور تو اوسی دیکہتا رہا یہانتک کہ ایک پتہر بغیر اسکے
کہ کوئی ہاتہہ سی کاٹ کی نکالی آپہی نکلا جو اس شکل کی پانونپر جو لوہی اور مٹی کی تہی لگا اور
اونہین ٹکری ٹکری کیا (۳۵) تب لوہا اور مٹی اور تانبا اور چاندی اور سونا ٹکری ٹکری ہوگئی
اور تابستانی کہلیانکی بہوسی کی مانند ہوئی اور ہوا اونہین اوڑا لیگئی یہانتک کہ اونکا پتا نملا اور
وہ پتہر جسنی اوس مورت کو مارا ایک بڑا پہاڑ بنگیا اور تمام زمین کو بہر دیا (۳۶) وہ خواب
یہہ ہی اور اوسکی تعبیر ہم بادشاہ کی حضور بیان کرتا ہون (۳۷) تو ای بادشاہ بادشاہونکا
بادشاہ ہی اسلئے کہ آسمان کی خدا نی تجہی ایک بادشاہت اور توانائی اور قوت اور شوکت بخشی ہی
(۳۸) اور جہان کہین بنی آدم سکونت کرتی ہیں اونسی میدانکی چوپائی اور ہوا کی پرندی تیری قابو
کردئی اور تجہی اون سبپر حاکم کیا تو ہی وہ سونیکا سر ہی (۳۹) اور تیری بعد ایک اور سلطنت برپا
ہوگی اور اوسکی بعد ایک اور سلطنت تانبی کی جو تمام زمین پر حکومت کریگی (۴۰) اور چوتہی سلطنت لوہی کی مانند مضبوط

در نسخہ حجریہ

ج

Marfat.com

اور جسطرح کہ لوہا توڑ ڈالتا ہے اور سب چیزون پر غالب ہوتا ہے یان لوہے کی طرح جو سب
چیزونکو ٹکڑے ٹکڑے کرتا ہے ایسی ہی طرح وہ ٹکڑے ٹکڑے کریگی اور کچل ڈالیگی (۴۱) اور جہ کہ
تونے دیکھا کہ اوسکے پانو اور اونگلیان کچھ تو کمہار کی ماٹی کی اور کچھ لوہے کی تہین تو اس
سلطنت مین تفرقہ ہوگا مگر جیسا کہ تونے دیکھا کہ اوسمین لوہا کیچڑ سے ملا ہوا تھا تو لوہے کی
توانائی اوسمین ہوگی (۴۲) اور جیسا کہ تونے دیکھا کہ پانو کی اونگلیان کچھ لوہے کی کچھ ماٹی
کی تہی سو وہ سلطنت کچھ قوی اور کچھ ضعیف ہوگی (۴۳) جیسا تونے دیکھا کہ لوہا
کیچڑ سے ملا ہوا ہے وے اپنے آپکو انسان کی نسل سے ملا دینگے لیکن جیسا لوہا مٹی سے میل نہین
کہاتا ویسا وے میل نکہا ئینگے (۴۴) اور ان بادشاہونکے ایام مین آسمانونکا خدا ایک
سلطنت برپا کریگا جو تا ابد نیست نہوویگی اور وہ سلطنت دوسری قوم کے قبضہ مین
نہ پڑیگی وہ اون سب سلطنتونکو ٹکڑے ٹکڑے اور نیست کریگی اور وہی تا ابد قایم رہیگی
ج (۴۵) جیسا کہ تونے دیکھا کہ وہ پتہر بغیر اسکے کہ کوئی اوسکو ہاتہ سے پہاڑ سے کاٹ نکالے آپ سے
آپ نکلا اور اوسنے لوہے اور تانبے اور مٹی اور چاندی اور سونیکو ٹکڑے ٹکڑے کیا خدا تعالی نے وہ
جو کچھ دکہایا جو آگے کو ہونیوالا ہے اور یہہ خواب یقینی اور اوسکی تعبیر یقینی انتہی پس واضح ہو کہ پہلی
سلطنت بخت نصر کی ہی بادشاہت ہی چنانچہ تعبیر مین اسکی تصریح موجود ہے اور دوسری سلطنت
سے مادیونکی بادشاہت مقصود ہے اور اس سلطنت کا شروع بیچ مارے جانے بیلشفر بیٹے
بخت نصر کی دارا مادی سے ہوا اور بیلشفر بسبب بے ادبی کرنیکے بیت المقدس کے برتنونکے ساتہہ
مارا گیا اور صحیفہ دانیل علیہ السلام کی پانچوین باب مین یہہ قصہ مذکور ہے اور مختصر اسکا یہہ ہے کہ
جسوقت اون برتنون مین بادشاہ اور اوسکے امرا شراب پی رہے تہے غیب سے ایک ہاتہہ ظاہر
ہوا اور اوسنے دیوار پر کچھ لکہا اور وہ یہہ تہا منی منی تقیل او پہرسین اور اسکے کوئی
معنی نہ بتا سکا حضرت دانیل نے ہی اسکے معنی بتلائے اور فرمایا لفظ منی
کے یہہ معنی ہین کہ خدا نے تیری مملکت کا حساب کیا اور اوسے تمام کر ڈالا ج

تقیل کی یہ معنی ہین کہ تو ترازو مین تولا گیا اور کم نکلا اور پھر سین کی یہ معنی ہین کہ تیری باد
منقسم ہوئی اور ماویون اور فارسیون کو دی گئی اور یہ سلطنت بخت نصر کی سلطنت سے
ضعیف تھی لہذا اسکو اس سی چھوٹی فرمایا اور تیسری سلطنت سی کیانیون کی بادشاہ
مراد ہی اور اس سلطنت کا شروع پانسو چتیس برس پہلی مسیح علیہ السلام کی پیدایش سے ہی
اور پہلا بادشاہ اسکا کورش ہی جو بابل پر مسلط ہوا اور یاوریون کی زعم کے موافق دو
اور اس سبب سے کہ وہ سلطنت ایسی قوی تھی کہ روی زمین پر اوسکے دشمن
اوسکے ہم پلہ نہ تھی سلطنت روی زمین کے ساتھ اوسکو موصوف کیا اگرچہ وہ فق
ملک ایران ہی مین تھی اور چوتھی سلطنت لوہی سی بادشاہت اسکندر بن فیلقوس کی
کی مراد ہی اور ہی تین سو پینتیس برس پہلی میلاد مسیح علیہ السلام سی یہ بادشاہ تمام فا
مسلط ہوا اور شروع اس سلطنت کا مثل لوہی کی تباہی اور کوٹنا اوسکا ہی
مین مشہور ہی اور پھر اسکندر نے تمام زمین فارس کو طوائف ملوک پر منقسم کر
اور فارس کی بادشاہت اسی طرح ظہور ساسانیان تک باقی رہی اور مصدا
منقولہ ضعیف ہوگئی کا ہوی اور بعد ظہور ساسانیان کی پھر قوی ہوئی اور مصداق
مقولہ توی کچہ ہوگی ہوئی اور سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ معظمہ مین نو
نوشیروان ساسانی مین پیدا ہوے اور اللہ جل شانہ و جل جلالہ نے
آپ کو سلطنت ظاہری و باطنی عطا فرمائی اور ایران و شام وغیرہ پر آپکو مسلط
اور یہی خلافت قایم ہی اور قایم رہی گی اور دوسری کی قبضہ مین انشاء اللہ القدیر
تا قیام قیامت نہ جاویگی اور یہی پتھر مبارک ہی کہ قدرت معبود برحق سی بغیر اوسکی پہاڑ سی کو
ہاتھہ سی کاٹی ظاہر ہوا اور پھر بڑہتی بڑہتی تمام روی زمین کو گہیر لیا والحمد للہ اور آنحضرت صلی
علیہ وسلم کی صحت مین شہادتین یہ ہین ہی وہ یہ پتھر جسی معماروں نے رد کیا کونی کا سرا ہوا اور نیز آپکی
نسبت یسعیاہ علیہ السلام کی کتاب کی اٹھائیسوین باب مین یہ رمز ہے باوجود اسکے خدا وند

یون فرمایا کہ پھر مین نے سنا مین [illegible] کے لئے آیا [illegible] اور [illegible]
اسکی صفت جمعیت کو اس لفظ کی ادا کیا ہے دوسری بشارت [illegible]
کتاب دانیال علیہ السلام باب ۸ درس ۱۳ اور مین نے ایک قدسی کو [illegible]
قدسی نے اوس قدسی سے جو کلام کرتا تھا پوچھا کہ وہ رویت [illegible]
اوس اجاڑنے والی شرارت کی بابت کہ مقدس اور لشکر دونون [illegible]
ہوویں کب تک ہوگی ۱۴ اوسنے مجھ کو کہا کہ دو ہزار تین سو دن [illegible]
پاک کیا جاویگا ترجمہ فارسی سے مطبوعہ ۱۸۳۹ درس ۱۳ [illegible]
تکلم نمود مقدسی از آن مقدس پرسید کہ این رویا در باب قربانی [illegible]
مہلک بپایمال کردن مقدس و فوج تا کی باشد ۱۴ مرا گفت تا دو ہزار و سیصد [illegible]
بعدہ مقدس پاک خواہد شد ترجمہ عربی مطبوعہ ۱۸۴۴ درس ۱۳ فسمعت قدوسا
من القدیسین متکلما فقال قدوس آخر للآخر المتکلم [illegible] الرویا [illegible]
وخطیئۃ الخراب الذی [illegible] القدس [illegible] ۱۴ فقال لی الی [illegible]
والصباح ایاما الفین وثلثمائۃ یوم ویطہر القدس [illegible]
بشارت کی مصداق مین مفسرین عہد عتیق [illegible] مین اور [illegible]
اقوال واہیہ انکا اظہار الحق مین نقل فرماتے ہین [illegible]
قول مشہور جمہور مفسرین کا یہ ہے کہ اس خبر کا مصداق [illegible]
روم کا ہے اور یہ بادشاہ اورشلیم [illegible] جب پہلے عیسی علیہ السلام کی [illegible]
مسلط ہوا اور دو ہزار تین سو دن [illegible] دن [illegible] اور [illegible]
نے اسی قول کو اختیار کیا ہے لیکن درحقیقت یہ [illegible] صحیح نہیں [illegible]
اسلئے کہ بحساب شمسی تقریبا ایام مذکورہ کی [illegible] مصداق [illegible]
ہوتا تو یہ چاہئے تھا کہ [illegible] مذکور کا [illegible] تین برس [illegible]

کی پانچوین کتاب کی نوین باب مین اس امر کی تصریح کی ہی اور اسی وجہ سے مفسر بیبل اسحاق نیوٹن نی کہا ہی کہ اس خبر کا
مصداق انتیوکس کا حادثہ نہین ہی اور اخبار آیندہ بیبل پر طامس نیوٹن کی ایک
تفسیر ہے اور ۱۸۰۳ع مین یہ تفسیر لندن مین چھپی ہی اور مفتی اس تفسیر کی پہلی جلد مین اولا
مثل اسحاق نیوٹن کی اقوال و اپنے مفسرین کو نقل کر کے رد کیا ہی اور کہا ہی کہ
مصداق اسکا انتیوکس کا حادثہ نہین ہو سکتا ہے چنانچہ یہ بات تامل سے ظاہر
ہوتی ہی پھر بگمان غالب کہا کہ سلاطین روم اور پوپ اس خبر کی مصداق ہین
اور سنل چارلی کیت کی بھی حوادث آتیہ مندرجہ بیبل پر ایک تفسیر ہی اور مفتی اوسنے
دعوی کیا ہی کہ مین نی اس تفسیر کو پچاسی تفسیرون سے ملخص کیا ہی اور ۱۸۴۴ع مین یہ
تفسیر چھپی ہی پس اوسنی اس خبر کی تفسیر مین لکھا ہی کہ ہمیشہ سے مقرر کرنا مدت ابتداء
اس خبر کا علما کی نزدیک نہایت درجہ مشکل رہا ہی اور مختار اکثر مفسرین کا یہ ہی کہ زمانہ
مبداء اس خبر کا چار زمانون مین سی ایک زمانہ ہی جسمین چار فرمان سلاطین ایران
صادر ہوی پہلا پانسو چھتیس برس پہلی میلاد مسیح سی اور اوسوقتمین کورش کا فرمان صادر ہوا دوسرا
پانسو اٹھارہ برس پہلی میلاد مسیح سی اور اوسوقتمین دارا کا فرمان صادر ہوا اور تیسرا چارسو اٹھاون
برس پہلی مسیح علیہ السلام کی میلاد سے اور اوسوقتمین اردشیر کا فرمان عزرا کو ساتوین برس جلوس مین
حاصل ہوا چوتھا چارسو چوالیس برس پہلے میلاد مسیح سی اور اوسوقتمین نحمیا کو اردشیر کا فرمان بیسوین
سن جلوس مین حاصل ہوا اور دو ہزار تین سو دن سی اتنے برس مراد ہین اور باعتبار مبادی مذکورہ کی ختم
اس خبر کا اس تفصیل پر ہوگا پہلی اعتبار پر ۱۷۶۵ع دوسرے اعتبار پر ۱۷۸۲ع تیسرے اعتبار پر ۱۸۴۲ع چوتھے
اعتبار پر ۱۸۵۶ع لیکن پہلی مدت اور دوسری مدت تو گذر گئی اور تیسری اور چوتھی باقی ہی اور میرے نزدیک تیسری
قوی ہی اور وہ میرے نزدیک یقینی ہی اور بعض مفسرین کی نزدیک مبداء اس خبر کا خروج اسکندر رومی
ملک ایشیا پر ہی اور اس بعض کی قول کی موافق منتہی اس خبر کا سن انیس سو چھیاسٹھ مین آوے گا کلام
اس مفسر کا چند وجہ سے مردود ہے پہلے یہ کہ اوسکا یہ کہنا کہ اس خبر کی

Marfat.com

مبدء کی نعین مشکل ہی مردود ہی اسلئی کہ لا بد مبدء اوسکا خواب کی وقت سی ہو گا
نہ اون زمانون اور وقتون سی جو اوسکی بعد ہین ان اوقات سی اسکی مبدا کو کیا علاقہ
اور کیا واسطہ اور نیز دو ہزار تین سو دن سی دو ہزار تین سو برس مراد لینے مین
اگر زبردستی نہین تو کیا ہی اسواسطے کہ دن برس کو نہین بولتی ہین اور بیبل مین
بہی جہان کہین بیان مدت مقصود ہی دن برس کی معنون مین نہین آیا ہی اور
اگر کسی اور موقع مین آیا بہی ہی تو مجاز ہو گا اور مجاز پر بغیر قرینہ کی حمل نہین ہو سکتا ہی اور
یہان کون سا اس امر کا قرینہ ہی کہ دن سی برس مراد ہی اور یہ دن متعارف مراد نہین ہین
پس اسیطرح یہ حمل صحیح نہین ہو سکتا ہی اور اسی لیی جمہور مفسرین بیبل نی ایام کو اپنی حقیقی معنی پر
رکہا اور وہ توجیہ کی جسکو اسحاق نیوٹن اور طامس نیوٹن اور اکثر متاخرین نی [illegible]
یہ مفسرین ہی رد کیا اور نیز اگر بالفرض ہم اغماضات مذکورہ سی قطع نظر کرین تب بہی تو یہ
چارون احتمال اور چارون مبدا اسکی صحیح نہین ہین اسلئی کہ پہلا اور دوسرا مبدء کا [illegible]
تو اسکی زمانہ ہی مین غلط ہو گیا تہا چنانچہ خود اسنی اس امر کا اقرار کیا ہی اور تیسرا مبدء [illegible]
بہی اب غلط ہو گیا اور یہی اوسکی زعم مین بہت قوی تہا بلکہ وہ اوسکی ساتہ مین جازم تہا
اور ایسی ہی چوتہی مبدء کا کذب بہی ظاہر ہو گیا اور یہ بات ظاہر ہو گئی کہ اکثر متاخرین کی توجیہ
قدما کی توجیہ سی زیادہ نکمی ہی رہا پانچوان مبدء مگر یہ قول اوسکی نزدیک بہی ضعیف ہی اور دوسرے
اعتراض بہی اس پر وارد ہوتی ہین پس اسلئی وہ ساقط الاعتبار ہی اور انشاء اللہ وقت مین ہو اسکا
جہوٹ کہل جائیگا اور یہ لطف ہی کہ [illegible] مین جو مطابق [illegible] ہجری کی ہی [illegible] مین اکر دعوی کیا
[illegible] مین عیسی علیہ السلام آسمان سی نزول فرمائین گی اور اس دعوی کی [illegible]
جہوٹی الہام کو سند گذرانتا اور اس خبر کی شرح مین لکہتا تہا کہ مبدء اس خبر کا حضرت دانیال
علیہ السلام کی وفات ہی اور دو ہزار تین سو دن سی دو ہزار تین سو برس مراد ہین اور دانیال
علیہ السلام کی وفات چار سو تین برس پہلی میلاد مسیح سی ہوئی ہی پس جبکہ چار سو تین برس کو

دو ہزار تین سو ہی گذرے ہین تو ایک ہزار آٹھ سو سینتالیس برس ہاتھ ہین اب پہلو ہین
کہتا ہون کہ عیسیٰ علیہ السلام اسی سال مین نزول فرماوین گے اور اوس سے بعضے علما بھی
اسلام کی مباحثہ بھی کیا اور کلام اوسکی مدت سے وجوہ سے ہم دو دیہی مگر چونکہ جب یہ مدت اسکا
ظاہر ہوگیا اور سنہ ۱۲۸۴ گو گذر بھی ہوئی سترہ برس گذر گئے اور اب اٹھائیس برس گذر گئے اور
عیسیٰ علیہ السلام نی نزول نفرمایا پس ایسی وجوہ ذکر کرنی کی ضرورت نہی اور شاید
یادری سے صوفی کو شراب کی نشے مین کوئی خیال بندہ گیا ہوگا اوسکو الہام سمجھ لیا اور
دوالی درجہ مسیح کی تفسیر مین ہی کہ اس خبر کی مبدء کا مقرر کرنا اسلیے کہ جبتک مصداق اسکا
ظاہر ہو نہایت مشکل ہی اور بعد ظاہر ہونی مصداق کی مبدء اور منتہی کی تعیین ہوجاویگی اور
یہ بات ایسی ہی کہ ہر شخص کو پیشین گوئی کرنی پر قادر کریگی اسلیے کہ ہر فاسق و فاجر بھی اس بات پر
قادر ہی کہ اس قسم کی خبرین دیوی اور کہدی کہ تعیین مبدء و منتہی اس خبر کا وقت ظاہر ہونی اسکی
مصداق کی ہوجاویگا اور انصاف یہ ہی کہ یہ لوگ معذور ہین اور کلام اصل سے مقصد بھی اور
کسی نی خوب کہا ہی ع لن یصلح العطار ما افسد الدہر ۔ انتہی اقول جو کچھ اوستاد نی انکی مفسرین کی باتعین
اقوال واہیہ کی رد مین فرمایا وہ علی صواب ہے اور یہ توجیہین سب غلط اور بی اصل ہین اور تشبث
الغریق بکل حشیش اسجگہ ان مفسرین پر خوب صادق ہی لیکن کلام اصل سے صحیح ہی
اور توجیہ اوسکی یہ ہی کہ دو ہزار تین سو دن سے دو ہزار تین سو برس مراد ہین تا کہ مجاز ہوجاوے
اور یہ وارد ہو کہ مجاز بغیر قرینہ کی حمل نہین ہوسکتا اور باوجود اس مجاز لینی کی یہ بھی کوئی
مبدء اور منتہی صحیح نہی اور نہ نہ شبانہ روز مراد ہین تا کہ وارد ہو کہ زمانہ مجرہ یہ خبر سے کم ہی
اور قرینہ حتی الصباح و المساء ترجمہ عربی کی لغو ہوجاوی یا کہ ان ایام سے ایام شش ماہہ یعنی چھ مہینی کی دن
مراد ہین اور یہ دن آخر ایام اس عالم کی ہین اور جانب شمال و جنوب مین ہوتی ہین اور قرینہ اس مجاز
کی یہی قید حتی الصباح و المساء ہی جو ترجمہ عربی کا ہی اور اس خبر کا مبدء جیسا اوستاد نی فرمایا ہی
وقت خواب کا ہی اور یہ خواب پانسو برس پہلی میلاد مسیح سے دانیال علیہ السلام نی دیکہا ہی

Marfat.com

اور گویا کہ دونو اونکے [illegible] سے شیشہ [illegible] ہیں اور دو ہزار تین سو [illegible] کے ساتھ ہے گیارہ سو
بیس [illegible] برس تھی [illegible] سو [illegible] مسعود [illegible] اور [illegible] محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] علیہما السلام کے واسطے پورا ہوا [illegible] البصری [illegible]
لگیا [illegible] کہ [illegible] صحیح [illegible] سے [illegible] میں [illegible] جیسا کہ [illegible] بدا الاسلام غریبا
لکھا ہے اور پچیس برس کے [illegible] اس [illegible] اور پچیس [illegible] کے ساتھ
جمع کرنے سے [illegible] بشارت [illegible] ہے [illegible] اور [illegible] کا
گیا [illegible] وقت سے [illegible] گیا تھا [illegible] حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے وقت میں ہوا
تیسری بشارت [illegible] بشارت [illegible] باب ۱۳ [illegible] جو غارتگری [illegible] مبارک [illegible] ہے جو تجھ سے
ایسا سلوک [illegible] کیا [illegible] اور [illegible] لڑکوں کو [illegible] پھر دن [illegible]
[illegible] یسعیاہ [illegible] امام [illegible] بابل [illegible] یسعیاہ [illegible] دیکھا
دیکھا [illegible] پہاڑ پر ایک جھنڈا [illegible] کرو [illegible] ہاتھ ہلاؤ
سرداروں کے دروازوں کے اندر جاویں میں نے اپنے مخصوص کیے ہوؤں کو حکم کیا میں نے
اپنے بہادروں کو بھی [illegible] خداوندی [illegible] بلایا ہے جو میری قدرت [illegible] ۴ پہاڑوں میں
ایک ہجوم کی آواز ہے [illegible] لشکر کا [illegible] مملکتوں اور قوموں کی [illegible] آواز ہے جو فراہم ہوئیں
[illegible] الافواج جنگی لشکر کی موجودات لیتا ہے ۵ وے بعید ملک سے آسمان کی انتہا کی طرف سے آتے ہیں
ہاں خداوند اور اوسکے قہر کے ہتھیار تاکہ ساری مملکت کو برباد کریں ۱۹ اور بابل جو مملکتوں کی
حشمت اور کسدیوں کی بزرگی کی رونق ہے سدوم اور عمورہ کی مانند ہو جائیگا جسے خدا نے اولٹ دیا
۲۰ وہ ابد تک آباد نہوگی اور پشت در پشت کوئی اوسمیں نہ بسیگا وہاں ہرگز عرب خیمہ نہ لگاویگا
نہ گڈریے وہاں گلوں کو بٹھاوینگے ۲۱ پر وہاں جنگلی درندے بیٹھینگے اور اونکے گھر [illegible]
الو سے بھرے ہوئے ہونگے وہاں شترمرغ بسینگے اور بکرے وہاں کودینگے اور [illegible]
مکانوں میں اور [illegible] رنگ محلوں میں چلائینگے اوسکا وقت نزدیک آ پہنچا ہے اور اوسکے دن [illegible]

بہت دن بہونگی ایضاً باب ۱۴ ورس ۲۲ کیونکہ رب الافواج فرماتا ہی کہ مین اون
پر چڑہونگا اور مین بابل کا نام مٹا دونگا اور اونہین جو باقی ہین بیٹون اور پوتون سمیت کاٹ
ڈالونگا خداوند فرماتا ہی ۲۳ رب الافواج کہتا ہی مین اوسی خارپشت کی میراث اور ڈابر کی جہیلین
کردونگا اور مین اوسی فنا کی جہاڑ دسے جہاڑ ڈالونگا ۲۴ رب الافواج قسم کہا کر فرماتا ہی
یقیناً جیسا مین نے چاہا ہی ویسا ہی ہوجایگا اور جیسا مین نے ارادہ کیا ہی ایسا ہی واقع ہوگا
یرمیاہ باب ۵۰ ورس ۱۸ اسلئے رب الافواج اسرائیل کا خدا یون کہتا ہی کہ دیکہہ مین بابل کے
بادشاہ اور اوسکی سرزمین کو سزا دونگا جس طرح مین نے اسور کی بادشاہ کو سزا دی ہی ۲۹
بلاکی اکٹہی کرو کہ بابل پر جاوین اے سارے کمان کشو ہر طرف سے اوسکی مقابل خیمہ کہڑا کرو اور کوئی
بچنے کی جگہہ نہو اوسکی کام کی موافق اوسکو بدلا دو سب کچہہ جو اوس نے کیا اوس سے کرو کیونکہ اوس نے
خداوند اسرائیل کی خدا کی آگے بڑی شیخی کی ۳۰ اسلئے اوسکی جوان بازارون مین گر جائینگے
اور سارے جنگی مرد اوس دن کاٹ ڈالے جائینگے خداوند کہتا ہی ۳۹ اسلئے دشتی درندے
گیدڑون کی ساتہہ وہان بسینگے اور شترمرغ اوسمین بسیرا کرینگے اور وہ ابد تک پہر آباد نہوگی
پشت در پشت کوئی اوسمین سکونت نکریگا ۴۰ جسطرح خدا نے سدوم اور عمورہ اور اوسکی نواح
شہرون کو اولٹ دیا خداوند کہتا ہی اسی طرح کوئی آدمی وہان نہ بسیگا نہ آدمزاد اوسمین رہیگا
۴۱ دیکہہ ایک قوم ہان ایک بڑی گروہ اوتر سے آویگی اور بہتیرے بادشاہ زمین کی سرحدون سے
برپا کئے جاوینگے ۴۲ وے کمان اور نیزہ اونہین پکڑینگے وے سنگدل ہین اور رحم نکرینگے اونکی آواز
سمندر کی جوش کی مانند ہولناک ہی اور وے گہوڑون پر چڑہینگے اور جنگی مردون کی طرح
تیری مقابل اے بابل کی بیٹی صف آرائی کرینگے ایضاً باب ۵۱ ورس ۳۶ اسلئے خداوند
یون کہتا ہی دیکہہ مین تیری حجت کو ثابت کرونگا اور تیرا انتقام لونگا اور اوسکی بحر کو سکہا دونگا اور
اوسکی سوتی کو خشک کرونگا ۳۷ اور بابل کہنڈر ہوجائیگا اور گیدڑون کا مقام اور حیرانی
اور سنسنی کا باعث ہوگا مشاہدات یوحنا باب ۱۸ ابعد ان چیزونکی مین نے ایک فرشتی کو آسمان پر سے اوترتی ہوئی

Marfat.com

دیکھا جسے بڑا اختیار ملا اور زمین اوسکے جلال سے روشن ہوگئی ۲ اور اوس نے زور سے پکار کے
اونچی آواز سے کہا کہ بڑی بابل گر پڑی وہ دیوونکا گھر اور ہر ایک گندی روح کی جو کی
اور ہر ایک ناپاک اور مکروہ پرندیکا بسیرا ہوگئی ۲۰ ای آسمان اور ای مقدس رسولو
اور نبیو اوس پر خوشی کرو کیونکہ خدا نے اوس سے تمہارا بدلا لیا ۲۱ پھر ایک زور آور فرشتے
نے ایک پتھر بڑی چکی کے پاٹ کی مانند اوٹھایا اور یہ کہتے ہوے سمندر مین پھینکا کہ بابل جو بڑا
شہر یون زور سے پھینکا جائیگا اور پھر کبھی نہ پایا جائیگا ۲۲ اور بربط نوازون اور
مطربون اور بانسلی بجانیوالون اور نرسنگا پھونکنیوالون کی آواز اس مین پھر نہ
سنی جائیگی اور کسی طرح کا پیشے والا کوئی پیشہ کیون نہو تجھ مین پھر پایا نہ جائیگا اور
چکی کی آواز تجھ مین پھر نہ سنی جائیگی ۲۳ اور پھر تجھ مین کبھی چراغ روشن نہ ہوگا
اور پھر تجھ مین دلہا دلہن کی آواز کبھی نہ سنی جائیگی کیونکہ تیرے سوداگر زمین کی
اشراف تھے اور تیری سوداگری سے زمین کی سب قومین دغا کہا گئین ۲۴ اور نبیون
اور مقدس لوگون کا اور جتنے زمین پر قتل کیے گئے اونکا لہو اسمین پایا گیا باب ۱۹ ۱
اون چیزون کی بعد مین نے آسمان پر بہت لوگون کی بڑی آواز یہ کہتے ہوے سنی کہ
ہللویاہ نجات اور جلال اور عزت اور قدرت خداوند ہمارے خدا کی ہین ۲ کیونکہ اوسکے فیصلے
راست اور برحق ہین اسلیے کہ اوسنے اس بڑی کسبی کی جسنے اپنی زناکاری سے زمین کو خراب کیا تہا عدالت
کی اور اپنے بندون کی لہو کا بدلا اوسکے ہاتھ سے لیا ایضاً باب ۱۶ ۱۷ اور
ساتوین فرشتے نے اپنا پیالہ ہوا مین اونڈیلا تب آسمان کی ہیکل کی تخت کی طرف سے ایک بڑی
آواز یہ کہتی ہوئی نکلی کہ ہو چکا ۱۸ تب آوازین اور گرجین اور بجلیان ہوئین اور بڑا بھونچال
آیا ایسا کہ جب سے آدمی زمین پر مین ایسا بڑا اور سخت بھونچال کبھی نہ آیا تھا ۱۹ اور وہ
بڑا شہر تین ٹکڑے ہو گیا اور قومونکے شہر گر گئے اور بڑی بابل خدا کے حضور یاد آئی تاکہ اوسے اپنے
شدت غضب کی مے کا پیالہ دیوے ۲۰ تب ہر ایک ٹاپو ٹلگیا غائب ہو گیا اور پہاڑ کہین پائے نہ گئے

Marfat.com

پر سے آدمیون پر مینہ مین ہیکڑ اولی گرہی اور اولون کی آفت آدمیون پے خدا پر کفر لگا کیونکہ وہ کہ اوسکے آرادی کی نہایت ہی سخت آفت تہی اور جو موافق اوس مطابق پیشین گوئی انبیای سابق کے روز پیدایش محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایوان کسری ہلا اور چودہ کنگرے اوسکے زمین پر گر پڑے اور نالا ساوہ جو ایک بہت بڑا تالاب تہا خشک ہو گیا اور وادی سماوہ کہ ہزار برس سے خشک تہی جاری ہو گئی اور آتشکدہ فارس جو کہ ہزار برس کے بعد فقط سرد ہو گیا اور نوشیروان چند خواب دیکہے تہے منجملہ اون خوابون کے ایک کی تعبیر بزرجمہر سے پوچہی تہی سو شاہنامہ فردوسی مین

خواب دیدن نوشیروان و گذاشتن بزرجمہر از پیدایش محمد صلی اللہ علیہ وسلم

درین سال یکشب ببالش کنان　بخواب اندرون شد ستایش کنان　جہان دید روشن روانش بخواب
کہ در شب برآمد یکے آفتاب　چہل پایہ نردبان از برش　کہ میرفت تا اوج کیوان سرش
برآمد برین نردبان از حجاز　خرامان خرامان بکشی و ناز　جہان قاف تا قاف پر نور کرد
بہرجا کہ بد ماتمے سور کرد　در آفاق ہرجا نزدیک و دور　نہ بد کان نہ از فر او یافت نور
بہرجا کہ بد نور نزدیک راند　جز ایوان کسری کہ تاریک ماند　بجست آنکہ از خواب شد نیم شب
بکس بر ازین کار نکشاد لب　چو برقع بر افگند از چہر مہر　بخواندش بر خویش بوزرجمہر
بدانا شہنشاہ اندر نہفت　ز خوابی کہ او دیدہ بد بازگفت　چو بشنید بوزرجمہر این سخن
نگہ کرد آن خواب تا از بن　چنین گفت کہ ای خسرو کامران　ہمانا کہ رازیست اندر نہان
بدو گفت خسرو کہ بر گو ہمی　کز اندیشہ گاہم رنج جان بکاست　ازین پس چنین گفت بوزرجمہر
کہ ای برتر از ماہ و از مہر　نگہ کردم این خواب را سربسر　تو اندر جوابش شگفتی نگر

تعبیر کردن بوزرجمہر خواب نوشیروان را

ازین روز تا چہل و سال پیش　نہد مرد تازیان پای پیش　کہ در پیش گیرد رہ راستی
بپیچد ز ہر گرد کاستی　ہمہ برزند دین زردشت را　ہمہ چون نماید سر انگشت را
بدو نیمہ گردد ز انگشت او　بگویدش نہ بیند کسی پشت او　جہود و مسیحی نماند بجای
سر او ہمیں دین پیشین بپای　بہ تخت چہل پایہ برآید بلند　دہد مرجہان را بگفتار پند

چو مجلس دزین سان سرای سپنج	ازو باز ماند بگفتار گنج	شود زرد جهان [illegible]	خبر ایوان [illegible]
پس از وی ز تو یک نفر بود	که بابل و کوش و تمیره بود	سپاهی بتازد ببرد از جهان	اگرچه [illegible] سطیح جهان
بتخت اندر آید مراو را تخت	زگردان کند مر جهان جای [illegible]	بگفت این همه سطیح و [illegible]	شود [illegible]
زنانش پرستنده فی آفتاب	نه تخت گردان در آید بخواب	بگفتا سطیح این بخود گفته بود	ازین راز [illegible]
چو بشنید کسری ز بوزرجمهر	ازینسان بگردیدش از رنگ چهر	همه روز باد بر دو غم بود و جفت	ز اندیشه چون [illegible]
چنان شد کز اندیشه بیهوش	یک آواز آمد چنان پر هراس	که گفتی جهان سر بسر گشت [illegible]	[illegible]
برآمد همی شاه را دل ز جای	ندانست آن کار را سر ز پای	به بوزرجمهر آنگه آواز کرد	ز نیاق [illegible]
چو آن دید دانا هم اندر زمان	چنین گفت کای شاه نوشیروان	بخواب اندر دل هر چه دیده بود	[illegible]
چنین دان که [illegible] او کرد داد	که اکنون مگر زاد در نژاد	سواری رسد [illegible]	[illegible]
همین بود کامد سوار چو گرد	کز آنگست این کار گفت مرد	از [illegible] کار دل تنگ [illegible]	[illegible]
همه گفت بوزرجمهر آن زمان	گر این کار شاها چه باشی [illegible]	زبان [illegible] جهان [illegible]	[illegible]
همان این شاه دبیر زیست	بمرد و برو جهانی گریست	[illegible] بوزرجمهر	[illegible]

برفت و بماند این سخن یادگار
تو می یادگاری [illegible] دار

اور ایک اور یہ خواب دیکھا کہ اونٹ سرکش [illegible]
کو دیکھے سے اونٹ کر شہروں میں پھیل گئے پس نوشیروان [illegible]
کے معبد واسطے تحقیق حال کے کاہن [illegible]
کاہن کی پاس جا انا نظر اس زن میں نہ کہتا تھا [illegible]
سطیح سکرات موت میں تہالیس قاصد ادا [illegible]
وہ ہلا اور اوسنی ہی بابل کی خرابی کا ذکر کیا اور [illegible]
وادی السماوہ وغاضت بحیرہ ساوہ وخمدت نیران فارس [illegible]

یعنے جسوقت تلاوت قران شریف کی ہونی لگی اور مبعوث ہوچکین صاحب عصا
اور جاری ہوجاوے وادی سماوہ اور خشک ہوجاوی بحیرہ ساوہ اور بجہہ جاوی آگ
فارس کی نہی گا بابل فارسیون کا مقام اور شام سطیح کا خوابگاہ اور یہہ کلمات کہکر
جان بجان آفرین سپرد کیے پس اب واضح ہو کہ یہ سب بشارات نبوی ہیں اور اوس خرابی بابل کی جو
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وقت مین ہوئی تہی خبر ہی اور اس دعوی کی چند شاہد ہین پہلا
شاہد یہہ ہی کہ اولا داود علیہ السلام نے میلاد مسیح علیہ السلام سی ہزار برس پہلی خبر دی
کہ بابل خراب ہوگا اور اوسکی مخرب کو مبارک فرمایا اور پہر حضرت یسعیاہ علیہ السلام نے قریب
اٹہہ سو برس کی پہلی میلاد مسیح سے خبر دی اور فرمایا کہ بابل خراب ہوگا اور مانند سدوم اور
عمورہ کی یعنے قریٰ قوم لوط کی ہوجایگا اور پہر کبہی آباد نہوگا اور پشت در پشت کوئی اسمین
نہ بسیگا اور ہرگز عرب لوگ وہان خیمی ایستادہ نکرینگی اور پہر قریب پانسو برس کی پہلی
میلاد مسیح سی یرمیاہ علیہ السلام نے خبر دی کہ بابل خراب ہوگا اور پشت در پشت کوئی
اوسمین نہ بسیگا اور وہ مانند سدوم وعمورہ کے ہوجایگا اور پہر بعد عیسی علیہ السلام کے
یوحنا اونکی حواری نی اپنی مکاشفہ سے بیان کیا کہ بابل سی بلاشبہہ خون انبیا اور رسولونکا
کالیا جایگا اور وہ ہمیشہ کو ویران رہیگا اور پہر سطیح نی وقت ولادت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے خبر دی کہ بابل خراب ہوگا پس ان خبرون کی مطالعہ سی معلوم ہوا کہ محمد رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کی ولادت تک وہ خرابی بابل کی حسب حیثیت پر انبیا کرام نی بیان کی تہی
نہین ہوئی اور اب ہوگی وہو المطلوب چنانچہ زمانہ خلیفہ ثانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے وقت مین سولہوین سنہ ہجری مین بابل اسطرح ہاتہہ مندون
برگزیدہ سی خراب ہوا اور پہر آجتک آباد نہوا اور نہ انشاء اللہ تا قیام قیامت آباد ہو و
الحمد للہ اور یہہ بشارت اس سبب سی کہ حضرت داود علیہ السلام نے مخرب بابل کو
مبارک فرمایا ہی دلیل حقیت رسالت وخلافت ہی والحمد للہ دوسرا شاہد یہہ ہی کہ داود

علیہ السلام نے مخرب بابل مبارک کو فرمایا اور لفظ بابل کی مخربون مین سے حضرت
عمر کے سوا اور کسی پر صادق نہین آسکتا **تیسرا شاہد** یہہ ہے کہ یسعیاہ علیہ السلام نے
جو بشارت عیسیٰ ہی و احمد سی راکب الحمار و راکب الجمل کیساتھ دی ہی اور جنکی
اوس بشارت کا نام بشارت جملیہ بدیہ رکھا ہی اور اوس بشارت مین راکب الحمار سے
سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی ذات پاک کی طرف اشارہ کیا ہی اور راکب الجمل ہی سیدنا محمد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان فرمایا ہی اوسمین ہی کہ ایک نے اون دو سوارونمین
سی کہا کہ بابل گر پڑا گر پڑا اور اوسکے تمام بت ریزہ ریزہ ہوئی پس اس خبر کی سیاق اور
ذکر بت شکنی سے مفہوم ہوتا ہی کہ یہہ اوس خرابی کا ذکر ہی جسکو ایسی ہی لوگ انجام دین
بلکہ زمانہ احد الراکبین المبارکین کا ذکر ہے اور عیسیٰ علیہ السلام تو سزا و جزا کی لئی آئی
ہی نہین تہی اور اونکی حواریون نے جہاد بہی نہین کیا پس اسلئے وہ احتمال اوٹھہ گیا
اور احتمال ثانی یعنی وہ کہ یہہ خبر خرابی بابل زمانہ محمدیہ کو ہو قائم ہو گیا و ہو المطلوب
چوتہا شاہد یہہ ہی کہ اس بشارت مین یرمیاہ علیہ السلام نی فرمایا ہی کہ شمال سی قوم اوٹہ
کر آویگی اور وہ اوسی خراب کریگی اور کتاب پیدائش سی معلوم ہوتا ہی کہ یہہ لقب اسماعیل
علیہ السلام کی بعض اولاد مکرم معظم کا ہی اسلئی کہ اوسمین اونکی نسبت فرمایا ہی کہ مین اوسی
بڑی قوم بناونگا پس اس وجہ سی لابدی کہ یرمیاہ علیہ السلام کی کلام کی یہہ معنی ہون کہ
اسماعیل ذبیح اللہ کی بعض اولاد جسنے للہ لحکمان بابلیون کو فتح کریگی پس اب دیکھو کہ
کس اولاد سی آپ کی یہہ امر ہوا اور کسنی اللہ عزوجل کی اسکام کا انجام دیا سوای صحابہ کی
اور کسی کو نہین پاوگے پس اونہین کی یہ خبر ہے وہو المطلوب
پانچوان شاہد یہ ہے کہ یوحنا حواری عیسیٰ علیہ السلام نے
جنکو آپ رسول کہتی ہین مشاہدہ مین دونون قصون یعنی خرابی بابل ورجم اصحاب
فیل کو ایک دفعہ ہین عالم غیب سی دیکھا اور اس سے یون معلوم ہوتا ہی کہ عالم

Marfat.com

ظہور مین بہی یہہ قریب قریب ہونگی اور یہہ تو سب جانتے ہی ہین کہ قصہ حجم اصحاب
فیل کا زمانہ حمل محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین ہوا ایسی دوسرے قصہ کا یعنی خرابی
بابل جسکے حواری مسیح نے خبر دی ہی اسی زمانہ کے آس پاس مین ظہور ہونا چاہیے چنانچہ زمانہ
خلافت نبوت مین اسکا ظہور ہوا اور بابل جس حیثیت سے کہ یوحنا حواری نے خبر دی
تہی خراب ہوا والحمد للہ چھٹا شاہد یہہ ہے کہ یسعیاہ علیہ السلام نے فرمایا وہان
ہے آتو یہ لوگ خیمے استادہ نہ کرینگے اس جملہ مین اشارہ اوس قصہ کی طرف کیا گیا جو
صفین مین واقع ہوا اور وہ یہہ تہا کہ جب وہان لشکر امیر المومنین سیدنا علی ابن ابیطالب
کرم اللہ وجہہ پہونچا آپ نے حکم فرمایا کہ تم یہان خیمے تیار ہوا سلئے کہ اسجگہہ پر قہر الہی نازل
ہوا ہی اور اس سے بہی حقیقت خلافت سیدنا علی بن ابی طالب رض اور جو قصہ صفین ثابت
ہوتی ہے والحمد للہ اور اب یہہ کہنا کہ وہ بابل یہہ بابل قدیم نہین ہی بلکہ کوئی اور ہی جو ابہی
خراب نہین ہوا ہوا ہی بہت دہرمی اور بے انصافی کی کیا ہی پہلی یہہ کہ کوئی بڑی بابل ہوای
اس بابل کے جسکا چاہ شہوری سننے مین نہین آیا دوسری یہہ کہ ایسی بابل جسمین انبیا و رسل
کرام کا خون ہوا ہو سوا اسکی اور نہین معلوم ہوتا ہے تیسری یہہ کہ خرابی بابل کی بشارت
جلیل مین مسیح علیہ السلام نے یا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بشارت دی اور اسکی
بیت شکنی کا حکم فرمایا اور حضرت مسیح علیہ السلام تو جزا و سزا کے لئے آئی نہین تہے
لیکن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو اس کام کے لیے آئے تہے اور سیاق عبارت سے بہی
معلوم ہوتا ہے گویا کہ یہہ فرماتی ہین کہ ہم اس کام کو انجام دلوینگے اور پہر زمانہ خلافت نبوت
مین بہی وہ خراب ہو جای تعجب ہی - چوتہی یہہ کہ سطیح نے اپنی حالت جان کندنی مین
بعثت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہہ خرابی شام و بابل کی خبر دی ۔ اور
ملک شام تو خراب ہوا اور قتل ہوا ہی اور وہ اوسکی خبر صادق نکلی پہر بابل کیسے اس زمانہ
مین خراب نہ ہوتا اسلیے کہ جب ایک دو نے کئی خبرین دین اور سب سچی نکلین تو ایک جو

موافق وحی انبیاء کرام ہی تو وہ کیسی جھوٹی ہو **سوال** پیدائش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتھ بابل کی خرابی کیوں مشروط ہوئی **جواب** خرابی بابل کی جس حیثیت سے کہ
خبروں میں مذکور ہی گویا کہ شعبہ خرابی قیامت سی تھی پس اوس زمانہ میں کہ جو نمونہ قیامت
ہو اور قریب قیامت ہو ہونی چاہیے اور وہ زمانہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا
ہی اسلئے کہ آپ سزا و جزا کیلئے تھے اور آپ مظہر اتم صفات الٰہی کے ہین اور ایکا زمانہ نمونہ
قیامت تھا کہ جس کسی نے آپکے آبا و اجداد و برادران کو تکلیف دی تھی اوسکا بدلا
آپ کے زمانہ میں اوسی لیا گیا اور بابل بھی منجملہ اونہیں شہروں کے تھا
ابراہیم علیہ السلام آگ میں ڈالے گئے تھے اور بھی اسرائیل وہان
اور بیت المقدس سے اوٹھین بابلیون نے خراب کیا تہی کیسا سلسلہ آپکے زمانہ پر یہہ سزا
بابل کی موقوف و منحصر تھی اور آپ کے زمانہ میں ہی ہوئی والحمد للہ اور واقدی میں فتوح
عراق میں شہر بہرسیر کے بیان میں ہے کہا واقدی رحمہ اللہ نے اور جب کہ پہونچی سعد موضع
کوثار میں تو اوتری اوس مکان میں کہ قید کیا تھا وہان ابراہیم علیہ السلام کو سو نماز پڑھی
اوسمیں اور حمد کی اللہ کی اور درود بھیجا آنحضرت پر اور پڑھا وتلک الایام نداولہا بین
الناس ولیعلم اللہ الذین آمنوا ویتخذ منکم شہداء واللہ لا یحب الظالمین ترجمہ اور یہہ
دن بدلتے لاتے ہین ہم لوگوں میں اور اسواسطے کہ معلوم کرے اللہ جسکو ایمان ہے اور کر لیں
بعضی تم میں شہید اور اللہ نہیں چاہتا ناحق والونکو بشارت
۷ لیکن خداوند ابد تک تخت نشین ہے اوسنے عدالت کیلئے اپنی مسند تیاری ہے
۸ اور وہ صداقت سے جہان کا انصاف کریگا اور راستی سے قوموں کی عدالت کریگا
۱۹ اوٹھ اے خداوند کہ انسان غالب ہووے قوموں کی عدالت تیرے حضور کیجاوے
۲۰ اے خداوند انکو ڈرا کہ قومیں اپنے تئیں بشر ہی جانیں

کی لیے تیار کرنا بیان روز قیامت نہین ہوسکتا اسلیئے کہ ڈرانا اور بشارت دینا اس
دنیا مین ہے نہ آخرت مین اور اس دنیا مین وہ زمانہ جس مین ڈرانا اس امر سے ہو کہ [illegible]
اوٹھ جاے اور توحید قائم ہوجاے وہ زمانہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہین اسلیئے تعیین
آپ کی زمانہ کی اس بشارت سے بدیہی ہوگئی والحمد للہ پانچوین بشارت بشارت
قدیم الایامیہ صحیفہ دانیل باب ۷ شاہ بابل بیلشفر کی پہلی سال دانیل نے اپنے بستر پر
ایک خواب اور اپنی سر کی رؤیتین دیکھین تب اوسنی اوس خواب کو لکھا اور اوسکا احوال
مفصل بیان کیا (۲) دانیل بولا اور کہا کہ مین رات کو ایک رؤیا دیکھی اور کیا دیکھتا ہون
کہ آسمان کی چار ہوائین بڑی سمندر پر باہم زور سے چلین (۳) اور سمندر سے چار بڑے
حیوان جو ایک دوسری سے متفرق تھی نکلی (۴) پہلا شیر ببر کی مانند تھا اور عقاب
کی سے پنکہ رکہتا تھا اور مین دیکھتا رہا جب تک کہ کرسیان رکھی گئین اور قدیم الایام
بیٹھ گیا اور آدمی کیطرح پانون پر کھڑا کیا گیا اور انسان کا دل اوسے دیا گیا (۵) اور
کیا دیکھتا ہون کہ ایک دوسرا حیوان ریچھ کی مانند تھا اور وہ ایکطرف سیدھا کھڑا ہوا
اور اسکی منہ مین اوسکے دانتون کی درمیان تین پسلیان تہین اور اونہون نے اوسے
کہا کہ اوٹھ اور بہت گوشت کہا (۶) بعد اسکی مین نے نظر کی اور کیا دیکھتا ہون کہ ایک اور
حیوان تیندوے کی مانند اوٹھا جسکی پیٹھ پر پرندے کیسی چار پر تھے اور اوس حیوان کے چار سر تھے
اور سلطنت اوسی دیگئی (۷) اوسکی پیچھے مین رات کی رؤیتون کی وسیلے دیکھا اور کیا دیکھتا
ہون کہ چوتھا حیوان ہولناک اور ہیبتناک اور نہایت زبردست اور اوسکے دانت
لوہے کی تھے اور بہت بڑی تھی اور وہ نگل جاتا اور ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا اور بچتی کو اپنے پانون
سے لتاڑتا تھا اور یہ اون سب حیوانون سے جو اوسکی آگی تھی متفرق تہا اور اوسکو دس
سینگ تھے (۸) مین نے اون سینگون پر غور سے نظر کی اور کیا دیکھتا ہون کہ اونکی بیچ مین
سے ایک اور چھوٹا سا سینگ نکلا جسکے آگی پہلی تین سینگ جڑ سے اوکھاڑے گئے اور اوس

Marfat.com

کیا دیکہتا ہون کہ اوس سینگ مین آنکہین تہین انسان کی آنکہون کے مانند اور ایک مونہہ
تہا جو بڑی بڑی باتین بول رہا ہے ٩ مین دیکہتا رہا یہان تک کہ کرسیان رکہی گئین
اور قدیم الایام بیٹہہ گیا اوسکا لباس برف سا سفید تہا اور اوسکے سر کا بال صاف اون
اونکے مانند اوسکا تخت آگ کی شعلہ کی مانند تہا اوسکی پہیئے آگ کے مثل تہی ١٠ ایک
آتشی سیلاب بہہ رہا جو اوسکی آگے سے نکلا تہا ہزارون ہزار اوسکے خدمت مین حاضر تہے
اور لاکہون لاکہہ اوسکی آگے کہڑے تہے عدالت ہو رہی تہی کتابین کہلی ہوئی تہین ١١ مین نے
دیکہا یہانتک کہ اوس سینگ کی آواز کسبب جو بڑی گھمنڈ کی باتین بولتا رہا ہان مین
یہانتک دیکہتا رہا کہ وہ حیوان مارا گیا اور اوسکا بدن ہلاک کیا گیا اور شعلہ زن آگ مین
ڈالا گیا اور باقی حیوانون کے سلطنت بہی اون سے لی گئی پر اونکی زندگی قایم رہی
اور ایک مدت اور ایک ساعت تک ١٣ مین نے رات کی رویتون کے وسیلے دیکہا اور
کیا دیکہتا ہون کہ ایک شخص آدمزاد کی مانند آسمان کے بادلون کے ساتہہ آیا اور قدیم الایام
تک پہونچا وہ اوسے اوسکے آگے لائے ١٤ اور تسلط اور حشمت اور سلطنت اوسکی
دیگئی کہ سب قومین اور مختلف زبان بولنے والی اوسکی خدمت گذاری کرین اوسکی سلطنت
ابدی سلطنت ہی جو جاتی نرہیگی اور اوسکی مملکت ایسی جو زائل نہوگی ١٥ مجہہ دانیال
کی روح میری بدن مین ملول ہوئی اور میری سر کی رویتون نے مجہے گہبرا دیا ١٦ مین اونمین
سے جو نزدیک کہڑے تہے ایک شخص کے پاس گیا اور اوس سے اون ساری باتون کی حقیقت
پوچہی اوسنے مجہے کہا اور ساری حقیقت مجہے بتلائی ١٧ ای چار بڑی حیوان چار بادشاہ
ہین جو زمین پر برپا ہونگے ١٨ لیکن حق تعالی کی مقدس لوگ سلطنت لے لینگے
اور ابد تک ہان ابد الاباد تک اس سلطنت کی مالک رہینگے ١٩ تب مین نے چاہا کہ چوتہی حیوان
کی حقیقت جانون جو اون سبہون سے متفرق تہا کہ نہایت ہیبتناک تہا جسکی دانت لوہی
کے اور ناخن پیتل کی تہے جو نگلتا اور ٹکڑے ٹکڑے کرتا اور بچہی کو اپنی پانوون سے لتاڑتا تہا

Marfat.com

بڑا۔ اور دس سینگون کی جو اوسکی سر پر ہے اور اون ایک کی جو نکلا اور جس کی آگے تین
گر گئے ہان اوس سینگ کی جسکی آنکھین تھین اور یک موتہہ جو بڑی گھمنڈ کی باتین بولتا
تھا اوسکا چہرہ اوسکی ساتھیون کی نسبت زیادہ رعبدار تہا ۲۱ مین نے دیکھا کہ وہی سینگ
مقدسون سی جنگ کرتا تہا اور اون پر غالب ہوتا رہا ۲۲ جب تک کہ قدیم الایام آیا اور حق تعالی
کی مقدسون کا انصاف کیا گیا اور وقت آپہونچا کہ مقدس لوگ سلطنت کی مالک ہووین
۲۳ وہ یون بولا کہ چوتہا حیوان چوتہی سلطنت ہی جو دنیا مین ہوگی اور ساری سلطنتون سی
متفرق ہوگی اور ساری زمین کو نگلیگی اور اوسی لتاڑیگی اور اوسی ٹکڑی ٹکڑی کریگی ۲۴ اور
وہی دس سینگ جو ہین سو دس بادشاہ ہین جو اس سلطنت مین اوٹہینگے اور انکی بعد ایک اور اوٹہیگا اور وہ پہلون سے متفرق
ہوگا اور تین بادشاہون پر غالب آویگا ۲۵ اور وہ حق تعالی کی مخالفت مین باتین کریگا اور حق تعالی کی مقدسون کو تصدیعہ دیگا
اور چاہیگا کہ وقتون اور شریعتون کو بدل ڈالی اور وی اوسکے قبضی مین دی جاوینگی
یہان تک کہ ایک مدت اور مدتین اور آدہی مدت گذر جاویگی ۲۶ پر عدالت بیٹہیگی اور وی
اوسکی سلطنت اوس سے لے لینگے کہ اوسے ہمیشہ کی لئے نیست و نابود کرین ۲۷
اور تمام آسمان کی تلی کی ساری مملکتین اوسکی بندگی کرینگی اور فرمان بردار ہووینگے
بسم اللہ الرحمن الرحیم وبہ نستعین تعبیر ملکی این ہے درس، ایسے بڑی چار حیوان
چار بادشاہ ہین جو زمین مین برپا ہونگی لیکن حق تعالی کی مقدس لوگ سلطنت لیلینگی درس ۲۳
وہ یون بولا کہ چوتہا حیوان چوتہی سلطنت ہی جو دنیا مین ہوگی الخ پس اس
تفسیر فرشتہ معصوم سی چارون حیوان کہ شیر ریچہ تیندوا اور ایک حیوان ہیبت ناک غیر
مسمی ہی چار سلطنتین معلوم ہوئین اور چوتہی حیوان غیر مسمی کی دس سینگ دس بادشاہ اولوالعزم
جسکو کلمہ اوسمنکی بیان غیر بار بار ہی معلوم ہوئی اور گیارہوان سینگ بہی اس سلطنت کا ایک
بادشاہ نکلا اور تین اوسکی دس کی گروہ کی بہی تین بادشاہ نکلی مگر یہ سینگ اونکو اکہاڑ ڈالیگا
اور یہ سینگ یعنی بادشاہ باتین گھمنڈ و غرور کی بولیگا اور مقدسون سے جنگ کریگا مضمون

Marfat.com

تعبیر معصوم یہہ ہے اور پہر فرشتہ معصوم کی بیانسے معلوم ہوا کہ اس سینگ کی لیے ایک
مدت اور مدتین اور آدہی مدت تو یہ سلطنت او رہیگی اور پہر مقدس لوگ اوسکی
سلطنت کی مالک ہوجاینگے تیس اب مین او لا القسیر و تطبیق تعبیر معصوم کرتا ہون تاریخ
ہو کہ یہ خواب ہین زمانہ مین دیکہی گئی جس زمانہ مین بنی اسرائیل ویران ہو گئی تہی کتاب
دانیل مین شروع سی اسکا بیان ہی اور شروع بشارت ہی ان شاہ بابل کی عمر کی
پہلی سال مین موجود ہی پس زمین کی اس تعبیر مین وہی زمین مراد ہی اور بابل کی ہی سلطنت
کا یہ حال ہی اور بیان ان حیوانونکا یہ ہی سلطنت اول بخت نصر کی ہی جسکے تیسے سال جلوس مین
یہ خواب دیکہی گئی اور بادشاہ بسبب بی ادبی ظروف بیت المقدس کی قتل ہوا اور ماد یونکی
سلطنت شروع ہوئی اور بشارت دانیلیہ چہرے مین بیان اسکا گذر گیا دوسری
سلطنت مادیون کی ہی اور ان سی دارا ماوی ہی اوسکا شروع ہی اور پہر تیسری سلطنت
کیانیونکی ہی اور شروع اس سلطنت کا پانسوتیس برس پیشتر میلاد مسیح کی ہوا اور پہلا
بادشاہ اس سلطنت کا کورش ہی اور چوتہی سلطنت ساسانیون کی ہی اور پہلا بادشاہ
اس سلطنت کا اردشیر بابکان ہی اور نوشیروان تک انکی سلطنت ایک تخمینا پانسو برس کی
زیادہ رہی ہی اور ظلم انکی ظاہر ہی اور تیسرا صادق آتا ہی اس سلطنت مین دس بادشاہ ہوئے ہین
اردشیر بابکان ۱۴ سال شاپور بن اردشیر ۳۰ سال بہرام بن ہرمز بن بہرام بن بہرام ۲۲ اسال
شاپور بن ہرمز ۷۰ سال بہرام بن شاپور اول ۱۲ سال یزدگرد ۲۰ سال بہرام گور
۲۳ سال یزدگرد ثانی ۱۸ سال قباد ۴۳ سال نوشیروان ۴۸ سال لیکن بیان یہ
اون دس سلاطین کا حکم فرشتہ معصوم نی بیان فرمایا تہا کہ دس سینگ یعنی دس بادشاہ ہین
ہوگیا اور پہر بعد مرنی بادشاہ اس سلطنت کا خسرو پرویز ہی اور خسرو پرویز نی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی فرمانکی ساتہ بی ادبی پیش آیا اور نامہ مبارک کو چاک کر کے اپنی سلطنت کا فرمان چاک کرایا اور یہ سلطنت
حاکم بحکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو واسطین بلا دا تابع ہا تہا اور بیان اسکا یہ ہی کہ سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت سے

سن ہجریہ مین فرامین محمدی سلاطین کو لکھی اور دعوت دی اسلام کی منجملہ اونکی ایک نامہ بنام اس پرضیعت نہاد کسریٰ کی تحریر فرمایا جسکا ترجمہ یہ ہی بسم اللہ الرحمن الرحیم محمد رسول اللہ سے بجانب کسریٰ بزرگ فارس کے سلام اوس شخص پر جو اتباع راہ راست کرے اور اللہ تعالی کی طرف پھرے اور گواہی دے اس بات کی کہ خدا ایک ہی اور محمد اوسکی بندے اور رسول ہین مین تجھی اسلام کی طرف بلاتا ہون تحقیق مین اللہ کا رسول ہون تمام آدمیون کی طرف تا ڈراون اور الزام حجت کرون کافرون پر مسلمان ہو تاکہ تو سلامت رہے اور اگر انکار اور سرکشی کریگا تو بہ تحقیق مجوسیون کا وبال تیرے اوپر ہوگا پس بمجرد شرف نزول نامہ گرامی دعز حصول مطالعہ نامہ نامی شیطان لعین آگ بگولا ہوگیا اور تکبر کی باتین بولا اور کہا کہ محمد باوجود میری رعیت ہونیکے ایسا لکھین اور اپنا نام میری نام سے اوپر لکھین اعوذ باللہ من الجہل المرکب اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات بہی نہ پوچھی بلکہ جواب بہی نہ لکھا اور گرامی نامہ چاک کر دیا اور اپنے نکلوا دیئے مزق کتابی مزق اللہ ملکہ یعنے میرا نامہ چاک کیا اللہ اوسکی سلطنت کو چاک کرے بلکہ اوسکی سلطنت کو ٹکڑے ٹکڑے کیا اور بعد ازان اوس بدبخت ازلی و شقی لم یزلی نے باذان کو جو اوسکی طرف سے حاکم یمن تہی لکہا کہ سنا گیا کہ کوئی شخص عرب مین دعوی پیغمبری کرتا ہے لازم ہے کہ بواسطہ چند اشخاص معتمد کی اسطرف روانہ کرو باذان نے موافق اوسکی حکم کے بابویہ اور خرخرہ کو خدمت نبوی مین تحقیق حال کیلیے بہیجا اور خدمت بابرکت مین لکھا کہ ان دونون کو ساتھ کسری کے پاس جانا چاہیے پس وہ اول طائف مین آے اور پہر مدینہ منورہ مین خدمت نبوی مین حاضر ہوے اور سبب حضوری بیان کیا آپ نے اونکی شوخی تکلفی سے تبسم فرماکر اول دعوت اسلام کی اور پہر فرمایا کل اسکا جواب ملیگا بروز آئندہ آپ نے فرمایا کہ باذان کو خبر دو کہ میری پروردگار نے آج کی رات سات بجے شیرویہ سے خسرو پرویز کو مروا ڈالا اور شیرویہ نے خسرو پرویز کا شکم چاک کر دیا اور باذان کو بوساطت اونہین رسولان کسری دعوت اسلام کی اور خوشخبری شیوع اسلام کی ملک فارس مین دی اور بصورت اسلام

Marfat.com

باذان کو حاکم یمن مقرر فرمایا چنانچہ باذان بعد تصدیق خبر قتل خسرو پرویز او سر
لکہنی شرویہ کی اون کو کہ بنی عرب سے کچہ تعرض نکرے معہ جماعہ کے دہقان مسلمان ہوے
پس نقل اس قصہ سے تصدیق درس ۵ ۲ کلام معصوم اور وہ حق تعالی کی مخالفت
مین باتین کریگا کہ او رجانیگا کہ وقتوں اور شریعتوں کو بدل ڈالی ہوگی اوس سے زیادہ ما
اور کیا ہو ہوگا کہ صاحب شریعت کو بہی مواخذہ کرنیکا ارادہ کیا اور نیز قتل خسرو پرویز
سے تصدیق درس ۱۱ مین ذ دیکہا یہانتک کہ اوس سینگ کی اواز کی سبب جو بڑی گہمنڈ
کی باتین بولتا تہا مین یہان تک دیکہتا رہا کہ وہ حیوان مارا گیا اور اوسکا بدن ہلاک
کیا گیا اور شعلہ زن اگ مین ڈالا گیا ہوگئی اور یہہ وارث خسرو پرویز کہ جہنمی ہونیکی ہی خبر دیتی ہی اور
خسرو پرویز ہی تین بادشاہون پر غالب ہوا اول ہرمز پر کہ اوس سے سلطنت لی لی
دوسری بہرام چوبینہ پر جو بادشاہ ہوگیا تہا تیسری گستہم پر اور وہ بہی گویا کہ بادشاہی تہا
اور کلام پاک معصوم مین ہی وے اوسکی قبضہ مین دی جاوینگی یہان تک کہ ایک مدت اور
مدتین اور آدہی مدت گذر جاوی گی ۲۶ پر عدالت بیٹہیگی الخ اور تفسیر اس کلام کی یہہ ہی
کہ بعد ہلاکت اس شخص کی یہہ سلطنت قرن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور قرن شیخین یعنی
حضرت ابو بکر الصدیق خلیفہ اول و حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ ثانی اور نصف قرن حضرت
عثمان رضی اللہ عنہ وارضاہ تک رہی گی کہ یزدگرد بادشاہ سلطنت مذکور کا اوس وقت تک
زندہ رہا اور کہیں کہیں سامان فساد برپا کرتا رہا گو دار السلطنت خلافت حضرت عمر
رضی اللہ عنہ مین تحت حکومت مسلمانون کی اگیا تہا اور مسلمان مالک ہوگئے تہے اور
سن انتیسوین ۲۹ ہجری مین ٹہیک نصف خلافت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ یزدگرد ہلاک
ہوا اور وعدہ الہی پورا ہوا تنبیہ کعب احبار رضی اللہ عنہ نے جو زمانہ موسی مین حضرت
عثمان رضی اللہ عنہ کی عمر بتلائی تہی شاید ہی اشارت سے اخذ کی بیان کی تفسیر دبطبوق
کلام ملک معصوم پوری ہوی اب چند امور متعلق اصل کلمات خواب ضروری البیان ہین

Marfat.com

توین ورس مین ہی مین یہان تک دیکہتا رہا کہ کرسیان رکہی گئین اور قدیم الایام تش
قدیم الایام ماصدق اول ماخلق اللہ نوری محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کر
مشابہ مساجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما
وقت بیٹہنے تخت سلطنت پر یزید پلید کی ہی دیکہا تہا کہ منبر حضرت معاویہ رضی ا
عنہ اولٹ گیا اور معاً دیکہتی ہی اس خواب صادق کی انہوں وطن مالوف مدینہ منو
راہی حرم مکہ ہوئی تہی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفید لباس کو دوست کہتی تہی
خاص ہر روز جلوس تخت یعنی منبر روز جمعہ لباس نو یا شستہ کی ساتہ زینت فر
اور امت کو بہی یہی حکم فرمایا ہی اور آپکی موی مبارک صاف سنہری اون کی مانند تہے حلیہ شر
آپکی موی مبارک کو بکریونکی بالونکی ساتہ تشبیہہ دی ہی اور آپ اکثر سر مبارک دہوتی تہی اور شا
کرتی تہی اور مانگ بہی نکالتی تہی اور موی پریشان سے آپ ناخوش ہوتے دسو
ورس مین ہی ایک آتشی سیلاب بہہ رہا جو اوسکے آگی سے نکلا تہا ہزار ہز
ہزار اوسکی خدمت مین حاضر تہے لاکہون لاکہہ اوسکے آگی کہڑی تہے آنحضرت
سیلاب وہی حکم تا دیب جسمین احراق نخل وغیرہ ہوا اور تمام زمین اور آسمان
دست بستہ آپکا خدمت مین موجود اور بظاہر لاکہون ہزارون خدمتمین حاضر تہی غزدہ تبو
مین بعض روایات کی موافق ستر ہزار آدمی کی قریب تہی حجۃ الوداع مین بی شمار آدمی تہی
ہر الت ہو رہی تہی ظاہر ہی قولہ اور کتابین کہلی ہوئی تہین بہ صورت فرقان مجید کو ایک کتا
ہی اور نزول کلام مجید سی تمام کتابین ماضیہ کہل گئین تیرہوان ورس ہی مینی را
روتیون کی وسیلے دیکہا اور کیا دیکہتا ہون کہ ایک شخص آدم زاد کی مانند آسمانکی بادلو
ساتہ آیا اور قدیم الایام تک پہونچا وی اوسے اوسکے آگے لائے یہہ بیان نز
وحی الہی کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بواسطہ جبرئیل عم کے شروع رسالت کا
اور حضرت جبرائیل بشکل انسان نورانی اسوقت آئی تہی اور بادلون میری سی آئی تہی

Marfat.com

اور آن حضرت کو بادلون پر بہی نشر آلی چودہوان درس ہی اور تسلط اور حشمت اور سلطنت
ایسی دیگئی کہ سب قومین اور امتین اور مختلف زبان بولنی والی اوسکی خدمتگذاری
کرین اوسکی سلطنت ابدی سلطنت ہی جو جاتی نرہیگی یہ درس بیان کرتا ہی کہ
اپکی رسالت عامہ ہی کسی ملک اور کسی زمانہ کی ساتہہ خاص نہین ہی اور ایسی ہی ساتہہ خلافت باطنی
کی خلافت ظاہری کی بہی خبر دی ہی اور ختم نبوت اور دوام سلطنت ظاہری کو بیان کرتی ہی
آٹھوان درس ہی مین دیکہا کہ وہی سینگ مقدسون سی جنگ کرتا اور اونپر غالب ہوتا رہا جبتک کہ
قدیم الایام آیا اور وقت آپہونچا کہ حقتعالی کی مقدس لوگ سلطنت کی مالک ہون یہ بیان تحریر
نامی یسوی حسرو پر کیا ہی اور آنا قدیم الایام کا قدیم الایام کی رسول کا آنا ہی اسلئے کہ رسول کا آنا
گویا کہ مرسل کا حکم ہوتا ہے چہٹی بشارت بتاتی تنزیلیہ صحیفہ یسعیاہ علیہ السلام باب ۲۸ - درس
(۹) وہ کسکو دانش سکہاویگا اور کسکو وعظ کرکی سمجہاویگا اونکو جنکا دودہ چہڑایا گیا جو
چہاتیون سی جدا کئی گئی (۱۰) کیونکہ حکم پر حکم قانون پر قانون قانون پر قانون ہوتا جاتا تہوڑا یہان تہوڑا وہان
(۱۱) ہان وہ وحشی کی سی ہونٹہون اور اجنبی زبان سی اس گروہ کی ساتہہ باتین کریگا
(۱۲) اور اوسنی اونسی کہا کہ یہ وہ آرامگاہ ہی تم اونکو جو تہکی ہوئی ہین آرام دیجیو اور یہ چین
کی حالت ہی پروی شنوا نہوئی - (۱۳) سو خداوند کا کلام اونسی یہ ہوگا حکم پر حکم
حکم پر حکم قانون پر قانون قانون پر قانون تہوڑا یہان تہوڑا وہان تاکہ وی چلی جاوین
اور پچہاڑی گرین اور شکست کہاوین اور دام مین پہنسین اور گرفتار ہووین (۱۴)
پس ای ٹھٹھے باز آدمیون جو اس گروہ کی جو یروشلم مین ہی حکمرانی کرتی ہو خداوند کا کلام
سنو - (۱۵) از بسکہ تم کہا کرتی ہو کہ ہمنی موت سی عہد باندہا اور عالم غیب سی پیمان
لیا جب مہلک تازیانہ بیچ سی ہو کی چلیگا ہمپر نہ پڑیگا کہ ہمنی جہوٹہ کو اپنی پناہ لیا ہی اور
دروغگوئی کی آڑ مین اپنی تئین چہپایا ہی - (۱۶) بابت اسکی خداوند یہوواہ یون
فرماتا ہی دیکہو مین صیہون مین بنیاد کی لئی ایک پتہر رکہونگا ایک آزمایا ہوا پتہر کونی کی سر کا

Marfat.com

کونے کی سیرلگا مضبوط ہو والا پتہر اوسپر جو ایمان لاوے اوتاولی نکریگا یعنی شرمندہ نہوگا ۱۷ اسے
اور مین سوت پر عدالت اور سہول پر صداقت رکہونگا اور اونی جہوٹہو کی پناہ کو جہاڑ دالیگی
اور پانی چہپنی کی ہکان بہالی جائنگے ۱۸ اور تمہارا عہد جو موت سے ہوا ٹوٹیگا اور تمہاری
موافقت عالم غیب سے قائم نرہیگی جب وہ مہلک تازیانہ بیچ سے ہوکے چلیگا تب تم
اوسکے جہاڑ دالے کے نیچے پایمال ہو جاوگے ۱۹ جس جس وقت وہ گذرتا ہووے تمہیں لے جائیگا
ہر ایک صبح کو گذریگا اور دن رات کو بہی بلکہ اوسکا چرچا سنتا ہی گہبرانیکا سبب ہوگا
کہ خداوند اوٹہیگا جیسا کوہ پریسیم مین اور وہ غضبناک ہوگا جیسا جبعون کی وادی مین تا ا
بلکہ غیر معمولی کام کرے اور اپنا عمل کر گذرے ہان اپنا انوکھا عمل ۲۲ سو اب تم ٹہٹہا مت
کرو نہو کہ تمہاری بندی سخت ہو جاوین کیونکہ مین نے خداوند رب الافواج سے سنا ہے کہ
اوسنے کامل اور مصمم ارادہ کیا ہے کہ ساری زمین کو تباہ کرے ۲۳ کان دہر کر میری آواز
سنو شنوا ہو کر میری بات پر دل لگاو ۲۴ کیا کسان بونے کے لیے سب دن ہل چلایا کرتا
کیا ہر وقت وہ اپنی زمین کو جاسا کرتا اور اوسکے ڈہیلے پہوڑا کرتا ہے ۲۵ جب وہ اوسکی
ہموار کر چکا سو کیا وہ اجوائن کو نہین چہینٹا اور زیرا کو نہین دالتا اور گیہون کو پانت پانت
مین نہین بوتا اور جو کو اوسکے تعین مکان مین اور دیو گندم کو اوسکے خاص کیاری مین نہین
رولتا ہے ۲۶ کیونکہ اوسکا خداوند اوسکو تربیت کرکے تمیز بخشتا اور اوسے سکہاتا ہے ۲۷ اور
اجواین کو داونے کی ہینگی سے نہین داونتے اور زیری کی اوپر گاڑی کی چکر نہین پہراتے
بلکہ لاٹہی سے اجوائن جہاڑتا ہے اور زیری کو چہڑی سے ۲۸ روٹی کی غلہ پر داون چلایا جاتا ہے
لیکن وہ ہمیشہ اوسی کو تیتا نہین رہتا اور اپنی گاڑی کی چکر اور گہوڑونکو ہنکا اوسپر سیراً
نہین رہتا وہ اوسے سراسر نہین کچلیگا ۲۹ یہ بہی رب الافواج سے مقرر ہوا ہے جسکا
انتظام عجیب اور اوسکے دانائی بڑی ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم واضح
ہو کہ یہ بشارت آتیا انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے اور یا مسیح علیہ السلام کی ہے —

ہمارے نزدیک یہہ بشارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اہے اور دلائل ہماری دعوی
کی یہہ ہین **دلیل اول** درس ۱۴ سے ۱۰۸ تک یہہ مضمون ہے کہ اس رسول کے
زمانے مین دعوی یہود تمنای موت جو نسبت دعوی مقبولیت او رمحبوبیت عند اللہ
کرتی تہی رہ ٹوٹیگا اور نقض کے لئے ضروری ہی کہ انکی اس دعوی کرنیکی طلب ہو تاکہ اس صورت
مین بسبب نکرنے اس دعوی کی باوجود سہل ہونیکی نقض دعوی مذکور معلوم ہوا اور آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کی ہی زمانے مین یہہ نقض دعوی یہود ہوا نہ زمانہ مسیح مین اور آیۃ
کریمہ قل ان کانت لکم الدار الاخرۃ عند اللہ خالصۃ من دون الناس فتمنوا الموت
ان کنتم صادقین ولن یتمنوہ ابدا بما قدمت ایدیہم واللہ علیم بالظالمین اسی باب مین نازل
ہوی تہی اس معجزہ سے صاف صدق دعوی یعرفونہ کما یعرفون ابناءھم ثابت ہی ورنہ
تکذیب کیا مشکل تہی اور دو طرح تکذیب اس جگہہ ممکن تہی ایک باتیان ما طلب اللہ
دوم تکذیب پیشین گوئی ولن یتمنوہ ابدا بما قدمت ایدیہم قتل واستر قاق وجلاے
وطنی وغیرہ انکو اختیار کیا اور فقط لفظ تمنی الموت نکہا کیونکر کہتے کہ اس وقت
اوس سے زیادہ کم بختی آتی . **دلیل دوم** درس ۱۰۱ اور ۱۰۲ مین نزول الہی کتاب کا جو
جامع احکام الہی ہو اور منہ متعددہ اور مقامات مختلفہ مین نازل ہو بیان ہی اور نزول
قرآن شریف کا نجما نجما اسکا مصداق ہی نہ نزول انجیل کے ہمارے موافق انجیل مکتوب جو اب مین ہے
نہ منزل من اللہ اور ہمارے نزدیک انجیل عیسوی منزل من اللہ مرۃ واحدۃ ہے اور اسی
باب مین ایۃ کریمہ وقرانا فرقناہ لتقرءہ علی الناس علی مکث ونزلناہ تنزیلا قل امنوا بہ
اولا تومنوا ان الذین اوتوا العلم من قبلہ اذا یتلی علیہم یخرون للاذقان سجدا ویقولون
سبحان ربنا ان کان وعد ربنا لمفعولا ویخرون للاذقان یبکون ویزیدہم خشوعا
نازل ہوئی ہی لتقراہ علی الناس علی مکث گویا کہ فائدہ مبنیہ نوین درس اشارت
ہذا کی طرف اشارہ ہے اور کان الذین اوتوا العلم من قبلہ مین اشارہ کہ باالطرف

اس بشارت کی ہی اور یہ جواب شبہ واہیہ قریش کا بہی جسکا بیان صراحۃً اس آیۃ کریمہ
مین ہے وَقَالُوا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ جُمْلَةً وَاحِدَةً كَذَٰلِكَ لِنُثَبِّتَ بِهِ فُؤَادَكَ
وَرَتَّلْنَاهُ تَرْتِيلًا وَلَا يَأْتُونَكَ بِمَثَلٍ إِلَّا جِئْنَاكَ بِالْحَقِّ وَأَحْسَنَ تَفْسِيرًا اور حاصل جواب ساتہ منع
قبح نزول کذائی کی ہے اور بیان [illegible] فائدہ تثبیت فواد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اور تربیت شیر خوارگان امتکا اور بیان کرنا اس امر کہ خاصہ اس کتاب کا نزول
کذائی ہی اور شاہد اسکی اہل علم مین بلکہ یہ نعمت تنزیل موجب سجدات شکر ہی اور صحابہ کرام
بہی تنزیل کلام الہی کو بڑی احسانات الہی سے شمار کیا ہو اور کہا ہی کہ ہم لوگ پابندی
شریعت کی نہ ہتی پس اگر اس صورت سے ہمین یہ شیر شریعت نہ پلایا جاتا تو ہم متحمل اسکے
نہوتے اور یہی صحیح ہی دیکہو یہود نے وقت نزول توریت کیا وجود طلب کیس صورت
سے مانا تہا پہاڑ سر پہ کہڑا کیا گیا تہا جب ناچار ہوکر قبول کر لیا تہا اور قریش کا
کیا ذکر تہا البتہ طلب اور غیر طلب کا فرق بیشک ہی نکتہ شروع بیان تنزیل درس
دس سے ہے اور تیرہوین درس پر ختم اگر دس اور تیرہ کو جمع کرو تیئیس ۲۳ برس مدت
نزول کلام مجید کیطرف اشارہ نکلی **دلیل سوم** درس۔ ۱۱ مین ہی یہان وہ
وحشی کی سے ہوٹون الخ اور پیدائش کے سولہوین باب کی ورس ۱۲ مین نسبت
اسماعیل علیہ السلام کی مذکور ہی وہ وحشی آدمی ہوگا اوسکا ہاتہ سبکے اور سبکے ہاتہ اوسکی خلاف
ہونگے اور وہ وحشی نعوذ باللہ من التحریف یعنی اسماعیل علیہ السلام عربی اللسان تہے اور کلام اللہ
اور کلام محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عربی ہی نہ ایلی مسیح اور نہ زبان مسیح علیہ السلام
دلیل چہارم درش ۱۲-۱۳ مین بیان ہجرت بسوی آرام گاہ یعنی مدینہ منورہ ذکر دلیل
پنجم درس ۱۶ مین [illegible] دیکہو ہونٹوں مین بنیاد کیلئی ایک پتہر رکہونگا ایک آزمایا ہوا
پتہر کونے سرے کا الخ اور بشارت دانیال تجریہ مین بہی بسبب صفت مہمنیت کے یہی لفظ
آیا ہے وہ قمر اور کعبہ شریف کو بنیاد حنقوق علیہ السلام نے بشارت توریہ مین کیا ہے

اور حضرت [illegible] ہے وہ پتھر ہیں معماروں نے رد کیا تھی کونے کا سرا ہوا ہیں بالتحقیق پتھر [illegible] اس بشارت میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں کہ بعثت آپ کی گویا کعبہ شریف کی سے ہوئی ہے **دلیل ششم** اس بشارت کی چند درسوں میں بیان تادیب عام ہی اور وہ دین محمدی میں ہی ہے **دلیل ہفتم** ورس الاسے آخیر تک نامہ فتوحات فاروق کا ذکر ہے اور آپکی ایک کرامت عہد خلافت کا یہ کلمات جب مہلک تازیانہ بیچ سے ہوگی چلیگا الخ بیان ہی اور اس کرامت کو حضرت مولنا مرشدنا و ہادینا قطب العارفین سند الواصلین امام المحدثین سند المدققین حضرت مرشدی اسمی حبیب آلہ مولنا شیخ محمد حاجی [illegible] قدس سرہ نے مثنوی معنوی میں یہ اشعار نقل کیا ہے

نظم

ان یکی روزی امیر المومنین
پوشش انصاف در بر کرده بود
بود [illegible]
بود میزان العمل [illegible]
اینقدر تاخیر [illegible]
اینقدر [illegible]
با هزاران [illegible]
غیرت حق [illegible] جوش و خروش
گردن [illegible] از سرش [illegible] جدا
مستعد شده [illegible]
[illegible] تاریخ [illegible]
گردن ان شاه روم [illegible] شکست

[illegible] عدالت شاه دین
[illegible] کلای سران ایران و روم
[illegible] جان بود [illegible] نقش [illegible]
[illegible] ندیده زیر مهرش [illegible]
اینقدر گستاخی نائب خدا
[illegible] رگ جانش [illegible]
[illegible] مقبول [illegible]
[illegible] کرد در [illegible]
نائب [illegible] دست من دست خدا
چون رسول روم [illegible] روم
بود قیصر [illegible] ان [illegible]
[illegible] ان دست [illegible]

هیبت حق سایه بر سر کرده بود
الغرض [illegible] بهر [illegible]
جمله [illegible] اوراق دفتر [illegible]
گفت با بانگ بلند [illegible]
اینقدر تاخیر در احکام رب
طایر [illegible] قفس [illegible]
بانگ زد با غصه [illegible]
سمت قیصر ضرب [illegible]
بعد ازان [illegible] خواست [illegible]
رفته [illegible]
ناگهان [illegible] شد [illegible]
[illegible]

اور درس سولہہ مین سفر شام فاروقی کا بیان ہے صلک تازیانہ دو معنون سی اسجگہہ
استعمال کیا ہی ایک معنی مشہور اور تطبیق اور بیان اسکا ابہی ہوا دوم معنی صاحب عدل
وداد قامع کفر رافع دین فارق بین الباطل والیقین ذرہ الیہ ثم الفاروق رضی الله
عنہ اور یہہ معنی اس درس سولہ مین اثبات کیا ہی اور باعث سفر یہہ ہی تہا کہ جس وقت
صحابہ کرام رضوان الله علیہم اجمعین خیمہ زن ارض مبارک بیت المقدس پر ہوے شہر والون
نی دروازے بند کرکے لڑنا شروع کیا چند روز لڑے آخر محاصرہ سے تنگ ہوکر
اپنی پیشوا کی پاس آئی اور اوس سے اپنی تکلیف اور سرگردانی بیان کی وہ صبح کو دیوار قلعہ
پر آکی مسلمانون سے متوجہ ہوا اور یہہ کہا تم جانتی ہو یہہ شہر بلد الله اور حرم محترم الہی
اور ارض مقدس اسی شہر کا نام ہے اور ہمیشہ سی یہہ شہر معزز ہا اور اس شہر کو اب کوئی فتح
نکریگا سوای ایک شخص کی جسکی صورت سی ہم واقف ہین اگر حاکم تمہارا وہی ہے تو ہمکو
دکہلادو کہ ہم دروازے کہولدین اور اگر تمہارا حاکم وہ نہین تو اگر سو برس تم پڑی رہو تب بہی
یہہ شہر تمہاری قبضہ مین نہ آئی کا صحابہ کرام رضی الله عنہم نے حضرت خالد کو جو شبیہ حضرت
عمر رضی الله عنہ کی تہی پیش کیا اوسنے غور سی دیکہا اور دیکہنے کے بعد کہا یہہ وہ نہین
ہین کسی جگہہ فرق تہا پا گیا اور بی فکر تہی تمام لوٹ کی چلا گیا صحابہ کرام نے اس بات کی
ایک عرضی خدمت شریف امیر مین روانہ کی آخر کار بعد مشورہ و قرارداد عزم سفر شام
کیا اور راہی سفر شام ہوی اور منازل طی کرکے شہر بیت المقدس پر پہونچی اور اوسکے
پیشوا اونکی نی جمال فاروقی دیکہہ کر دروازے شہر کے کہولدئے اور صحابہ کرام انسے آکر
یقوم ادخلوا الارض المقدسۃ التی کتب الله لکم ولا ترتدوا علی ادبارکم فتنقلبوا خسرین کو پڑہتے
ہوی شہر مین داخل ہوے والحمد لله دلیل مثلثم فتارت سیالہ کتاب پیدایش باب
۴۹ یعقوب نے اپنی بیٹون کو بولایا اور کہا اپنی تو اکہٹا کرتا کہ مین اوسکے جو پچہلی دنون
مین تم پر بیتیگا خبر دون درس ۱۰ یہوداہ سے ریاست کا عصا جدا نہو گا اور نہ حاکم

اوسکی پانون کی درمیان سے جاتا رہیگا جب تک کہ سیلانہ اوی اور قومین اوسکے
پاس اکٹھی ہونگی دوسری مقدمہ مین ثابت ہو لیا ہی کہ زمانہ اخیر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کا ہی یعنی خاتم النبیین آپ ہین مسیح علیہ السلام اور یحیی دونون بھی زمانہ اخیر کی اور نیز یہود
مین بعد غضب واحد یعنی انکار رسالۂ عیسی علیہ السلام فی الجملہ حکومت اور آزادی باقی تھی
عرب مین خیبر وغیرہ حصون عدیدہ مستقلہ رکھتی تھی مگر بعد غضب علی غضب یعنی بعد انکار رسالہ
آنحضرت علیہ السلام مثل انکار رسالۂ عیسوی حکومت و آزادی مطلقاً تمام روی زمین پر سے یہود کے
مٹ گئی اور تمام دنیا کی زمین پر بطور رعیت آباد ہین

چوتھی فصل سن ولادت

نبوی کے ثبوت کے بیان مین بشارت میلادیہ مکاشفات یوحنا باب ۱۶ ورس ۱۷ ایسے
ساتوین فرشتے نے اپنا پیالہ ہوا مین انڈیلا تب آسمان کی ہیکل کی تخت کی طرف سے
ایک بڑی آواز یہ کہتی ہوئے نکلی کہ ہو چکا ۱۸ تب آوازین اور گرجین اور بجلیان ہوئین
اور بھونچال آیا ایسا کہ جب سے آدمی زمین پر ہین ایسا بڑا سخت بھونچال کبھی نہ آیا تھا ۱۹
اور وہ بڑا شہر تین ٹکڑے ہو گیا اور قومون کی شہر گر گئی اور بڑی بابل خدا کی حضور یاد آئی
تاکہ اوسے اپنی شدت قہر کی مے کا پیالہ پلادی ۲۰ تب ہر ایک ٹاپو ٹلکی غائب ہو گیا اور پہاڑ
کہین پائی نہ گئے ۲۱ اور آسمان سے آدمیون پر من من بھر کے اولے گرے اور اولون کی
آفت سے آدمیون نے خدا پر کفر بکا کیونکہ اوس اولی کی نہایت ہی سخت آفت تھی تقریر
۱۷ مین ہے کہ وہ ہو چکا یعنی نور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عالم مین ظہور فرمایا
اور وہ ظہور دو دفعہ ہوا مرتبہ اول اپنی والدہ ماجدہ حضرت خاتون آمنہ کے شکم مبارک سے مین
اور مرتبہ دوم اس عالم مین اور ظہور ثانی چونکہ باعتبار آنحضرت کی مقدم تھا اوسکو بھی مقدم کیا
اور فرمایا تب آوازین اور گرجین الخ اور از کعبہ شریف و تمام عالم آگ ہوئی و بھونچال اس سے زیادہ کیا ہوگا کہ چودہ کنگرے قصر کسری کے
گر گئے اور مکان بھی شق ہو گیا اور اصنام بھی جا بجا سے گر پڑے اور آتش فارس بھی بجھ گئی کسری کے تخت نیچے گرا اور بڑے بابل کی خرابی
کا زمانہ قریب آیا اور حضرت عمر کے زمانہ مین یہ شہر خراب ہوا اور ظہور اول مین جو نایاب آنحضرت تھی گو ظہور

تو تباہی موخر فرمایا گر فرمایا اور آسمان سے آدمیون پر من من بہر کے اونکی گہری اور مالون کی
آفت سے آدمیون نے خدا پر کفر بکا اور اس فقرہ مین بیان واقعہ اصحاب فیل کا ہی اور سورہ فیل مین انہین
کا بیان ہی اور بیان اس واقعہ عبرت انگیز کا یہہ ہی کہ ابرہہ شاہ یمن نی ایک کنیسہ بنام قلیس صنعا
مین بنا کر ارادہ کیا تہا کہ حج اوسکا ہوا کرے اسی اثنا مین ایک شخص نی قبیلہ کنانہ سے
اوسمین رات کو بول و براز کیا بعد واقفیت اس شخص کے اوسنے یہ قسم کہا کہ مین
کعبہ شریف کو منہدم کرونگا اور اسی ارادہ خبیث سے لشکر کشی مکہ معظمہ کو کی اور
اوسکے ہاتہی بہت تہی اور سردار اونکا محمود نامی ایک فیل تہا پس حد حرم کے قریب
پہونچ کر چاہتا تہا کہ داخل حد حرم محترم ہو اور اس فیل کو آگی رکہتی تہے ناگاہ اوس منزل
مین اوسنی مونہہ پہیرا اور قدم آگی نہ اوٹہایا اور بیٹہ گیا ہرچند اوسکو مارا اور زخمی کیا مگر
اوس طرف قدم نہ بڑہایا اگر اور طرف کو لیجاتی تو دوڑا جاتا اور حرم کی طرف کو قدم نہ اوٹہاتا مگر وہ
مردود باوجود اس خرق عادت ظاہر و باہر کی نہ سمجہا آخر الامر حامی حرم محترم نی پرند بیشمار بہیجے
ہر ایک کے پاس تین سنگریزی تہے ایک ایک منقار مین اور دو دو نون پنجون مین اور اون
طایرون نی لشکر کی سر پر آکر چہرہ کی بہار کرنی شروع کی ایسی نشانہ باز تہی کہ جسکی
مارتی تہی سر مین گہسکر پاخانی کے رستی نکلجاتی اسیطرح اونہون نے اس چہرہ الہی سے
اوس تمام لشکر کو ہلاک کیا ایک شخص مخبر بچکر بادشاہ کے پاس پہونچا جب خبر دی چکا اور اوسنی
پوچہا کہ وہ کیسی جانور تہے ایک جانور کہ گویا ملک الموت اوسکا تہا اوسکی سر پر اوڑ رہا تہا
اوسنے اس جانور کو دیکہہ کر کہا ایسی جانور تہے اوسی وقت اوس جانور نی وہ سنگریزہ
جو نام زد اوسکے تہا مارا اوسے ہلاک کیا اور گو یہہ سنگریزی چہرہ کی ہی برابر تہے مگر توپ
گولی کا کام دیتے تہی اسے سبب سی بلعتبار عظمت باطنی انکو من من بہر کے اوسے
فرمایا اور یہہ قصہ زمانہ حمل سید الرسل مین ہوا ہی اور یہہ خرق عادت دو جہتین سے
ایک جہت سے حرمت محترم سی علاقہ رکہتا ہی اور دوسری جہت سی حرمت سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

اور تماشا ہے کہ باتھی فرمان بردار الہی ہے بنام حبیب ہی مشہور تھا گنتہ جیسی کہ تاریخ ولادت
مسیح علیہ السلام سی سنہ عیسوی لی جاتی ہین ولادت محمدی سے بہی سن محمدی شمار ہونے
چاہیی تہین لیکن بعام الفیل مشہور ہوئی سن محمدی کتاب سعیاہ علیہ السلام کی موافق
سن ہجری ہین **پانچوین فصل** بشارت فب میلاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان
مین **پہلی سند** بشارت میلاد محمدیہ صحیفہ حبقوق علیہ السلام باب ۳ درس ۳ خدا
تیمان سی اور وہ جو قدوس ہی کوہ فاران سے ایاش اسجگہہ خداوند کریم کی آنا اوسکی رسول
کی بعثت ہی اور فاران مکہ معظمہ کا نام ہی خلاصہ تواریخ نا.. فضل اسماء مین ہی اور نام رکھا
گیا فاران اور پیدائش کی اکیسوین ۲۱ باب مین اسماعیل علیہ السلام کے حق مین مسطور ہے
درس ۲۱ اور وہ فاران کی بیابان مین رہا اور وہ باتفاق ... مین رہتی تہی اور تہامہ
سی تیمان ہوا اور تہامہ نام مکہ معظمہ کا ہی قاموس مین ہی تہامۃ بالکسر[1] مکۃ شرفہا اللہ
تعالی اور طیبہ حرم مدینہ ہے م اوسکی شوکت سی آسمان چہپ گیا اور زمین اوسکی حمد سے
معمور ہوئی ش یعنی احمد حامد محمد و محمود و صاحب لواء حمد صلی اللہ علیہ وسلم بعدد
البری والنوری والثری پیدا ہوی م ۴ اوسکی چمکاہٹ نور کی مانند تہی ش بیان نور
میلاد نبوی ہے شفاء مین بیان آیات وقت ولادت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم مین ہے
ومارایتہ[2] من النور الذی خرج معہ عند ولادتہ ومارأتہ اذ ذاک ام عثمان بن
ابی العاص من تدلی النجوم وظہور النور عند ولادتہ حتی مانظرت الا النور م یہ وہان
بہی اوسکی قدرت پردہ تہی ش ظہور قدرت الہی بظہور نور احمدی شب
معراج مین ہوا کہ نور عرش بہی نور احمدی سے مقابل نہو سکا م درس ۵ مری
اوسکی آگی آگی چلی اور اوسکے قدمون پر آتشی وبا روانہ ہوی ش ہلاکت عامہ
خاص اور عام دونون بہ برکت قدم نبوی اس عالم سے اوٹہائی گئین م درس ۶
وہ کہڑا ہوا اور اوسنی زمین کو لرزا دیا اوسنے نگاہ کی اور قومون کو پراگندہ

[1] تہامہ زیر تا کی ساتہہ نام مکہ کا ہی ۱۲ منہ [2] انہین آیات سی وہ کہ دیکھا عثمان بن ابی العاص کی ماں نی بالکل ... اور ستارون سی آپ کی ولادت کی وقت یہانتک کہ سوای نور اور کچھ نظر نہ آتا تہا ۱۲ منہ

اور قدیم پہاڑ ریزہ ریزہ ہو گئے اور پرانی پہاڑیان اوسکے اگے دہس گئین اوسکے
قدیم راستہ ابہی ہین، مین نے دیکہا کہ کوشان کی خیمون پر بپت تہے اور زمین مدیان
کی پردی کانپ جاتی تہی شن ذکر مین تقدم زمانی نہین ہے بلکہ تقدم رتبہ کا لحاظ
ہے یعنی وہ کہڑا ہوا اور اوسنے زمین کو لرزا دیا گو معنی اسکے رعب عامہ اور خوف
ہی کہ جس سے زمین بہی ہل جاوی اور اپنی عقل کہو بیٹہے لیکن ظہور مصداق بعینہ اسکا جبل احد
ظہیرہ پر ہوا اور ہلنا پہاڑ کا ہلنا خیمہ کا ہی اور اس جبل احد پر آپ اوسوقت کہڑی ہی قولہ
اوسنے نگاہ کی الخ ظہور اسکا یوم الاحزاب ہوا قولہ قدیم پہاڑ ریزہ ریزہ ہو گئی اور پرانی
پہاڑیان اوسکی اگے دہس گئین شن مراد پہاڑ سے وہ شرایع ماتقدم ہین جو کسی پہاڑ پر عطا
ہوئین مثل شریعت موسوی اور پرانی پہاڑیان صحف انبیاء کرام علیہم السلام اور بوجہ اسکی
کہ شریعت اونکی پہاڑ پر عطا ہوئی تہی اونکو پہاڑیان کرکی تعبیر کیا گو پہاڑ سی بروہ صحیفہ
نہ ملا ہو اور دہس جانا اونکا منسوخ ہو جانا احکام اونکی کا ہے اور منع ہونا مطالعہ اونکی
کا مگر بضرورت شعر نہ از لات و عزی بر آورد گرد * کہ توریت و انجیل منسوخ کرد * مین
اسی کا بیان ہے تنبیہ اس فقرہ سے ثابت ہو گیا کہ خواتم نبوت نبینا صلی اللہ علیہ وسلم
سے نسخ شرایع ماتقدم ہے وللہ الحمد قولہ مین نے دیکہا کہ کوشان کی خیمون پر بپت تہی
اور زمین مدیان کی پردی کانپ جاتی تہے شن مدیان اگر اصل مین مداین ہے تو اوسکے پردی
اسی شب میلاد مین اس عالم ظہور مین کانپ گئی جسکی سبب سے زلزلہ ایوان کسری مین
آیا شعر چو صیتش در افواہ دنیا فتاد * تزلزل در ایوان کسری فتاد * اسی ارہاص نبوی
کو یہان فرماوی ہے اور اگر اصل مین مدین ہے یعنی مدین شعیب علیہ السلام جہان حضرت موسی
چند سال مقیم رہے اور رسالت لوٹتے وقت وہان سے عطا ہوئی تو ہلنا اور کانپنا اوسکے
پردون کا وہی نسخ ہونا شریعت موسوی کا ہے اور اگر حقیقت مین یہہ کلمہ مدیان
ہے اور کسی شہر ثالث کا نام ہے تو البتہ وہان بہی زلزلہ وغیرہ شب میلاد مین ہوا ہوگا

Marfat.com

اور کاشان توران مین ایک شہر ہے اور وہان بھی زلزلہ ہوا ہوگا۔ ۵ گیا تو ندیون سے بیزار تھا ای خداوند کیا دریاؤن پر تیرا قہر تھا کیا سمندر پر تیرا غضب تھا کہ تو اپنے گھوڑون پر اور فتحیابی کی گاڑیون پر سوار ہوا ۹ کمان تیری بالکل ننگی کی گئی جیسا کہ تو نے فرمایا ان قومون کے ساتھ قسم ہی کی۔ ش۔ حضرت جبرئیل اور میکائیل علیہما السلام فرشتہ مقرب ہین اور یہ دونون اللہ با امرہم ولفظ اون ملایک کی شان مین ہاتھ ہے اور ظہور صفات الٰہیہ مثل احیاء و اماتت و رزق فیضان و اعجاز فرشتگان مین زیادہ ہے یعنی یہہ ان کامون پر مقرر ہین عزرائیل قبض ارواح پر اسرافیل احیاء و بیہوشی و ارزاق ارواح و فساد عالم پر جبرئیل امانت داری وحی و مدد رسل پر اور میکائیل بارش پر ایسی وجہ سے جو انکو قرب خدا ہی زیادہ ہے اونکی کامون کو اللہ پاک کی طرف نسبت کرتی ہین جیسی کہ حضرت مسیح علیہ السلام سے ابرا کمہ و ابرص و احیاء اموات ہوتا تہا تو گو وہ یقیناً بحکم الٰہی محی و ممیت تہا مگر آخر معجزہ تو انکا ہی شمار ہوا اور مسیحای وقت مثل ہونی ایسی ہی یہان سوار ہونی حضرت جبرئیل علیہما السلام اور اور ملایک کو ساتھہ سوار اللہ عز وجل کی طرف نسبت ہے اور یہہ دونون صاحب روز بدر سوار تھی نہ اور مضمون اس تمام فقرہ کا یہہ ہے کہ پہلی زمانہ موسوی مین تو خشکی سمندر وغیرہ کی تہہ سوار ہوئے تھے اب بہی کیا ویسا ہی ارادہ ہے ۶ تو نے زمین کو چیر کر اوسکی ندیان کر دیا۔ ش۔ وادی سماوہ جو ہزار برس سے خشک تہی جاری ہوئی ۷ پہاڑون نے تجھے دیکھا اور کانپ گئی ش مظاہر اسکا احد وغیرہ ہے ۸ پانی کے باڑھ بہی گذر گئی ش خشکی بحیرہ طبریہ کی اگر مصداق اسکا قرار دیجیے تو بجا ہے اور وادی سماوہ کا جاری ہونا اور بحیرہ طبریہ کا خشک ہونا شب میلاد نبوی معلوم مین ہوا ہے ۸ گہراؤ نے اپنی آواز بلند کی اور اپنے ہاتہہ اوپر کو اوٹہای ش گہراؤ کعبہ معظمہ اور وقت میلاد شریف صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ معظمہ کی چارون گوشون سے یہہ آواز ہوئی قد جاءکم رسول من انفسکم آیا ہے

Marfat.com

تمام قریش گبہرا گئی ام ااسعیرح ادر جانوری اپنی مکان مین ٹہر گئی تیہرے تیرون کی
روشنی کی باعث جواڑی اور تیری ... کی چمکاہٹ کی سبب ش گو معنی اس کلام کی
بیان شدت حرب ہے مگر مظہر بعینہ یہی اسکا غزوہ خیبر کی منزل صہبا مین حضرت
علی رضی اللہ عنہ کی لئی اور بروز غزوہ خندق علی بعض الروایات حضرت سرور عالم
کی لئی اور قصہ تصدیق آمد قافلہ قریش مین تو رد و شمس و حبس شمس دونون ہوا
او بیان ان تینون معجزون کا یہہ ہی بیان معجزہ اول جنبری مدارج النبوت مین ہی اور
ایک وقائع اس غزوہ سے یہہ ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر سے رجوع فرماکر
صہبا مین خیمہ زن ہوی اور حضرت صفیہ ام المومنین کی ساتہہ زفاف کیا اسی منزل مین
بعد نماز عصر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک کنار حضرت علی رضہ مین تہا کہ آثار
وحی انحضرت پر ظاہر ہوئی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نی نماز عصر ادا نکی تہی اور زمان
وحی کا غروب افتاب تک دراز ہوا بعد غروب آفتاب کی آثار نزول وحی منقطع ہوی اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس عالم کیطرف متوجہ ہوی پس حضرت علی رضہ سی
استفسار ادای نماز عصر فرمایا حضرت علی رضہ نی عرض کیا کہ مین نی نماز عصر ادا نہین کی پس
آپنی واسطی نماز حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی دعا کی کہ الہی علی تیری اور تیری رسول کی اطاعت
مین تہا افتاب کو اوسکی واسطے لوٹا دی تاکہ نماز عصر ادا کری پس خداوند کریم نی بصدقہ دعای حبیب
علیہ الصلوۃ والتسلیم افتاب کو بعد غروب طالع فرمایا کہ شعاع اوسکی پہاڑون اور جنگلون پر پڑی اور
خلق نی اپنی آنکہون سے دیکہا اور حضرت علی رضہ نے وضو کیا اور نماز عصر ادا کی اور معجزہ
حبس شمس بروز خندق بہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز عصر کی لئی روایت
کیا گیا ہی مگر مشہور یہہ ہی کہ آپ نے بعد غروب نماز عصر قضا کی ہی اور بیان معجزہ
سوم یہہ ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی صبح شب معراج کی حال معراج بیان
کیا اور فرمایا کہ قافلہ قریش شام سی آنیوالی کو مین نی راستی مین دیکہا اور یہہ نشان یہہ

بیان کیا کہ اوسوقت ایک اونٹ بہاگ گیا تھا بعض نا قے
والے اوسکے پیچے دوڑتے تھے قریش تے اوسوقت کہا کہ ہم
بتلائیے کہ وہ قافلہ کب تک یہاں ہو پہنچے گا آپنے فرمایا چہارشنبہ
کے دن چہارشنبہ کو قریش بانتظار آمد قافلہ تھے اور دن قریب غروب
کے ہوا اور قافلہ نہ آیا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی ایک
ساعت دن اور بڑھ گیا اس عرصہ میں وہ قافلہ آگیا اور اس حدیث کو
یونس بن ابی بکر نے مغازی میں ابن اسحاق سے روایت کی ہے اور غزوہ
خیبر اور غزوہ خندق یوم نیزہ بازی اور تیر اندازی تہا ہے اور [illegible]
[illegible] ہی ہم اور آدمی دیر اوسکی حرکت میں ہی توقف رہا ہوگا [illegible]
کے ساتھ زمین پر کھچ کر گیا تیسرے نہایت عظیم ہے کے تو ہوں [illegible]
ہے ۱۳ اپنے قوم کو رہائی دینے کے لئے [illegible] ان اسیے مسیح کو رہائی
دینے کے لئے نکل چلا سش ذکر ہجرت ہے اور مسیح آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم اور وہی تیرہوین آیت ہے تو بنیاد کو گردن تک ننگا کرکے
شریر کی اہر کی سر کو کچل ڈالے گا سش بیان فتح مکہ معظمہ اور [illegible]
معظمہ اور قید گردن تک ننگا کرنے کی بوجہ قبولیت ایمان ہے
[illegible] آیت حبل [illegible] البلاد سے معلوم ہوتا ہے [illegible]
[illegible] ہے اور شریر بوجہل اور اس دعوی کا ثبوت آنحضرت [illegible]
اللہ تعالی آماوے گا نکتہ [illegible] فرمایا ہے الا
تنصروہ فقد نصرہ اللہ اذ اخرجه الذین کفروا ثانی اثنین اذ هما فی الغار اذ
یقول لصاحبه لا تحزن ان اللہ معنا [illegible] رسول اللہ کی
مدد کی اللہ نے جسوقت اوسکو نکالا کافروں نے دو [illegible]
جب دونوں سے گئے غار میں جب کہنے لگا اپنے رفیق کو تو غم نہ کھا اللہ [illegible]

ساتھہ ہے یہہ آیت بیان ہجرت مین ہے اور اس آیت سے
معلوم ہوتا ہے کہ ہجرت ہے باعث فتوحات ہے اور ان صحیفون
سے بہی یہی مضمون ثابت ہوتا ہے بشارت جلیلہ بدریہ مین اسی ہجرت
کو نصرت غزوہ بدر کی وجہ قرار دی ہے اور یہان اسی ہجرت کی
ساتھہ فتح مکہ معظمہ کو ذکر کیا ہے اور انہین دونون غزوون پر گویا
کہ مدار کار نصرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تہا پہلی کے شان مین
لِيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْ بَيِّنَةٍ وَيَحْيَىٰ مَنْ حَيَّ عَنْ بَيِّنَةٍ نازل ہے اور دوسری
مین سورہ اذا جاء نصر اللہ والفتح وارد دوسری سند بشارت سے
زبور ۹۷ خداوند سلطنت کرتا ہے زمین خوشی کری ہووے بڑے
جزیری شاد ہوویں ۲ بدلیان اور کالی گہٹا ٹین اوسکے آس
پاس ہین صداقت اور عدالت اوسکی تخت کی بنیاد ہین ش
طرز بیان اور قرائن سے ثابت ہے کہ یہہ بشارت ہے اور استقبال بزمانہ
حال بلکہ بزمانہ ماضی بوجہ یقین اکثر تعبیر کرتی ہین بشارت جلیلہ بدریہ مین بابل
کی خرابی کی نسبت یہہ فقرہ ہے پہر اوسنے بات بڑہا کے کہا
بابل گر پڑا گر پڑا اور اوس فقرہ مین خرابی بابل کو جو صدہا برس کے
بعد اس بشارت سے ہوئی بصیغہ ماضی بوجہ یقین تعبیر کیا اور ایسی ہی اور
بہت جگہہ ہین اب بعد تمہید مقدمہ بذا اسنی سلطنت خداوندی مشعر رسالت بنجہ خلافت
مرضیہ کی ہی اور یہہ دونون امر بشارت بذا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین ہی مجتمع
ہین اور نیز فقرہ خداوند سلطنت کرتا ہے اور فقرہ دوم چہوٹے بڑے کہلے جزیرے
شاد ہووین رسالت عامہ کو بیان فرماوے ہین اور رسالت عامہ بہی آپ ہی
صادق ہے کہ آپ رسول الثقلین مین درس دوم بدلیان الخ مین ہمان سحرہ سحابی

Marfat.com

سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی اور وہ یہی تہا کہ آپ کی سر پر بدلی سایہ کیے رہتی تھی
یعنی اظلال ہی شفا میں بیان آیات عند مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں ہی و
من ذلک اظلال اللہ تعالی لہ بالغمام فی سفرہ یعنی انہیں آیات سے ہی سایہ کرنا اللہ تعالی
کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بادل سے سفر میں وفی روایۃ ان خدیجۃ ونساءہا
راینہ لما قدم وملکان یظلانہ فذکرت ذلک لمیسرۃ فاخبرہا انہ رای ذلک منذ خرج
معہ فی سفرہ یعنی ایک روایت میں ہی کہ خدیجہ اور اونکی اور عورتوں نے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کو وقت مراجعت سفر شام سے دیکہا کہ دو فرشتے آپ پر سایہ کر رہی ہیں
پس خدیجہ رضی اللہ عنہا نے اس امر کا میسرہ سے ذکر کیا پس میسرہ نے کہا کہ تمام سفر میں جب سے میں
ساتھ گیا تہا یہ امر دیکہا ہی وقد روی ان حلیمۃ رات غمامۃ تظلہ وہو عندہا اور
تحقیق روایت کیا گیا ہی کہ حلیمہ اپکی دائی نے دیکہا ایک بدلی کو کہ آپ پر سایہ
کر رہی تہی اور آپ اسوقت حلیمہ کی ہی پاس تہی اور فقرہ دوم درسرح وم عدالت الخ
اپکی دونوں خلیفوں ابو بکر الصدیق اور عادل عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہی اور حضرت
صدیق بمنزلہ ہارون علیہ السلام کی تہی اور حضرت عمر کی شان میں وارد ہی کہ اسلام عمر سے
شوکت اسلام بڑہی اور اونکی اخیر وقت تک برابر دبدبہ اسلام بڑہتا رہا اور دونوں آپکی
تخت پر یعنی منبر اپکی پر جانشین ہوئی اور اون دونوں صاحبوں کی انتقال کی پیچہی
بعض قسم کی بند و بست میں فرق آگیا اور اطلاق زید عدل مشہور ہی م ۳ ۔ اپکی
آگ اوسکی آگی جاتی ہے اور اوسکی دشمنوں کو ہر طرف جلاتی ہی ش آپکی دشمن
شیاطین اور آگ شہاب ثاقب شفا میں بیان آیات مولد نبی صلعم میں ہی ومن ذلک
حرسۃ السماء بالشہب اور انہیں آیات ولادت سی حفاظت آسمان کی ساتھ
شہاب ثاقب کی م ۔ نہ اوسکی تجلیوں نے عالم کو روشن کیا زمین دیکتی ہی کہ
آگی ش فقرہ اول میں اوس نور کا بیان ہے جو وقت ولادت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

ظاہر ہوا آیات مولد نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین شفا مین ہے وما راتہ من النور الذی خرج
منہ عند ولادتہ ترجمہ بعض آیات سے دیکہنا آپکی والدہ کا ایک نور کا جو آپ کے ساتہہ
ظاہر ہوا وما راتہ اذ ذاک ام عثمان بن ابی العاص من تدلی النجوم وظہور النور عند ولادتہ حتی
ما تنظر الا النور ترجمہ اونہین آیات سے ہے وہ شی کہ دیکہی عثمان بن ابی العاص کے
مان نے لٹکنے اور نزدیکی ستارون اور ظہور نور سے آپکی پیدائش کے وقت یہانتک
کہ سوای نور کے اور کچہ نظر نہ آتا تہا وقول الشفاء ام عبد الرحمن بن عوف لما سقط علیہ السلام
علی یدی واستہل سمعت قائلا یقول رحمک اللہ وضاء لی ما بین المغرب والمشرق حتی نظرت
الی قصور الروم ترجمہ اور اونہین آیات سے ہے وہ کہنا ام شفا مادر عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ
کا کہ جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مین نے اپنے ہاتہون پر لیا اور آپ رونے لگے
سنا مین نے ایک قائل سے کہ کہتا تہا رحمک اللہ اللہ تجہپر رحم کرے اور روشن ہوا میرے
لیے مشرق سے مغرب تک یہانتک کہ مین نے محل روم کے دیکہے اور فقرہ ثانی مین اوس زلزلہ
عالم کا بیان ہے جس سے ایوان کسری متزلزل ہوا شفا کی فصل مذکور مین ہے وما جرے
من العجائب لیلۃ مولدہ من ارتجاج ایوان کسری وسقوط شرفاتہ وغیض بحیرۃ طبریہ وخمود
نار فارس وکان لہا الف عام لم تخمد ترجمہ اور اونہین آیات سے ظہور عجائب کا جو شب میلاد
نبوی مین ظاہر ہوے ہلنا محل کسری کا اور گرنا کنگرون اوسکے کا اور سوکہ جانا بحیرہ طبریہ کا اور
بجہنا آگ فارس کا اور ہزار برس سے نہ بجہی تہی مہ ۵ پہاڑ خداوند کی حضور سے موم کی مانند پگہل
گئی ساری زمین کے خداوند کے روبرو ش آپکی اعضاء مبارک کے نقش پتہرون مین ہو جاتی تہی
معجزہ خندق مین خندق کہودتے وقت ایک پتہر کسی سے نہ ٹوٹ سکا آپ ہی نے اوسی
توڑا یہہ اثر قوت باطنی ہی کا تہا اور زمین تو قصہ سراقہ مین نگہل گئی اور اسیلئے اوسکی گہوڑی
کو دہنسا ہی لیا تہا اور آپ کے خلیفہ ثانی عادل عمر رضی اللہ عنہ سے بہی کرامت اطاعت
زمین ہوئی ہے اور وہ بہی آپکا معجزہ ہے اور وہ قصہ بوڑہیا کا لکہا ہے کہ زمانہ خلافت عمری

Marfat.com

مین وہی ایک بڑہیا کی زمین مین خشک ہوگیا اور وہ بیچاری بڑہیا خدمت مین امیر المومنین
مین حاضر ہوی اور استدعا دیکی زمین سی کیا آپ نے بحکم اللہ عزوجل زمین سے وہی کہو
معلوم درس ۶ - آسمان اوسکی صداقت کی شہادت کرتی ہین اور ستارے امینین اوسکی جلال کو
ہین پس فقرہ اول کا بیان قول قائل رحمک اللہ بیان شفا زمین گذر گیا اور بیان فقرہ دوم
یہہ ہے کہ آپکی پیدایش کے وقت تمام عالم کی سیر کرائی گئی جیسا کہ احادیث مین وارد ہے
بعد ثبوت آپکا جلال ساری خلقت دیکھتی ہی رہ گئی ہم نے شرح سند
جو کہ مدفون ہوتے بت پوجتے ہین اور مورتون پر ہیولی ہین ای ساری معبود تھا اوسی
سجدہ کر دیئے یوم ولادت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ معظمہ سے آواز نکلی کہ رسول اللہ
آئی اور بت سرنگون ہوئے جس سے تمام قریش گھبرائے اور بروز فتح مکہ معظمہ سے
باشارہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوا اور سجدہ کی ساتھ مین اگر اس سقوط کو تعبیر کیجیے
تو بجا ہے اور یہہ بت شیشہ وغیرہ سے مضبوط کیے ہوئے تھے اور یہہ امر زمانہ نبوت اور
قبل نبوت زمانہ ولادت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین ہوا ہے

دوسری سند بشارت میلاد سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

مکاشفات یوحنا باب ۱۲ (۱) اور ایک بڑا نشان آسمان پر نظر آیا ایک
عورت سورج جسکو اوڑہی ہوئی اور چاند اوسکی پانوں تلے اور اوسکی سر پر بارہ ستارون کا
تاج تہا (۲) اور وہ حاملہ تہی اور درد سے چلاتی اور جننے کو اینٹھتی تہی (۳) پہر
ایک اور نشان آسمان پر دکہائی دیا اور دیکہو ایک بڑا سرخ اژدہا جسکے سات سر
اور دس سینگ اور اوسکے سرون پر سات تاج تہے ظاہر ہوا (۴) اور اوسکی دم نے
آسمان کی تہائی ستارے کہینچے اونہین زمین پر ڈالا اور وہ اژدہا اس عورت کے
آگے جو جننے پر تہی جا کہڑا ہوا تا کہ جب وہ جنے تو اوسکے بچے کو نگل جاوے (۵) اور وہ
فرزند نرینہ جنی جو کہ لوہے کا عصا لیکے سب قوموں پر حکومت کریگا اور اوسکا لڑکا

کی آگی اور اوسکی تخت کی آگے اوٹھالیا گیا (٦) اور وہ عورت بیابان مین جہان اوسکی
جگہہ ہی جو خدا نی طیار کی تہی بہاگ گئی تاکہ وہان وی ایکہزار دوسو ساٹھہ دن تک اوسکی
پرورش کرین (٧) پہر آسمان پر لڑائی ہوئی میکائیل اور اوسکے فرشتے لڑی اور
اژدہا اور اسکے فرشتی لڑے (٨) لیکن غالب نہوئی اور نہ آسمان پر اونکی پہر جگہہ
ملی (٩) سو بڑا اژدہا نکالا گیا وہی پرانا سانپ جو ابلیس اور شیطان کہلاتا ہے
اور جو ساری جہان کو دغا دیتا ہے وہ زمین پر گرایا گیا اور اوسکی فرشتی بہی اوسکے
ساتہہ گرائی گئے (١٠) پہر مینے ایک بڑی آواز کو آسمان سے یہ کہتی سنا کہ اب نجات اور
قدرت اور ہمارے خدا کی سلطنت آ گئے اور اوسکی مسیح کا اختیار ہی کیونکہ ہمارے بہائیون پر
تہمت لگانیوالا جو رات دن ہماری خدا کے آگی اونپر تہمت لگاتا تہا گرایا گیا (١١) اور
اونہون نی برہ کی لوہو کی سبب اور اپنی گواہی کے بات کی باعث اوسکو جیت لیا اور
اونہون نی اپنی جانونکو مرنے تک عزیز نہ جانا (١٢) اسواسطے تم اے آسمانون اور
اونپر کی رہنےوالو خوشی کرو افسوس اونپر جو خشکی اور تری کی رہنیوالی ہین اسلیئے کہ
ابلیس بڑی غصّے سے تمپر اوترا کہ وہ جانتا ہی کہ اوسکے لئی تہوڑی مہلت ہی (١٣) اور جب
اوس اژدہی نی دیکہا کہ مین زمین پر گرایا گیا تو اوس نی اوس عورت کو جو فرزند نرینہ
جنی تہی ستایا (١٤) اور اوس عورت کو بڑی عقاب کی دو پر دئی گئی تاکہ وہ اوس سانپ
کی سامنی سی بیابان کو اپنی مقام تک اڑ جاوی جہان ایک زمان اور دو زمان اور
نیم زمان تک اوسکی پرورش مقرر کی گئی (١٥) پہر اوس سانپ نی اپنے منہہ سے
پانی کی ندی کی مانند اوس عورت کی پیچہی بہا دیا تاکہ ایسا ہووی کہ اوسی ندی بہا
لیجاوی (١٦) پر زمین نی اوس عورت کی مدد کی کہ زمین نی اپنا منہہ کہولا اور
اوس ندی کو جو اژدہی نی اپنی منہہ سے بہائی تہی پی لیا اور اژدہا عورت پر غصّے
ہوا اور اوسکی باقی اولاد سے جو خدا کی حکم مانتی اور یسوع مسیح کی گواہی رکہتے

لڑنے کی رسمیں یہ بشارت ولادت سید المرسلین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صاحب
سیف وعصا کی ہی اور آپکی عین ولادت کی وقت کا ذکر ہے اور وہ عورت آپکی والدہ
ماجدہ ہین اور وقت ولادت شریف کی نور نے اونکو گھیر لیا تہا اور تمام مکان نور سے
منور تہا اور بشارت میلاد محمدیہ کی شرح مین سند اسکی شفاے قاضی عیاض سے
منقول ہو چکی ہی اور آپکی ہی سر پر وہ تاج تہا جسمین بارہ ستارہ... یعنی اقطاب
وقت از امام حسن تا امام مہدی رضی اللہ عنہم اجمعین تہے اور وہ تاج رسالت
محمدی تہا اور درد زہ کا آپکی ہی ذکر ہے اور وہ فرزند نرینہ شفیع المذنبین سیدنا
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صاحب سیف وصاحب عصا ہین اور حکومت آپکی
اظہر من الشمس دو جہان کی گویا مالک آپ ہی ہین اور آپہی کو شیطان پلید اور
اوسکی لشکر کی شر سے اللہ جل جلالہ نے بچایا اور حفاظت فرمائی ولہ الحمد الکافی
اور آپکی جید البنی کی وقت سی ہی پہر مار شہاب تاقت کی شیطان لعین پر ہوئی جیسے
گویا کہ نہانی ستارے زمین پر آپڑی — اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وقت ولادت
شریف ایک غیبی مین غائب ہو گئی اور عرش عظیم کیطرف اوٹہالے گئی اور تمام مشارق
ومغارب کو آپکی جمال باکمال سے منور فرمایا گیا اور اپنی ہی بیابان مین یعنی منازل
بنی سعد مین حلیمہ سعدیہ اپنی والدہ رضاعیہ کی گہر اکیہزار دوسو سانٹہ دن جو آپکی
پرورش کے مقرر تہی پرورش پائی اور بعد گذرنی اس مدت کی بعد شق صدر اور
املاء سکینہ کی پوری بارہ سو سانٹہ دن یعنی ساڑہی تین برس کی بعد پہر مکہ معظمہ
مین آپ رونق افروز ہوئی اور اپنی والدہ ماجدہ یعنی حضرت خاتون آمنہ کی آغوش
مبارک مین قیام کیا اور یہ عورت دائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حلیمہ
سعدیہ ہین اور آپکی ہی گوش دراز کو گویا کہ عقاب کی پر دیدی گئی تہی کہ بعد حصول
شرف مرکبیت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی منزل ہو لے کے جاتا تہا اور تمام

Marfat.com

وناقہ بنی سعد کے سواریون سے آگے بڑہ جاتا تہا اور آپکی ہی ایک زمان اور دو زمان
اور نیم زمان یعنے ساڑہے تین برس بیابان بنی سعد مین پرورشش پائی جو
پرورشش کیواسطے مقرر تہی اور آپکی ہی پیدایش کے بعد شیاطین کو جگہہ نہ ملی آسمان
اور میکائیل غزوہ بدر کے دن مثل جبرئیل علیہ السلام کے غزا مین ساتہہ تہے
اور آپکی ہی پیدایش کے ساتہہ سلطنت خداوندی جل جلالہ زمین پر آئی
اور حضرت مسیح علیہ السلام کی سلطنت کا بہی وقت قریب آیا اسلیئے کہ جو
موقوف علیہ نزول تہا وہ ہوچکا اور شیطان بہی تہمت لگانے والا تہا وہ گرایا
گیا اور امت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعد قربانی ذبیح اللہ وابن ذبیحین علیہما
السلام اور بعد تہ شہادت وحدانیت و رسالت کی شیطان سے بازی جیت
لی اور صحابہ نے ہی مرنے کو قبول کیا اور اپنے مالون کو عزیز سمجہا اِنَّ اللّٰہَ
اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَیَقْتُلُوْنَ الآیہ
اسی بارہ مین اللہ جل جلالہ نے نازل فرمایا ہے اور شیطان اب نہایت
درجہ پر غضب ہوا اور پر غضب ہے مگر کیا کر سکتا ہے **مصرعہ**
دشمن اگر قویست مہربان قوی ترست + **شعر** چہ غم دیوار امت را کہ باشد
چون تو پشتیبان + چہ باک از موج بحر آنرا کہ باشد نوح کشتیبان + اور شیطان
نے واقعی کوئی ندی اپنے موتہہ سے بہائی ہوگی تاکہ خاتون آمنہ کو ضرر
پہونچانے مگر اللہ کے حکم سے زمین اوسے نگل گئی اور اوس کا حال
ظاہر نہوا اور اولاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکی امت جو گواہی
دیتی ہین اس بات کی کہ بیشک جیسے مسیح علیہ السلام بے باپ پیدا ہوئے
اللہ جل جلالہ نے مثل آدم علیہ السلام کے اونکو بے باپ پیدا کیا
اور اونکو رسول بنی اسرائیل کیا اور معجزات بینہ اونکو عطا فرمائے اور دو

سچے رسول سے اللہ نے مثل اپنے تمام رسولون کے اونکو بھی یہود کی شر
سے محفوظ رکھا اور شیطان غزوہ بدر مین کفار قریش کے ساتھ ہوکر سید الکفار زار
بنا اور شیخ نجدی کی شکل ظاہر کیا اور کہا لا غالب لکم الیوم من الناس و انی جار لکم
کفار اونکا مددگار بنا اور جب آسمان سے فرشتے اوترنے لگے اور جبرئیل علیہ السلام
اور میکائیل علیہ السلام سوار ہوکر اپنے اپنے لشکر ملائک کو لیکر مدد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی آپہونچے اور عدو اللہ نے جانا کہ اب کچھ بس نہین
چلیگا ایڑیون کے بل ہٹا اور یہ کہکر انی اری ما لا ترون انی اخاف اللہ
چلدیا اور ہم سب سے ازحد جلتا ہے کہ ہم صراط مستقیم پر ہین اور صراط
مستقیم کی طرف بلاتے ہین اور افراط نصاری اور تفریط یہود سے
نکالکر لوگون کو راہ راست پر لاتے ہین گو کسیکو راہ راست پر لانا کسی
شخص کے اختیار مین نہین ہے بلکہ جسکو اللہ ذوالجلال چاہتا ہے وہی راہ راست
پر آتا ہے چنانچہ فرمایا واللہ یہدی من یشاء الی صراط مستقیم فصل
ساتوین اس بیان مین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ملک عرب شہر مکہ معظمہ مین
پیدا ہونگے پہلی سند بشارت جملیہ مدریہ مین ہے النبوة فی العرب یعنی بشارت
دوسری سند بشارت مصطفائیہ مین ہے اور اوسکی بستیان قیدار
کی آباد دیہات اپنی آواز بلند کرینگے سلع کی بستی والی ایک گیت گاوینگے
تیسری سند بشارت تنزیلیہ مین ہے باوجود اسکے خدا نے یہود اوپر نازل کیا
ہے دیکھو مین صیہون مین بنیاد کیلئے ایک پتھر رکھونگا ایک آزمایا ہوا پتھر کونے
سری کا مضبوط نیو والا پتھر اوسپر جو ایمان لاوے اتاولی نکریگا صیہون عرب
عرب ہے اور آباد دیہات ترجمہ ام القری ہے سلع پہاڑ مدینہ منورہ کا ہے صیہون نام ام القری
کا ہے اور بنیاد ترجمہ بنیہ کا ہے اور پتھر مصطفے کا نام ہے توامین ہے البنیہ کعنیة المعیتہ

Marfat.com

اور شواہد ان دعاوی کی اپنے اپنے مواضع مین گذر گئے جو تہی سند بشارت
طلوعی استثنا باب ۳۳ اور یہ وہ برکت ہے جو موسی مرد خدا نے اپنے مرنے سے
آگے بنی اسرائیل کو بخشی اور اوسنے کہا خدا وند سینا سے آیا اور سعیر سے طلوع ہوا
اور فاران کی سنے پہاڑ سے وہ جلوہ گر ہوا آمد الکا سینا سے آنا حضرت موسے
علیہ السلام پر توریت کا نازل کرنا اور اونکو رسالہ عطا کرنا اور لیسے وہ کلام ہونا
اور اللہ عزوجل کا طلوع ہونا سعیر سے حضرت مسیح علیہ السلام پر انجیل کا
نازل فرمانا اور اونکو عطا فرمانا ہے اور اللہ عزوجل کا جلوہ کرنا فاران سے پیدا کرنا
محمد رسول اللہ کا جنکا لقب نور ہے سو فاران مین ہے اور اونکو رسالہ بھی دین
عطا ہوئی ہے اور پہلے دونون امر سالم الثبوت عند الفریقین ہین پس ایسا ہی
تیسرا امر بھی واجب التسلیم ہے اور اسمٰعیل علیہ السلام کے قصہ مین آچکا اور وہ
فاران کے بیابان مین رہا مدارج النبوت مین ہے توریت مین باوجود اس تحریف
و تبدیل و تغیر کے ہے کہ حق سبحانہ نے تجلی کی سینا سے اور طلوع کیا ساعیر سے
اور ظاہر ہوا فاران سے سینا ایک پہاڑ کا نام ہے جسے طور سینا اور طور سینین
بھی کہتے ہین اور اوسی پر تجلی کی حق تعالے نے اور کلام کیا موسی علیہ السلام
اور ساعیر بھی ایک جگہ کا نام ہے موضع ناصرہ مین کہ جہان حضرت مسیح علیہ السلام
رہتے تھے اور ظاہر ہوے اوسمین نبوت آپکے اور نازل ہوئے اون پر انجیل اور
فاران اسم عراقی ہے اور بنی ہاشم کی پہاڑونکا نام ہے کہ ایک مین اونسے ابھا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عبادت کرتے تھے اور وحی بھی آپ پر اوسمین نازل ہو
اور وہ تین پہاڑ ہین ایک ابو قبیس کہ مکہ اوسکے نیچے آباد ہے اور اسکے مقابل ہی قیقعان
ہے دلیل وادی تک دقیقعان کی شرق کی جانب متصل شعب بنی ہاشم ہے اور بقول مشہور وہ انہین
مولد رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور ابن قتیبہ نے کہ علماء امت سے ہے اور خوانندہ کتب پیشین اور

Marfat.com

نہ تم او کا در علام اتنے ذہن لگایا کہ اس جگہ مسائل پر کچھ بھی غور کرو اور خطا میں نہ آ جاؤ کہ جس با داد
ہوا کہ تجلی خدا کی سینا سے نزول توریت کا یعنی موسی علیہ السلام پر طور سینا میں ہی اور اشراق اوس نور کا
ساعیر سے نزول انجیل کا یعنی عیسی علیہ السلام پر ہے اور عیسی علیہ السلام ساعیر میں سکونت رکھتے تھے ساعیر وطن آپکا
انجیل میں موضع ناصرہ میں ہے اور بعضے تابعین کہ نصاری انہیں میں ہیں وجہ اسکا ثابت ہوا کہ اور
ساتھ اشراق عیسی کے ناصرہ نزول انجیل عیسی علیہ السلام پر ایسی ہی ثابت ہوا کہ جلوہ اوسکا
فاران سے نزول قرآن شریف کا یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ہی اور وہ جبال کہ بیچ اوس ملک کے ہیں اہل کتاب
میں فاران کی کہ ہو نہیں جدا انہیں اور اگر وہ یہ کہتے ہیں کہ فاران عرب کا ہے اور اونکا افترا اور
دروغ گوئی ہے کیونکہ یہیں تم کہیں گے کیا توریت میں یہ نہیں ہے کہ ابراہیم نے سارہ کے کہنے سے ہاجرہ
اور اسماعیل علیہ السلام کو فاران میں اور کہیں نہیں کیا کہ جواب کسکو نہیں اور جگہ نہیں اور
نہ جلوہ خدا کا زبان پر ہوا اور جگہ کا نام فاران ہو اور نہیں اور نہ کوئی ایسا پیغمبر ہوا
جن پر ایسی کتاب نازل فرمائی ہو اور بعد عیسی علیہ السلام کے ہوئے ہوں پانچوین سند بشارت
قدوسیہ فارانیہ میں ہے اور وہ جو قدوس ہے کوہ فاران سے آیا شش آمد قدوس بابت
رسول مقدس معصوم مغفور سید نامحمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہے اور تحقیق فاران بھی ہو چکی ہے
چھٹی سند بشارت رحمیہ کا شروع ہوا ہے کہ اے اب جو تجھ میں نہیں تھی خوشی سے چلا اور نہ
کر کے کا شرف مخاطب بخطاب ذات بیت العتیق یعنی کعبہ معظمہ ہے اور جا ہے ان لغت ولادت
رسول ام القری میں ہے اور تیسرے باب میں انشاء اللہ تعالی یہ بشارت آویگی ساتویں سند
بشارت طلوع جلال الہی میں ہے کتاب یسعیاہ باب ۱۶ ورس ۲ کہ دیکھ تاریکی زمین پر چھاوی
اور تیرگی قوموں پر لیکن خداوند تجھ پر طالع ہوگا اور اوسکا جلال تجھ پر نمود ہوگا یعنی
طلوع خداوند کعبہ معظمہ پر بدلیل بشارت طلوع ولادت اور بعثت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مکہ معظمہ میں ہووے سے
اور تیسرے باب میں آوے گی ساتوین فصل

Marfat.com

وجہ تسمیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تیرھوین
برس کی بعد نبوت سے ہجرت کی ہے اسلئے آپکی ہجرت کا ذکر تیرھوین باب ورس مین
آیا ہے اور دیباچہ رسالہ ہذا مین مذکور ہوچکا کہ باعث تالیف رسالہ ہذا ارشاد نبوی صلی
اللہ علیہ وسلم ہے کہ میری بشارت کلمۂ کملۂ تیرھوین آیت مین ہے اور بشارات سیزدہ بھی
ہین اور اکثر ایسی ہین کہ اونپر یہہ کلمہ صادق آسکتا ہے اور بعض ایسے بشارتیں بغیر بیان رسول
صلی اللہ علیہ وسلم کے درحقیقت دعوی علم غیب ہے لہذا اس سبب ان تمام بشارات سیزدہ
کو اس خاتمہ مین جمع کر دینا مناسب ہوا تاکہ ناظر کو آسانی ہو اور دلائل مثبتہ ان بشارات کی
اپنی اپنی مواضع مین مذکور ہین مگر اول مبشرت ہجرت کا ذکر مناسب ہے بشارت قدوسہ
فارانیہ مبینہ باب سوم صحیفہ حبقوق علیہ السلام ورس ۱۳ تو اپنی قوم کو رہائی دینے کیلیے
ہان اپنی مسیح کو رہائی دینی کی لیے نکل چلا بشارت مصطفائیہ مبینہ باب ۴۲ صحیفہ یسعیاہ
علیہ السلام ورس ۱۳ خداوند ایک بہادر کی مانند نکلیگا وہ جنگی مرد کے مانند اپنی غیرت
کو اوسکائیگا وہ چلائیگا ہان وہ جنگ کیلیے بلائیگا وہ اپنی دشمنون پر بہادری کریگا
بشارت مباہلہ مرقومہ باب ۴۳ صحیفہ یسعیاہ ورس ۱۳ اوس وقت سے کہ دن ہوا
مین ہی ہون اور کوئی نہین کہ میرے ہاتھ سے چھڑا سکے مین کام کرونگا کون ہے
جو اوسمین ہرج کر دے بشارت جملیہ مذکورہ صحیفہ یسعیاہ علیہ السلام ورس ۱۳ النبوۃ فی
العرب ہی قیدار ۱۴ پانی لیکی پیاسی کا استقبال کرو اے تیما کی سرزمین کی باشندو
روٹی لیکی بھاگنے والے کی ملنے کو نکلو ۱۵ کیونکہ وی تلوارون کی سامنے سے ننگی تلوار
سے اور کھینچے ہوئے کمان سے اور جنگ کی شدت سے بھاگی ہین ۱۶ خداوند نے مجھے
یون فرمایا ہنوز ایک برس ہان مزدور کی سے ٹھیک ایک برس مین قیدار کی ساری
حشمت جاتی رہیگی اور تیراندازون کی جو باقی رہے قیدار کے بہادر لوگ گھٹ
جائینگے کہ خداوند اسرائیل کے خدا نے یون فرمایا ہی اس بشارت مین کو ذکر ہجرت چونکہ ہوین

مذکور ہین ہر چند کہ ... سے بشارت توریت سفر
۱۳ اور اوسکے ... ایک قوم ... کرونگا اسلئے کہ وہ بہی تیری نسل
سے ہے گو لفظ ہجرت کا اس درس مین نہین مگر قوم اوسکو بیان کرتی ہے
مین بشارت ... دانیال باب ۷ درس ۱۳ مین نے رات کی رویتون مین دیکھا اور
کیا دیکھتا ہون کہ ایک شخص آدم زاد کی مانند آسمان کے بادلون کے ساتھ آیا اور قدیم الایام
تک پہونچا وے اوسے اوسکے آگے لائے ۱۴ اور اوسکو سلطنت اور حشمت اور مملکت دی گئی
کہ سب قومین اور امتین اور زبان بولنے والے اوسکی خدمتگذاری کرین اوسکی سلطنت ابدی
سلطنت ہے جو جاتی نہ رہیگی اور اوسکی مملکت ایسی جو زائل نہوگی اور اس درس مین لوگ بیان
فرمائی ہے حالات محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی مگر ... درس ... اور بیان سلطنت حشمت
ہے ... کا اشارہ فرماتا ہے ... سلطنت اور حشمت اور ہجرت سے گویا تصریح
ہوئی بشارت ... درس ۴ اور ... کہ یہ مدار امن گاہ ہے تم اونکو ... ہوی
ہین ... کی حالت ... ہو سے ۱۳ سو خداوند کا کلام اون سے
یہہ ہوگا حکم پر حکم حکم پر حکم قانون پر قانون قانون پر قانون تھوڑا یہان تھوڑا وہان
تاکہ وے چلے جاوین اور پچھاڑی گرین اور شکست کھاوین اور دام مین پہنسین اور گرفتار
ہووین اور گو لفظ ہجرت کا اس بشارت مین ذکر نہین ہے مگر آرام گاہ یعنی مدینہ منورہ
اور بیان سفر نزول کلام مجید مدینہ منورہ مین سفر ہجرت کو بیان فرماتے ہین بشارت
تمام توریت صحیفہ یسعیاہ باب ۵۱ درس ۴ میری سنو اے میری امت میری طرف کان
دھر اے میرے گروہ کہ ایک شریعت مجھ سے صادر ہوگی اور اپنی شرع کو قومون کی روشنی
کے لیے قائم کرونگا ۵ میری راستبازی نزدیک ہے میری نجات جلد نکلی ہے اور
میرے بازو قومون پر حکمرانی کرینگے بحری مملکتین میرا انتظار کرینگی اور میرے
بازو پر اونکا توکل ہوگا ۶ اپنی آنکھیں آسمان کی طرف اوٹھاؤ اور نیچے زمین پر نگاہ کرو

کہ آسمان دہوئین کی مانند غائب ہوجائینگے اور زمین کپڑی کیطرح پورانی ہوگی اور
وی جو اوسمین بستی ہین اوسیطرح مرجائینگے پر میری نجات ابد تک رہیگی اور میری صداقت
موقوف نکیجائیگی (۷) میری سنو ای تم سب جو صداقت شناس ہو ای لوگو جن کے
دل مین میری شریعت ہی انسان کی ملامت سے مت ڈرو اور اونکی طعنہ زنی سی ہراسان
نہو (۸) کیونکہ کیڑا اونہین کپڑی کیطرح کہائیگا اور کرم اونہین پشمینی کیطرح کہا جائیگا
پر میری صداقت ابد تک رہیگی اور میری نجات پشت در پشت (۱۱) سو وی خدا کے
جنہین خریدا ہی پہرینگے اور گاتی ہوئی صیہون مین آوینگے اور ابدی خوشی اونکے
سر پر ہوگی وی خوشی اور خورمی حاصل کرینگے اور غم اور الم بہاگ جائینگے
(۱۲) جو تمہین تسلی دیتا ہی مین ہی ہون تو کون ہی کہ انسان سی جو مرجاتا ہے
اور بنی آدم سی جو گہاس کی مانند ہوجاتا ڈرتا ہی (۱۳) اور خداوند اپنی خالق
کو بہول جاتا ہی جس نی آسمان پہیلائی اور زمین کی بنیاد ڈالی اور تو ہر دم
ظالم کی جوش وخروش سی کہ گویا کہ وہ ہلاک کرنیکو طیار ہی ڈرتا ہی پر ظالم کا
جوش وخروش کہان ہی (۱۴) جہکا یا ہوا بند ہوا جلدی سی آزاد کیا جاویگا
وہ غار مین نہ مریگا اور اوسکی روٹی کم نہوگی (۱۵) مین خدا تیرا خدا ہون
جو سمندر کو تہما دیتا ہون جسوقت اوسکی لہرین جوش مارین اوسکا نام رب الافواج ہے
(۱۶) اور مینی اپنی باتین تیری مونہ مین ڈالین اور تجہی اپنی سائی کے تلی چہپا
رکہا تا کہ افلاک برپا کرون اور زمین کی بنیاد ڈالون اور صیہون کو کہون تو میری
گروہ ہی ش یہ بشارت پہلی منقول نہین ہوئی اب اوسکی شرح بہی بیان ہوئی چاہئے پس غور تمام
سنئے کہ کلمہ اکہ شریعت لنظر یہ ان خود اسبات کو بیان فرماتا ہے کہ یہ شریعت عظیم الشان بطور عجیب
کارخانہ جدید قایم ہوگی اور پہلے سے شرایع اور دستور کا عدم ہونگی اور وہ شریعت بلا واسطہ
میری طرف سی ہوگی یعنی شریعت سی مراد طریقہ حسنہ نبی الامین ہے اور نیز لفظ بیانا منظر ہی مشعر کہ یہ بعینہ شریعت نبی ہے

Marfat.com

میں بھی جاری ہوگی بلکہ اور ون میں بھی ہوگی اور حضرت نبوت بخاندان ابراہیمی
اور عہد کی انبیاء آخر ابراہیم علیہ السلام کا سیدنا اسماعیل و اسحاق علیہما السلام
اور منصوبیت آل عیسیٰ علیہ السلام کی اور پھیڈ الیٰ انکی اپنی حصہ کو اور عطا ہونا نبوت
و کرامت کا یعقوب علیہ السلام کو اسحاق علیہ السلام کیطرف سے اس نجیر کو نبی اسماعیل
کے ساتھ خاص کی دی تہا اور فقرہ دوم ورس ہذا میں اپنی شرع کو قوموں کی
روشنی کے لئے قایم کرونگا عموم بعثت آنحضرت صلعم کی طرف مشیر ہے اور وہ
اس مبشر علیہ السلام کے بعد ہماری رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص ہے
اور نور ہی لقب توصیفی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور ظہور نور کا وقت
ولادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہے اس ہماری دعوی کا موید ہی ورس
(۵) **قولہ** میری راست بازی نزدیک ہی **ش** یعنی قول کہ تمام انبیاء کرام بنی
اسرائیل علیہم السلام راست باز تھی تبلیغ میں نہ اور امور میں لیکن کلمہ طریقہ بنی یا رسول
بنی اسرائیل پر بغیہ کلمہ صادق نہیں آسکتا اور آنحضرت کا لقب نبی صادق ہی کذب جاری نزد انبیاء
کرام بھی محال ہی **قولہ** میری بازو قوموں پہ حکمرانی کریگی **ش** بیعت غزوہ حدیبیہ
... ید اللہ فوق ایدیہم نازل ہی یعنی اللہ کا ہاتھ اونکی ہاتھوں پر ہے اور منشا ...
دونوں برابر ہیں **شعر** بیعت خدا ... نبی واسطہ نصیب ... دست خدا ... نام
دستگیر کا ہنا اسی معنی میں ہی اور ... ما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی بجا اسی مضمون کو ادا کی
ہی اور مسیح علیہ السلام کہ منتظر تھی **قولہ** جزیرے کاملین میرا انتظار کرینگے اور جزیرہ بازنہ ...
اونکا توکل ہوگا **ش** صداقت میں کوئی شبہ نہیں ملتہ الاسلام کی شرقا غربا جنوبا شمالا
کا خبر دیتی ہی ورس (۶) **قولہ** پر میری نجات ابد تک رہی گی اور میری صدا ...
موقوف نہ کیجائیگی **ش** مضمون انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون ہی اور شریعت عیسوی منسوخ
... تحریف و لبس غیرہ ... ابدا ... ہی اور ... منسوخ ہو گئی اور میری ... موقوف کیجائیگی خلاف اسکے ...

بھی یہ شاید شیر کی حدیث شریف یابی اللہ والمومنون الا ابابکر یعنی اللہ اور مومن
سوا ابی صدیق کے سمجھے اور کسی کو سیر نبی بعد خلیفہ بلا فصل نکرینگے اسی مضمون مین ہے
اور ورس ۸ مین فقرہ میری صداقت ابد تک رہے گی اور میری نجات پشت در پشت
ختم رسالت و نبوت کو بیان فرما دی ہے اور بقا اہل سنت وجماعت کی قیامت
تک خبر دی ہے ورس ۱۰ مین قولہ جیسین خدا نے خریدا ہے ان اللہ اشتری من المومنین
انفسہم واموالہم بان لہم الجنۃ الایہ کے بشارت دی ہے اور مہاجرین کی جنتی ہونیکا
بیان فرمادے ہے قولہ پہرینگی اور گاتی ہوے صیہون مین آوینگی ور ابدی خوشی
انکی سر پر ہوگی بیان حجۃ الوداع ہے اور صیہون لقب مکہ معظمہ کا ہے کما بیناہ مرارا اور
کلمہ پہرینگی اس امر کو بیان کرتے ہے کہ اول ہجرت ہوگی اور بعد ہجرت مہاجر سے لوٹکر
آینگے اور مکہ معظمہ مین بخوشی داخل ہون گے اور لبیک کہتے ہوتے داخل ہوے
تھے اور اسی کو گانے کے ساتھ تعبیر کیا ہے بارہوین اور تیرہوین ورس مین بیان
باعث ہجرت ہے اور ظالم ابوجہل اور اوسکا جوش وخروش ہجرت سے
اگلی ہی سال تک رہا اور پہر تمام ہوگیا اور اوسی ہی انسان کے ساتھ تعبیر
کیا ہی اور بعض مفسرین نے تفسیر آیہ کریمہ وان لیس للانسان الا ما سعی مین بھی
انسان سے ابوجہل ہی مراد رکہی ہے مدارج النبوت مین خواص امت محمدیہ کے بیان مین
تحت تفسیر اس آیہ کریمہ کی ہے واز مفسران بعض گفتہ اند کہ مراد باین انسان ابوجہل
است ورس ۱۴ قولہ جہکایا ہوا بندہوا جلدی سے آزاد کیا جائیگا وہ غار مین نہ مریگا
... یہ غار غار ثور ہی جسکا ذکر اس آیہ کریمہ مین ہے الا تنصروہ فقد نصرہ اللہ اذ
اخرجہ الذین کفروا ثانی اثنین اذ ہما فی الغار اذ یقول لصاحبہ لا تحزن ان اللہ معنا فانزل
اللہ سکینتہ علیہ وایدہ بجنود لم تروہا وجعل کلمۃ الذین کفروا السفلی وکلمۃ اللہ ہی العلیا واللہ
عزیز حکیم پس وہ غار مین نہ مریگا پیشین گوئی صادق ہے اور ہونی کسی مہلک حیات فانی

Marfat.com

کی اس غار مین جہری سے اور وہ سانپ تہا کہ جسنے یار غار کی پانون مین کاٹا لیکن بمعیت
ان اللہ معنا یہ وعدہ غار مین بہر لگا یار غار کو بساتہ بہی پورا ہوا قولہ اور آسکی رونق
کم نہ ہوگی چونکہ ہجرت ترک ہونی ہے جدائی اعزہ واحباب وجائداد و مال وغیرہ کا جو اسباب
معیشت ظاہرہ مین ان سب کا نام ہے اسلئے یہان بہی ذکر فرمایا کہ اسکے ہجرت سے رونق
کم ہوگی اور کلام اللہ شریف مین دربارہ ہجرت فرمایا ہے ومن یہاجر فی سبیل اللہ یجد فی
الارض مراغما کثیرا وسعۃ ورقہ ۱۶ امین ذاتہ باتین تیری مونہہ مین ڈالینگے درمیان اس
کو بیان کرتا ہے کہ قرآن شریف کلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا اور رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے ادا کو پہونچی نہ یہہ کہ مثل توریت کے
مکتوب الواحوں پر ہو … اپنی ہاتہ کی سایہ مین چہپا رکہا تاکہ افلاک کو بپا کردون
اور زمین کی بنیاد ڈالون بمضمون حدیث شریف لولاک لما خلقت الافلاک سے یہہ
بشارت سیزدہمین ہجرت مین ہی اور باقی بشارت سیزدہمین ہجرت سے بعد ظاہر ہوئی ہین کتنی اس
وہ بشارات بعد ذکر ہجرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نقل ہونگی بیان چہاردہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی سند بشارت مصطفائیہ درس انبیا یان اور اسکے بستیان
قیدار کی آباد ہووین … سلع کے بسنے والے ایک گیت گاوین گے
خداوند ایک بہادر کی مانند نکلیگا وہ جنگی مرد کے مانند اپنی غیرت کو اسکائیگا الخ
بیان بشارت ہذا مین … ہوتا ہے کہ سلع پہاڑ مدینہ کا نام ہے
… طرف غزوہ احزاب خندق کہودی گئی تہی جسکی وجہ سے غزوہ احزاب
کو غزوہ خندق بہی بولتی ہین اور اس ورس کا … یہہ معنی ہین کہ کلام اللہ شریف
ام القری اور مدینہ منورہ مین نازل ہوگا اور جو اس بیان سے یہہ خدشہ پیدا ہوا
کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو ام القری مین پیدا ہونگے اور رسالت بہی انکو وہین
عطا ہوگی پہر مدینہ منورہ مین کلام مجید کی نازل ہونیکی کیا معنی پس واسطے رفع

Marfat.com

اس فرشتہ کے تیرہ برس وہیں رہ کر فرمایا خداوند ایک بہادر کی مانند نکلیگا یعنی محمد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واقعی مکہ شہر میں سے پیدا ہوئے اور وہین مبعوث
ہوئے اور تیرہ برس تک برابر وہین کلام مجید نازل ہوتا رہیگا اور آپ وعدہ و وعید
سناوینگے اور صدہا معجزات بینات اور آیات قاہرہ دکھاوینگے مگر وہ ایک نہ سنینگے
بلکہ بیہودہ خواہش ہونگی اور چاہینگے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شہید کریں
اوس وقت خداوند کریم حکم ہجرت آپ کو عنایت کریگا اور آپ ہجرت
کرینگے اور ہجرت ہی باب جہاد کھل جاویگا اور تادیب کفار کا حکم ہوگا
دوسری سند بشارت داؤد علیہ السلام زبور ۴۸ خداوند بزرگ ہے اور لائق ہے کہ ہمارے
خدا کی شہر میں اوسکی مقدس پہاڑ پر اوسکی ستائش بہت طرح سے کیجاوے ۲ بلندی سے
خوب صورت تمام زمین کی خوشی کوہ صیہون ہے اوسکی اوتر اطراف میں بڑے بادشاہ
کا شہر ہے ۳۔ اوسکی محلون میں مشہور ہے کہ خدا جائے پناہ ہے ۴ کیونکہ دیکھ بادشاہ باہم
آئے اور ایک ساتھ گذرے ۵ وے دیکھکر فوراً دنگ ہوئے وے گھبرائے اور بھاگ گئے
۶ کپکپی نے اونہیں وہاں پکڑا اور ایسے درد نے جیسا جننے کے وقت عورت کو ہوتا ہے
۷۔ اوس پوربی ہوا سے جو ترسیس کے جہازون کو توڑ ڈالتی ہے جیسا ہمنے سنا ویسا
ہی لشکرون کے خداوند کے شہر میں ہمنے دیکھا خدا اوسے ابد تک برقرار رکھیگا یہ
بشارت صبا احزابی کی مبشر ہے جس سے خداوند کریم نے ہزارون خار کفر کو جو گرد
کھدائی مدینہ منورہ علی صاحبہا الف صلوۃ و تسلیمات غزوہ احزاب میں حلقہ باری
ہوئی تھی اکھاڑ پھینکی اور پھولون کو ہوا بھی نہ لگنے دی اور یہ بشارت فی الحقیقت
مبنی اسی نصرت الٰہی غزوہ احزاب کی ہے اور مسوق لہ اوسکی واسطے سے پس اوسکی
شرح بیان غزوات میں مناسب تھی مگر اسوجہ سے کہ بسبب بیان مہاجر احمدی صلی
اللہ علیہ وسلم یہان مذکور ہوئی کچھ شرح اوسکی یہان بھی کیگئی فاسمع رحمک اللہ

Marfat.com

میمون لقب ام القری ہی و تہیر اور کوہ میمون شاہ جبل نور کو اور یا آسی اور بہار مانہ معظمہ
کو یہ لاہی اور ہی بادشاہ ہے عالم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور چونکہ آپکا انتہا
تین جمیع خلافت ظاہری کی رسالت خاتمہ کے ساتھہ اس نام کی ساتھہ اوسکو تعبیر کیا ہی اور ملک
عضوض کی مذمت ہی نہ خلافت کی یہان ملک یعنی خلافت آپ کی شہر کا بھی نام
بھی تھی اوجہ دار الہجرہ ہونے آپ کی ہی مدینۃ الرسول نام سے مشہور ہوا تھا
اور وہ [illegible] مکہ معظمہ سے بطرف شمال کے واقع ہے اگر شاعر نقشہ موجود ہو
تا مدینہ منورہ کی نسبت [illegible] طرف ہونا کہ آپکی نام ہی سے پہلے ہی مشہور
تھا [illegible] ہی سرور انبیاء علیہ وعلیہم السلام بھی ہونگا ورس ۳ - او
[illegible] مشہور ہی کہ خدا جائی پناہ ہے ہم کیونکہ [illegible] بادشاہ ہم ای الخ بیان
غزوہ احزاب ہی اور خدا کی جائی پناہ ہے ترکیب مقلوب [illegible] جائی پناہ خدا
ہم یعنی خداوند کریم نے اپنی حبیب کا [illegible] دار الہجرۃ و دار الامن مدینہ منورہ کو مقرر
فرمایا اور یہہ بات مدینہ منورہ میں مشہور ہے اور یہہ ورس اس تجربہ کی طرف بھی
مشیر ہے جسکو انصار نے حضور میں بیان کیا تہا کہ اس شہر پر جب کوئی غنیم آتا
اگر مدینہ منورہ میں رہکر شہر میں سے اوس سے لڑے ہیں تو ہمیشہ فتح پائی ہی
اور اگر باہر جاکر لڑے ہیں تو شکست اوٹھائی ہی اور غزوہ احد میں تصدیق اوسکی
ہوگئی اور نیز عدم رضا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احد کی دن ساتھہ باہر نکلنے کی اس
ورس اور اس تجربہ کی تصدیق فرماتی ہے اور قولہ دیکھہ بادشاہ باہم ای احزاب
کا گویا کہ ترجمہ ہی یعنے بہت قبیلے اور سردار ملکر چڑھ آتے ہے چنانچہ انشاء اللہ بیان
اوسکا غزوات میں آئیگا اور اونکے بھاگ جانے کا سبب کا بیان ہی جو باد صبا کا تسلط
یوں ہی [illegible] کہتی ہیں [illegible] چلنا جس سے خیمی اوکھڑ گئے آگ بجھ گئی گہوڑے
چھوٹ گئے آخر دق ہوکر بھاگ گئی المنہ [illegible] لڑ سکے اگر شہر [illegible] تو [illegible]

Marfat.com

قوم عاد کی ہلاک ہوئی اوسکا اٹھوان درس اس بشارت کی یعنی موسیٰ کو بیان فرمایا ہی گویا کہ اس بشارت کا شبہ
حضرت داؤد کی نزدیک عین الیقین کا ہی اور قولہ خدا اوسی ابد تک برقرار رکھیگا اس امر کو بیان کری ہی کہ یہ شہر
مدینۃ الرسول قیام قیامت تک آباد رہیگا بیان بشارات سیزدہم عیسیٰ متعلقہ ہجرت مظاہر امکا
مکاشفات یوحنا باب ۹ درس ۱۳ اور خون مین ڈوبا ہوا لباس پہنی ہوئی تھا اور اوسکا نام کلام خدا ہے
انجیل یوحنا باب ۱۶ درس ۱۳ فاذا جاء روح الحق ذاک فہو یعلمکم جمیع الحق لانہ لیس ینطق من عندہ بل یتکلم بکل ما یسمع
ویخبرکم بما سیاتی ترجمہ اردو مطبوعہ مرزاپور لیکن جب وہ روح آوی وہ تمہین ساری سچائی کی راہ بتاویگی اسلئے
کہ وہ اپنی نکہیگی بلکہ جو کچھ وہ سنیگی سو کہیگی اور تمہین آیندہ کی خبرین دیگی صحیفہ یسعیاہ باب ۹ درس ۱۲
سر ایندہ اقبال مند ہوگا اور ستودہ ہوگا یعنی آپ کی تمام حرکات ستودہ قابل تعریف کی ہونگی اور نام
آپکا محمد ہوگا **آٹھوین فصل** سراپای محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان مین غزل الغزلات باب ۵
درس ۸ ای یروشلم کی بیٹیو مین تمہین قسم دیتی ہون کہ اگر تمہین میرا محبوب ملجائی تم اوسی کہیو کہ مین
عشق کی بیمار ہون ۹ تیرا محبوب کو دوسری محبوب کی نسبت کیا فضیلت ہے ای تو جو عورتون مین
جمیلہ ہی تیرا محبوب کو دوسری محبوب سی کیا فوقیت ہی جو تو ہمین ایسی قسم دیتی ہی ۱۰ میرا محبوب سرخ و سفید ہے
دس ہزار آدمیونکے درمیان وہ جھنڈی کی مانند کھڑا ہوتا ہی ۱۱ اوسکا سر ایسا جیسا چوکھا سونا اوسکی زلفین
پیچ در پیچ ہین اور کوی کی سی کالی ہین ۱۲ اوسکی آنکہین اُن کبوترونکی مانند ہین جو لب دریا دودہ مین
نہائی تمکنت سی بیٹھتی ہین ۱۳ اوسکی رخسارین پہولونکی چمن اور بلسان کی ابھری ہوئی کیاریونکی مانند ہین
اوسکی لب سوسن ہین جن سی بہتا ہوا مر ٹپکتا ہی ۱۴ اوسکی ہاتہ ایسی ہین جیسی سونی کی کڑیان جن مین
ترسیس کے جواہر جڑی گئی اوسکا پیٹ ہاتھی دانت کا سا کام ہی جس پر نیلم کی گل بنی ہون ۱۵ اوسکی پیر ایسی
جیسی سنگ مرمر کے ستون جو سونی کی پایون پر کہڑی کئی جاوین اوسکی قامت لبنان کی سی ہے
وہ خوبی مین دشنگ سرو ہی ۱۶ اوسکا مونہہ شیرینی ہی ہان وہ سراپا عشق انگیز ہی ای یروشلم کی بیٹیو
یہ میرا پیارا ہی یہ میرا جانی ہی الخ باب ۴ ۱ دیکہ ای میری جانی تو شکیل ہی دیکہ تو خوبصورت ہی
تیری آنکہین تیری چادر کی بیچ کبوترون کی سی ہین تیرا بال بکریون کی گلی کی مانند ہی جو کوہ

جلیعاد پر بیٹھی ہون ۲ تیرے دانت بھیڑونکی گلی کی مانند ہین جنکے بال کتری گئی اور جو تھان سی نکلتی ہین
جنمین ہر ایک دو دو بچی جنی ہی اور انمین سی ایک بھی بانجھ نہین ہی ۳ تیرے لب ایسی جیسی قرمزی ڈوری ہین
تیرا مونہہ خوب ہی تیرے رخسار تیری چادر کی بیچ آدھی انار کی مانند ہین ۴ تیری گردن ایسی جیسی
داؤد کا برج جو سلاح خانی کی لئی بنا ہی اسپر ہزار سپریان لٹکائی گئی وی سب کی سب پہلوانونکی سپرین ہین
۵ تیری دو چھاتیان دو آہو بچون کی مانند ہین جو ایک ساتھ پیدا ہوی جو سوسنونکی درمیان چرتی ہین
۶ جب تک کہ دن ڈھلی اور سایہ بڑھی مین مُر کی پہاڑ اور لُبان کی ٹیلو کو جاؤنگا ۷ ای میری پیاری
تو سراسر جمال ہی تجھہ مین کوئی عیب نہین الضاً باب ۷ تیری پاؤ کہ کرگابیان پہنی ہوی ای شاہزادی
کیا خوب معلوم ہوتی ہین تیری کولون کی گولائی جواہر کی لڑی کی مانند ہی جیسا کسی استاد کاریگر نی
بنایا ہی ۲ تیری ناف گول پیالہ ہی جس مین ملائی ہوئی [illegible] کی کمی نہین ہی تیرا پیٹ گیہون کی
ایک ڈھیر ہی جس کی آس پاس سوسن لگی ہین ۳ تیری دو چھاتیان دو آہو بچونکی مانند ہین
جو ایک ساتھہ پیدا ہوی تھی ۴ تیری گردن ہاتھی دانت کی برج کی مانند ہی تیری آنکھین ان کنڈون کی
مثل ہین جو حشبون مین بت ربیم کی پھاٹک پر ہین تیری ناک لبنان کی برج کی مثال ہی
جو دمشق کی رخ بنا ہی ۵ تیرا سر تجھہ پر کرمل کی مثل ہی اور تیرے سر کا بال ارغوانی مانند ہی بادشاہ
تیری کاکلونسی اٹکا ہی ۶ ای محبوبہ تو کیسی جمیلہ ہی عیش کی لئی کیسی جان فزا ہی ۷ یہ تیری قامت
تاڑ کی مثال ہی اور تیری چھاتیان انگورونکی گچھون کی مانند ہین اور تیری نتھنون کا
رائحہ سیب سا ہووی بسم اللہ الرحمن الرحیم ۲ الحمد للہ رب العالمین و الصلوۃ علی رسولہ محمد
و آلہ و اصحابہ اجمعین اما بعد مژدہ ہو کہ ان تینون بابون مین تمام سراپای محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا
بیان ہی اور پانچوین باب کی ان دو ورسون مین ورس ۸ ای یروشلم کی بیٹیو مین ہی تمہین قسم دیتی ہون
کہ اگر تمہین میرا محبوب ملجائی تم اوسی کہیو مین عشق کی بیمار ہون ۹ تیری محبوب کو دوسری محبوب پر
کیا فضیلت ہی ای تو جو عورتون مین جمیلہ ہی تیرا محبوب کو دوسری محبوب سی کیا فوقیت ہی
جو تو ہمین قسم دیتی ہی ان دو مین عاشق اور دو معشوقونکا بیان ہی اور آپسمین دو عاشقونکی کلام ہی

Marfat.com

اور ذکر اوصاف محبوب ہی اور وہ دو عاشق قبلتین یعنی کعبہ معظمہ اور مسجد اقصی صخرۃ اللہ
قبلہ بنی اسرائیل اور دو محبوب محبوب الہی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت روح اللہ
مسیح علیہ السلام محبوب الہی منظور نظر کعبہ معظمہ مین اور مسیح علیہ السلام محبوب صخرۃ اللہ مسجد اقصی
کعبہ شریف نی صخرۃ اللہ سی کہا کہ اگر تمہین میرا محبوب یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ملجائین تم اوسی کہیو کہ مین عشق کی بیمار ہون صخرۃ اللہ نی جواب دیا کہ ابہی میری اور تیری محبوب
دونون پیدا نہین ہوی ہین پس تو مجہی اپنی محبوب کا سراپای سنادی تاکہ مین تشفی حاصل کرون
پس کعبہ شریف نی تمام سراپای نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
ہجرۃ اللہ سی ملی اور سولہ مہینی تک وہ قبلہ آپکا رہا اور پہر وہ حکم منسوخ ہوا اور محبوب الہی
اپنی جان نثار کی طرف متوجہ کی گئی اور آیہ کریمہ قد نری تقلب وجہک فی السماء فلنولینک
قبلۃ ترضہا فول وجہک شطر المسجد الحرام نازل ہوی اب کعبہ معظمہ نی بیان سراپای نبوی شروع کیا
پہلا آپکی جسم مبارک کی رنگت کا بیان کیا

بیان رنگت جسم مبارک باب ۵

فرمایا
میرا محبوب سرخ و سفید ہی کعبہ شریف نی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جسم مبارک کی رنگت
سرخ و سفید بیان کی اور واقعی آپکی جسم پاک کی یہی رنگت تہی اسلئی کہ آپکی جسم مبارک کی
رنگت کی بیان مین مدارج النبوت مین ہی سیدنا علی مرتضی کرم اللہ وجہہ سی ایک روایت مین
ابیض مشرب اور دوسری روایت مین ابیض مشرب بحمرۃ آپکی جسم مبارک کی رنگت کی بیان مین
وارد ہوا اور ابیض مشرب بحمرۃ اسی ہی کہتی ہین جو سرخ و سفید ہو یعنی سپیدی مین سرخی
جہلکتی ہو اور نیز مدارج النبوت مین ہی نسائی شریف مین ابو ہریرہ سی روایت ہی کہ ایک روز
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی صحابہ مین تشریف رکہتی تہی ایک بدو نی آکر پوچہا ابن عبد المطلب
کہان ہین عبد المطلب کی بیٹی یعنی حوالہ اللہ عزوجل کی رسول مین صحابہ نی کہا ہذا الامغر المرتفق یہ سرخ
و سفید مین جو تکیہ لگائی ہوی بیٹہی ہین قاموس مین ہی امغر وہ شخص ہی کہ جسکی چہرہ کی سپیدی مین
سرخی جہلکتی ہو اور سیدنا عیسی علیہ السلام کا رنگ مبارک بہت ہی سرخ تہا تسر رنگ زردی افتخار

Marfat.com

تھا سپیدی اور کچھ سرخی کی سات ؛ انکی چہری کی چمک کچھ اور تھی اور رنگت مین نمک کچھ اور تھی

بیان حسن احمدی غزل الغزلات باب ۴ دیکھ ای میری جانی تو شکیل ہی دیکھ تو

اس رسل مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حسن کا بیان ہی اور در حقیقت حسن ظاہری ہی
آپکا تمام عالم کی حسینون سے بڑھا ہوا تھا اسلیئی کہ سیدنا علی مرتضی کرم اللہ وجہہ سی آپکی حسن کی بیان مین
روایت ہی لم ار قبلہ و لا بعدہ مثلہ نہین دیکھا مینی پہلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی
اور نہ بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آپکا مثل اور نظیر یعنی حسن و خوبصورتی مین
اور براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے حسن احمدی کی بیان مین روایت ہی ما رایت من ذی لمۃ
فی حلۃ حمراء احسن من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان الشمس تجری فی وجہہ نہین دیکھا مینی
کسی سرخ جوڑی والی کو جسکی کانون کی لو تک بال ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی
زیادہ خوشنما گویا کہ سورج آپکی چہری مبارک مین پھرتا تھا اور جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ آپکے
حسن کے بیان مین فرماتی ہین رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی لیلۃ اضحیان و علیہ حلۃ حمراء
فجعلت انظر الیہ الی القمر فلہو عندی احسن من القمر چاندنی رات مین سرخ جوڑہ پہنی ہوی
مین نی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا پس تھا مین کہ دیکھتا تھا مین آپکو اور چاند کو پس
آپ میری نزدیک چاند سی زیادہ خوشنما تھی اور اس حدیث کا اس رباعی مین ترجمہ کیا ہے
رباعی در حلہ سرخ دیدم اورا شب ماہ ؛ در ماہ و در و چو نیک کردیم نگاہ ؛ حسن رخ آن نگار بیچون
احسن ز قمر بود خدا ہست آگاہ ؛ اور حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا نی آپکی حسن کا بیان
کیا ہی کہ زنان مصر نی حضرت یوسف صدیق علیہ السلام دیکھکر اپنی ہاتھ کاٹ لیی تھی اگر میری
حبیب کو کہین دیکھ پاتین تو اپنی دلونکی ٹکری کر ڈالتین شعر ای زلیخا میری یوسف کو دکھا
اپنی یوسف کی نہ ای اتنی سر کشی ہین اور میری انگلیان ؛ **بیان قامت مبارک**
غزل الغزلات باب ۵ درس ۱۰ وہ دس ہزار آدمیونکی درمیان وہ جھنڈی کی مانند کھڑا ہی
درس ۱۵ اوسکی قامت لبنان کی سی ہی وہ خوبی مین رشک سرو ہی باب

یہ تیری قامت تاڑ کی مثال ہی پیش حضرت مسیح علیہ السلام کی قد مبارک کی بیان مین حدیث معراج شریف مین حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سی روایت ہی کلمہ ربعہ آیا ہی اور ربعہ میانہ قد کو بولتی ہین اور سیدنا علی مرتضی کرم اللہ وجہہ نی قد مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فوق الربعہ بیان فرمایا ہی یعنی آپکا قد مبارک میانہ قد سی کچھ بلند تھا پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور مسیح علیہ السلام کی قد مین فرق ہوا مگر چونکہ یہ فرق قلیل تھا اور شاید مخاطبین پر مشتبہ ہوتا اس لئی اس سی سکوت فرما کر ایک اور معجزہ قامت مبارک کا بیان کیا اور وہ آپکی ہی قامت شریف کی ساتھ خاص ہے اور مسیح علیہ السلام کی قامت مبارک مین نہین پایا گیا ہے اور فرمایا وہ دس ہزار آدمیونکی درمیان جھنڈی کی مانند کھڑا ہوتا ہی یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قامت زیبا کا یہ اعجاز ہوگا کہ اگر ہزارون آدمیونکی درمیان آپ ہونگی تو اون سب سے آپکا ہی قد مبارک اونچا رہیگا اور بلند نظر آویگا اور درحقیقت آپکی قامت مبارک کا یہی حال تھا کہ کوئی اُس سی بلند نہین ہوسکتا تھا اس لئی کہ سیدنا علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ سی روایت ہے لیس بالذاہب طولا و فوق الربعۃ اذا جاء مع القوم غمرہم ترجمہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہت لانبی نہ تھی مگر میانہ قد سی آپکا قد مبارک بلند تھا اور آپ جب قوم مین تشریف رکھتی تو انکو ڈھانپ لیتی یعنی آپ اُنسی بلند نظر آتی اور وہ پست اور کوتاہ دکھلائی دیتی اور ایسی ہی ام المومنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نی بیان کیا ہی کہ اگر آپ تنہا ہوتی میانہ قد نظر آتی اور قوم مین منسوب بطول ہوتی اور اگر دو آدمیونکی درمیان ہوتی تو دونوں سی بلند نظر آتی اور مجلس مین دونون شانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اونکی شانون سی بلند اور ابھری ہوی رہتی تھی اور ساتوین باب کا یہ جملہ تیری قامت تاڑ کی مثال ہی یہی اسی مضمون کو ادا کرتا ہے یعنی جیسی کوئی درخت تاڑ کی برابری نہین کر سکتا ہی ایسی ہی کسی اور کا قد مبارک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی برابری نہین کر سکیگا

بیان عظم جسم مبارک

اور جملہ اوسکی قامت لبنان کی سی ہی عظم اور رفعت اور ضخامت جسم مبارک کو بیان فرمایا ہی لبنان ملک شام مین

ایک پہاڑ ہی اور سکی ساتھ تشبیہ دینی سی معلوم ہوا کہ آپ قوی الجثہ اور عظیم الجثہ ہونگی اور درحقیقت آپ عظیم الجثہ تھی چنانچہ حدیث شریف مین وارد ہوا ہی بیان استقامت قامت مبارک اور پانچوین باب کا یہ جملہ وہ خوبی مین رشک سرو ہی آپکی قامت مبارک کی راستی کو بیان فرماتا ہی اور آپکا قد مبارک ہمیشہ سیدھا رہا تھا بیچ مین آپ باعتبار راستی قامت مبارک کی سچ مچ

شجرہ نخل علی قد شریف — وہ میانہ معتدل موزون لطیف — زان درازی کہ ہو کوئی اگر
تھا قد عالی بحد اعتدال — قامت رعنا کا یہ اعجاز تھا — ہم نشین ہووے وہ قد سا تھا
جس جگہہ ہوتی تھی شاہ نامور — جلوہ فرما مسند ارشاد پہ — محفل عزت مین کبھی آپ جو ہے
ہم نشینون سی وہ بالا آپ تھی — رباعی — آن سرو کہ سر کشید بود از گلشن راز — بود ست میانہ قد بگوید آنرا
اے ہمہ ای قامتش ای قدمی — داریم بخاک قدمش روی نیاز

بیان سر مبارک

ساتوین باب مین ہی تیرا سر تختہ کرمل کی مثل ہی قاموس مین لکھا ہی ایک قلعہ ہی دریای شام کی کنارے پر اور اس تشبیہ سی عظمت اور بزرگی سر مبارک کی ثابت ہوتی ہی اور درحقیقت آپ عظیم الہامہ تھی یعنی آپکا سر مبارک بڑا اور بزرگ تھا اور حلیہ ابن ابی ہالہ وصاف نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین یہ لفظ وارد ہوا ہی اور پوری حدیث یہ ہی عن الحسن بن علی رضی اللہ عنہما قال سألت خالی ہند بن ابی ہالۃ وکان وصافا عن حلیۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وانا اشتہی ان یصف لی منہا شیئا اتعلق بہ فقال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فخما مفخما یتلألأ وجہہ تلألؤ القمر لیلۃ البدر اطول من المربوع واقصر من المشذب عظیم الہامۃ رجل الشعر ان انفرقت عقیقتہ فرق والا فلا یجاوز شعرہ شحمۃ اذنیہ اذا ہو وفرہ ازہر اللون واسع الجبین ازج الحواجب سوابغ فی غیر قرن بینہما عرق یدرہ الغضب اقنی العرنین لہ نور یعلوہ یحسبہ من لم یتأملہ اشم کث اللحیۃ سہل الخدین ضلیع الفم مفلج الاسنان دقیق المسربۃ کان عنقہ جید دمیۃ فی صفاء الفضۃ معتدل الخلق بادن متماسک سواء البطن والصدر عریض الصدر بعید ما بین المنکبین ضخم الکرادیس انور المتجرد موصول ما بین اللبۃ والسرۃ بشعر یجری کالخط عاری الثدیین والبطن ماسوی ذلک اشعر الذراعین والمنکبین

واعالی الصدر طویل الزندین رحب الراحۃ شثن الکفین والقدمین سائل الاطراف او قال شائل الاطراف خمصان الاخمصین مسیح القدمین ینبو عنہما الماء اذا زال قلعا یخطو تکفیا ویمشی ہونا ذریع المشیۃ اذا مشی کانما ینحط من صبب واذا التفت التفت جمیعا خافض الطرف نظرہ الی الارض اکثر من نظرہ الی السماء جل نظرہ الملاحظۃ یسوق اصحابہ یبدء من لقی بالسلام روایت کی امام اصفہانی نے

حسن سبط رسول مجتبائی
کہ ہند بن ابی ہالہ میرا خال
رسول اللہ کا تھا واصف حال

کیا میں سوال اوس باخبر سے
خبر دے حلیۂ خیر البشر سے
کہ ہوں مشتاق ان باتوں کا بیحد

بیان کر کچھ تو حال جد امجد
غرض میری یہ ہے سنکر وہ احوال
کروں جو ہو سکے اسناد اعمال

کہا بس ہند نے یوں مجھ سے اوس دم
رسول اللہ تھے فخیم مفخم
نگاہوں میں وہ یعنی خوش سیہ تھے

دلوں میں بھی بزرگ و نامور تھے
تجلی روی انور کی نہ پوچھو
قمر ہو جیسے چودہویں کو

میانہ کب قد خیر الورا تھا
میانہ پن سے بھی وہ قد جدا تھا
اگر کوتاہ کہیں تھا نہ کوتاہ

غرض گم کیفیت کی یہاں راہ
قد و بالا کا تھا انکی یہ عالم
میانہ سے دراز طول دیکھو کم

بزرگی تھی سر عالی میں پیدا
نہایت حسن مع زونی ہویدا
خم و پیچ عیاں بالوں میں تھے کچھ

کچھ اک تہ دلیدگی لیکن بہم تھے
بکھرتی تھی جو فرق پاک پر بال
دو فرقہ اونکو کر دیتے تھے فی الحال

اگر از خود نہ بال انکی بکھرتے تھے
تکلف سے نہ ہرگز فرق کرتے
بحال وفرہ بھی گر بال انکے

گذرتی نرمہائی گوش سے تھے
درخشانی کا عالم رنگ میں تھا
کشادہ تھی جبین عالم آرا

مقوس دونوں ابرو تھے مقوس
مقدس دو ابرو مقوس
باندازِ مناسب طاق ابرو

نہ تھی پیوستگی آپس میں انکو
عجب خمدار و باریک و مطول
بجز بی طاق تہا تانی ہوا کو

میان ابرو اک رگ ہویدا
بہت ہوتی غضب کے وقت پیدا
کہوں کیا جبہ اپنی کا عالم

کہ تھی نور رو کی شعلے جس سے توام
معلی بینی خیر البشر تھی
باندازِ بلندی جلوہ گر تھی

جو کوئی بے تامل دیکھتا تھا
بلندی کا گمان ہوتا تھا پیدا
ملایم آپ کے رخسار نیکو

بہلا تشبیہ دوں میں کس سے اونکو
بزیبائی کشادہ وہ دہن تھا
کشادہ وہ دہن تہا اور زیبا

Marfat.com

کہون دانتون کا کیا وہ حسن یا در
اونچا سینے سی تہا تا ناف گلبو
مصفا یعنی وہ گردن تہی ایسی
بوضع خود مناسب اور زیبا
شکم سینہ صفائی مین برابر
سر ہر استخوان مین تہی بزرگی
گلوی پاک سی تا ناف والا
معرا موسی تہا صافی بہ ہمہ
وہ اونکی صدر عالی کی بلندی
کشادہ تہی کف دست مصفا
کشیدہ تہین وہ انگشتان والا
کہ تہا حیران انگلیونکی تہی بزرگی
کف پا مین گڑہائی تہی یہ خوبی
کہ تہی پائی مبارک نرم و ملس
تہین یہ جب خرامان آپ جاتا
جہکی راہ جاتی سمت زیرین
تو اوسدم تہی عیان یہ فضا [illegible]
نظر کرتی تہی حضرت زمین پا
زمین اکثر مشرف تہی نظر سے
سماپا تہا لحاظ اونکی بصر مین
تو یہ ارشاد فرماتی تہی حضرت صلعم

سپید و صاف آئینہ کشادہ
بوصف گردن شایان معراج
بشکل نقرہ با نور و ضیا تہی
بخوبی تہی تنا در فخر عالم
مگر سینہ عریض و بہن خوشتر
بدن جو کچہ کہلا پوشاک سی تہا
خط مو تہا کچہ باریک زیبا
کلائی دو نو شانی اور بازو
خط موسی رکہی تہی ارجمندی
بزرگی اوس کف پا مین عیان تہی
لقب ہی سائل الاطراف جنکا
یہان جو سائل شایل کو لایا
کہ رہتی تہی ہمین ہمیشہ اونچی
جہان رہتی زمین سی یون اونچا پا
قدم کو اپنے برکندہ اونہاتے
ہوا یہ حال ہی وارد زبان کا
بلندی سی ہی گویا میل پستی
بہت جلدی تہی انکو جہکائے
نگاہ کم بہر و ہوتا بصر سے
بیان کرتا ہی راوی بعد اسکے
چلیں تم مجہسی آگے کر کے مقنب

دقیق المسربہ یعنی خط مو
تہا رہوی نی شکل صورت علاج
کہون کیا عضو عضو انکی بدن کا
تمامی عضو تن مربوط باہم
فراخی دونون شانو نیچ پائی تہی
درخشندہ وہ نور پاک سی تہا
سوا اسکی شکم سینہ سراسر
مزین تہی بزیب گوشت [illegible]
طویل اونکی دونون دست تہی [illegible]
نمایان دونون قدم [illegible] کی
کہا یا شایل الاطراف [illegible]
ہوا تہا شک اگر راوی [illegible]
ہوا اور بوصف آیا [illegible]
کہ پانی اونکی تلوی سے گذرتا
اونہین ہوتا نہیان [illegible]
کہ جسدم آپ جاتی تہی رفتار
اونہین جب تک لکہنا منظور [illegible]
نظر یعنی سبکو باطن الکاسے
تامل سے تہا کیا ہی نظیر
کہ جب سنا تہا آپکے اصحاب
عجب اخلاق تہی خیر الوری کے

کہ ہون مخدوم بہی خادم آگے　　سنو اے رعادت مصطفی کی　　کہ ہوتا جو کوئی اونسی ملاقی
جناب پاک کرتی اوسکو خوشگام　　بتقدیم سلام دین اسلام　　رباعی آن سر کہ نیر آمد خوش اسلوبی بود
گوئی کہ سپہر عالم خوبی بود　　المختصر آن دلبر شیرین حرکات　　سر تا بقدم جلوۂ محبوبی بود

بیان ہوی سر مبارک باب ۴ ورس اتیرا بال بکریون کے گلی کی مانند ہی جو کوہ جلیعاد پر بیٹہی ہین باب ۵ ورس ۱۱ اوسکی زلفین پیچ دیر پیچ ہین اور کووی کی سی کالی ہین باب ۷ ورس ۵ تیری سر کا بال ارغوانی مانند ہی بادشاہ تیری کاکلون سی اٹکا ہی ان جملون مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سر مبارک کے بالون کا بیان ہے **بیان کمیت موی شریف** باب ۴ ورس اتیرا بال بکریون کے گلی کی مانند ہے جو کوہ جلیعاد پر بیٹہی ہون اس ورس مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے موی مبارک کو بکریون کی گلی کے بالونکی ساتہہ تشبیہ دی یعنی کثرت وقلت مین اور اس تشبیہ سے کثرت موی مبارک کا پتا ملا اور درحقیقت محبوب خانہ کعبہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سر پر بال بہت زیادہ تہی چنانچہ بخاری شریف کی کتاب الغسل مین یہہ حدیث مروی ہے اور اس سے کثرت موی مبارک کا حال معلوم ہوتا ہے باب من افاض علی راسہ ثلثا عن ابی جعفر قال قال لی جابر اتانی ابن عمک یعرض بالحسن محمد بن الحنفیۃ قال کیف الغسل من الجنابۃ فقلت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یاخذ ثلث اکف فیفیضہا علی راسہ ثم یفیض علی سائر جسدہ فقال الحسن انی رجل کثیر الشعر فقلت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اکثر منک شعرا روایت ہی ابو جعفر سے کہا اوسنی کہا مجہہ سے جابر نے آیا میری پاس تمہاری چچا کا بیٹا تعریض کرتے تہی ساتہہ حسن محمد بن الحنفیہ کے کہا اوسنے کیونکر ہی غسل جنابت سے پس کہا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم لیتی تہی تین دہوپ پانی پس ڈالتی تہی اوسکو اپنی سر پر پہر بہاتی تہی اوپر تمام بدن کے پس کہا حسن نے تحقیق مین ایک مرد ہون بہت بالون والا کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تجہسی زیادہ بالون والے **بیان کیفیت راستی و ژولیدگی موی شریف** باب ۵ ورس ۱۱ اوسکی زلفین پیچ دیر پیچ ہین اس ورس مین آپکی زلفون کو پیچدار بیان کیا اور اس سی معلوم ہوا کہ آپکی بال مبارک سیدہی نہو سکے

بلکہ گھونگر یالے ہونگے اور اوس مین کچھ ژولیدہ پن ہوگا اور در واقعی آپکی سر مبارک کے بال
ایسی ہی تھے اسلیئے کہ حدیث مذکور ابن ابی ہالہ کی جو متضمن بل الشعر آیا ہے اور بعض روایت مین
جعد رجل آیا ہے اور مطلب ان دونون روایت کا واحد ہے یعنی آپکی بال گھونگر یالے تھے
لیکن نہ بہت زیادہ بلکہ اسی قدر تھی کہ جس سے زلفون مین پیچ پڑجاسکے اور مسیح علیہ السلام
سر مبارک کے بال سبط تھی یعنی بالکل سیدھی تھے اور اونمین ژولیدہ پن نہ تھا
اور گھونگر یالے نہ تھی چنانچہ حدیث شریف مین وارد ہوا ہے بیان زلف رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم باب ۵ درس اوسکی زلفین پیچ پیچ ہونگی اس درس سے معلوم ہوا
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی چہرہ مبارک پر زلف پڑی ہوئی ہونگے اور رات و دن
ایک جگہ جمع ہونگے اور در واقعی آپکی زلفین چھوٹی رہتی تھین اور جسوقت ملاقات عاشق زار
کعبہ شریف سے ہوی اوسدن چار زلفین آپکی چھوٹی ہوئی تھین اور کانون کی لو اور
اور شانون تک بال جناب نے چھوڑی ہین اور بمقابلہ غیر اقوام کے کہ وہ اس طرح
بال نہین رکھتی تینون صورتون پر اطلاق زلف صحیح اور درست ہے بیان رنگت
موی شریف عالم طفولیت و شباب باب ۵ و درس اوسکی زلفین پیچ در پیچ ہین اور کوے
کی سی کالی ہیں اس جملہ کی جزو اخیر سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طفولیت
و شباب مین رنگت سر کی بالون کی مثل کالی بہنڈ کوے کی سیاہ ہوگی اور در واقعی
آپکی سر کے بالون مبارک کی یہی رنگت تھی اور مفسرین کے نزدیک والضحیٰ واللیل
اذا سجیٰ مین ضحیٰ چہرہ مبارک ہے اور لیل سیاہ زلف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی ہے اور ساتوین باب کا یہہ جملہ بادشاہ تیری کاکلو سے اٹکا ہے اسی قسم کی
خبر دی رہا ہے اور اسجگہہ بادشاہ سے بادشاہ حقیقی مالک الملک اللہ عزوجل مراد
اور اٹکنا گویا کہ ہم معنی قسم کہانیکی ہے اور مسیح علیہ السلام کے بال لڑکپن سے ہی بھورے
اور سرخ ہونگی کہ اوس ملک والون کے ایسی ہی بال ہوتی ہین چنانچہ مفصلہ ...

اس بیان مین کہ آپ ہمیشہ سر پر بال رکھین گے اور بغیر ضرورت حلق نکرائین گے

باب ۵ ورس اوسکا سر جیسا چوکیا سونا اور اوسکی زلفین پیچ در پیچ ہین اور کووی کی سے
کالے ہین اس ورس مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بالون مبارک کا ذکر ہے
اور بیان حلیہ نبوی ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ بلا ضرورت حلق نکرائین گے
اور بال رکھنی ہی مسنون ہونگی اور واقعی انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمیشہ سر پر بال تہے
آپنی بغیر ضرورت شرعی یا بدنی حلق نہین کرایا اور امت میں یہی مسنون سر پر بال رکھنی ہین
حلق رخصت ہے اور سید نا علی کرم اللہ وجہہ کے کلمہ عادیت سے بہی مفہوم ہوتا ہے
کہ اصل یہی ہے کہ سر پر بال رکھی جاوین اور دلیل اسکی حلق وقت ذبح سرہ ہی کہ بجائی ذبح ہے
اسلئی کہ درصورت عدم بجا اوری وہی فدیہ ذبح قایم مقام اوسکی ہو جاتا ہی اور اس درس سے
یہ بہی معلوم ہوتا ہے کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بال عقیقہ مین حلق نکرائے جائین گے
اور یہہ ارہاص نبوت سے ہوگا کہ اللہ نے ذبح للاصنام آپکی عقیقہ مین ہونی دیا اور واقعی انکا
عقیقہ نہین ہوا تہا اور اللہ جل جلالہ اپنی حبیب کو اس سے محفوظ رکہا کہ آپ کے عقیقہ مین
ذبح لغیر اللہ ہو اور آپنی حجۃ الوداع مین ترسٹہ ہدی اپنی ہاتہہ مبارک سے ذبح کین اور یہ ا
عقیقہ کیا کہ ہر سال عمر کے بدلے ایک ہدی اللہ کے نام پر ذبح کی اسقدر قربانی اپنی ہاتہ
مبارک سے ذبح کین اور باقی کی ذبح کا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو حکم لیا کہ اونکو ذبح کرو
اور اسوجہہ سے کہ قربانی اصل مین قایم مقام ذبح اپنی یا اپنی اولاد کے قربانی
دبلی اور عیبدار ناجایز ہوی اور بنی اسرائیل کی توریت مین عیبدار قربانی
کرنے پر بہت مذمت کی ہے اور شرح بشارت مین بیان اسکا آگیا ہی اور اسوجہہ سے
اس امت مین عیبدار قربانی ناجایز شمار کی گئی بیان پنجم یہہ ہے کہ عالم
شیب مین آپکی بالون مبارک کی کیا رنگت ہوگی سپید ہو جائینگے ......

Marfat.com

سرخی اوپر غالب ہو جایا کی پس پانچوین باب مین اس بیان مین یہہ جملہ وارد ہوا ہی
اوسکا سر ایسا جیسا چوکھا سونا او ساتوین باب مین یہہ جملہ آیا ہی تیرے سر کا بال
ارغوانی مانند ہی اور ان دونون جملون سی معلوم ہوتا ہی کہ بڑہاپی مین آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی سر مبارک کی بال مبارک فقط سرخ ہی ہونی پائینگی اور سپیدی
غالب ہونیکی نوبت نہ پہونچی گی اور درحقیقت اخیر عمر مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی سر مبارک کی بالون پر سرخی ہی غالب ہو گئی تہی اسلئی کہ شمایل ترمذی مین ابی رمثہ
سے روایت ہی کہ وہ کہتی ہین کہ مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر
ہوا اور مینے دیکہا کہ آپ کی سر مبارک کے بال بڑہاپی سی سرخ ہو گئی تہی اور سرخی
اوپر غالب ہوگئی تہی ✣ رباعی ✣ آن موی کز و مشک ختا شد رو پوش ✣ آیند ا
دیوانہ زیادش بخروش ✣ سیدا نشدہ خم و پیچ خیدان بسیار ✣ تا زمہ گوش او دو کم
تا دوش ✣ **شعر** سر کی بالونکا کچہ عالم اور تہا ✣ گیسوی خمدار کا خم اور تہا ✣
تہی فقط سیدہی نہ ژولیدہ وہ بال ✣ تہی مزین با جمال اعتدال ✣ عطر پرورد
مہکتی بال ستہ ✣ نور خوبی سی چمکتے بال تہی ✣ **بیان آنکہون مبارک**
کا اور آنکہون مبارک کی صفت مین مکاشفات یوحنا کی باب (۱۹) ورس (۱۲)
مین ہی اوسکی آنکہین آگ کی شعلہ کی مانند ہین اور اس کتاب کی چوتہی باب کی ورس (۲)
تیرے آنکہین تیری چادر کی بیچ کبوترون کی سی ہین اور پانچوین باب کی
ورس (۱۲) مین ہی اوسکی آنکہین اون کبوترون کی مانند ہین جو لب دریا دودہ
مین نہا کی تمکنت سی بیٹہتی ہین اور ساتوین باب کی ورس (۴) مین ہی تیری
آنکہین اون کنڈون کی مثل ہین جو حسبون مین بت ربین کی پہاٹک
پس ظاہر ہی کہ چوتہی باب مین خانہ کعبہ شرفہا اللہ کی محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی
آنکہون مبارک کو کبوترون کی آنکہون کی ساتہ تشبیہ دی ہی نہ نفس کبوترون کی

Marfat.com

ساتھ۔ پس پانچوین باب مین بھی وہی تشبیہ مراد ہوگی اسلئی کہ ایک شی کا دونون جگہہ بیان ہے یعنی آپکی آنکھون مبارک کو کبوتر کی آنکھون کی ساتھ تشبیہ ہوگی نہ نفس کبوتر کے ساتھ اور مضاف محذوف ہوگا اور قرینہ اسکا وہی ہی کہ چوتھی باب مین اسکی تصریح موجود ہی پس پانچوین باب کی تقدیر ایہہ عبارت ہوگی اوسکی آنکھین مانند کبوترونکی آنکھونکی مانند ہین اور پھر کبوترون کی آنکھین کئی قسم کی ہوتی ہین لیکن صورت اطلاق مین فرد کامل مراد ہوتا ہے اور پھر قرینہ تشبیہ بھی موجود ہی اسلئی کہ اس تشبیہ سی عمدگی کا بیان کرنا منظور ہی اور عمدہ آنکھین کبوترونکی موتی چور ہوتی ہین اور موتی چور اون آنکھون کو کہتی ہین کہ جنمین سرخ ڈوری ہوتی ہین پس اس سی معلوم ہوا کہ خانہ کعبہ کی محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھین موتی چور ہونگی اور اونمین سرخ ڈوری ہونگی اور درحقیقت آپکی آنکھین موتی چور تھین اور اونمین سرخ ڈوری تھی اسلئی کہ آپکی آنکھونکی وصف مین اکثر روایات مین اشکل آیا ہے اور بعض روایات مین اشہل آیا ہی اور اشکل ایسی آنکھہ کو کہتی ہین کہ جسکی سپیدی مین سرخ ڈوری ہون اور اشہل اوس آنکھہ کو کہتی ہین کہ جسکی سیاہی مین سرخ ڈوری ہون اور ایسی دونون قسم کی آنکھون کو موتی چور کہتی ہین اور بعض روایات مین جو آپکی آنکھون مبارک کی صفت مین ادعج آیا ہی اور ادعج اوس آنکھہ کو کہتی ہین کہ جسکی سیاہی گہری ہوتی ہو وہ اس روایت اخیر کی مخالف نہین ہی بلکہ موافق ہی اسلئی کہ سیاہی مین جہان سرخ ڈوری نہ تھی وہان سیاہی عمدہ تھی اور کبوتر کی آنکھون کی سیاہی بھی بہت ہی زیادہ ہوتی ہی اور ساتوین باب کی اس جملہ مین تیری آنکھین اون کنڈون کی مثل ہین آنکھون مبارک کو حوضون کی ساتھ تشبیہ دینی سے معلوم ہوا کہ آپکی آنکھین بزرگ اور بڑی اور تر وتازہ ہونگی اور واقعی آپکی آنکھین مبارک بڑی اور تر وتازہ تھین اسلئی کہ سیدنا علی مرتضی کرم اللہ وجہہ

روایت ہی کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عظیم العینین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی آنکہیں مبارک بڑی تہین **شعر** کیا بیان ہو خوبی چشم سیاہ + آیت مازاغ ہی تکو گواہ +
تہی سفیدی اور سیاہی درمیان ہ سرخ ڈوری او سمین شان گلستان ہ تہا سپیدی و سیاہی کا یہ لاحم
تہین ہم دونون بحد اعتدال + اشکل العینین ہی وارد ہوا ہ وصف چشم حضرت خیر الوری ہ
اشہل العینین ہی مذکور ہی ہ وصف مین اونکی کہ عین حور ہے ہ الغرض القصہ جو وصف کمال +
چشم خوبان جہان کا جمال ہ وہ سبہی اوصاف بی حد و بیان ہ عین محبوب خدا مین تہی عیان +
اور ان سب سی زیادہ وصف خاص ہ چشم حضرت سی رکہتی تہا اختصاص + یعنی دو چشم مبارک دلپذیر ہ
نور و تاریکی مین تہی یکسان بصیر ہ دیکہتی ہین لوگ جو وقت سحر ہ تیرہ شب مین آپکو آتا نظر ہ
دوسرا ایک اور یہہ اعجاز تہا ہ چشم پاک صاحب اعجاز کا ہ پیش منظر آپ جیسا دیکہتی ہ
پیٹہہ کی پیچہی ہی ویسا دیکہتی ہ سائبان چشم وہ مژگان دراز ہ سر فراز جلوہ گاہ امتیاز ہ
مردم عین حیا کیو اسطی ہ سائبان مژگان کی تہی آراستے ہ **رباعی**
رخشان چو مہ چاردہ وجہ منیر + در سلسلۂ جعد دل خلق اسیر + ملک و ملکوت صید آن چشم سیاہ +
ابرو چو کمان کشیدہ مژگان چون تیر ہ **بیان بینی مبارک** اور بینی مبارک کی بیان مین
سساتوین باب مین ہی تیری ناک لبنان کی برج کی مثال ہی جو دمشق کی رخ ہی
اس جملہ مین سیدنا محبوب خانہ کعبہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بینی مبارک کو برج کی ساتہہ
تشبیہ دی ہی اور برج درمیان سی بلند ہوتا ہی پس اس تشبیہ سی معلوم ہوا کہ محبوب
خانہ کعبہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بینی مبارک درمیان سی بلند ہوگی او حقیقت مین بلند
تہی اسلئی کہ ابن ابی ہالہ وصاف بینی صلی اللہ علیہ وسلم نی آپکو اقنی العرنین بیان
اور اقنی العرنین اوس شخص کو کہتی ہین جسکی ناک درمیان سی بلند ہو **بیت**
مانند الف کشیدہ بود آن بینی ہ در نور و ضیا شمع برو نگزینی ہ بود آبرآن ہ
دانیس بعنا زہ نور حق بینی + **شعر** بینی و ممتاز پر نور و بلند ہ با کمال خوشنمائی ارجمند ہ

Marfat.com

پایتا جو تی تا ماکن کرنا ÷ اوسکو وہ بینی بلند آتی نظر ÷ پی نہایت پر نہ تہی یعنی بلند ÷
اعتدال سی تہی ارجمند ÷ وہ جو ظاہری بلندی سے دور تہے ÷ مشتعل تہی ارتفاع نور سی ÷

بیان رخسارہ محبوب الٰہی صلی اللہ علیہ وسلم ۔ اس بیان
مین چوتہی باب کی ورس (۳) مین ہی ۔ تیری رخسارہ تیری اچادر کی آدہی
انار کی مانند ہین ۔ اور پانچوین باب کی ورس (۱۳) مین ہی اوسکی رخسار پہولون
کی چمن اور بلسان کی اوبہری ہوئی کیاری کی مانند ہین ۔ پس چوتہی باب مین رخسار
مبارک کو انار کی ٹکڑی سے ساتہہ تشبیہہ دی ہی اور حدیث ابن ابی ہالہ وصاف
نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین چاند کی ساتہہ تشبیہہ دی ہی اور دونون تشبیہون سی مقصود واحد ہی
جو رخسارون مبارک کا تر و تازہ اور سرخ و نورانی ہونا ہی اور وہ حدیث یہہ ہی یتلالؤ وجہہ
تلالؤ القمر لیلۃ البدر ۔ آپکا چہرہ مبارک روشن اور تابان تہا مثل چودہوین رات کی چاند کی
اور مؤید الاسلام مین آپکی نسبت لکہا ہی رخسار سرخ تہی اور پانچوین باب مین رخسارہ مبارک
کو کیاری کی ساتہہ تشبیہہ دیتی ہی معلوم ہوا کہ رخسار مبارک ڈہلی ہونگی بلکہ اوبہری ہوئی ہونگے اور حقیقت
مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رخسار مبارک ایسی ہی تہی اسلئے کہ حدیث ابن ابی ہالہ
مین سرور عالم کی نسبت سہل الخدین واقع ہوا او سہل الخدین اوسکو کہتی
ہین جسکی رخسارہ ڈہلی ہوون اور بہت موٹی بہی نہون **بیان لب مبارک**
محبوب خانہ کعبہ صلی اللہ علیہ وسلم ۔ اس بیان مین پانچوین
باب مین ہی ورس (۱۳) اوسکی لب سوسن ہین جنسے بہتا ہوا مر ٹپکتا ہی اور چوتہی باب مین ہی (۳)
تیری لب ایسے جیسے قرمزی ڈوری ہین ۔ پس پانچوین باب مین لبون مبارک
کو سوسن کی ساتہہ تشبیہہ دی اور سوسن کے دو قسم ہین ۔ آزاد
اور ارسا آزاد سپید ہوتا ہی اور ارسا آسمانی رنگ اور چوتہی باب مین
ہونٹ مبارک کو قرمزی ڈوری کے ساتہہ تشبیہہ دی اور قرمز سے

سے اثر نہر ریشم رنگتی ہین لیں ان دونون تشبیہون سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی لب مبارک باریک و نرم و ملایم ہونگی اور اوداہٹ بھی اون مین ہوگی اور تشبیہ
سوسن ابر بہار کی ساتھ ہی اسلئی کہ بحیوان عالم کی لبونکا یہی رنگ ہوتا ہی۔
خصوصاً اہل عرب کی اکثر ایسی ہی لب ہوتی ہین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی لبون مبارک مین یہہ سب اوصاف ہونگی اسلئی کہ مدارج النبوت مین بحوالہ
اوسط طبرانی صحیح نقل کیا ہی کہ لب اور دہن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
تمام بشر سی افضل تہی اور یہہ ایسا کلمہ جامع ہی کہ اوصاف مذکورہ کو مع شئی زاید
شامل ہی بیان دہن مبارک محبوب خانہ کعبہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور اوس
ذکر مین چوتہی باب مین ہی تیرا مونہہ خوب تہا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت
ضلیع الفم وارد ہوا ہی چنانچہ حلیہ ابن ابی ہالہ صفات نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین
یہہ لفظ وارد ہی اور ضلیع الفم اسی کہتی ہین جس شخص کا مونہہ کشادہ ہو لیس آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا دہن مبارک کشادہ تہا مگر یہہ کشادگی خوبی اور عمدگی کی ساتھ تہی
ہی اسلئی کہ بحوالہ مدارج النبوت منقول ہو چکا ہی کہ طبرانی نی اوسط مین روایت
کی ہی کہ لب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور دہن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی تمام بشر سی عمدہ تہی رباعی وسعت دہنش کرد دلم شیدا و داغ + تنہا نہ تنگی کرد بگی
گلستاخ + تا در احادیث فشاند بسیار + شیرین دہن نگار ما بود فراخ + شعر
تہا کشادہ وہ دہان با صفا + اوسکی واصفانی ضلیع الفم کہا + وہ دہن تہا کشادہ خوبی کی ساتھ
حسن و زیبائی و اسلوبی کی ساتھ + وہ دہان دلربا صلی علی + خوشنما تہا خوشنما تہا خوشنما +

بیان خانہ کعبہ کی محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی دانتون مبارک کا

اور آپکی دندان مبارک کی صفت مین چوتہی باب مین فرمایا ہی - تیرا دانت بہیڑون
کی گلی کی مانند ہین جنکی بال کتری گئی اور جو نہا کی نکلتی ہین ہر ایک جوڑا

بچی جنی ہی اور ان مین سی ایک بہی بانجہہ نہین ہی اس ورس مین آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی دندان مبارک کو بہیڑیون کی دانتون کی ساتہہ تشبیہ دی
اور مابہ الشبہ سپیدی اور چمک ہی اور درحقیقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
دندان مبارک سپید اور چمکدار تہی اسلئے کہ حدیث ابن ابی ہالہ مین آپکی دندان
مبارک کی صفت مین کلمہ اشنب وارد ہوا اور اشنب دانتون کی رونق اور ترو تازگی
کو لیتے ہین اور پہر دانت سی مدلول دانت یعنی سال عمر مراد لیکر بیان عمر رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہا اور فرمایا جنکی بال کتری گئی یعنی اگر عمر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو اے شخص تو دریافت کرنا چاہی تو ہر دانت کو ایسی بہیڑ فرض کر جسکی بعد
پیدا ہونیکی بال کتری گئی ہون اور جب بہیڑ کا بچہ پیدا ہوتا ہی تو ایک سال گذرنیکی
بعد اوسکی بال کترتی ہین چنانچہ گڈریون سی یہہ امر تحقیق کیا گیا ہی اور دانت
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بتیس تہی تو بتیس برس یہہ ہوگئی اور پہر ہر ایک بہیڑ
کی واسطے دو حمل بہیڑ کی مدت جو برس روز ہی ثابت کر تو بتیس برس اور ہوئی
اور بتیس کو بتیس کی ساتہہ ملانی سی چونسٹہہ برس ہوتی ہین اور آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی عمر بعض روایات کی موافق تریسٹہہ برس کی ہوئی ہی اور تریسٹہہ قمری
کو اگر شمسی بناو تو وہی چونسٹہہ کی قریب ہونگی اور کسور کو ایسی مواضع مین
نہین لیا کرتی ہین واللہ اعلم وعلمہ اتم واحکم **بیان خزانہ کعبہ کی محبوب
صلی اللہ علیہ وسلم کی گردن مبارک کا** اور گردن مبارک کے
بیان مین ساتوین باب مین ہی کہ تیری گردن ہاتہی دانت کی برج کی مانند ہی اور
چوتہی باب مین ہی کہ تیری گردن ایسی جیسے کہ داود کا برج جو سلاح خانی کی لئی
بنا ہی اوسپر ہزار ہا سپرین لٹکائی گئین ہین وی سبکی سب پہلوانون کی سپرین ہین
اس ورس مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی گردن مبارک کو ہاتہی دانت کی برج

Marfat.com

کی برج کی ساتھہ تشبیہ دی ہی اور حدیث شریف مین گردن مبارک کو ہاتھی دانت کی
بت کی گردن کی ساتھہ تشبیہ دی اور وہ حدیث ابن ابی ہالہ ہی اور الفاظ اسکی
یہہ ہین ۔ کان عنقہ جید دمیۃ فی صفاء الفضۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گردن
مبارک چاندی کی مثل صفائی مین ہی اور خوبی مین ہاتھی دانت کی بت کی گردن
کی مانند تھی اور چونکہ آپکی گردن مبارک بھاری تھی اسوجہ سی اوسی تشبیح کی ساتھہ
تشبیہ دی رباعی آن گردن رخشان چو سراج وہاج ۔ از گردن آہوان چین بردہ خراج
زیبا و لطیف در صفا نقرۂ خام ۔ چو گردن آن بت کہ تراشند ز عاج ۔
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تام الاذنین تھی یعنی پورے کانون والے
تھی اور آپ کی گوش مبارک چھوٹے نہ تھی بلکہ بڑے اور چوڑے تھے
مگر خوبی اور عمدگی کی ساتھہ اور یہہ لفظ مدارج النبوۃ مین جامع کبیر سے
آپکی کانون مبارک کی صفت مین نقل کیا ہے پس اسلئے اونکو سیپیون کی ساتھ
تشبیہ دی اور وہ دو ہزار کا کام دیتی تھی اور یہان بیٹھی ہوئی آسمان کے
اطیط کی آواز سنتے تھے ۔ بیان محبوب خانہ کعبہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے ہاتھون مبارک کا ۔ اور اس بیان مین پانچوین باب مین ہی ورس ۱۴
اوسکے ہاتھ لمبے ہین جیسے سونیکی کڑیان جنمین ترسیس کے جواہر جڑے ہوئے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھون مبارک پر بال تھے چنانچہ حدیث ابن
ابی ہالہ وصاف نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین آپکی نسبت وارد ہوا ہے اشعر
الذراعین والمنکبین یعنی آپکی بانہین اور مونڈھون مبارک پر بال تھے پس اونکو
جواہر کے ساتھ تشبیہ دی اور چونکہ آپ عبل العضدین والذراعین یعنی
بڑے قوی بازو اور ہاتھون والے تھی اسلئے اونکو سونیکی کڑی بیان کیا
بیان صدر مبارک سینہ مبارک کی بیان مین جو باب مین ہی ورس تیرہ

Marfat.com

دو چھاتیان دو آہو بچون کے مانند ہین جو ایک ساتھ پیدا ہوئے اور جو سوسن
کے درمیان چرتے ہین اور ساتوین باب مین ہی ورس ۳ تیری دو چھاتیان دو آ
ہرون کے مانند ہین جو ایک ساتھ پیدا ہوئے تہی اور تیرہ ساتوین باب مین ہی ورس ۸
تیری چھاتیان انگورون کی گچھونکی مانند ہین سوسن ابرسا رسی بیان ہی
غرض ہے اور سوسن ابرسا ہین چرنی کی یہ معنی ہین کہ دونون پستانونکی
گرداگرد بال ہون چنانچہ تہی اسلئے کہ حدیث ابن ابی ہالہ وصاف نبی صلی اللہ علیہ
وسلم مین آپکی نسبت اشعر الذراعین والمنکبین واعالی الصدر وارد ہوا
اور ترجمہ ان کلمونکا یہ ہے کہ آپکے دونون بازوون پر اور مونڈھون مبارک
اور سینہ مبارک کی اوپر کے جانب بال تہے اور چونکہ حرکت لطیفہ قلبی اور
حرکت لطیفہ روحی دونون پستانون کے قریب ہین اسلئے اونکو آہو برون کی
ساتھ تشبیہ دی اور اسلئے کہ سینہ مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
طفلان امت مرحومہ شیرہ شریعت الٰہی پیتی ہین اسلئے اونکو انگورون کے
گچھے بیان کیا اور بعد شق صدر کے بعد حکمت اور ایمان سے پر ہونیکی بہی خبر دی
ہے اسلئے کہ انگور سے شراب بنتی ہے اور جس قسم کا انگور ہوگا اوسی قسم
کی شراب ہوگی یعنے اگر انگور دنیا ہے تو بیہوشی عالم آخرت سے اوس سے
حاصل ہوگی اور جو انگور اوس عالم کا ہے تو بیہوشی اس عالم سی حاصل
ہوگی اور یہان انگور اوسی عالم کا مراد ہے اور اس سے وہی شراب
ایمان وحکمت بنے گی اور اوسی سلئے کہ غایہ ہوگا واللہ اعلم وعلمہ اتم واحکم

بیان شکم مبارک محبوب خانہ کعبہ صلی اللہ علیہ وسلم کا

اور شکم مبارک کی وصف مین پانچوین باب مین وارد ہوا ہے ورس ۱۴ اسکا پیٹ
ہاتھی دانت کا سا کام ہی جسپر نیلم کے گل بوٹے ہون اور ساتوین باب مین ہی ورس ۲ تیری ناف

گول پیالہ ہی جسمین ملائی ہوئی می کی کمی نہین ہی تیرا پیٹ گیہون کی ایک ڈہیری ہی
جسکے آس پاس سوسن لگی ہین ان جملون مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شکم ج
مبارک کا بیان ہی **بیان نرمی شکم مبارک** باب(۴) ورس(۲) تیرا پیٹ گیہون
کی ایک ڈہیری ہی آپکا شکم مبارک نہایت نرم تہا چنانچہ مدارج النبوت مین
ہی کہ ابن ابی ہالہ نی بیان کیا ہی کہ مینی شکم مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو دیکہا گویا کہ کاغذ تہہ پر تہہ رکہی ہوئی اور اسی نرمی کو یہہ ورس بیان
فرماتا ہی **بیان سفیدی شکم مبارک**۔ باب (۵) ورس ۱۴ اوسکا پیٹ
ہاتہی دانت کا سا کام ہی آپکا شکم مبارک سفید اور گورا تہا اور بال اوسکے اوپر
تہی چنانچہ حدیث ابن ابی ہالہ مین ہی عاری الثدیین والبطن۔ دونون پستان
اور شکم بے بال تہی اور اسی گوراپن کا ورس مسطور مین بیان ہی۔ بیان
ناف مبارک۔ باب(۷) ورس ۲ تیری ناف گول پیالہ ہی جسمین ملائی
ہوئی می کی کمی نہین۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ناف مبارک ابہری ہوئی
نہ تہی جیسی بعض اشخاص کی خاص کر لڑکپن مین ہوتی ہی بلکہ گہری تہی اور
اسی گہراپن ناف مبارک کا اس ورس مین بیان ہی **بیان لطیفہ**
سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم۔ جملہ مذکور مین تیری
ناف گول پیالہ ہی جسمین ملائی ہوئی می کی کمی نہین لطیفہ سر کا بیان ہی۔
اور می سی شراب محبت الہی مراد ہی۔ **بیان سیلی مبارک** باب (۵) ورس
اوسکا پیٹ ہاتہی دانت کا سا کام ہی جس پر نیلم کی گل بنی ہون۔ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم ناف سی گلوی مبارک تک شکم مبارک پر ایک خط باریک
بالونکا تہا چنانچہ ابن ابی ہالہ کی حدیث مذکور مین ہی موصول ما بین اللبۃ والسرۃ
بشعر یجری کالخط ملا ہوا تہا گلو سی ناف تک ساتہہ خط بالون کی اور اسکا

Marfat.com

اس جملہ مین بیان ہی اور اسیکو ہندی مین بیلی کہتی ہین ۔ رباعی

تا ناف بر آن سینۂ صاف و زیبا * بود ست خط دقیق از سویدا

بر تختۂ سیم بودہ نقش الفی * یعنے کہ حسن احمد آمد یکتا

بیان شق صدر ۔ اور جس جگہہ پر خط نیلی تہا اوس جگہہ نشان شق صدر کا تہا اور اس ورس مین اور نیز جملہ تیری ناف گول پیالہ ہی جسمین ملائی ولی کی کمی نہین اسطرف اشارہ ہی **بیان موی مبارک عالی صدر** تیرا سینہ گیہون کی ایک ڈہیری ہی جسکے آس پاس سوسن لگی ہین ۔ اس ورس مین موی مبارک اعالی صدر کو سوسن کی ساتہ تشبیہہ دی ہی اور یہہ موی مبارک مثل سوسن کے گرد اگرد سینہ مبارک کے تہی چنانچہ ابن ابی ہالہ کی حدیث مین وارد ہی ۔ **بیان کہون مبارک کا** ۔ اور آپکی کولون مبارک کا بیان باب مین ہی ورس تیری کولونکی گولائی جواہر کی لڑی کی مانند ہی جیسا کسی اوستاد کاریگر نی بنایا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جسم مبارک کی وصف مین بادن متماسک احادیث مین وارد ہوا ہے اور بادن پر گوشت کو کہتی ہین اور متماسک اوسی کہتی ہین جسکا بدن گٹہا ہوا ہو اور ڈہیلا نہو اور ایسی بدن مین کولی ضرور گول ہوتے ہین و ہو المطلوب **بیان ساق پای مبارک** آپکی پیرون اور پنڈلیونکا بیان باب (۵) مین ہے ورس اوسکی پیر سنگ مرمر کی ستون جو سونیکی پایونپر کہڑی کئی جاوین اس ورس مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پنڈلیون مبارک کو سنگ مرمر کی ستونونکی ساتہ تشبیہہ دی ہی اور حدیث شریف مین شحم النخل کی ساتہ تشبیہہ دی ہے اور تشبیہہ خوبی سپیدی مین ہم سنگ برابر ہین پس شبہہ بہی برابر رہیگا اور مطابقت ایسی واقع ہوگی جیسے کہ جابجا مقصود دونون تشبیہونسے سپیدی اور خوبی پنڈلیونکا اور وہ حاصل ہی اور حدیث مذکور کی سند یہہ ہے کہ مدارج النبوت مین ہے اور حدیث مین آیا ہے و نظرت الی ساقہ کانہا جمارۃ یعنی راوی کہتا ہے کہ نظر کی مینی پنڈلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف دیکہا پس گویا کہ وہ پنڈلی شحم النخل کے مشابہ تہی یعنی صفائی اور تر و تازگی مین اور شحم النخل کہجور کی جڑ کی گود کو کہتی ہین اور وہ سفید نہایت تر و تازہ ہوتا ہے اور شیرین ہوتا ہے اور اہل عرب اوسکو کہاتی ہین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قدم مبارک کو سونی کی تہمیلیا

بیان کیا اور اس بیان سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے قدم مبارک عمدہ اور فخیم یعنی بھاری ہونگے اور واقعی قدم مبارک
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایسی ہی تھی اسلیے کہ عبد اللہ ابن بریدہ
سے روایت ہی كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ أَحْسَنَ الْبَشَرِ قَدَمًا ترجمہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قدم مبارک تمام آدمیون سے عمدہ تھی
اس روایت سے عمدگی اقدام مبارک کا ثبوت ہو گیا اور سعتہ بھاری
ہونی اقدام مبارک کی یہ ہی کہ حدیث ابن ابی ہالہ وصاف نبی صلی اللہ علیہ
وسلم مین آپ کی نسبت ششن القدمین آیا ہی اور ششن القدمین اوس شخص کو
کہتے ہین جسکی قدم فخیم اور بھاری اور پر گوشت ہون اور بعد بیان حلیہ
مبارک کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلق اور شیرین
لبی کا بیان فرمایا بیان خلق محمدی پانچوین باب مین ہے اوس کا مونہہ شیرینی
ہے اور شیرینی کی دو قسمین ہین اور دونون قسم کی شیرینی
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک مین موجود تھی شیرین زبان
تو آپ تھی ہی اور جمیع اقوام عالم کے اس شیرین زبانی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے ساتھ شیرین زبان ہین اور کہتے ہین کہ آپ خلیق اور
چشمہ شیرین تھی اور بحسب مصداق شعر مشہور ع ہر کجا چشمہ بود شیرین
مردم و مرغ و مور گرد آیند آپکی شیرین زبان ہونیکی وجہ سے تمام مخلوق
الٰہی آپکی گرد ہوئی اور یہہ قول انکا اگرچہ سراسر باطل ہے چنانچہ بطلان
اسکا علاوہ دلائل آخر رسالت صادقہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
اس رسالہ سے بھی خوب ظاہر ہے مگر خیر شیرین زبانی کا اقرار ہے اور
ایسے لوگون سے یہہ بھی غنیمت ہے یہہ شیرینی باطنی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کا یعنے خوش خلقی کا بیان ہوا اور شیرینی ظاہری آنحضرت

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم کا یہہ بیان ہے کہ لب مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کا بطور اعجاز اگر کسی کہاری کوہی مین پڑجاتا تہا تو وہ کوان چشمہ شیرین ہوجاتا
تہا چنانچہ انس رضی اللہ عنہ سے جو آپکی خادم تہی روایت ہے کہ ہماری محلہ
مین ایک کہاری کوان تہا ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا آب
دہن اوسمین بطور اعجاز ڈالا پس وہ شیرین ہوگیا اور مدینہ منورہ مین اوس سے زیادہ
کوئی کوان شیرین نہ تہا اور بعد بیان خلق وخلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے نام مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان کیا اسلیئے کہ اصل نسخہ عبرانی
عزل الغزلات شش بعد اس جملہ کی آپکا نام بصیغہ جمع محمدیم بیان کیا ہی اور
اوس بولی مین جمع یا اور میم کے ساتہ آتی ہے واحد کو تعظیماً جمع بولا کرتے
ہین اور اس ترجمہ مین عشق انگیز کے ساتہ ترجمہ کیا ہے اور جو نہ باب مین
جملہ ترجمہ مین کوئی عیب نہین کے ساتہ ترجمہ کیا ہے اور کو ترجمہ کرنا نامون
کا اصل سے بڑے خرابی کی بات ہے لیکن پہر بہی یہہ ترجمہ اقرب
الی الصواب ہے نام مبارک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اگر ترجمہ نہ کیا جاتا ہے کہ اردو
زبان ترجمہ محمدی کا یہی ہے پس جس ترجمہ کو دیکہے گا وہ سمجہہ لے گا کہ نام مبارک خانہ
کعبہ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا محمد ہوگا اور چوتہی باب کی اس چہٹی
ورس مین جب کہ دن ڈہلے اور سایہ بڑہی مین مر کی پہاڑ اور لبان کے ٹیلے
کو جاونگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے مقدمہ پیدایش
اور زمان ولادت کا بیان فرمایا ہے اسلیئے کہ مر کی مشہوری ہے اور
لبان بہی عمان اور یمن کے پہاڑ مین پیدا ہوتا ہے اور باعتبار رسوم
دنیا کے مس کا فرد افرداے قیامت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی پیدائش بعد دن ڈہلنے اور سایہ بڑہنے کے ہوئی ہے اور انجیل

متی کی بیسوین باب مین بشارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی منقول
ہے اور اس مین سیدنا مسیح علیہ السلام نے پیدائش آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی ایک گذشتہ دن سے بیان کی ہے اور وہ بشارت مع انکی شرح
کے اس رسالے مین بھی منقول ہوگی اور سا توین باب کے اس
ورس مین مین نے کہا مین اس تاڑ پر چڑھون گا اور اوسکی شاخون
کو تھام رکھونگا فی الحال تیری دونون چھاتیان انگورون کی گچھون
کی مانند ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زمانہ شباب سے ایک قصہ
کا بیان ہی اور وہ یہ ہی کہ قبل بعثت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آپکی
عالم جوانی مین کعبہ شریف کی پھر از سر نو تعمیر ہوئی اور واسطے مشابہت اپنے
جد امجد اسماعیل علیہ السلام کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی پتھر
کعبہ شریف کی اپنی دوش مبارک پر اوٹھائے پس وہ تاڑ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ہین اور بیان اسکا گذر گیا ہے اور پتھر دن کعبہ شریف
کا دوش مبارک پر اوٹھانا کعبہ شریف کا اس تاڑ مبارک پر چڑھنا ہی اور دونو
ہاتھون مبارک سے جونکہ پتھرون کو تھاما اور وہی شاخین تاڑ مبارک کی
تھین پس گویا کہ کعبہ شریف نے ہی شاخون مبارک کو تھام رکھا اور جملہ
فی الحال تیری دونون چھاتیان انگورونکی گچھون کی مانند ہین اس امر کو
بیان کرتی ہے کہ اسی وقت سے عالم غیب سے القا ہونا شروع ہوگا
اور سینہ مبارک شریعت الہی سے پر ہونے لگے گا اور ایسا ہی ہوا
اسلیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ پتھر اوٹھانیکے وقت
ازار مبارک کھول کے دوش مبارک پر ڈالی تاکہ پتھر کی بدن مبارک
کو تکلیف کو نہ پہونچے پس آپ بیہوش ہوکر گر پڑے اور جب آپ کو

Marfat.com

ہوش آیا آپ نے ازار طلب کی اور فرمایا کہ مجھے حکم ہوا ہے کہ برہنہ ہوا
کرون تتمہ مدارج النبوت مین نقل کیا ہے کہ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ اونہون نے کہا کہ مین مقوقس یعنی شاہ اسکندریہ
کے پاس گیا اور مقوقس نے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبی رسول ہین اگر وہ تشریف
لاوین قبط و نصاری مین تو وہ اونکا اتباع کرین پس مغیرہ رضی اللہ عنہ نے کہا
کہ اسکے بعد مین اسکندریہ مین ٹھہرا اور تمام کنیسیون مین وہان کے
گیا اور انکے اوصاف قبط اور نصاری سے پوچھی اور اسکندریہ
مین ایک پادری تھا اور وہ اونکا بزرگ تھا اور وہ اپنے بچونکو اوسکے
پاس دعا کی واسطے لاتی تھی اور وہ اونکے واسطے دعا کرتا تھا پس مین نے
اوس سے کہا آیا کوئی اور نبی بھی مبعوث ہوگا اوسنے کہا ہان وہ آخر
انبیا ہین درمیان عیسی بن مریم علیہما السلام اور اونکے اور کوئی نبی نہین
ہے ہمکو بلاشک عیسی بن مریم علیہما السلام نے اونکے اتباع کا حکم
کیا ہے وہ نبی عربی امی ہین نام اونکا احمد ہے میانہ قد کوتاہ نہ دراز
ہونگے اونکی آنکھون مین سرخی ہی نہ سپید و نہ سرخ بلکہ سرخ و سپید
اونکی بال بہت ہونگے موٹی کمری پہرینگے اور کھانا جو ملجایا کرے گا کہا
لیا کرینگے تلوار حمایل کرینگے آپکی اصحاب ایسی ہونگے کہ اپنی جانونکو
آپ پر فدا کرینگے دوست رکھینگے آپکو اپنے باپ اور بیٹون سے مبعوث
ہونگے ایک زمین مین جہان درخت سلم ہے اور ہجرت کرینگے ایک
حرم سے طرف دوسری حرم کی اور ہجرت کرینگے زمین شور خرمازار
کی طرف اور پہرینگے ازار نصف ساق تک اور دہوینگے اطراف اعضا کو
اور مخصوص ہونگے [illegible] کہ [illegible] صفات

نہتھن ہر نبی اپنی قوم کی طرف مبعوث ہوا تہی اور وہ مبعوث ہونگی تمام عالم
کی طرف اور اونکے لیے تمام زمین مسجد کی حکم مین ہوگی اور طہور بہی ہوگی
یعنے خاک سے تیمم کرنا قائم مقام وضو کے ہوگا جس جگہ وقت نماز
آ لگیگا تیمم کرینگے اور نماز ادا کرینگے انتہی اس روایت کی تصدیق رسالہ
ہذا سے ہوگئی ہے اور سراپا نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق ابہی
غزل الغزلات کی تینون بابون سے ہوگئی ہی للہ الحمد **بیان مہر نبوت** × ×
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے شانہ مبارک پہ مہر نبوت تہی اور اسکی اثر
مہر نبوت کا بہی چند جگہ بیان آیا ہے پہلی صحیفہ یسعیاہ علیہ السلام مین
ہے صحیفہ یسعیاہ علیہ السلام باب ۹ ورس ۱ ہمارے لیۓ ایک لڑکا تولد ہوا اسکی حکمرانی
کا نشان اوسکی کاندہی پر ہی ہوگا اوسکی یہی نام ہونگے عجیب اور مشیر
اور مشورہ عظمی کا بادشاہ اور الٰہ قوی مسلط اور سرمدی باپ اور سلامتی
کا بادشاہ اوسکی حکمرانی اور سلامتی کی افزائش کی کچھ انتہا نہ ہوگی وہ داؤد
کے تخت سلطنت پر آج سے لیکے ابد تک عدل و انصاف سے نظم و نسق
کریگا پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلی جتنی نبی گذرے ہین
اونکی داہنی ہتھیلی پر نشان نبوت ہوتا تہا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی مہر نبوت شانہ مبارک پر ہوئی اور یہہ مہر نبوت پیدائشی تہی
لڑکپن مین بہی ویسی ہی تہی جیسی کہ بڑہاپے اور جوانی مین تہی پس
آپکی یہہ بشارت ہے اور اسکی ہی مہر نبوت کا بیان ہے اور آپکی نہ
اسمای شریفہ سے عجیب اور مشیر ہین اور آپ کو ہی حکم مشورہ ہوا ہے
اور آپ ہی مشورہ عظمی کے بادشاہ ہین اور رسالت آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم [illegible]

Marfat.com

کی واسطے تھی اور آپ ہی بڑی حاکم ہین اور آپ ہی سب کا باپ ہین تمام
مخلوق آپ کے نور سے پیدا ہوئی ہے اور آپکے ازواج مطہرات
امہات المومنین ہین اور حکمرانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ
انتہا نہین ہے آپ سب پر حاکم ہے اور آپ پر آپکے بعد و ما قبل کوئی
رسل و انبیا سے حاکم نہین ہے اور جیسی حضرت داؤد علی نبینا و علیہ السلام
نبی اللہ و خلیفۃ اللہ فی ارضہ تھی ایسی ہی انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
تھی رسول اللہ و خلیفۃ اللہ فی ارضہ ہین اور سیدنا مسیح علیہ السلام کے
نہ شانہ مبارک پر مہر نبوت تھی اور نہ آپکی نام عجیب و مشیر تھی اور نہ آپ
بادشاہ ہوئی اور نہ اپنی حکومت کی اور نہ آپ پر نبوت ختم ہوئی پس
یہہ بشارت حضرت مسیح علیہ السلام کے ہرگز نہین ہو سکتی بلکہ یقیناً سیدنا
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت ہے اور آپکی مہر نبوت کا
بیان ہے وہو المطلوب ۔ دوسرے اظہار
الحق مین نقل کیا ہے کہ فاضل حیدر علی قریشی نے اپنی
تالیف اردو مسمی بخلاصہ سیف المسلمین مین کہا ہے
پادری اسکان ار نے صحیفہ یسعیاہ علیہ السلام کا
۱۷۶۶ عیسوی مین اپنی زبان مین ترجمہ کیا ہے اور بیالیسوین باب
مین کتاب مذکور کی اس ترجمہ مین ذکر مہر نبوت انحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کا اس فقرہ مین موجود ہے سبحوا اللہ تسبیحاً جدیداً اثر
سلطنتہ علی ظہرہ واسمہ احمد انتہی اور میری رائی مین یہہ جملہ باب مذکور کے
دسوین ورس مین ہوگا اسلئے کہ ورس مذکور کی شروع مین ترجمہ جملہ
سبحوا اللہ تسبیحاً جدیداً کا یہ الفاظ موجود ہے خداوند کے لیے

Marfat.com

ایک نیا گیت گاؤ نیسری غزل الغزلات مین بہی آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کی مہر نبوت کا بیان فرمایا ہی اسلیئے کہ ساتوین باب مین فرماتے
ہین میری بوا میری زوجہ ہے مقفل کیا ہوا ایک باغیچہ ہے اور بند
کیا ہوا ایک سوتہ ہی اور سر بمہر ایک چشمہ سنے یہہ خطاب آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کو ہی اور آپکی چونکہ بدن مبارک سے خوشبو آتی تہی اور آپ پر
مہر نبوت لگی ہوئی تہی جو قائم مقام قفل نبوت کی تہی اسلئے اس مضمون کو بایں الفاظ
ادا کیا مقفل کیا ہوا ایک باغیچہ ہی اور چونکہ آپکی انگلیون مبارک سے بطور
اعجاز چشمے جاری ہو جاتی تہی اور یہہ مہر الہی قائم مقام قفل تہی اسلئے
اس مضمون کو بایں الفاظ ادا فرمایا بند کیا ہوا ایک سوتہ ہی اور سر بمہر
ایک چشمہ ہی اور واسطے چیستان بنانی کی ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو صاف خطاب فرمایا اور کہا شرا محبوب سرخ و سفید ہے اور پہر دوسرے
دفعہ بطور مونث تعبیر کیا ہی اور فرمایا تیرہ یا گوکر کا بیان نہی ہوئے شاہزادی کیا خوب معلوم ہوتی
اور پہر کبہی بوا فرمایا کبہی بہنین فرمایا کبہی زوجہ فرمایا حقیقی معنی کوئی بہی یہان
مراد نہین ہوسکتی اور بطور مجاز بوجہ من الوجوہ واسطے بنانے چیستان
کی جا بجا فرمایا اور حملہ حکمرانی کا نشان اوسکے کاندہی پر ہے اور اثر سلطنتہ
علی ظہرہ یعنی نشانی حکمرانی کی اسکی پشت پر ہے اور سر بمہر ایک چشمہ ہے
یہہ تینون اس امر کا نشان دیتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
درمیان دونون شانون مبارک کی مہر نبوت ہوگی اور اس مہر کو پشت پر
بہی کہہ سکتی ہین اور شانہ بہی کہہ سکتے ہین اور چونکہ جسم مبارک کا جو سوای
مہر مبارک کی تہا ختم بیان اگر ہوا تو سر بمہر ایک چشمہ بہی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی جسم مبارک کو بیان فرما سکتے ہین اور جو ہے مہر نبوت مراد

Marfat.com

لی سکتی ہین واللہ اعلم اور چوتھی مکاشفات یوحنا کی اونیسوین باب مین
بہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر نبوت کا بیان فرمایا ہے مکاشفات
یوحنا باب ۱۹ ورس ۱۔ اون چیزون کے بعد مین نے آسمان پر بہت
لوگون کی بڑی بہیڑ کی آواز یہہ کہتے ہوئے سنی ھللویاہ نجات اور جلال اور عزت
اور قدرت خداوند ہمارے خدا کے ہین ۲ کیونکہ اوسکی عدالتین راست اور
برحق ہین اسلیئے کہ اوسنے بڑی کسبی کی جسنے اپنی زناکاری سے زمین کو خراب
کیا عدالت کی اور اسنے بندون کی لہو کا بدلا اوسکے ہاتھہ سے لیا ۳
پہر دوسری بار اونہون نے کہا ھللویاہ اور اوسکا دہوان ابدالاباد تک اوٹھتا
رہیگا ۴ اور وہی چوبیس بزرگ اور چار جاندار اوندہے موںہہ گرے اور خدا کو
جو تخت پر بیٹہا ہی سجدہ کیا اور کہا آمین ھللویاہ ۵ اور تخت سے ایک آواز
یہہ کہتی ہوئی نکلی تم سب جو اوسکے بندے ہو اور جو اوس سے ڈرتے ہو کیا
چہوٹے کیا بڑے ہمارے خدا کی ستائش کرو ۶۔ اور مین نے ایک
بڑی بہیڑ کی آواز اور بہت پانیونکی سی آواز اور بڑے گرج کی سی آواز یہہ کہتی ہوئی سنی کہ ھللویاہ خداوند قادر
مطلق بادشاہت کرتا ہی آؤ ہم خوشی و خورمی کرین اور اوسکو عزت دیوین اسلیئے
کہ برہ کا بیاہ آپہونچا اور اوسکی دلہن نے اپنے آپکو سنوارا ہی اور اوسے
یہہ دیا گیا کہ وہ صاف اور شفاف اور مہین کتانی کپڑا پہنے کہ مہین کتانی
کپڑا مقدس لوگون کی راستیان ہین ۸۔ اور اوسنے مجہسے کہا لکہہ مبارک وے
جو برہ کے جشن مین بلائی گئی ہین اور وہ مجہہ سے کہتا ہے یہہ خدا کی باتین
برحق ہین ۹ اور مین اوسکے پانون پر اوسے سجدہ کرنیکو گرا اور اوسنے مجہسے کہا
خبردار ایسا نکر کہ مین تیرا اور تیرے بہائیونکا جن پاس یسوع کی گواہی ہی
ہم خدمت ہون خدا کو سجدہ کر کیونکہ جو گواہی یسوع پر ہے نبوت کی ہے

روچکی ہوا پہر مین نے آسمان کو کہلا ہوا دیکہا اور دیکہو ایک نقرئی گہوڑا اور
اوسکا سوار امانت دار اور سچا کہلاتا ہے اور وہ راستی سے عدالت کرتا اور
لڑتا ہے ۱۲- اوسکی انکہین اگ کے شعلہ کے مانند اور اوسکے سر پر بہت سے
تاج اور اوسکا ایک نام لکہا ہوا جسی اوسکے سوا کسی نے نجانا ۱۳- اور خون مین
ڈوبا ہوا لباس پہنے ہوی تہا اور اوس کا نام کلام خدا ہے ۱۴- اور وہ فوجین
جو آسمان مین ہین صاف اور سفید اور کتانی لباس پہنے ہوئے نقرئی گہوڑون
پر اوسکے پیچہے ہولین اور اوسکے مونہہ سے ایک تیز تلوار نکلتی ہے کہ وہ اوس سے
قومون کو مارے اور وہ لوہے کے عصا سے اون پر حکمرانی کریگا اور وہ خود قادر
مطلق خدا کے قہر و غضب کے مے مین روندتا ہے اور اوسکے لباس اور اوسکی
ران پر یہہ نام لکہا ہے بادشاہونکا بادشاہ اور خداوندون کا خداوند انتہی
اس بشارت سے اس جگہہ مقصود اس جملہ اوسکے لباس اور اوسکی ران پر یہہ
نام لکہا ہے بادشاہونکا بادشاہ اور خداوندونکا خداوند سے ہے اسلئے
کہ اسی جملہ مین مہر نبوت کا بیان ہے اور لباس سے موضع لباس مراد ہے
یعنی جسم مبارک اور مہر نبوت مین بعض روایات کے موافق یہہ لکہا تہا توجہ
حیث کنت فانک منصور ترجمہ توجہ کر جسطرف چاہے تو پس بیشک تو فتح دیا
گیا ہی اور یہہ الفاظ گویا کہ ہم معنے جملہ بادشاہونکا بادشاہ اور خداوندونکی خداوند
کی ہین اور اگر ہوتا ہم وہ نشان مہر نبوت قائم مقام لکہنے کے ہی تہا اور ران
پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کچہ نہ لکہا تہا غالباً ترجمہ مین غلطی ہوئی اور
زبان مین ایسا لفظ مرادف ہوگا جس کی ران اور شانہ دونون معنی ہون اور ترجمہ
اس جگہہ پر شانہ کے ساتہہ ترجمہ چاہیے تہا لیکن ران کے ساتہہ غلطی سے کر
کر دیا اور صدیق یار غار خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی ران پر اللہ مہر نشان

Marfat.com

خلافت تہا اور روضۃ الاحباب مین اسکا ذکر کیا ہے اور یہہ بہی بیان کیا
ہے کہ قبل بعثت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک راہب نے صدیق رضی اللہ
عنہ کے اس تل کو دیکہہ کے بشارت دی تہی کہ تم نبی آخر الزمان کے خلیفہ ہوگے
پس اگر یہہ اوس تل کا بیان ہو تاہم کچہہ عبارت درمیان سے ساقط
ہوئی ہے واللہ اعلم و علمہ اتم و احکم اور شرح اس بشارت کی یہہ ہے کہ نیرطی
گ بہی بابل تہا چنانچہ اوربابون مین اس کتاب کی اسکی تصریح موجود ہے اور
اوسکی عدالت کی گئی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے وقت مین وہ مفتوح
ہوا اور انبیاء الہی کے خون کا بدلا اوس سے لیا گیا اور نقرئی گہوڑا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دلدل نقرئی کو فرمایا ہے اور امین اور صادق
آپکی القاب شریفہ سے ہین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکہین
مبارک سرخ تہین یعنی اونمین سرخ دورے تہے اور آپ ہی نے بذات خود
قتال فرمایا ہے اور آپ کے سر پر بہت سے تاج تہی اسلئے کہ آپکی امت مرحوم
مین ہزارون صاحب تاج ہوئے وہ آپکی ہی طفیل سے ہین اور وہ گویا
کہ آپکی ہی سر مبارک پر تاج ہین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوہ
احد مین سر مبارک سے خون جاری ہوگیا اور تمام
لباس آپ کا خون سے تر ہوگیا تہا اور غزوہ بدر مین ہزارون
فرشتے گہوڑون پر سوار ہوکر لڑائی کفار کے واسطے میدان مین حاضر
تہے اور اسکے پیچہے تہی اور فرشتونکا لباس اسوقت مین سپید ہی
تہا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک کلام خدا ہے یعنی
نور احمدی فقط بحکم الہی بکلمہ کن پیدا ہوا اور تمام مخلوق نور محمدی صلی اللہ علیہ
وسلم سے پیدا ہوئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نوشیدہون کو

Marfat.com

اپنے موں کی تیز تلوار سے یعنی دعا سے ہلاک کیا اور مارا اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے خوب ہی لٹھ بازی کی اور اون پر حکمرانی فرمائی اور بارگاہ احمدی
صلی اللہ علیہ وسلم مین ایک عصا تہا اور وہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خلفا کے
کی پاس چلا آتا تہا جب وہ کہو یا گیا تبہی قریش سے خلافت نکل گئی یعنی سلطنت
بنی عباس رضی اللہ عنہ غارت ہو گئی اور ترک اون پر غالب ہو گئے رباعی اے خاتم
انبیاء و فخر آدم ٭ مقصود تو بودہ ز خلق عالم ٭ از مہر نبوتیکہ داری بر پشت ٭ ہستم
رسالت تو دارد خاتم ٭

بیان خوشبوی جسم مبارک

غزل الغزلات کی ساتوین بات
مین کہا اور تیری قمیصون کا رائحہ جیسا کہ ہووے۔ اس جملہ مین فرمایا اور بشارت
دی کہ آپکے پیرہنون سے بہی خوشبو آیا کرے گی یعنی تمام جسم مبارک سے خوشبو آیا کرے
گی اسلیے کہ جب پیرہنون سے بہی آئی تو پہر اوس جسم سے خوشبو نہ آنیکی کیا معنے
اور واقعی آپکی تمام جسم مبارک سے خوشبو آیا کرتی تہی چنانچہ انس رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اگر کہین تشریف لیگئے
ہوتے اور آپکے پیچھے کوئی آپکا عاشق صادق مکان پر حاضر ہوتا پس وہان
بسبب خوشبوئی جسم مبارک کے جانا جاتا تہا اور آپکی قدمبوسی حاصل کرتا
تہا اور آپکی پسینے مبارک سے بہی خوشبو آیا کرتی تہی انس رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ ایک شخص چاہتا تہا کہ اپنے لڑکیکو رخصت کرے سسرال اوسکی
شوہر کے گہر پہنچی اور اوسکے پاس اوسکی خوشبو لگانی کو کچہ نہ تہا پس
خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم مین حاضر ہوا تاکہ آپ اوسے کچہ نقد عطا
فرماوین تاکہ اوس سے خوشبو خریدے اور آپکے پاس اوسوقت نقد کچہ
موجود نہ تہا پس آپ نے عطر کی شیشی طلب فرمائی اور چند قطرے
پسینے مبارک سے اوسمین ڈالے اور فرمایا کہ اسمین خوشبو سمجہ کر

اسنے لڑکے سی کہہ کہ اسی خوشبو کی جگہہ استعمال کرے پس جب وہ لڑکے
اوسے ملتی تہی تمام مدینہ مین خوشبو پہیل جاتی تہی اور مدینہ والے اسی سونگہتی
تہی اور اوس گہر کا نام بیت المطیبین ہوا یعنے گہر خوشبو والونکا اور اسی خوشبو
کی بہیری غرائب الحکایات مین انکو پاوگے کما ہی توین فصل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموں مبارک
بیانمین جہان نام مبارک محمد صلی اللہ علیہ وسلم شامل الظہار الحق مین ہے سیل نے مقدمہ ترجمہ
کلام اللہ شریف مین انجیل برنابا سے یہ بشارت نقل کی اور یہہ بشارت حضرت مسیح علیہ السلام نے
برنباس سے دی ہے اور عبارت اوسکی یہہ ہے اے برنابا جان لے کہ گناہ اگرچہ
چہوٹا ہو اور صغیرہ ہو مگر اللہ اوسپر بہی سزا دیتا ہے کہ وہ گناہ سے راضی نہین
ہے اور چونکہ میری مان اور میری شاگردون نے دنیا کی سبب سے خطا کی
اللہ اون سے غصہ ہوا اور بہ مقتضاے عدل انصاف کے یہہ ارادہ کیا
کہ اس عقیدہ ناپسندیدہ کی کچہہ سزا دیجاے تاکہ عذاب دوزخ سے اونکو نجات
ہو اور وہان تکلیف مین نہ پڑین اور بلا شبہ اگرچہ مین تو یقینا بری تہا مگر
بعض لوگون نے چونکہ مجکو کہا کہ مین اللہ ہون یا اللہ کا بیٹا اللہ نے اس قول کو
برا جانا اور مقتضاے اوسکے عدل کا یہہ ہوا کہ قیامت کے دن شیاطین میرے
اوپر نہ ہنسین اور میرا ٹہٹہا نکرین پس بہ تقضاے اپنی رحمت کے اوسنے مستحسن
سمجہا کہ یہہ ہنسی دنیا مین ہے یہودا کی موت سے ہوئی کہ گمان کرے ہر شخص
مین سولی دیا گیا ہون مگر یہہ ذلت اور ٹہٹہا باقی رہیگا تا آنے محمد رسول اللہ کی پس
جب وہ آئیگا تو اونکو سب لوگون کو اس غلطی سے آگاہی ہوگی اور یہہ شبہ لوگون
کے دلون سے اوٹہہ جائیگا انتہی اور اس مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام
مبارک محمد رسول اللہ موجود ہے تے وہو المطلوب اور یہہ بہت بڑی بشارت
اگرچہ نصرانی اس پر یہہ اعتراض کرتے ہین کہ ہمارے پادریان سلف نے

اس انجیل کو رد کیا ہے مگر مین کہتا ہون کہ تمہاری پادریون کی رد وقبول کا کیا
اعتبار ہے اور پہلے ہم بعین بیان اسکا انیا ہولئیا کہ اوس سے زیادہ متصور نہین
اور یہہ انجیل اناجیل قدیمہ سے ہے اور دوسرے اور تیسرے قرن کی کتابون
مین اسکا ذکر موجود ہے پس اس سے معلوم ہوا کہ یہہ کتاب محمد رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کی پیدایش سے دو سو برس پہلی لکہی گئی ہے اور بغیر الہام کی دو سو
برس پہلی کون ایسی خبر صحیح دی سکتا ہے پس ضرور یہہ مسیح علیہ السلام کا ہی قول
ہے اور اگر یہہ دعوی کرین کہ اہل اسلام نے اس کتاب مین تحریف کر دی پس
جواب اوسکا یہہ ہے کہ یہہ شبہہ مجنونانہ ہے اور دیوانون کی سی بات ہے
اسلیئے کہ مسلمانون نی ان اناجیل اربعہ کی طرف توتوجہ کی ہی نہین اور برنابہ کی انجیل
ہے جو اس پادری سیل کو بمشکل ایک بڑی کتب خانہ سے دستیاب ہوئی کہان
اتنا ربط ہوتا اور اگر تحریف بہی ہوئی ہوتی تو یہہ بشارت اکثر نسخون مین ملتی
ساری عالم کے نسخون مین کسطرح درج ہو جاتی دوسرے یہہ کہ نصرانی کہتی
ہین کہ علمای اہل کتاب جو مسلمان ہوئے اونہون نے عہدین سے بشارات
محمدیہ نقل کین اور اونمین تحریف کی پس اونکے زعم کے موافق مین کہتا ہون ان
علمای کبار نے عہدین کی بشارات محمدیہ مین تحریف کی اور اپنی طرف سے بنا کر
لکہدین اور پہر بہی تمام عالم کے نسخون مین اونکی تحریف نے اثر نکیا اسلئے
کہ تمہاری قول کے موافق بیبل مین کوئی بشارت احمدی نہین ہے پس کیسی
اثر کرگئی تحریف بعض مسلمانون کے نسخون انجیل برنابہ مین جو نصرانیون کی
پاس موجود ہین پس یہہ احتمال اَوْهَنُ مِنْ نَسْجِ العَنْکَبُوتِ ہے
اور نہایت ہٹ دہرمی ہے تنبیہ یہہ خبر ہمنے پہلے اعجاز عیسوی مین ترجمہ
مطبوعہ سنہ ۱۸۰۵ع سے نقل کی تہی اور اعجاز عیسوی سنہ ۱۲ ہجری صلی اللہ

Marfat.com

علیہ وسلم مین طبع ہوکر اقطار ہند مین مشتہر ہوئی اور ترجمے اور کتابین نصرانیون
کے بہ نسبت پہلے کے دوسری چھاپہ مین متغیر ہوجاتے ہین اور ہر قسم کی
تحریف کو مثل تبدیل و زیادتی وغیرہ کو دوسرے چھاپہ مین دخل دیا جاتا ہی
اسلئے کہ آزاد محض ہین اور لوطوس نے فتوی محض آزادی کا عطا فرمادیا ہے
اور مین مقدمہ کتاب ہذا مین اس امر سے خبردار کرچکا ہون پس اگر کوئی شخص
اس بشارت کو بعض تراجم مین جو کسی اور سنہ کے چھپے ہوئے ہون نہ پاوے
تو تردد اور شک مین نہ پڑے اور میرے ساتھ اپنا ظن صالح رکھے اور اس
سنہ کی نسخہ کو تلاش کرے کہ انشاء اللہ کبھی اس نقل مین کچھ تفاوت
نہ پاوے گا خاصکر اگر وہ نسخہ جو عندالناظر موجود ہے چھاپہ اس سنہ مذکور
کے بعد کا ہو اسلئے کہ پادریان پروٹسٹنٹ اگر دوسرے چھاپہ مین جملہ
مذکورہ سے ساقط کردین تو کچھ عجیب نہین بلکہ یہ تو انکی مثل امر طبعی کی ہی انتہی
فائدہ واضح ہو کہ عقیدہ غیر لائقہ سے عقیدہ تثلیث فی التوحید و التوحید
فی التثلیث مراد نہین ہے اس لیے کہ اس قسم کی گناہ کو بعض الناس کی طرف
نسبت کیا ہے نہ اپنے والدہ ماجدہ صدیقہ مکرمہ معظمہ رضی اللہ عنہا کی طرف
اور نیز عقیدہ مذکورہ اونکے معتقدین کے اعتقاد کے موافق فرض عین ہے نہ قابل ایمال دیکھ
بلکہ شاید وہ امور مراد ہون جو مرتبہ صدیقیت کے خلاف ہون مثلاً یہ کہ گمان ہو ا
حضرت مسیح علیہ السلام کی خلافت ظاہری ابھی ہوگی اور حواری بعد رفع مسیح علیہ السلام
منتظر خلافت ظاہری تھے اور سمجھتے تھے کہ حضرت مسیح علیہ السلام ابھی نزول فرماینگے اور ہم نقبا
اور وزرا ہونگے اور پطرس نے اس غلطی سے اونہین آگاہ کیا اور بشارت تسلیہ سیدنا محمد رسول
صلی اللہ علیہ وسلم کی ذکر کی اور بیان کیا کہ جبتک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث نہو لین مسیح
علیہ السلام نزول نفرماینگے اور تیسری باب مین کتاب اعمال یوحنا کی یہہ قصہ مذکور ہے اور جملہ دنیا کے

دیکھو ورس ۲۲ سے ۲۵ تک

اس طرف بشیر ہے دوسری سند غزل الغزلات کے پانچوین باب میں
ہے اور وہ بالکل محمدیم ہے یعنے تعریف کیا گیا ہے لغۃ اور نام بہی آنکا محمد صلعم ہے
اور چوتہی بات یہ ہے کہ اے میری پیاری تو سراسر جمال ہے تجہ مین کوئی عیب
نہین ہے اور یہہ بہی ترجمہ نام پاک محمد کا ہے ورس وہو المطلوب تیسری سند
صحیفہ یسعیاہ علیہ السلام باب ۴۲ ورس ۲۳ دیکہو میرا بندہ اقبال مند ہوگا و
بالا اور ستودہ ہوگا ورس ۱۵ اسیطرح وہ بہت سی قومون پر چہڑکیگا اور
بادشاہ اوسکے آگے اپنا مونہہ بند کرینگی کیونکہ وہ کچہ دیکہینگی جو اون سے کہا
نگیا تہا اور جو کچہ اونہون نے نہ سنا تہا دریافت کرینگی انتہی یہہ بشارت آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی اور عبدہ ورسولہ آپکی نسبت کلمہ مین پڑہتے ہین اور
عبد اللہ آپکا لقب ہے اور آپکی والد ماجد کا نام ہے اور اقبال مندی
آپکی ظاہر ہے اور قد مبارک آپکا میانہ تہا اور بلند تہا اور آٹہوین فصل مین
بیان کیا گیا ہے اور ستودہ تہی تمام اوصاف واخلاق وعادات وافعال
وحرکات وسکنات آپکی ستودہ ہین اور ستودہ ترجمہ محمد ہی اور محمد کا لقب
نام ہی اور پندرہوین ورس کا بہی مطلب ظاہر ہے اور چودہوین ورس اس
بشارت کا مطلب خبط کرنے کو بڑہا دیا ہے خیر علیہم ما یستحقون
چوتہی سند صحیفہ یسعیاہ علیہ السلام باب ۴۹ خدا نے مجہے رحم سے بلایا
ہنوز اپنی ماں کی پیٹ مین تہا اور اوسنے میرا منہ کو کیا اور میرے دہن کو تیز
تیغ کی مانند کیا اور اپنے ہاتہ کی سایہ تلے مجہی چہپایا اور مجہے تیر صاف بنایا
اور اپنی ترکش مین مجہی نہان رکہا اور کہا تو میرا بندہ ہے مین تیری سبب بزرگی پاؤنگا
اور بعضی نسخون مین ہی خدا کے نزدیک محمد ہوا انتہی یہ بشارت حضرت یسعیاہ
علیہ السلام یہہ بشارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان عربی کلمہ ہوا ...

Marfat.com

یہ معنی ہین کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زمین شام مین پیدا نہون بلکہ اور
زمین مین جو اوسکے مثل ہو اور اوس سے دور ہو پیدا ہون اور پہر بلائے
جاوین اور زمین شام مین تشریف لاوین چنانچہ معراج کی رات کو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم بلائے ہوئے مسجد اقصے مین تشریف لائے اور وہان انبیا
و رسل علی نبینا و علیہ السلام کے امام ہوئے **شعر** دران مسجد امام انبیا شد ٭
صف پیشینیان را پیشوا شد ٭ اسی فضیلت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان
مین ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب سے کہ اپنی مان کی پیٹ مین
تھے تبہی سے آپکا نام مذکور ہوا کاہنون وغیرہ نے بشارات قرب ولادت
احمد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دینی شروع کر دین نوشیروان نے خواب دیکہے
بتون نے بہی آوازین دینی شروع کر دی کہ محمد رسول اللہ کی ولادت قریب ہے
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبیر بد دعا کی وہ ہلاک ہوا اور آپ
بڑے فصیح و بلیغ بہی تہے باوجود آپکے امی ہونے کے پہر بہی آپ فصیح
و بلیغ تہے اور جملہ اپنے ہاتہ کے سائے تلے چہپا رکہا اس امر کو بیان
کری ہی کہ آپ انبیار علیہم السلام کے بعد پیدا ہون تاکہ آپکی شریعت کا
کوئی ناسخ نہو اور آپ سب شرایع کے ناسخ ہون اور آپ تیر درخشان ہیں کہ
آپنے ہزارون اپنے دشمنون کو ہلاک کیا اور آپ تیر درخشان کے مثل اونکے بدنونکو
کو پہاڑ ڈالا اور عبد اللہ آپکا لقب ہوا اور محمدؐ آپکا نام ہے اور محمود بہی آپکا
لقب ہے **پانچوین سند** صحیفہ یسعیاہ علیہ السلام باب ۵۵ مین تم سے
ابدی عہد باندہونگا اور داؤدی یقینی رحمتین تم پر کرونگا دیکہو مین اوسی
لوگونپر گواہ بناونگا اور خلق کا فرمانروا خدا ایک گروہ کو جسے تو نہین جانتا بلائیگا
اور وہ تو مین جو تجہی نہین جانتی تیری پیچہے دوڑینگی کیونکہ اوسنی تجہی ستوہ کیا ہے

Marfat.com

یعنی اس بشارت میں امت محمدیہ سے اللہ پاک جلشانہ خطاب کرکے فرماتا ہے اور
اسی امت مرحومہ سے ابدی عہد باندہا کہ شریعت انکی اونکو دیگی اور اونسی [illegible]
ہوگا تغیر عذاب خسف و مسخ نہو گا اور داؤد علیہ السلام کو نسبت نبوت و خلافت
[illegible] ابدی تھی ویسی ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی رسالت و خلافت [illegible]
ہوئی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میدان محشر میں اپنی امت پر گواہ ہونگے
اور آپکی امت اور نبیوں کی امت پر گواہ ہوگی کہ انہوں نے اللہ کا احکام [illegible]
انکو پہونچائے ہیں اور اسمیں خیانت نہیں کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی [illegible] مشرق سے مغرب تک ہیں کہ وہ آپکے پیچھے دوڑتی ہیں اور آپ
اونکو [illegible] نہ جانتے تھے اور آپکا نام محمد ہے اور [illegible]
[illegible] نام مبارک احمد سند اول ازالہ [illegible]
[illegible] زبان میں مولوی سید علی صاحب کی تصنیفات [illegible]
[illegible] صحیفہ یسعیاہ علیہ السلام کا [illegible]
[illegible] زبان میں ترجمہ کیا ہے اور [illegible]
[illegible] سلطنۃ علی ظہرہ واسمہ احمد [illegible]
انکی نسبت [illegible] ہوگا اور نام آپکا محمد ہوگا [illegible]
اظہار الحق میں ہے ترجمہ عربیہ مطبوعہ ۱۸۲۱ [illegible]
ترجمہ [illegible] ترجمہ عربی مذکور چودہوین باب میں [illegible]
محبت رکھتے ہو تو میری وصیتوں پر حفاظت رکھو [illegible]
پس عطا کریگا وہ تمکو فارقلیط دوسرا تاکہ [illegible]
روح حق وہ کہ نہیں طاقت رکھتا ہے جہان کہ قبول کرے اوسکو [illegible]
کیونکہ نہیں دیکھتا ہے اوسکو اور نہیں پہچانتا ہے اوسکو اور تم پہچانتے ہو [illegible]

کہ وہ مقیم ہے تمہارے نزدیک اور وہ ثابت ہے تم مین (۱۶) اور فارقلیط
وہ روح قدس ہے جسکو باپ میرے نام سے بھیجے گا اور وہ سکھلاوے گا تمکو
ہر شے اور وہ یاد دلاوے گا تمکو جو مینے تمکو کہا ہے اور اب مینے تمکو اوسکے
ہونے سے پہلی کہدیا ہی تاکہ جب وہ ہووے تو تم ایمان لاؤ اور پندرہوین
باب مین انجیل یوحنا سے اسطرح ہی (۱۶) پس لیکن جب آویگا فارقلیط وہ
کہ بھیجونگا مین اوسکو تمہاری طرف باپ سے روح حق وہ کہ باپ سی نکلتی ہے گواہی
دیگا وہ میری واسطے اور تم گواہی دوگے اسواسطے کہ تم میری ساتھ ابتدا سی ہو
اور سولھوین باب مین انجیل یوحنا سی ہی لیکن مین کہتا ہون ۰۰ تمکو سچ کہ میرا جانا
ہی تمہاری واسطے بہتر ہے اسواسطے کہ اگر مین نجاؤن تو فارقلیط تمہاری پاس
نہ آویگا پس اگر گیا مین تو بھیجونگا مین اوسکو تمہاریطرف پس جب آویگا وہ سرزنش
کریگا خطا کی اور راہ پر بھلائی کی اور پر حکم کی لیکن اوپر خطا کے پس اسواسطے کہ وہ
میرے اوپر ایمان نہین لائے اور لیکن اوپر بھلائی کے پس اسواسطے کہ
مین جانیوالا ہون طرف باپ کی اور تم مجھی پھر نہ دیکھو گے اور اوپر حکم کے پس اسواسطے کہ سردار اس
عالم پر حکم کیا گیا ہے اور تحقیق میری بہت سی کلام ہی کہ کہتا مین اوسکو تم سی اب لیکن تم اوسکے
اوٹھانیکی اب طاقت نہین رکھتے ہو (۱۳) پس جب آویگا روح حق وہ پس وہ بتلاویگا
تمکو جمیع حق اسواسطے کہ نہین بولتا اپنی طرفسے بلکہ کلام کرتا ہی ساتھ ہر ایک اوس شی کی کہ سنتا
اور خبر دیگا ساتھ اوس شی کی کہ قریب ہی کہ آویگی (۱۴) اور وہ میری بزرگی کریگا اسواسطے
کہ وہ لیگا اوس شی سی کہ میری واسطے ہی (۱۵) کل وہ شی کہ واسطے باپ کے پس وہ میرے واسطے
ہے پس اسواسطے کہا مینی کہ وہ میری چیزون سے پاوے گا اور تمکو خبر دیگا

ترجمہ اردو مطبوعہ مرزاپور انجیل یوحنا باب (۱۴) اگر تم
مجھے پیار کرتے ہو تو میرے حکمون پر بہی عمل کرو (۱۶) اور مین اپنے باپ سے درخواست

کرونگا اور وہ تمہین دوسرا تسلی دینیوالا بخشیگا کہ ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے (۱۷)
یعنی روح حق جسے دنیا حاصل نہین کر سکتی ہے کیونکہ اوسے نہ دیکھتی ہے نہ اوسے جانتی ہے لیکن
تم اوسے جانتے ہو کیونکہ وہ تمہارے ساتھ رہتی ہے اور تم مین ہووے گی (۱۸) مین تمہین
یتیم نچھوڑونگا مین تمہارے پاس آونگا ورس ۲۵) مینے یہ باتین تمہارے ساتھ
ہوتے ہوئے تمہین کہین لیکن وہ تسلی دینیوالا جو روح قدس ہے جسے باپ میرے نام سے
بھیجیگا وہ تمہین سب چیزین سکھلاویگا اور سب باتین جو کچھ مینے تمہین کہین ہین
یاد دلاویگا ورس ۲۹) اور اب مینے تمہین اوسکے واقع ہونے سے پیشتر کہا تاکہ
جب وہ وقوع مین آوے تو تم ایمان لاؤ (۳۰ بعد اسکے مین تمسے بہت کلام
نکرونگا اسلئے کہ اس جہان کا سردار آتا ہے اور مجھ مین اوسکی کوئی چیز نہین ایضا
باب ۱۵ ورس ۲۶) لیکن جب کہ وہ تسلی دینیوالا جسے مین تمہارے
لئے باپ کیطرف سے بھیجونگا یعنی روح حق جو باپ سے نکلتی ہے آوے تو وہ میرے لئے
گواہی دیگا اور تم بھی گواہی دوگے کیونکہ تم شروع سے میرے ساتھ ہو — ایضا
باب ۱۶ ورس ۷) لیکن مین تمہین سچ کہتا ہون کہ تمہارے لئے میرا
جانا ہی فایدہ ہے کیونکہ مین اگر نہ جاؤن تو تسلی دینیوالا تم پاس نہ آویگا پر اگر
مین جاؤن تو مین اوسے تم پاس بھیجدونگا وہ آنکر دنیا کو گناہ سے اور راستی سے
اور عدالت سے تقصیروار ٹھیرائیگا (۹) گناہ سے اسلئے کہ وہ مجھپر ایمان نہین لائے
اور راستی سے اسلئے کہ مین اپنے باپ پاس جاتا ہون اور تم مجھے پھر نہ دیکھوگے
عدالت سے اسلئے کہ اس جہان کے سردار پر حکم کیا گیا ہے ورس ۱۲) میری
اور بہت سی باتین ہین کہ مین تمہین کہون پر اب تم اونکی برداشت نہین کر سکتے
(۱۳) لیکن جب وہ یعنی روح حق آوے تو وہ تمہین ساری سچائی کی راہ بتاویگی
اسلئے کہ وہ اپنی نہ کہیگی بلکہ جو کچھ وہ سنیگی سو کہیگی اور تمہین آیندہ کی خبرین دیگی

(١٤) وہ میری بزرگی کریگی اسلئے کہ وہ میری چیزون سے پاویگی اور تمہین دکہا
(١٥) سب چیزین جو باپ کی ہین میری ہین اسلئے مین نے کہا کہ وہ میری چیز
سے پاویگی اور تمہین دکہاویگی تہوڑی دیر اور تم مجہے نہ دیکہوگے اور پہر تہوڑی دیر اور
مجہے دیکہوگے کیونکہ مین باپ کے پاس جاتا ہون سخن یہ مسلم فریقین ہے کہ مسیح علیہ
السلام کی بولی عبرانی تہی اور یونانی نہ تہی اور فارقلیط کی جگہہ یونانی ترجمون
مین اب لفظ پیرکلیطاس ہے اور اس لفظ کے معنی تسلی دہندہ کے ہین چنانچہ
اردو ترجمہ والے نے تسلی دینیوالے کے ساتھہ ترجمہ کیا ہے مگر یہہ ترجمہ فارقلیط کا صحیح
نہین ہے بلکہ صحیح ترجمہ پیری کلوطوس ہے جو ٹہیک بمعنی احمد ہے اور یہہ دعوی کہ فارقلیط
کا صحیح ترجمہ احمد ہے عبرانی زبان کی لغت دیکہنے سے ثابت ہوسکتا ہے پس یہہ بشارت آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی بنام احمد ہے وہو المطلوب پادریان نصاری تعصب
وتقلید آبائی سے اس بشارت سے آنکہہ چہپاتے ہین اور چشم پوشی کرتے ہین اور واسطے
بہکانے عوام کے کہتے ہین کہ یہ بشارت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نہین ہے
بلکہ روح القدس کے نازل ہونیکی خبر ہے اور انکی اس تعریف کو سواے کلمہ فارقلیط
ترجمہ نام مبارک احمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور الفاظ بہی رد کرتے ہین (١
یہہ کہ تمہید کی اوس جگہہ ضرورت ہوتی ہے کہ مامور کو طاقت انکار کرنیکی ماموریہ
ہو اور جب مامور کو مامور بہ سے انکار کرنیکی طاقت ہی نہو تو ایسی جگہہ تمہید
روا ہے اور خلاف قاعدہ ہے اور اس جگہہ پہلے اس بشارت مین تمہید کی اور
فرمایا اگر تم مجہسے محبت رکہتے ہو تو میری حکمون پر عمل کرو پس آگے ایسے حکم کا
بیان ہونا ضرور رہا ہے کہ حوارین کو اوس سے انکار کی طاقت ہو اور وہ حکم محمد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ تہا کا ہے نہ روح القدس کے قبول کرنیکا
اسلئے کہ روح القدس سے انکار نہین ہوسکتا ہے اسواسطے کہ وہ تو نازل جانکے

تمام جسم مین سما جاتی تہی اور حواریین کو اونکی بول چال ہی بہلا دیتی تہی اور وہ سکہلائے ہوئے
طریقہ پر غیر ملکی بولیان بولنی لگتی تہی (۲) یہہ کہ اس بشارت مین یہہ جملہ ہی مین اپنے
باپ سے درخواست کرونگا اور روح القدس تمہاری عقیدہ کے موافق خدا کا تیسرا
جزو ہی اور متحد بخدا ہی اور جب یہہ بات ہی تو پہر درخواست کی خدا سے کیا معنی ہونگے
(۳) یہہ کہ اس بشارت مین یہہ جملہ بہی ہی تاکہ وہ ہمیشہ تمہاری ساتہہ رہے اور اس
جملہ سے معلوم ہوتا ہی کہ روح القدس اسوقت حواریین کی ساتہہ نہ تہی اور یہہ
منافی اس عقیدہ کی کہ روح القدس اور خدا اور مسیح تینون متحد ہین مخالف
ہی اور اگر بالفرض تینون کا اتحاد نہین ہی بلکہ روح القدس اور خدا ہی متحد ہین
تو اس صورت سے نعوذ باللہ من ہذا القول خدا کی معدومیت لازم آتی اور نیز اگر
روح القدس بالفرض نازل بہی ہوئی ہو تو فقط ایک دو مرتبہ نازل ہوئی ہوگی تو پہر
ہمیشہ کیسی صادق آسکتا ہی اور وہ کوئی کلام نہین لائی تہی کہ اوسکا ہمیشہ
رہنا گویا کہ روح القدس کا ہمیشہ رہنا ہو (۴) پہر اس بشارت میں تعریف
فارقلیط مین فرمایا کہ وہ تمہین سب چیزین سکہلاویگا اور یہہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کی ہی تعریف ہی نہ روح القدس کی اسلئے کہ اوسنے کچہہ نہین سکہلایا ہی (۵) یہہ
کہ اس بشارت مین فارقلیط کی ساتہہ ایمان لانیکا حکم فرمایا ہی اور یہہ حکم حضرت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہہ ہی مخصوص ہی اسلئے کہ روح القدس سے تو انکار
کی طاقت نہین تہی وہان ایمان لانیکی حکم سے کیا علاقہ اور نیز لفظ ایمان صاف
دلالت کرتا ہی کہ یہہ خبر اللہ کی رسول کی ہی جسپر ایمان لانا فرض ہی (۶) یہہ کہ
اس بشارت مین ہی مین تمسی سچ سچ کہتا ہون کہ تمہاری لئی میرا جانا ہی بہتر ہی
کیونکہ اگر مین نجاؤن تو تسلی دہندہ الاتمہ پاس نہ آویگا اور اس جملہ سے معلوم ہوتا ہی
کہ جسکی یہہ خبر ہی وہ حضرت مسیح علیہ السلام کی زمانہ مین حواریین مین قیام فرما تہا

Marfat.com

ایک نہین ہوسکتا ہی اور روح القدس مسیح علیہ السلام کی ساتھ تھی اور اونپر نازل ہوئی تھی اور حواریین پر بہی نازل ہوئی تھی پس یہہ اوسکی خبر نہین ہوسکتی بلکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر ہے اسلئے کہ ایسے دو رسولون صاحب شریعت کا ایک زمانے مین ہونا ناجایز ہے (۷) یہہ کہ اس بشارت مین ہے کہ وہ دنیا کو اسوجہہ سے سزاوار ٹھہرائیگا کہ وہ مجہپر ایمان نہین لائے اور یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی وصف ہی اسلئے کہ آپنے ہی حضرت مسیح علیہ السلام پر ایمان نہ لانیکے وجہہ سے دنیا کو گنہگار ٹھرایا ہی نہ روح القدس نے (۸) یہہ کہ اس بشارت مین ہی میری اور بہت سی باتین ہین پر اب تم اونکی برداشت نہین کر سکتے ہو لیکن جب وہ روح حق آویگا وہ تمہین ساری سچائی کی راہ بتائیگا اسلئے کہ وہ اپنی نہ کہیگا بلکہ جو کچہہ وہ سنیگا سو کہیگا اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ شخص جسکی یہ بشارت ہی کچہہ احکام شریعت مسیحی مین زیادہ کریگا اور بعض احکام مین زیادتی کمی آویگی اور یہ بات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر صادق ہی اسلئے کہ بہت سی احکام مین شریعت عیسوی سی شریعت احمدی مین کمی زیادتی ہوئی اور بہت سے احکام زیادہ ہوئے نہ روح القدس پر اسلئے کہ روح القدس نے کوئی حکم شریعت عیسوی مین نہین بڑہایا اور اگر تحلیل اکثر محرمات کی اور تعلیم عقیدہ تثلیت کی اوسکی طرف نسبت کروگی تو وہ روح روح قدس نرہیگی اور نیز روح قدس تمہارے نزدیک متحد بخدا ہی پہر سننے کی کیا معنی البتہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو کچہہ سنتے تہے سو فرماتی تہی وما ینطق عن الہوی ان ہو الا وحی یوحی آپکی شان مین نازل ہی (۹) یہ کہ اس بشارت مین ہی کہ وہ تمہین آیندہ کی خبرین دیگا اور یہہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصف ہی کہ اتنی آیندہ کی خبرین ہزارون دین اور بال برابر آپکی فرمانیکے خلاف واقع نہین

اور روح القدس نے نہ کون سی خبر دی تھی (۱۰) یہہ کہ اس بشارت مین ہی کہ وہ میری بزرگی کریگا اور یہہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خاص صفت ہی اسواسطے کہ سچی بزرگی حضرت عیسے علیہ السلام کی آپ ہی کی کہ دعوی خدائی اور جھوٹ سے آپکو بری کیا اور مرتبہ رسالت کا آپکے کی ایسی ثابت فرمایا یہود و نصاری افراط و تفریط مین تہی اور در حقیقت تعظیم حقہ کوئی نہین کرتا تھا (۱۱) یہہ کہ اس بشارت مین ہی کہ وہ میری چیز وں سے پاویگا اور یہہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی وصف ہی کہ آپ اور سیدنا مسیح علیہ السلام اصل رسالت الہی مین برابر ہین اور روح القدس نے کونسی چیز حضرت مسیح علیہ السلام کی پائی اور وہ اور مسیح علیہ السلام تو آپکی نزدیک ایک سے ہین پہر تا نکی کیا معنی یہہ گیارہ دلیلین سوا اسکے کہ فارقلیط نام مبارک احمد کا ترجمہ ہی اس بات کی ہین کہ یہہ بشارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی اور روح القدس کی نزول کی خبر نہین ہی جو شاید حوارین برابری ہوا اور اس بشارت پادری پانچ تسک کرتی ہین (۱) یہہ ہی کہ فارقلیط کو اس بشارت مین روح القدس اور روح الحق کی ساتہہ تفسیر کی ہی اور یہہ دونون عبارت مین اقنوم ثالث سی یعنی خدا کی تیسری ذات سی معاذ اللہ من ہذا القول نہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی (۲) یہہ ہی کہ اس بشارت مین حوارین سے خطاب کر کے فرمایا کہ فارقلیط روح الحق تم پاس آویگا اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حوارین کی پاس کہان آئی آپ تو انکی انتقال سے صدہا برس بعد پیدا ہوئی (۳) یہہ کہ اس بشارت مین فارقلیط کی وصف مین فرمایا ہے جسے دنیا حاصل نہین کر سکتی ہی کیونکہ نہ اوسی دیکہتی ہی نہ اوسی جانتی ہی اور یہہ صفت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نہین ہی اسلئے کہ اونکو دنیا نی دیکھا ہی اور (۴) یہہ ہی کہ اس بشارت مین فارقلیط کی وصف مین فرمایا ہے کیونکہ وہ تمہارے ساتھہ رہتی ہے اور یہہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصف نہین ہی اس لیے

کہ آپ حواریین کی ساتھہ کہان رہی (۵) یہہ کہ کتاب اعمال حواریین کی پہلی باب مین
یہہ عبارت ہی باب ۱ - ورس (۴) اور اونکی ساتھہ ایکجا ہوکی حکم دیا کہ تم یروسلم سے
باہر نجائیو بلکہ باپ کی اوس وعدہ کا جسکا ذکر تم سے ہو چکا ہے راہ دیکھو (۵) کہ یہ
یوحنا کی پانی سی بپتسمہ دیا جی لیکن تم تہوڑی دنون کے بعد روح قدس سی بپتسمہ
پاوگی اور یہہ عبارت اس بات پر دلالت کرتی ہی کہ فارقلیط اسی وہ روح القدس
ہی جو یوم الدار معاذ بہ الحمد من ہذا القول نازل ہوئی تھی نہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اسواسطے کہ سو عذاب سے بھی وہی مراد ہی یہہ پانچ اعتراض نصرانیون کی ہین اور پہلے
اعتراض کا جواب یہہ ہی کہ پادری فنڈر صاحب میزان الحق فی مفتاح الاسرار کی دوسرے
باب کی پہلی فصل مین کہا ہی کہ لفظ روح اللہ اور روح قدس اللہ اور روح القدس توریت و انجیل
مین بمعنی واحد مستعمل ہوتی ہین انتہی پس اس جگہہ اونسی دعوی کیا کہ لفظ روح اللہ اور ۵
روح القدس بمعنی واحد عہدین مین آتی ہین اور حل الاشکال مین اونسی کہا ہے
جس شخص کو توریت و انجیل کا کچھہ شعور ہے وہ جانتا ہی کہ روح القدس اور روح الحق
اور روح قدس اللہ وغیرہ بمعنی روح اللہ ہین اسلیئے ہمنے اسکا اثبات ضروری نہ جانا پس
اوسکی دعوی کی موافق معلوم ہوا کہ یہہ سب الفاظ بمعنی واحد مستعمل ہوتی ہین بس ہمکو فقط
نظر اس سی کہ یہہ اسکا دعوی بزعم نفسہ صحیح ہی یا نہین اس امر کو تسلیم کرتی ہین مگر اسکی منکر
ہین کہ یہہ سب الفاظ سب جگہہ بمعنی اقنوم ثالثہ ہی آتی ہین اور اسیکی قول کی موافق ہم
بھی کہتی ہین کہ جسکو کچھہ شعور عہدین کا ہے وہ جانتا ہے کہ یہہ الفاظ اور معنون مین بھی
مستعمل ہوتی ہین صحیفہ حزقیال باب (۳۷) ورس (۱۴) خداوند یہوواہ اون ہڈیون
کو یون فرمایا ہے دیکھو مین تمہاری اندر روح داخل کرونگا اور یہان روح بمعنی نفس ناطقہ
ہی نہ بمعنی تیسری اقنوم کی جو انکی زعم کی موافق عین خدا ہی معاذ اللہ اور چوتھی باب مین یوحنا
کی پہلی رسالہ کی ہی ای پیارو تم ہر ایک روح کو یقین نکرو بلکہ روحونکو آزماؤ کہ وہ خدا کی

Marfat.com

طرف سی ہین کہ نہین کیونکہ بہت سی جہوٹی پیغمبر دنیا مین نکل آئی ہین (۴) اس سے
تم خدا کی روح کو پہچانو ہر روح جو اقرار کرتی ہی کہ مسیح جسم مین آیا وہ روح خدا کی
طرف سے ہی (۳) اور ہر ایک جو روح اقرار نہین کرتی ہی کہ یسوع مسیح جسم مین آیا تو وہ
خدا کی طرف سے نہین اور یہان لفظ روح بمعنی واعظ ہادی و مضل ہی اور اقنوم ثالث
کی معنی مین نہین ہی اس لئی کہ وہ تو انکی زعم کی موافق عین خدا ہی پس ایسے ہی تفسیر
فارقلیط مین روح القدس اور روح الحق بمعنی الواعظ الحق ہی جیسا کہ لفظ روح الحق
اور روح الله یوحنا کی پہلی رسالہ مین انہین معنون مین ہی اور دوسری شبہ کا جواب
یہہ ہی کہ منشا اس شبہ کا یہہ ہی کہ جو خطاب کی وقت حاضر ہون وہی اوس خطاب ج
اور کلام کی ساتہہ مخاطب ہوتی ہین اور یہہ صحیح نہین ہے بلکہ بسا اوقات جو خطاب
کی وقت حاضر ہوتی ہین وہ خطاب سی مراد نہین ہوتی ہین دیکہو متی کی انجیل کی
چہبیسوین باب کی ورس (۶۴) مین ہی بلکہ مین تم سے کہتا ہون کہ اسکی بعد تم
ابن آدم کو قادر مطلق کی داہنی طرف اور آسمان کی بادلون پہ آتی ہوئی دیکہوگی
اور یہہ سب مخاطبین مر گئی اور اٹہارہ سو برس سے اور زیادہ گذر گئی اور کسی
نی اسکو بادلون پہ آتی ہوئی نہین دیکہا پس اس جگہہ وہ اشخاص مراد ہین جو حضرت
مسیح علیہ السلام کی نزول کی وقت مین ہونگی ایسے ہی کہم علیہ وہ مراد ہین کہ ظہور فارقلیط
کی وقت مین ہونگی چنانچہ وقت بعثت محمد رسول الله صلی الله علیہ وسلم کی لاکہون
کروڑون نی اسکو دیکہا اور تیسری شبہ کا جواب یہہ ہی کہ معرفت سی معرفت تامہ مراد
ہی اور ایسی ہی رویت سی بصیرت مراد ہی اور یہہ لفظ انہین معنون مین متی کی انجیل
کی تیرہوین باب مین آیا ہی اور وہ عبارت یہہ ہی اسلئے مین انسی تمثیلون مین بات
کرتا ہون کیونکہ وہ دیکہتی ہوئی نہین دیکہتی اور سنتی ہوئی نہین سنتی اور سمجہتی ہوئی
نہین سمجہتی ہین اور اس لفظ کی اگرچہ یہہ معنی مجازی ہین پہ حقیقت عرفیہ کی قایم مقام

Marfat.com

ہو گئی ہین اور سیدنا مسیح علیہ السلام کی کلام مین اور بہت جگہہ یہہ دونون لفظ ان معنون
مین آئی ہین انجیل متی کی گیارہوین باب مین ہی میری باپ سی سب کچھہ مجھی سونپا گیا
اور کوئی بیٹی کو نہین جانتا مگر باپ اور کوئی باپ کو نہین جانتا مگر بیٹا اور جس پر بیٹا
ظاہر کیا چاہی اور یوحنا کی انجیل کی سترہوین باب مین ہی ای عادل باپ دنیا نی تجھی
نہین جانا مگر مینی ہی تجھی جانا ہی اور اونہون نی جانا ہی کہ تو نی مجھی بھیجا ہی اور
ایسی ہی اور بہت سی مقامون مین اسی معنی مین یہہ دونون لفظ آئی ہین اور چوتھی
شبہہ کا جواب یہہ ہی کہ ترجمہ عربی مطبوعہ ١٦٧١ اور ١٨٢٥ مین یہہ فقرہ اسطرح ہی
لانہ مستقر معکم و سیکون فیکم اور فارسی کی ترجمہ جو ١٨١٦ اور ١٨٢٨ اور ١٨٤١ اور
ایسی ہی اردو کی ترجمہ جو ١٨١٤ اور ١٨٣٩ مین چھپی ہین وہ سب ان دونون ترجمون
عربی کی موافق ہین اور ترجمہ عربی مین جو ١٨٦٠ مین چھپا ہی یہہ فقرہ اسطرح ہی
ماکث معکم و یکون فیکم مراد ثبوت سی ثبوت بزمانہ استقبال ہی تاکہ سب
ترجمی موافق ہو جاوین اور باقی رہا فقرہ تم مین رہتی ہی اور مقیم عندکم پس اس فقرہ
مین بھی قیام استقبالی اور وہ رہنا مراد ہی جو زمانہ آیندہ مین ہوگا لیکن بسبب
شدت یقین کی اسی حال کی ساتھہ تعبیر کیا ہی ورنہ سب کلام متناقض ہو جاویگی اسواسطی
کہ اور سب کلمات بمعنی استقبال ہین اور وہ کلمات یہہ ہین مین اپنی باپ سے
درخواست کرونگا اور وہ تمہین دوسرا تسلی دینیوالا بخشیگا کہ ہمیشہ تمہاری ساتھہ رہی
اور لیکن وہ تسلی دینیوالا جسے باپ میری نام سی بھیجیگا وہ تمہین سب چیزین سکھلاویگا
اور سب باتین جو کچھہ مینے تمہین کہی ہین یاد دلاویگا بعد اسکی مین کلام نکرونگا اسلئے
کہ اس جہان کا سردار آتا ہی اور مینے اوسکے واقع ہونی سی پیشتر کہا تاکہ جب وہ وقوع
مین آوی تو تم ایمان لاؤ پس یہہ سب جملی صراحۃ بمعنی استقبال ہین پس ان دونون
لفظون کو بھی بمعنی استقبال سمجھنا چاہئی اور یقین کرلینا چاہئی کہ بسبب شدت یقین کے

Marfat.com

بصورت حال تعبیر کیا ہی اور بشدت یقین کی وجہ سے حال کا کیا حال بوجہ استقبال کو نہی
کی ساتھ تعبیر کرتی ہین دیکھو صحیفہ حزقیال علیہ السلام باب (۳۹) کہ اس باب مین یاجوج
ماجوج کی خبر دیکر اور اونکا موضع تباہی بنی اسرائیل کی پہاڑ بیان کرکے فرمایا ہی دیکھو وہ
پہونچا اور وقوع مین آیا خداوند یہوواہ یون کہتا ہی یہہ وہی دن ہی جسکی بابت مینی
کہا اور ترجمہ فارسی مطبوعہ ۱۸۳۹ مین یہہ جملہ اسطرحپر ہی اینک رسیدہ و بوقوع پیوست ج
اور انجیل یوحنا مین مستقبل کو بصیغہ حال بیان کیا ہی باب (۵) ورس (۲۵)
مین تم سی سچ سچ کہتا ہون کہ وہ گھڑی آتی ہی اور اب ہی کہ جس دن مین مردی خدا کے
بیٹے کی آواز سنینگے اور اوسی سُنکے جاگین گی بس جیسے ان دونون جگہہ مین بشدت یقین
کی وجہ سی مستقبل کو ماضی اور حال کی ساتھ تعبیر کیا ہی ایسی ہی فیما نحن فیہ مین بشدت
یقین کیوجہ سے مستقبل کو بصیغہ حال تعبیر کیا اور ما نحن فیہ مین تو محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو پیدا ہوئی تیرہ سو برس سے زیادہ گذر گئے اور ان دونون فقرونکا مصداق
ابھی نہین ہوا اور اخیر فقرہ تو محرف ہی اسلئے کہ مردی بحکم خداوند یحیی و ممیت زندہ
ہون گی نہ بحکم مسیح علیہ السلام اور جو خود اپنی زندگی پر قادر نہو تو وہ دوسری کو کسطرح
حیات بخش سکتا ہی خصوصاً جب کہ وہ مردہ بھی ہوا اور مسیح علیہ السلام تو اموات مین
شامل ہونگی پہر کسطرح وہ اورونکو زندہ کرینگے اور پانچوین شبہہ کا جواب یہہ
کہ ہم کب تسلیم کرتے ہین کہ موعد اب سے یوحنا کی انجیل مین وہ روح مراد ہی تمہارے
قول کی موافق یوم الدار نازل ہوئی بلکہ اوس سے ہی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ہی مراد ہین اور یروسلم سی بعثت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک باہر نجاسکے
یہہ معنی ہین کہ اسی اوسوقت تک اپنا قبلہ سمجھو اور اس سے وابستہ رہو اور بعد بعثت
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبلہ دائمی جمیع عالم کا کعبہ شریف ہوگا ۔ ذکر
لقب شریف مصطفٰے محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم صحیفہ انبیاء کے

Marfat.com

بیالیسوین باب مین فرمایاہی دیکھو میرا بندہ جسی مین سنبھالتا میرا برگزیدہ اور برگزیدہ ترجمہ
مصطفے ہی اور بحقیق اسکی گذر گئی اور اسی کتاب کی تینتالیسوین باب مین آپکے
اس لقب خاص کا ذکر ہی باب (۴۳) ورس (۹) ساری قومین فراہم کیجاوین اور
ساری لوگ جمع ہووین انکی درمیان کون ہی جو اسی بیان کرے یا ہم کو سابق چیزین
کہ گوئیان بتاوی وی اپنی گواہون کو لاوین تاکہ وی سچی ثابت ہووین اور لوگ سنین اور
ج کہین کہ یہہ سچ ہی تم میری گواہ ہو خداوند فرماتاہی اور میرا بندہ بہی جسی مینی برگزیدہ کیاہی
تاکہ تم جانو اور مجہپر ایمان لاؤ اور سمجہو کہ مین ہون مجہسی آگی کوئی خدا نہ تہا اور میری بعد
بہی کوئی نہوگا (۱۱) مین ہی یہوواہ ہون اور میری سوا کوئی اور بچانیوالا نہین ہے
(۱۲) مینی بیان کیا اور مینی ہی بچالیا اور مینی ہی ظاہر کیا جسوقت مین تم مین کوئی
اجنبی معبود نہ تہا سو تم میری گواہ ہو خداوند فرماتاہی کہ مین ہی خدا ہون (۱۳) اسوقت
سی کہ دن ہونی لگا مین ہی ہون اور کوئی نہین کہ میری ہاتہ سے چہوڑا سکے مین کام
کرونگا کون ہی جو اسمین ہرج کردی (۱۴) خداوند تمہارا نجات دینیوالا اسرائیل
کا قدوس یون فرماتاہی کہ تمہاری خاطر سی مینی بابل کو بہیجاہی اور ساری بہیدونکو
تلی اوتارا اور کسدیون کو بہی جو اپنی خوشی کی جہازون پر ہی (۱۵) مین خداوند
تمہارا قدوس ہون اسرائیل کا خالق تمہارا بادشاہ ہون (۱۶) خداوند یون فرماتاہے
وہ جسنی دریا مین رستی اور بڑی پانیون مین گذرگاہ بنائی ہی (۱۷) جسنی گاڑیان
اور گہوڑی اور لشکر اور بہادرون کو نکالاہی یون فرماتاہی وی سب کی سب گرگئی
وی نہ اوٹہینگی وی بجہگئی ہان وی بتی کیطرح بجہہ گئی (۱۸) تم اگلی چیزون کو یاد نکرو
اور قدیم باتون کو سوچتی نہ رہو (۱۹) دیکہو مین ایک نئی چیز کرونگا اب وہ نمود
ہوگی کیا تم اوس پر ملاحظہ نکروگی ہان مین بیابان مین ایک راہ اور صحرا مین ندیان بنادونگا
(۲۰) وحشت کی جہیمہ اگیدڑ اور شتر مرغ میری تعظیم کرینگے کہ مین ... بیابان مین پانی

اور صحرا مین ندیان موجود کرونگا کہ وی میری لوگون کو میری برگزیدونکی پینی کی ہووین (۲۱) مین ان لوگونکو اپنی لئی بنایا وی میری ستایش کرینگی (۲۲) لیکن ای یعقوب تو نی میرا نام نہین لیا بلکہ ای اسرائیل تو مجھہ سی دق ہوا (۲۳) تو برون کو اپنی سوختنی قربانیان نہی میری حضور نہین لایا اور تو نی اپنی ذبیحون سے میری تعظیم نہین کی مینی تجھے ہدیون کی بابت تکلیف نہین دی اور نہ خوشبون سے تجھے وقت دی (۲۴) تو نے روپی سے میری لئی خوشبودار اوکھہ نہین خریدی اور تو نی مجھی اپنی ذبایح کی چربی سے سیر نہین کیا لیکن تو نی اپنی گناہون سے مجھے باردار کر دیا اور اپنی خطاؤن سے تھکے تھکایا (۲۵) مین ہی ہون جو اپنی نام کی خاطر تیری گناہون کو مٹاتا ہون اور جو کہ تیری خطاؤن کو یاد نہین رکھونگا (۲۶) مجھی یاد دلا کہ ہم ملکی آپس مین بحث کرینگی تو اپنا حال بیان کرتا کہ تو صادق ٹھیری (۲۷) تیری بڑے باپ نی گناہ کیا اور تیری تفسیر کرنیوالون نی میری مخالفت کی ہی (۲۸) اسلئے مینے مقدس کی سردارون کو ناپاک ٹھیرایا اور یعقوب کو حرم کر دیا تاکہ اس پر طعنہ زنی ہوا ہی اور سے یہہ دعوی کہ یہہ بشارت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی چند شاہدون سی ثابت کرتا ہون شاہد اول = اس باب کی نوین ورس مین ہی وی اپنی گواہون کو لاوین تاکہ وی سچی ثابت ہووین اور اس فقرہ کی آخر تو کوئی معنی ہونگی کہ یہہ کلام بی معنی تھہ نہین ہے اور اسی ورس مین یہہ جملہ بہی ہی ادنکی درمیان کون ہی جو ایسی بیان کرے یا ہم کو سابق پیشین گوئیان بتاوی اور اس جملہ سی اس کلام کا پیشین گوئی ہونا معلوم ہوتا ہی پس ہماری نزدیک اس ورس کی یہہ معنی ہین کہ اللہ تعالی فرماتا ہے دعوی رسالت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صادق اور واجب التسلیم ہی اور گواہ آپکی معجزات ہین اور اگر بالفرض تمہاری نزدیک معجزات اور آیات غیبات کی گواہی معتمد نہین ہی او محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہاری نزدیک رسول برحق نہین ہین

Marfat.com

اور تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب مین سچی ہو تو تم اپنی گواہ لاؤ اور وہ گواہ یہہ ہو کہ تم اپنی بزرگون کو جمع کرو اور ادہر سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مع اپنی لخت جگرون کی تشریف لاوین اور تم دعوی کرو کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبی برحق نہیں ہین اور اپنی دعوی کی صدق کی یہہ دلیل لاؤ کہ دعا کرو کہ الہی جو ہم مین جہوٹا ہو وہ ہلاک ہو چنانچہ نصاری نجران سی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہہ مباہلہ قرار پا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وقت موعود پر مع سیدنا فاطمہ رضی اللہ عنہا اور امام حسنین رضی اللہ عنہما اور سیدنا علی ابن طالب کرم اللہ وجہہ مقام مقرر پر تشریف لاے اور ادہر سی نصاری نجران بہی آئی پس ایک شخص نے جو اونکا بڑا تہا یہہ بات کہی کہ جس قوم نے اپنی نبی سے مباہلہ کیا ہے وہ ہلاک ہو گئی ہی تم مباہلہ نکرو ورنہ ہلاک ہو جاوگے اور مجہی وہ صورتین نظر آتی ہین کہ اگر پہاڑ کو کہین کہ زمین پر سے ٹلجا تو ٹلجائی قسمت اونکی اچہی تہی اور آپ رحمت للعالمین تہی مباہلہ سے باز آئی ورنہ سب ہلاک ہو جاتی اور جزیہ قبول کرکے چلی گئی اور اسیوجہ سے کہ بباعث اسکی کہ آپ رحمت للعالمین تہین یہہ مباہلہ ہونیوالا نہ تہا اسکا انجام نہ بیان فرمایا فقط اتنا ہی کر دی اپنی گواہ ہون لاوین تاکہ وہی سچی ثابت ہووین یہہ ہماری نزدیک اس جملہ کی معنی ہین اگر آپ کے نزدیک اسکے کوئی اور معنی ہون تو بیان فرمائی ۔ **دوسرا شاہد** یہہ ہی کہ دسوین درس مین ہی تو تم میری گواہ ہو اور میرا بندہ ہی جسی مینی برگزیدہ کیا ہی تاکہ تم جانو اور مجہہ ایمان لاؤ **شش** گواہ دو قسم پر ہی ایک وہ جو مدعی کی مفید مطلب ہو اور دوسری جو مدعا علیہ کی مفید ہو پس اس ورس کی معنی ہماری نزدیک یہہ ہین کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری رسول ہین اور تم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صدق رسالت کی گواہ ہو اور تمہاری ذمہ یہہ ہی کہ بیان کرو کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارتین پہلی صحیفون مین موجود ہین اور ہم انکو اپنی بیٹون کی مانند پہچانتی ہین

Marfat.com

اور میرا بندہ یعنی عبد اللہ ابن عبد اللہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم گواہ ہین اور آپکی
ذمہ صدق رسالت مسیح علیہ السلام کی گواہی تہی پس جیسے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے گواہی جو آپکی ذمہ تہی پوری پوری ادا کی تم بہی اوس گواہی کو جو تمہاری ذمہ ہے
ادا کرو اور برگزیدہ ترجمہ مصطفےٰ ہی اور مصطفےٰ لقب خاص محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا
ہے تیسرا شاہد بارہوین ورس مین ہی مینے بیان کیا یہ زمانہ بعثت آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان ہی یعنی آپ اوس زمانہ مین مبعوث ہونگے کہ یہودیون
سے توبہ نصوح کر چلی گئین اور آپ معصوم اور محفوظ بہی ہونگے چوتھا شاہد
تیرہوین ورس مین تمہید ہے اور پہر بیان تعیین اس زمانہ عام کا ہی اسلئے
کہ وہ زمانہ بہی عام تہا اور درمیان مین بعثت مسیح علیہ السلام حائل تہی اس سبب
تخصیص بعد تخصیص فرمائی اور خرابی بابل کا ذکر فرمایا اور بابل زمانہ عمر بن الخطاب
رضی اللہ عنہ مین خراب ہوا پانچوان شاہد ..... تیسوین ورس مین ہی
مین بیابان مین ایک راہ اور صحرا مین ندیان بناونگا۔ اس ورس مین تمام
پیدایش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر فرمایا ہے اور بیابان سے بیابان فاران
مراد ہی جسکا چند مرتبہ ذکر ہو چکا ہے اور وہ بیابان عرب سی وہ جگہہ ہی جہان اب مکہ
معظمہ آباد ہے اسلئے کہ اسماعیل علیہ السلام کی نسبت لکہا ہی اور وہ فاران کی بیابان
مین رہا اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ معظمہ مین پیدا ہوئی اور جبل
حرا پر بیابان فاران مین ہی آپکو رسالت عطا ہوئی غیر مین آپکو رسالت
عطا نہین ہوئی اور راہ سی سبیل اللہ شریعت الٰہی مراد ہی اور یہی شریعت باعتبار
رسالت وختم نبوت وکثرت معجزات وخفت اثقال وشوکت ودبدبہ ایک نئی شئی ہی اور
اس اعتبار سی بہی کہ پہلی شرایع بنی اسرائیل کے انبیا مین تہین اور یہ بنی اسماعیل مین ہوئی
یہ شریعت ایک نئی شی ہی اور ندیون سی آب حیات باطنی کی ندیان مراد ہین اور

Marfat.com

ملک قدیم خشک عرب بے افضال الٰہی جلشانہ ایسی بہہ نکلین کہ ادہر حرکت معاویہ فرماکر
شام و روم و مغرب تک پہونچین اور ادہر سنین سے گذر کی مشرق تک پہونچین اور مکہ معظمہ
مین ظاہری نہر بھی بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آئی عین زبیدہ اوسکا نام ہے
اور آجتک جاری ہے ورس (۲۰) دشت کی بہی آئیدر (۱۱) دشت سے وہی
بیابان فاران مراد ہی اور وہان کی جانورون نی بہی بہ زبان ظاہر حمد و ثنای الٰہی
بیان کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی گواہی دی اور الناس کالانعام
تو فرشتہ سیرت ہوگئی اور انکی غذا ہی حمد و ثنای الٰہی ٹہر گئی قولہ میری برگزیدونکی
لئی ہو بطفیل محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم آپکی امت عاصی ہی برگزیدہ ہی اور صحابہ برگزیدہ
تہی ہی قولہ مینے انکو اپنی لئیے بنایا اللہ پاک نے صحابہ کی نسبت فرمایا کنتم خیر

أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَ
تَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ قولہ میرے ستائش

گزین کی نزول اور وجوب قراۃ سورہ فاتحہ کی خبر دی ہی اور اگلی ورسون مین
بنی اسرائیل کی نکوہش ہی اور اونکی اس ذلت کا ذکر ہے جو بوجہ عدم اتباع آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی انکو آپکی زمانہ مین ہوئی اور ان ورسون سے یہہ بہی معلوم
ہوتا ہی کہ ہدی اور قربانی فربہ بی عیب ہونی چاہی اسلئے کہ بنی اسرائیل کی عیب دار
اور دبلی قربانی کرنی پر مذمت فرمائی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دونون
عالم کی بادشاہ تہی اور پہلی صحیفون مین آپکو بادشاہ خطاب دیا ہے صحیفہ یسعیاہ علیہ
السلام باب (۳۲) دیکہہ ایک بادشاہ راستی سے سلطنت کریگا اور شاہزادی
عدالت سے حکمرانی کرینگے (۲) ہان ایک شخص آندہی سے پناہ کی مانند ہوگا اور
طوفان سے چہپنی کی جگہہ اور پانی کی ندیون کی اور بہاری چٹان کی سایہ کے مانند
ماندگی کی سرزمین مین (۳) اور کے آنکہین جو دیکہتی ہین نہ دہندلائینگی اور اونکی

گمان جو متی ہین سنین گے نہ نے لحاظ کا دل ہی معرفت سمجھیگا اور لکنتی کی زبان صاف
بولنے مین مستعد ہوگی (۵) پاجی آدمی پہر صاحب مروت نہ کہلائیگا اور بخیل کو کوئی
سخی نہ کہیگا (۶) کیونکہ پاجی آدمی چہند لیدپن کی باتین کریگا اور اسکا دل بدی
کے منصوبے باندہے تاکہ بیدینی کرے اور خداوند کی برخلاف دروغگوئی کرے
اور پیاسی سے پینے کی چیز کو باز رکہے (۷) اور بخیل کی ہتیار زبون ہین وہ بدی
کے منصوبے باندہا کرتا ہے تاکہ جہوٹی باتون سے مسکین کو اور محتاج کو جبکہ
وہ حق بیان کرتا ہو ہلاک کرے (۸) لیکن صاحب مروت سخاوت کی منصوبے
باندہتا ہے اور وہ سخاوت کی کامون مین ثابت قدم رہے گا . . . . بش ورس
اول دیکہہ ایک بادشاہ راستی سے سلطنت کریگا اور شاہزادے عدالت سے
حکمرانی کرینگے یہہ مسلم عند الفریقین اہل اسلام و نصاری ہے کہ اس جگہہ
بادشاہ سے وہ خلیفۃ اللہ فی ارضہ مراد ہے جو صاحب نبوت و رسالت ہوا ور
صاحب حکومت بہی ہوگا اختلاف تشخیص مین اس خلیفۃ الہی کی ہی نصاری کے
نزدیک وہ خلیفۃ الہی سیدنا روح اللہ مسیح علیہ السلام ہین مگر آپ پر اطلاق خلیفۃ اللہ
اور بادشاہ کا کسی طور سے باعتبار زمانہ ماضی صحیح نہین ہے اسلیئے کہ سلطنت
ظاہری آپکی نہین ہوئی اور نہ آپ شہزادگی لیکے تمہارے نزدیک آئی تہے
پس اس وجہ سے یہہ آپکی بشارت نہین ہو سکتی بلکہ یہہ بشارت کسی اور نبی کی
ہے اور اسکا صاحب حکومت اور صاحب شہزادگی ہونا ضروری اور وہ نبی
باقرار پادریان نصاری سیدنا مسیح علیہ السلام سے پہلے نہین ہوا اور بعد سیدنا
مسیح علیہ السلام کی کوئی اور سوا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی ہوا نہین ہے اور مقدمہ کتاب ہذا کی دوسری فصل مین یہہ دعوی مبرہن
ہوچکا ہے پس اس وجہ سے یہہ بشارت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی ہی

اور آپ صاحب سلطنت ظاہری اور باطنی تھی سلطنت ظاہری تو آپکو حاصل
تھی ہی اور باطنی اسوجہ سے کہ آپ صاحب جزا و سزا تھی قولہ اور شاہزادی الخ خط
مسیح علیہ السلام نے نکاح ہی نہین کیا پھر صاحبزادی آپکی کہان ہوئی اور بی بی مان اللہ
عز وجل نے صاحبزادی آپکو عطا نہین کیے پس اسوجہ سے یہہ بشارت مسیح علیہ
السلام کی نہین ہوسکتی اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت امام حسن
رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے اور عرب مین سادات ہی آجتک صاحب حکومت ہین اور
سیدنا امام مہدی علیہ السلام تو آپکی سیرت و نام مین بھی موافق ہون گے اور وہ بھی صاحب خلافت
ہونگے پس اسواسطے یہہ سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جد امجد حضرت
امام حسن اور حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہما کی بشارت ہی اور مسیح علیہ السلام
کی بشارت نہین ہے ورس (۲) ہان ایک شخص الخ **ش** ممدوح ورس ہذا
مبشر بہ بشارت ہذا ہے اور یہہ ظاہر ہے پس ضرور ہی کہ یہہ درس اوسکی تعریف
و توصیف ہی جسکا تمام ورسون مین بیان ہے اور جبن پر تمام ورس صادق ہین
اور پہلے ورس کی دوسرے فقرہ کا جسکے ابھی شرح بیان کی گئی ہے ذات مسیح علیہ السلام
پر کسیطرح صدق ممکن نہین ہے جیساکہ ابھی بیان ہولیا اور اس ورس کی ہی تمام
جملے سیدنا عیسے علیہ السلام پر صادق نہین آسکتی ہین اسلئے کہ اوس سرزمین کو جسمین
دودھ او شہد کی ندیین بقول کلام الٰہی بہتی ہون اور برابر انبیاء کرام علیہم السلام
ہی وہان مبعوث ہوتی رہی ہون اور جابجا پانی کے چشمی وہان آنکھونسے بہتے ہوئے
نظر آتی ہون زمین خشک نہین فرماسکتے ہین البتہ ایسی سرزمین کو جسمین دودھ
کا عمدہ جانور جسے بھینس کہتے ہین پیدا ہی نہوتا ہوا اور نبوت بھی وہانسے صدہا برس
سے منقطع سے ہو اور بی آبی بھی وہان کی مشہور و معروف ہو کہ بعض برسون
مین ایک پیالہ پانی ایک ایک اشرفی کو ہاتھ نہ آتا ہو اور وہانکی رہنی والی شدت پیاس

Marfat.com

مین آخری تمنا یہ کرتے ہون کہ ایک دفعہ کسی صورت سے موت سے پہلے ہمین ایسی ندی ہو کہ میرے زانوؤن تک پانی ہو جو جاری ہو اور مین اپنے خشک کو پانی سے بہرلون اور اس تمنا مین مرتی ہون **شعر** ما لیتی قبل منیتی لو انو بمنتیتی بنہر تلاطم رکبتی واظل اما قربتی ✤ زمین خشک فرما سکتے ہین اور پہلی صفت زمین شام کی ہی اور وہان سیدنا مسیح علیہ السلام پیدا ہوئے اور دوسری تعریف صحراے عرب کی ہی اور وہان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے اور علاوہ اسکے **قولہ** پانی کی ندیون کے مانند آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزہ خاص کی خبر دی ہی اور وہ معجزہ یہ ہے کہ آپکے اصابع مبارک کی درمیان سے بطور اعجاز پانی کے چشمے جاری ہوجاتے تہے اور بیان معجزات مین اسکا بہی بیان آویگا۔ ورس (۴) اونکی آنکھین جو دیکھتی ہین نہ دہندلائینگے الخ ان دونون ورسون مین ہدایت احمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان ہے یعنے جسمین استعداد قبول ہوگی اگرچہ وہ فی الحال بے لحاظ اور معرفت الہی سے بی بہرہ ہو مگر بطفیل ہادی عالم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہدایت پاویگا اور صاف بولنے لگیگا اور ساتہہ آواز لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی چہچہانے لگا اور ایسا ہی ہوا قبل بعثت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ملک عرب کی ایسی تباہ حالت تہی کہ بیان سے باہر ہے خانہ خدا کی گرد تین سو ساٹہہ بت رکہے ہوئے تہے اور غلغلہ شرک اور ہالی شرک کا ایسا بلند تہا کہ اس زمانہ مین دور مین کہین بہی کلمہ توحید لا الہ الا اللہ کی آواز نہین سنائی دیتی تہی اور بعد بعثت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جیسے وہ خدا معرفت اور صاحب توحید ہوگئی اظہر من الشمس و ابین من الامس ہے ورس (۵) پاجی آدمی پہر صاحب مروت نہ کہلائیگا الخ یہہ اس

کی فرعون ابوجہل کی مذمت ہی اور بعض مفسرین کی نزدیک سورہ ماعون مین ج
یمنعون الماعون ایسکی مذمت مین نازل ہی اور ماعون کی تفسیر مین مفسرین سے
پانی آگ نمک بیان کیا ہی ورس (۷) بخیل کی ہتیار بُری ہین۔ الخ۔ اس
ورس مین بہی اسی فرعون اس امت کی مذمت ہی ورس (۸) لیکن صاحب
مروت الخ یہہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کا ذکر ہے اور مروت آپکی مشہور و معروف
ہے اور سخاوت بہی اونکی مشہور ہے امت محمدیہ پر اپنی جان ہی قربان کر دی اور
سامنی تلوار مسلمانون مین نہ چلنے دی **ذکر اسم شریف وحید** رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک وحید بہی ہے اور استغفار قاضی عیاض مین
نقل کیا ہے کہ ابن سیرین سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا
توریت مین وحید لقب ہے **سند اول بشارت وحید** ۔ زبور
۳۵ ورس (۱۷) اے خداوند تو کب تک دیکھا کریگا اونکی خرابیون سے
میری جان کو چھوڑا میری وحید کو شیر بچون سے (۱۸) مین بڑی جماعت
مین تیرا شکر ادا کرونگا مین لوگون کی کثرت کی درمیان تیری ستایش کرونگا
ش سیدنا داؤد علیہ السلام بالاتفاق ان ورسون مین کسی نبی کی بشارت
دیتی مین اور بسبب شدت محبت کی اونکی نسبت کلمہ میری جان اطلاق فرماتے
ہین لیکن نصرانی کہتی ہین کہ یہہ ورس سیدنا عیسے علیہ السلام کی بشارت مین
اور ہماری نزدیک یہہ ورس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مبشر ہین اور ہماری
دلیل یہہ ہے کہ دعا داود علیہ السلام قبول ہونی چاہئے اور تمہاری نزدیک
سیدنا عیسے علیہ السلام مصلوب ہوئی پھر بچانا کہان پایا گیا اور محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم بالاتفاق ہمارے اور تمہارے نزدیک کفار کی ہاتھون سے
محفوظ رہی اور بخیر و عافیت مدینہ منورہ مین رونق افروز ہوئی مگر اس سے

Marfat.com

یہہ آپکی ہی بشارت ہونی چاہیے اور نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی صفات مین یکتا
تہی کوئی مخلوق مین سے آپکا نظیر نہین ہے اور آپ اپنی مان باپ کی بہی اکلوتے فرزند
بیٹے تہے اور سیدنا مسیح علیہ السلام کی تمہاری قول کے موافق شاید اور بہائی بہی تہے
جیسا کہ ان انجیلون مین کہین مذکور ہی **دوسری سند بشارت**
خلفائیہ زبور ورس (۲۰) میری جان کو تلوار سے بچا میری وحیدہ کو
کتی کے ہاتہہ سے (۲۲) مین اپنی بہائیون مین تیرا نام بیان کرونگا اور مجمع
مین تیرا ثناخوان ہونگا **ش** شرح اس بشارت کی خاتمہ کتاب ہذا مین منقول
ہوگی گر کہ اکثر اس مین خلافت خلفاے حقانیہ کا بیان ہے اور اس بشارت
مین بہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک وحید ذکر فرمایا ہے اور
ہوز اگرچہ زیادہ ہے مگر انکے بیان کی تصحیح اسماے کی موافق یہہ زیادتی
منسیلہی **دسوین فصل اس بیان مین** کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم برسالت عامہ مبعوث ہونگے اور آپکی رسالت کسی ملک اور کسی قوم اور کسی
کے ساتہہ خاص نہو نگے **سند اول بشارت مثلیہ باب**
(۱۸) ورس (۱۹) مین اونکی لئے اونکی بہائیون مین سے تجہسا ایک نبی
کرونگا یہہ کلام بنی اسرائیل کی ساتہہ ہے اور تمہاری لئے اسمین ارشاد ہی اور بشارت
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے اور تخصیص بنی اسرائیل کے نفی اور بشارت
سے ثابت ہے اور کوئی اسکا مدعی بہی نہین ہے **دوسری سند بشارت**
فارقلیطیہ انجیل یوحنا باب (۱۴) ورس (۱۶) اور مین اپنی باپ
درخواست کرونگا اور وہ تمہین دوسرا تسلی دینے والا بخشیگا کہ ہمیشہ تمہارے
ساتہہ رہے یہہ بہی بشارت رسالت احمدی ہے اور مخاطب امت
اور پہلی بشارت مین امت موسوی مخاطب ہے اور اسمین ارشاد ہے کہ

Marfat.com

دوسرا التسلی ونمیو الا یخشیگا اور اس سے مدعی ثابت ہے اور وہ یہی ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالۃ عرب کے ساتھ خاص نہوگی **تیسری سند بشارت طلوعیہ کتاب استثنا باب (۳۳)** خداوند سینا سی آیا اور سعیر سے طلوع ہوا اور فاران کی ہی پہاڑ سے وہ جلوہ گر ہوا شرح بشارت ہذا مین مذکور ہو چکا کہ اس بشارت مین حضرت موسے اور حضرت عیسی اور حضرت محمد رسول اللہ صلوات اللہ علیہم اجمعین کی رسالت کا ذکر ہے اور اس جملہ مین کہ خداوند سینا سی آیا حضرت موسی علیہ السلام نی اپنی رسالت کا ذکر فرمایا کہ طور سینا پر رسالۃ اونکو عطا ہوئی اور دوسری اس جملہ مین کہ سعیر سے طلوع ہوا رسالت سیدنا عیسے علیہ السلام کا ذکر ہے کہ آپکو سعیر مین رسالت ملی اور اس تیسری جملہ مین اور فاران کی ہی پہاڑ سے وہ جلوہ گر ہوا بشارت رسالت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی مگر جلوہ گر ہونا عموم رسالۃ احمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر دی رہا ہے **چوتھی سند بشارت فارقلیط کی باب (۱۴)** کی ورس اخیر مین ہے اس جہان کا سردار آتا ہے اور اس سے بہی عموم رسالت ثابت ہی **پانچوین سند بشارت خلفائیہ کا ستائیسوان ورس ہی۔** سارے جہان کو سراسر یاد آویگا اور وے خداوند کیطرف رجوع لاوینگے اور یہہ جملہ قطع نظر عموم رسالۃ سے تسلیم عموم کی خبر دی ہے **چھٹی سند بشارت پطرسیہ کتاب اعمال باب (۳)** ورس (۲۵) تم نبیون کے اولاد ہو اور اوس عہد کے ہو جو خدا نے باپ دادون سے باندہا ہے جب ابرہام سے کہا کہ تیری اولاد سے دنیا کے سارے گہرانے برکت پاوینگے اور اس ورس سے علاوہ عموم رسالۃ احمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی تسلیم عموم کی ثابت ہے

گیا ہو ہین فصل اس بیان مین کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہونگے
اور نبوت آپ پر ختم ہوجاویگی **سند اول بشارت حجر زاویہ قصر نبوت**
زبور (۱۱۸) ۲۲ وہ پتھر جسے معمارون نے رد کیا وہی کونے کا سرا ہو گیا (۲۳) یہہ
خداوند سے ہوا جو ہمارے نظرون مین عجیب ہے ... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
بنوکدنضر کی خواب مین حجر کے ساتھ مین تعبیر کیا ہے اور شرح اس بشارت کی پہلی ہو
ہوچکی ہے البتہ اس بشارت کی شرح ہونی چاہیئے پس معلوم ہو کہ یہہ
بشارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے اسلئے کہ تعجب کی بات یہی ہے کہ قصر نبوت
ہاجرہ علیہا السلام کی اولاد ہو اور سارہ علیہا السلام کی اولاد کی ہو نہین کچھ تعجب نہین
تھا اور پہر وہ قصر نبوت ہی نہین ہین اور دوسرے **فصل** مقدمہ کتاب
مین بیان اسکا ہو چکا اور پہر خود سیدنا مسیح علیہ السلام نے حق مبشرت ادا
کیا اور فرمایا کہ یہہ بشارت میری نہین ہے بلکہ ایک اور نبی اسماعیلی قیداری
کے ہے اور وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور دلیل اسکی یہہ ہے
کہ انجیل مرقس کی بارہوین باب مین ہے پہر وہ اونہین تمثیلون مین کہنے لگا
کہ ایک شخص نے انگور لگایا اور اوسکے چارون طرف گھیرا اور کولہو کی جگہہ کہودی اور
برج بنایا اور اوسے باغبانون کی سپرد کرکے پردیس گیا (۲) پہر موسم مین اوسنے
ایک نوکر کو باغبانون پاس بہیجا تاکہ وہ باغبانون سے انگورون کے باغ مین
سے کچھ لے (۳) اونہون نے اوسے پکڑکے مارا اور خالی ہاتھ بہیجا (۴) پہر اوسنے
دوبارہ ایک نوکر کو اون پاس بہیجا اونہون نے اوس پر بہی پتھر پہینکے اور
سر توڑا اور بے حرمت کرکے بہیجا پہر اوسنے ایک اور نوکر کو بہیجا اونہون نے
اوسے قتل کیا پہر اور بہتیرونکو بہیجا اون مین سے بعضون کو پیٹا اور بعضونکو
مار ڈالا (۶) اب اوسکا بیٹا ہے جو اوسکا پیارا تہا آخر کو اوسنے اوسے

Marfat.com

بھی یہ کہکے بھیجا کہ وی میرے بیٹے سے دبینگے (۷) لیکن ان باغبانون نے
آپسمین کہا یہی وارث یعنے لاو اوسے مار ڈالین تو میراث ہماری ہوجاویگی ۔ ج
(۸) اور اونھون نے اوسے پکڑکی قتل کیا اور انگور کی باغ کی باہر پھینک دیا
پس باغ کا مالک کیا کریگا وہ آویگا اور اون باغبانونکو ہلاک کرکے انگور کا باغ
اورونکی سپرد کریگا (۱۰) کیا تمنی یہ نوشتہ نہین پڑہا کہ وہ پتہر جسے معمارون نی رد کیا
وہی کونیکا سر ہوگیا (۱۱) یہ خداوند کیطرف سے ہوا اور ہماری نظرونمین عجیب ہی سش
انگور کی باغ سی بوستان شریعت الٰہی مراد ہی اور لگانیوالا اللہ عزوجل جلشانہ
ہے اور چارون طرف اوسکو گہیرا یعنے حدود شریعت الٰہی مقرر کین اور یہ
مضمون حدیث شریف مین بھی وارد ہوا ہے اور برج سی قبلہ الٰہی مراد ہے
اور بنی اسرائیل نی انبیاء کرام علیہ السلام کی ساتھ جو جو کیا ظاہر ہے بعضونکو زخمی
اور مجروح کیا اور بعضونکو شہید کیا اور نوکران الٰہی انبیاء کرام علیہ السلام
ہین کہ اونکا اجر اللہ عزوجل کی بیان سے ہے اور سیدنا عیسے بن مریم علیہما الصلوٰۃ
والسلام کو اس جگہ بیٹا بولا ہے اور یقیناً یہان تحریف ہوئی ہی اصل مین
کوئی اور لفظ ہوگا اور اس انجیل مین تو بیٹا جبکو جا بجا لکھا ہے اور انکو [illegible]
خدا کا بیٹا ہونا حقیقۃً یا مجازاً اصلاً لازم نہین آتا ہی اور انکی زعم
کی موافق بنی اسرائیل نے انکو بہی شہید کیا گو اللہ عزوجل نے انکو آسمان پر
اوٹھا لیا اور انکا ساتھی یہودا سولی دیا گیا اور زمانہ بعثت آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم مین اللہ عزوجل نے نظر عنایت سے دنیا کو دیکھا اور گویا کہ دنیا مین
آیا اور بنی اسرائیل سی باغبانی گلستان شریعت و طریقت چھین کر بنی اسماعیل
کے سپرد کیا اور اسکی سند مین انہی بشارت نقل کی اور اس سے معلوم کردیا کہ یہ
بشارت [illegible] اور رسول کی بنی بنی اسرائیل مین پیدا نہوگا ++

وہ خاتم النبیین ہوگا یہ بشارت ہی اور وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سوا
اور کون ہی **تیسری سند بشارت حضرت یسعیاہ** ورس (۱۶) باب ۲۸ اسلئے خداوند
یہوواہ یوں فرماتا ہی دیکھو مین صیہون مین بنیاد کی لئی ایک پتھر رکھونگا ایک آزمایا ہوا
پتھر کونے کی سرے کا مضبوط [illegible] نیو والا جو ایمان لاوی اتاولی نکریگا یعنی آخر شرمندہ
نہوگا یہ بشارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی بنیاد کعبہ شریف کو فرمایا ہے اور قاموس
مین ہی البنیۃ کعبۃ الکعبۃ ترجمہ بنیۃ غنیۃ کی وزن پر کعبہ کا نام ہی اور بنیہ کا
اردو مین ترجمہ بنیاد ہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قصر نبوت کی ایک یکتا پتھر
ہین یعنی اوسکی حافظ ہین اور آپکی بعد کوئی اور نبی نہین ہے اور آپنی اپنی ذات
مبارک کو شریعت کی کونی کی اینٹ بیان کیا ہی چنانچہ بخاری شریف مین ہے
باب خاتم النبیین عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان مثلی ومثل
الانبیاء من قبلی کمثل رجل بنی بنیانا فاحسنہ واجملہ الا موضع لبنۃ من زاویۃ فجعل
الناس یطوفون ویتعجبون منہ ویقولون ہلا وضعت ہذہ اللبنۃ فانا اللبنۃ وانا
خاتم النبیین ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی
فرمایا ہی کہ میری اور ان انبیاء علیہم السلام کی جو مجھسے پہلی گذری مین مثال ایسی
ہی جیسے کہ ایکشخص نے ایک مکان نہایت عمدہ اور خوبصورت بنایا مگر کونی پر کی ایک اینٹ
نہ لگائی تھی تو لوگ اسکی گرد پھرتی تھے اور اس ہی تعجب کرتی تھے اور کہتی تھی کہ یہ
کیون نہین لگائی گئی ہی پس مین وہ اینٹ ہون اور مین خاتم النبیین ہون۔
چوتھی سند بشارت مصطفائیہ مین ہی وہ عدالت کو جاری کرائیگا
کہ دائم رہے عدالت شریعت ہی اور دائم رہنے کی ہی معنی ہین کہ آپ خاتم النبیین
ہون اور آپکی بعد کوئی اور نبی نہو وہو المقصود۔ **بارہوین فصل اس
بیان مین** کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بذات پاک خود کفار سے

Marfat.com

قتال فرماوین گی اور انکو راہ پر لاوین گی اور اس دعوی کی چند سند ہین۔
سند اول بشارت مصطفائیہ۔ ورس (۱۳) خداوند ایک بہادر کی مانند نکلیگا وہ جنگی مرد کی مانند اپنی غیرت کو اوسکائیگا وہ چلائیگا ہان وہ جنگ کی لئی لائیگا وہ اپنی دشمنون پر بہادری کریگا ورس (۲۴) کسنی یعقوب کو حوالہ کیا کہ غنیمت ہووین اور لوٹیرونکی ہاتھ مین پڑی کیا خداوند نی نہین جسکے مخالف ہوکی اونہون نی گناہ کیا کیونکہ اونہون نی نہ چاہا کہ اوسکی راہون پر چلین اور وی اسکی شریعت کی شنوا نہین ہوئی (۲۵) اسلئی اوس نے اپنی قہر کا شعلہ اور جنگ کا غضب اوس پر ڈالا سو اوسپر گرداگرد آگ لگی پر وہ اوسی دریافت نہین کرتا وہ اس سی جل جاتا پر وہ اوسی خاطر مین نہ لاتا انتہی
یہہ بشارت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہر ہی اور میری مدعی کا ثبوت ان ورسونسی ظاہر ہی
دوسری سند بشارت تنزیلیہ ورس (۱۳) سو خداوند کا کلام اونسی یہہ ہوگا حکم پر حکم حکم پر حکم قانون پر قانون قانون پر قانون ہوتا جاتا تھوڑا یہان تھوڑا وہان کہ وی چلے جاوین اور پچھاڑی گرین اور شکست کہاوین اور دام مین پھنسین اور گرفتار ہووین انتہی اس بشارت کی شرح مین گذر گیا ہے کہ اس ورس مین کلام اللہ شریف کی تھوڑی تھوڑی نازل ہونیکی فایدہ کا بہ نسبت کفار کی بیان ہی یعنی کفار اس تھوڑی تھوڑی نازل ہونیکی وجہ گرفتار ہوجاوین اور ماری پڑین گی اسلئے کہ شروع اسلام مین آیۃ کریمہ (وقاتلوا المشرکین کافۃ) نازل ہوئی تو بظاہر اسباب دنیوی جو اس شریعت مین مرعی ہی کفار پر فتح پانیکی صورت نہین نظر آتی تھی ہان جب شروع اسلام اور ضعف اسلام مین لکم دینکم ولی دین فرمایا اور بعد قوت وشوکت اسلام وقاتلوا المشرکین نازل ہوا تو

کفار بنی شک قید ہوگئی اور ماری گئی اور خراب ہوگئی اور یہہ امر توجہ کلام اللہ کی تھوڑی
تھوڑی نازل ہونیکی حاصل ہوا اور ان ورسون سی یہی میرا مدعی ثابت ہوگیا تیسری
سند بشارت حسنیہ زبور (۴۵) میری دل مین اچھا مضمون
جوش مارتا ہی مین اون چیزونکو جو مین نے بادشاہ کی حق مین بنایا ہی بیان کرتا
ہون میری زبان ماہر لکھنیوالے کا قلم ہی (۲) تو حسن مین بنی آدم سی کہین زیادہ
ہی تیری ہونٹون مین لطف بٹایا گیا ہی (۳) ای پہلوان اپنی تلوار کو جو تیری حشمت اور
بزرگواری ہی حمایل کرکی اپنی ران پر لٹکا اور اپنی بزرگواری سی سوار ہوکر اور سچائی
اور ملایمت اور صداقت کیواسطے اقبالمندی سی آگی بڑھ (۴) اور تیرا داہنا ہاتھ تجھکو
مہیب کام سکھلاویگا (۵) تیری تیر تیز ہین لوگ تیری نیچی گری پڑتی ہین وی بادشاہ
کی دشمنون کی دل مین لگ جاتی ہین (۶) تیرا تخت ای خدا ابدالآباد ہی تیری سلطنت کا
عصا راستی کا عصا ہی (۷) تو صداقت کا دوست اور شرارت کا دشمن ہی اسی
سبب ای خدا تیری خدا نی تجھکو خوشی کی تیل سی تیری مصاحبون سی زیادہ مسح کیا
ہی (۸) تیری ساری لباس سی مر اور عود اور تج کی خوشبو آتی ہی
ہاتھی دانت کی محلون کی درمیان ارغنون نی تجھکو خوش کیا ہی (۹) بادشاہون
کی بیٹیان تیری عزت والیون مین ہین ملکہ اوفیر کی سونی سی آراستہ ہوکی تیری
داہنی ہاتھ کھڑی ہی (۱۰) ای بیٹی سن اور سوچ اور اپنا کان ادھر دھر اور اپنی
قوم اپنی لوگون اور اپنی باپ کی گھر کو بھول جا کہ بادشاہ تیری جمال کا نہایت مشتاق
ہو کہ وہ تیرا خداوند ہی تو اوسی سجدہ کر (۱۲) اور صوریون کی بیٹی ہدیہ لاویگی قوم
کی دولتمند تیری خوشامد کرینگی (۱۳) شاہزادی گھر کی اندر کل جلوہ گری اوسکا
لباس مطلا زرتار کا ہی (۱۴) وہ بوٹی کپڑی پہنکی بادشاہ پاس لائی جاتی ہی کنواری
عورتین جو اسکی سہیلیان ہین اوسکی پیچھی پیچھی تیری پاس پہنچائی جاتی ہین وہی بادشاہ

کی محل مین داخل ہوتی ہین (۱۶) تیری جگہ تیری باپ دادون کی قائم مقام ہونگی تو انھین تمام زمین کی سردار مقرر کریگا مین ساری پشتون کو تیرا نام یاد دلاؤنگا پس ساری لوگ ابدا لآباد تیری ستایش کرینگی بس سیدنا داؤد علیہ السلام اس زبور مین کسی رسول ذی شوکت وشان کی بشارت دی رہی ہین اور اوسکو مخاطب کی اسکی خوبیان بیان فرما رہے ہین او ر نام مخاطب اس زبور مین موجود نہین مگر محمود واحمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور یہود کے پاس جو نسخہ زبور ہی اوسمین نام مبارک احمد ابتک موجود ہی اسلیے کہ جناب مولانا شاہ عبد العزیز صاحب نور اللہ مرقدہ نے تحفہ اثنا عشریہ مین نوین عقیدے کی تردید مین لکھا ہی اور زبور مین نام مقدس محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بتصریح واقع ہی اور اشتباہ کو جگہ نہین سی اوکہا تے ہینکی ہی زبور کے نسخہ جو یہود کے پاس محفوظ ہی یا احمد فاضت الرحمۃ علی شفتیک من اجل ذالک ابارک علیک فتقلد السیف فان بہاؤک وحمدک الغالب ورکب کلمۃ الحق فان ناموسک وشرائعک مقرونۃ بہیبۃ یمینک وسنتک والامم یخرون تحتک کتاب حق جاء اللہ من الیمن والتقدیس من جبل فاران امتلأت الارض من تحمید احمد وتقدیسہ وملک الارض ورقاب الامم ہ اور یہ عبارت جسکا شاہ صاحب نے حوالہ دیا ہی بیتالیسوین زبور کی ہی البتہ اسمین نام مبارک اور نام مقام پیدایش تحریف کر کے نکال دیا خیر علیہم ما یستحقون مگر ہمارا یہ ہی ہمارا مدعا حاصل ہے اسلیے کہ سوا نام مبارک کی اور تمام صفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بجالہا اسمین موجود ہین اور نام مبارک نکالدینے سے کیا ہوتا ہی جب صفات کا لحاظ کیا جائے اسی طرح بشارتین اسقدر ہین انتمام اوصاف کا مذکور ہوجایگا اور حسن خداداد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تمام عالم سے زیادہ تھا حسن وخوبی چہرہ مبارک کی چودہوین رات کی ماہتاب سی بڑہی ہوئی اور آپکی صحابہ نے اسکو تشبیہ دیکر بیان کیا ہی اور سراپا نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان مین مذکور ہو لیا ایک قد مبارک کا وہ عالم تہا کہ کبہی کوئی اوس سی بلند نہین ہوسکا ایک نظر مبارک کی وہ تیز نظری تہی کہ دور دور دیکہا اسکے لیے مثل چشمہ کی تہی آپکی سماعت کی وہ بلند پروازی تہی کہ آسمانکی اطیط کی آواز زمین پر سنتی تہی --- اندازی کا وہ عالم کہ حجۃ الوداع مین لاکہون آدمیون سبکو برابر آواز پہنچتی تہی شیرین لبی کا وہ نقشہ کہ جس کھاری کنوئین مین پڑ گیا وہ چشمہ شیرین ہوگیا شیرین کلامی کا وہ شہرہ کہ مخالف اور موافق اوسکی ساتہ شیرین زبان ہین دندان مبارک کی وہ چمک اور انوار کا عکس پڑے پسینہ مبارک کی خوشبو کی وہ کیفیت کہ پیالہ کی ول دہونے کے عطر کی جگہ لگایا جائے آنکھہ کی حیا

گویا کہ موتی کوٹ کے اوس مین بہر دئے ہین رخسار چاند کے ٹکڑے لب قریب
دوری سی گردن ہاتھی ہاتھی دانت کی سی خوبصورت شکم نرم بالائی کے مانند
ہمین ساق قدم محبوبون کے رخسارون سے زیادہ نرم اور ملائم غرض کہ
آپکی ذات پاک مین تمام خوبیان مجمع تہین اور کسی نے آپکی شان مین خوب لکہا ہے

شعر حسن یوسف ید بیضا دم عیسی داری ٭ آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

قولہ تری ہوشمندی بصفت ثنا پاگیا ہے آپکی خوش خلقی اور شیرین زبانی
مسلم جمیع اقوام ہے دوسرا بیان اپنی تلوار کو الحم سلوان یعنی قوی سے
اور بعض قومون مین سلوان کی جگہ لفظ قادر ہے اور قادر آپکی القاب تبشیر
سے ہے اور آپنے فرمایا ہے انا رسول اللہ بالسیف یعنی اللہ کا رسول ہون
تلوار کے ساتھ اور برتن تلوار لگاتے ہین اور اپنی بہی لٹکائی ہے اور یہ
کنایہ جہاد سے ہے اور آپنے جہاد بہی کیا ہے ورس ۴ - اور اپنی مرز کو اسپ دوا
سوار ہو الحمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہاد مین سوار ہوے اور آگے بڑھے
اور بڑہی اور ہمراہت کے ساتھ مخالفین پر آپنے فتح پائی اور اس تعبیر
ورس تیرہ اپنا ہاتھ تجہکو بہ سبب کام سنبہالدیگا شق القمر دایمان ہے
اور اس سے زیادہ اور کون سا معجزہ ہوا ہے اور اسی نشانی کی وجہ سے علامت
قیامت ہے اور مبطل سمہ تعلم شق حرام علوی ہے جو شایان
دربارِ قیام قیامت واقع ہوا در کلام شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی
نور اللہ مرقدہ مین بہی لفظ ہم واقع ہوا ہے اور وہ یہ ہے کہ جو
بہشت برآمد [illegible] قمر زدہ و نیم ٭ اور اس معجزہ عظیم
کا بیان اور [illegible] اقتضا ہے اور انشاء اللہ معجزات کے بیان
مین وہ ثبت تذکرہ ہوگی ورس دو تیری تیر تیز ہین [illegible]

بیان فتح پانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہے اور بادشاہ محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم انکو سبہے فرمایا کہ آپ شاہ دو عالم ہین اور اس دنیا مین بھی بحکومت
ظاہری خلیفۃ اللہ فی الارض تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی تیر انداز تھے اور انہین
کیواسطے جدامجد حضرت اسماعیل علیہ السلام کیوقت سے تیر اندازی کی مشق ہورہی تھی اور آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص علم تیر اندازی سیکھ کر بھلا دیگا وہ ہمین سے نکل جاویگا ورس ۶ تیرا تخت ابد
الاباد ہے الخ خدا تیرا صاحب اور صاحب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا لقب ہی اور انکی تخت
ابدالاباد ہونگی یہہ معنی ہے کہ سراسر قیام قیامت تک انکی امتی بادشاہ ہوتی ہین
اور بحمد اللہ آج تک برابر بادشاہ ہوتے ہین اور قیامت تک انشاء اللہ العزیز اسطرح
ہوتی رہینگی اور ممالک عرب اور شام کے خلافت کا اس جگہہ اعتبار ہے قولہ تیری
سلطنت کا عصا راستی عصا ہے اسکے معنی یہہ ہین کہ آپکی سلطنت راستی اور
صدق اور حقیت دین سے قائم رہیگی اور وہ گویا کہ راستی پر تکیہ کیے ہوئی ہوئے
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب مین ایک عصا تھا اس پر تکیہ کرکے
آپ خطبہ پڑہا کرتی تھے اور بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ عصا خلفاء
کے پاس رہا اور وقت زوال دولت عباسیہ کی وہ عصا گم ہوگیا ہے
ورس ۷ تو صداقت کا دوست اور شرارت کا دشمن ہے اسی سبب اے خدا
تیری خدا نے تجھکو خوشی کی تیل سے تیری مصاحبون سے زیادہ مسح کیا تھا
یعنی اسی ورس سے ظاہر ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدی کے دشمن
تھی خواہ اپنے قریب سے ہو کیون نہو اور صداقت کو دوست رکہتے تھے
گو وہ کسی اجنبی آدمی سے کیون نہو اور شاید شرارت سے وہ شخص مراد ہے
جو سراپا شرارت تھا یعنے فرعون الامۃ ابوجہل اور صداقت سے وہ مراد ہو جو سراپا
صداقت کی وجہ سے نام صدیق مشہور ہوا اور ذکر فرعون اس امت اور ذکر

Marfat.com

خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کا اور جگہ بھی دلیل میں صراحۃً آیا ہے چنانچہ [illegible]
رسالہ ہذا سے ظاہر ہوگا مگر اس توجیہ پر ایک اعتراض سخت وارد ہوتا ہے اور
وہ یہ ہے کہ اس جملہ میں فرمایا ہے تو صداقت کا دوست اور شرارت کا
دشمن ہے اور پھر فرماتے ہیں اسی سبب سے خدا تیرے خدا نے تجھ کو خوشی کے
تیل سے تیرے مصاحبوں سے زیادہ مسح کیا اور کوئی عاقل نہیں [illegible]
کہ صدیق کی دوستی کی وجہ سے رتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ [illegible]
ہو یہ تو شاید [illegible] تو نے کیا کہا یا او دشمنی ابو جہل [illegible]
کرنے [illegible] کی عداوت کی وجہ سے کہ وہ عدو خدا [illegible]
اگر زیادہ ہو تو ممکن ہے مگر دوستی صدیق سے رتبہ رسول اللہ صلی اللہ [illegible]
کسی زیادہ ہو البتہ صدیق کا رتبہ حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ [illegible]
سے زیادہ ہو گیا اور مشکل اور جواب اس کا یہ ہے کہ صدیق کو صحبت [illegible]
صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے خلعت رضا [illegible] والضحی
[illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
[illegible] صدیق [illegible]
علیہ وسلم [illegible] صدیق [illegible] میں [illegible]
رضا [illegible] اور رسل علیہم السلام [illegible] ایک ہی خلعت
[illegible] المطلوب تنبیہ پادری لوگ لفظ خدا سے مسیح علیہ السلام پر
اس بشارت کو حمل کرتے ہیں [illegible] اول تا آخر خلاف کیوں ہوا [illegible]
غیر [illegible] کے موافق حضرت مسیح علیہ السلام خدا سے ثالث ثلثہ کے [illegible]
ہیں اور جواب اس شبہ کا یہ ہے کہ [illegible] لفظ سے [illegible] میں [illegible]
[illegible] میں جواب میں اسی [illegible] فرمایا ہے کہ [illegible] سے اور [illegible]

Marfat.com

ترجمہ مطبوعہ ۱۸۲۱ء اور ۱۸۳۱ء اور ۱۸۴۴ء اور ۱۸۶۰ء میں یہہ فقرہ اسطرح نقل کیا ہے
احببت البر والبغض الاثم لذلک مسحک اللہ الہک بدہن الفرح افضل من اصحابک
تونے دوست رکہا نیکی کو اور بغض کیا گناہ سے اسواسطے مسح کیا اللہ معبود تیرے نے تجہکو تیل خوشی کے ساتہہ
افضل تیرے اصحاب سے اور ایسیہی ترجمہ فارسی مطبوعہ ۱۸۱۶ء اور ۱۸۳۸ء اور ۱۸۴۱ء اور ایسیہی ترجمہ اردو مطبوعہ ۱۸۴۹ء
اور ۱۸۳۹ء اور ۱۸۴۰ء اور ۱۸۶۰ء مطابق ہین اور آپکے مقدس پولوس رسول
کا قول اسکی سند کیلئے کافی اور وافی ہے اور بالفرض صحیح مان لیا جاوے تو خدا
مسیح صاحب ہوگا اسلئے کہ خداے حقیقی کا خدا نہین ہوسکتا ہے اور اسکی
بہت سے مصاحب بہی نہین ہوسکتے اور صاحب آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کا لقب ہی قرآن شریف مین اسکی نسبت فرمایا ہے وما صاحبکم
بمجنون مر ورس تیرے ساری لباس سے مر اور عود اور تج کی خوشبو آتی ہے جس
ہاتہی دانت کے محلون کے درمیان اونہون نے تجہکو خوش کیا ہے ش
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام جسم مبارک سے خوشبو آتی تہی اور یہہ اوسکا
بیان ہے اور لباس بدن کے اوپر ہوتا ہے اور زبور مین آپکی گردن مبارک اور
شکم مبارک اور ساق شریف کو ہاتہی دانت کے ساتہہ تشبیہ دی ہے پس اس ورس
مین ہاتہی دانت کا محل جسم مبارک کو قرار دیا ہے اور باعتبار اعضا کے صیغہ
جمع لائی ہین اور معنی یہہ ہین کہ یہہ خوشبو آپکی جسم مبارک سے آتی تہی اور آپکی
جسم مبارک مین جمیری ہوتی ہے ورس ۹ بادشاہون کی بیٹیان تیری عزت
والیون مین ہین ملکہ اوفیر کی سونے سے آراستہ ہوکے تیری داہنی ہاتہہ کہڑی ہے
یہہ حضرت شہربانو کا بیان ہے اور اوفیر ایک شہر عراق مین ہے اور عراق
مین سلطنت نوشیروانیون کی تہی اور یزدگرد کی بیٹی حضرت شہربانو
تہین ورس ۱۰ اے بیٹی سن اور دیکہہ اور اپنے کان ادہر دہر اور اپنی

Marfat.com

باپ دادا کو بھول جا یہہ حضرت شہربانو کو نصیحت ہے ورس ۱۲ آنا کہ بادشاہ
تیری جمال کا نپٹ مشتاق ہوویگا یہہ بھی اشارت کو نند و نصیحت ہی اور بادشاہ سی
اس جگہہ تھا یہ سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ مراد ہین کہ سیدہ کا جواز اگر عورت ہوتا تو شوہر
کی تسبیح تھا اور اس سی معلوم ہوتا ہی کہ خلیفہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت سیدنا امام حسین
رضی اللہ عنہ تھی ورس ۱۲ صور کی بیٹی بیچ لائی گئی تو ہو کے دولتمند تیری خوشامد
کرینگی پہلی درسوں مین سلطنت کسروی کا بیان تھا اور اوس نکلی سے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیوں کے گہر مین داخل ہونیکا مذکور ہے اور اس ورس [illegible]
سلطنت قیاصرہ روم کا ذکر ہے اور اس سلطنت کی [illegible] اور [illegible]
[illegible] مذکور ہی اور انہون نے [illegible] بھیجے [illegible] اسکندریہ [illegible]
[illegible] حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] اور ان سے حضرت ابراہیم
علیہ السلام پیدا ہوئے اور انکا انتقال [illegible] ہوگیا [illegible]
[illegible] اسکندریہ سے ہی بھیجا تھا ورس ۱۳ شاہزادی [illegible]
[illegible]
[illegible] حضرت ابراہیم علیہ السلام کے انتقال [illegible]
[illegible] بادشاہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] ان خبرون کا [illegible]
رضی اللہ عنہم اجمعین کے تعریف مین [illegible]
[illegible] قائم ہون گے تو انہیں تمام [illegible] سردار [illegible]
اس سے حضرت امام حسین و حضرت امام حسن علیہما السلام مین [illegible] ورس ۱۲

مین ساری پشتون کو تیرا نام یاد دلاؤنگا ہیں ساری لوگ ابدالآباد تیری
ستایش کرینگے مین نے تحفہ شاہ صاحب نور اللہ مرقدہ سے نقل کیا
کہ اس زبور کے شروع مین یا احمد تہا اوسکی یہہ دلیل ہے اسلئے کہ جب نام
ہی نہین لیا ہے پہر کیونکر کہ مین ساری پشتون کو تیرا نام یاد دلاونگا ٹہیک نہین معلوم
ہوتا اور جملہ تیری ستایش کرینگے بہی ترجمہ محمد نام مبارک ہمارا صلی اللہ علیہ
وسلم کا ہے اور اگر ذکر نام مبارک کا لحاظ نکیا جاوے تاہم یہہ اوصاف
سوای آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کسی پر صادق نہین آتی اور
سیدنا مسیح علیہ السلام مین تو شروع بشارت سے اخیر تک ان محامد کے
اضداد موجود ہین پس اس بشارت کو آپ پر کوئی کسطرح جما سکتا ہے -
اور پادری عبارت مذکورہ صحیفہ یسعیاہ کے باب - ۵۳ کو بشارت
مسیح علیہ السلام بتلاتے ہین اور وہ کلام مصداق محامد بشارت نہ اسکی پس یہ
دونون ایک ذات واحد کی بشارت ہونگے اور وہ عبارت یہہ ہے
باب ۵۳ ہماری پیغام پر کون اعتقاد لایا اور خداوند کا ہاتھ کس پر ظاہر ہوا
٢ وہ اوسکے آگے کونپل کیطرح پہوٹ نکلا ہے اور اوس جڑ کے مانند جو
خشک زمین سے پہوٹتی اوسکی ڈیل ڈول کی کچہ خوبی نہ تہی اور نہ کچہ رونق
کہ ہم اوسپر نگاہ کرین اور کوئی نمایش بہی نہین کہ ہم اوسکے مشتاق ہون
٣ وہ آدمیون مین نہایت ذلیل اور حقیر تہا وہ مرد غمناک اور رنج کا آشنا
تہا لوگ اوس سے گویا رو پوش تہے اوسکی تحقیر کیگئی اور ہم نے اوسکی کچہ قدر
نہ جانی یقیناً اوسنے ہماری مشقتین اٹہالین اور ہماری غمون کا بوجہ
اپنی اوپر چڑہایا پر ہم نے اوسکا یہہ حال سمجہا کہ وہ خدا کا مارا کوٹا اور ستایا
ہوا ہے پر وہ ہماری گناہون کے سبب گہایل کیا گیا اور ہماری بدکاریون

کی باعث کچہ کیا ہماری ہی سلامتی کے لئے اوس پر سیاست ہوئی تاکہ اوسکی مار کہانی سے ہم چنگے ہون اب ناظر با انصاف نظر غور سی دیکہے کہ یہہ امور حسن اور لطف اور برکت اور قدرت اور ہمت اور تلوار لگانی اور حشمت اور بزرگواری اور تیر اندازی اور نیزہ بازی وغیرہ کے جو پہلی بشارت مین مذکور ہین مخالف ہین یا نہین اور وقت تسلیم اس امر کے کہ تشریہ باب ۵۳ صحیفہ یسعیاہ علیہ السلام مین مسیح علیہ السلام ور یہہ سب اوصاف سیدنا مسیح علیہ السلام کے ہین پہر اس بشارت کو کس طرح ہو سکی اب کی بشارت ملائیگا اور در صورت عدم تسلیم بہی یہہ تمام بشارت اس انداز سے بیان کی گئی ہے کہ اگر کوئی نام محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہی نکال ڈالے تب بہی سوای آپکی اور کسی پر صادق نہ اوے اب مثلا جہاد اور نیزہ اور شق القمر اور صدیق اور عمر اور شہر بانو اور ازواج داما اور باپ اور دادا حضرت مسیح علیہ السلام کیواسطے کہانسے ثابت کرینگے اور در حقیقت یہہ کسب ہو ایسی ہین کہ مسیح علیہ السلام کیواسطے ثابت نہین ہو سکتی مگر فقرہ بائبل دیکہا تو ایسا واقع ہوا کہ کس طرح وہ مسیح علیہ السلام پر صادق نہین اسکتا ہے * حقیقہ صحا۔

پانچوین بشارت صادقہ صحیفہ یسعیاہ علیہ السلام باب ٨ ورس ۲

کس نے اوس راستباز کو پورب کی طرف سے برپا کیا اور اپنے پاؤن کی کرسی کی پاس بلایا اور استون کو اوسکے آگے دہر دیا اور اوسے بادشاہون پر مسلط کیا اور انکو وہ ہین خاک کی مانند اوسکی تلوار کو اور اڑتے بہوسے کی مانند اوسکے کمان کے حوالہ کیا ۳ اوس نے ان کا پیچہا کیا اور جس راہ پر کہ پیشتر قدم نہ مارا تہا سلامت گذر گیا ۴ کس نے یہہ کام کیا ہے اور اوسے انجام دیا وہ جو ساری پشتون کو ابتدا سے طلب کرتا ہے مین خداوند پہلا ہون اور پچہلون کے ساتہ مین ہی ہون * ف راستباز ترجمہ صادق ہے اور صادق لقب توصیفی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور شام سے عرب پورب کی طرف واقع

Marfat.com

کرسی کی پاس ایکو شب معراج مین جانا ملا اور یہانکی کرسی عرش عظیم سی عبارت ہی اور جملہ ستونکا اسکی آگی دونو ہم
فتوحات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر دی ہے اور تیسرے ورس مین غزوہ
تبوک کی خبر ہے چھٹی بشارت یہ سموئیل کی دوسری کتاب باب
۲۳ ورس ۳ ۔ اسرائیل کے خدا نے کہا اسرائیل کے چٹان نے مجھی کو کہا انسان پر
حکومت کرتا ہوا ایک صادق ہے جو خدا ترسی کے ساتھ حکومت کرتا ہے اور
وہ صبح کی روشنی کے مانند ہوگا جب سورج نکلتا ہے ایسی صبح جسکے ساتھ بادل
نہین ہوتے اور گہاس کی مانند جو بارش کے بعد کہلی دہوپ کے سبب زمین سے
نکلتی ہے اگرچہ میرا گھر خدا کے نزدیک اس ڈول کا نہین لیکن اوس نے ایک
ابدی عہد جو سب چیزون مین آراستہ اور پایدار ہے میرے ساتھ کیا ہے کہ میری
ساری سلامتی اور میرا سارا ارمان یہی ہے باوجودیکہ وہ اوسے نہین اگاتا پر
بلیعال کے سب لوگ سب کانٹون کے مانند اکھاڑ پھینکے جاوینگے کیونکہ وے
ہاتھون سے پکڑے نہین جاتے اور جو شخص کہ اونہین پکڑا چاہے اوسے ضرور
کہ لوہا یا نیزہ کی چھڑ ہو تو اوس مقام مین لاوے تس زبان اسکا یہ جملہ کہ انسان
سے نوع انسان مراد ہے اور عموم بعثت کافۃ للناس اوسکی طرف مشیر ہے اور
صادق آپکا لقب ہے اور آپکی حکومت خدا ترسی کے ساتھ ہی ہے اور روشنی
چہرہ مبارک کی ایسی ہے جیسی حضرت داؤد علیہ السلام نے بیان کی ہے اور قرآن مجید مین چہرہ مبارک
کو ضحی کے ساتھ تعبیر کیا ہے اور اوسکی قسم کہائی ہے اور پانچوین ورس مین
یہ بیان ہے کہ یہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی اسرائیل مین پیدا نہین
ہونگی یہ عہد بڑے بیٹے ابراہیم علیہ السلام کا ہے اور وہ حضرت اسمعیل علی نبینا
وعلیہ السلام ہین اور ابدی عہد شاید یہ ہو کہ بنی اسرائیل مین سے پیغمبر آخرالزمان
پیدا نہوئے اور بلیعال کے بیٹون اور شاید یہ ہو کہ مسیح ناصری علیہ السلام

اسکے جمع ہونگی قومیں فائدہ حضرت یعقوب علیہ السلام کا کلام آخر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت پر ہوا کتاب پیدائش باب ۴۹ اور
یعقوب نے اپنے بیٹوں کو بلایا اور کہا اپنے کو جمع کرو تاکہ میں تمکو جو کچھ پچھلے دنوں میں تم پر بیتیگا بتاؤں فرمایا یہوداہ سے امامت کا عصا
جدا نہوگا اور نہ حاکم اسکے پاؤں کے درمیان سے جاتا رہیگا جبتک شیلا نہ آوے شیلا پر بشارت محمدی ہے اور شیلا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا
لقب ہے جو فرمایا ہے اور بعثت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد یہوداہ سے امامت کا عصا جدا ہو گیا اور وہ عصا صاحب عصا محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو ملگیا اور سیدنا عیسی علیہ السلام کی بعثت کے بعد بھی یہود مستقل طور پر کہیں نہیں رہے تھے اور سیدنا عیسی علیہ السلام کے وقت
حکومت اہل یہود میں نہ تھی چنانچہ ظاہر ہے اسلئے یہ سیدنا مسیح علیہ السلام کی بشارت نہیں ہو سکتی اور یہ بشارت تم اپنی شرح کے پہلے منقول ہو چکی ہے اور
ایسی ہی سیدنا موسی علیہ السلام کا کلام اخیر بشارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ہو کتاب استثنا باب ۳۳ اور یہ وہ برکت ہے جو موسی
مرد خدا نے اپنی موت سے آگے بنی اسرائیل کو دی تھی ۲ اور اس نے کہا کہ خداوند سینا سے آیا اور شعیر سے ان پر طلوع ہوا فاران ہی کے پہاڑ سے وہ جلوہ گر ہوا انتہی
پہلے جملہ دوسرے سطر میں رسالت کا ذکر اور فرمایا خداوند سینا سے آیا کہ آپکو سینا پر رسالت ملی اور دوسرے جملہ میں سیدنا مسیح علیہ السلام کے رسالت
کا ذکر کیا اور فرمایا اور شعیر سے ان پر طلوع ہوا کہ سیدنا مسیح علیہ السلام کو شعیر میں رسالت عطا ہوئی اور تیسرے جملہ میں محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی رسالت کا ذکر اور فرمایا فاران کے پہاڑ سے وہ جلوہ گر ہوا اور آپکو فاران کے پہاڑ یعنی مکہ معظمہ کے پہاڑ جبل نور پر رسالت عطا ہوئی اور
چونکہ مقصود یہ تھا کہ نام خاتم النبیین کا ختم ہوا اور سیدنا خاتم النبیین ہے اسلئے انکا ذکر فرمایا اور ایسی ہی سیدنا مسیح علیہ السلام نے بشارت
یہی بشارت دی اور فرمایا ہے کہ میرا جانا ہی تمہارے واسطے بہتر ہے کیونکہ میں جاؤں تو فارقلیط نہ آویگا اور فارقلیط ترجمہ ہے جسکا احمد
مقدم اور ایسی ہی داؤد علیہ السلام کا کلام اخیر بشارت خاتم النبیین کتاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ہوا بشارت صادق
داؤد کا پچھلا کلام ہے تیرہویں فصل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوات کے بیان میں بیان غزوہ بدر صحیفہ یسعیاہ باب ۲۱ درس
عرب النبوت فی العرب نبی قیدار ترجمہ عرب کے بارہ میں نبوت کی پیاس نے استقبال کیا اور تیما کی سرزمین کے باشندے روٹی لیکر بھاگنے والے کو ملنے کو
نکلے تھے کیونکہ وے تلواروں کے سامنے سے ننگی تلوار سے اور کھنچی ہوئی کمان سے اور جنگ کی شدت سے بھاگے ہیں کیونکہ خداوند نے مجھکو یوں فرمایا ہنوز ایک برس ہاں مزدور کے ایک ٹھیک برس میں قیدار کی ساری
حشمت جاتی رہیگی اور تیراندازوں کے جو باقی رہے قیدار کے بہادر لوگ گھٹ جاوینگے کہ خداوند اسرائیل کے خدا نے یوں فرمایا ہے پہلے باب دوسری فصل میں ان
کا بیان ہو چکا ہے خلاصہ سکا یہ ہے کہ ان تینوں سرداروں کے وطن کا ذکر کیا ان بشارتوں کا پہلا درسوں میں ہے ان درسوں میں بیان ہے کہ عرب میں
ہونگے اور نبوت بھی انکو عرب ہی میں ہوگی اور اب قیدار ہونگے یعنی سیدنا ذبیح اللہ اسمعیل علیہ السلام کے بیٹے قیدار کی اولاد میں سے پیدا ہونگے پھر
ورس کا بیان ہوا جو چودھویں ورس میں ہے ہجرت رسول الثقلین کا اور تیما اصل میں طیبہ ہو گا تحریف ہو کر تیما ہوا اور مدینہ منورہ کو اور بعد
مکہ معظمہ پر آکر انتظار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا کرتے تھے

یعنے جس زمانہ مین کہ آپکی آمد آمد تھی اور راستہ مین آپ کو پیاس کی تکلیف ہوئی ہے اور سیدنا صدیق علیہ السلام نے لیسے آپکو پلائی ہے اور پندرہوین درس مین وجہ ہجرت بیان فرمائی ہے کہ بسبب ارادہ شہادت اور اتفاق کفرہ حکم ہجرت کا حکم الحاکمین سے آپکو آیا ہے اور سولہوین درس مین اس ارادہ بد کی سزا کا بیان ہے یعنے ہجرت سے برس روز کے بعد قریش اس ارادہ بد کی سزا پاینگی اور ہلاک ہونگے اور ماری جاینگی چنانچہ پوری ایک برس روز کے بعد ہجرت سی اذن قتال ہوا اور انیسوین مہینے ہجرت رسول الثقلین صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ بدر ہوا اور اسمین مکہ والے قریشی مارے گئے اور ہلاک ہوئے اور قید ہوئی اور اللہ کا وعدہ پورا ہوا ومن اصدق من اللہ قیلا اور کیفیت اس غزوہ عظمی کی یہہ ہے کہ قبل ہجرت جان نثارون نے صدہا مرتبہ جان نثاری کی واسطے خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم مین عرض کیا مگر آپ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے ابھی قتال کا حکم نہین ہے یعنی ابھی تک وہ وقت نہین آیا ہے کہ جس مین قتال مقدر کیا گیا ہی اور ابھی انکی شرارت بہی حد سے زیادہ نہین بڑھی اور بعد ہجرت برس روز تک اجازت قتال نہتی برس روز کے بعد اذن قتال ہوا اور آیہ کریمہ . . . اذن للذین یقاتلون بانہم ظلموا الخ نے نزول اجلال فرمایا اور اس آیہ کے نزول کے چند مہینے بعد اللہ جل جلالہ وعم نوالہ وعظم شانہ کے وعدہ پورا ہونے کیواسطے یہہ ہوا کہ قافلہ قریش، کہ ملک شام سے سوداگری کا مال و اسباب خرید کرنی . . . گئی تہی واپس آتا تہا مسلمانون کو خبر ہوئی اور جب یہہ قافلہ سوداگران دشمن دین کا قریب بدر کے پہنچا آپ نے بقصد اس قافلہ کے مع جماعت قلیلہ مومنین کے مدینہ منورہ سے نہضت فرمائی اور تجہیز و سامان لشکر کچھ نہین کیا تمام لشکر مین کل آٹھ تلوارین تہین اور امیر قافلہ قریش بحال نہضت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اور راستہ ہولیا اور راستہ سے بہی

مین قریش کو اطلاع دی کہ اہل اسلام ہمارا ارادہ رکھتے ہین تم قافلہ حمایت
کے واسطے سے نکلو مگر قافلہ بچکر مکہ پہونچ گیا اور مکہ والے بیٹھے تھے کہ اسے
خبرون سے نکلکر اپنی مدحون کی طرف دوڑی اور بدر مین آپہونچے اور مسلمانون
سے مقابلہ ہوا اللہ عزوجل نے باوجود قلت سامان مسلمین اور قوت شوکت
کفر فجرہ کے مسلمانون کو فتح عنایت فرمائی اور کفار سے ستر سردار مارے گئے
اور ستر قید ہوگئے اور سب مال و اسباب لٹ گیا اور ذلیل و خوار ہوکر باقی بھاگ گئے
اور اللہ کا وعدہ پورا ہوا بیان غزوہ احد بشارت قتل ابوجہل زبور ۱۲۰ ورس
۲۲۔ انسان کے قدم خداوند تا مت رکھتا ہے اور اسکی راہ کو دوست رکھتا
ہے اگر وہ گرجاوے پڑا نہ رہیگا کیونکہ خداوند اسکا ہاتھ تھامتا ہے ۱۲
یہہ بشارت مع اپنی شرح کی خاتمہ کتاب مین انشاء اللہ مذکور ہوگی اور اس ورس
مین انسان سے باعث وجود عالم قرۃ العین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
جو انسانون مین سب سے افضل ہین مراد ہین اور گرجانا آپکا غزوہ احد مین
ہوا کہ آپ ایک گڑھہ مین گرپڑے تھے اور بظاہر صورت شکست تھی واسطے تصدیق نبوت آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوئی پس اس ورس مین اسی غزوہ کا ذکر ہے اور اسکو
برابر بہیجہ فتوحات حاصل ہوئین اور کفار سے بدلا لیا گیا اور صورت اس غزوہ
کی یہہ ہوئی کہ غزوہ بدر مین جب قریش بہت ہلاک ہوئی اور ستر قید ہوئے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانون کو اختیار دیا کہ یا تو تم ان کفار کو
مار ڈالو اور یا مال لیکر چھوڑ دو مگر بصورت چھوڑنے کی سال آئندہ مین اسی
تعداد کی موافق تم سے شہید ہونگے مسلمانون نے بظاہر صورت قیمتہ
اختیار کو دیکھکر چھوڑنی کفرہ کا اختیار کیا اور کہا کہ اگر سال آئندہ مین ہم شہید
ہونگے تو جنت دار رضا مین پہونچنگے پس موافق وعدہ الٰہی سال آئندہ مین
شہادت کا وقت آپہونچا اور کفار چڑھ آئے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اور مسلمین کاملین اور تجربہ کار کی یہ رای ہوئی کہ مدینہ منورہ سے باہر نہین جانا چاہیے جب وہ حملہ آور ہون توانکو روکنا چاہیے مگر نوعمر اور ناتجربہ کارون کو اس مین تمنا اجہی پیدا ہوا اونہون نے خروج کو تسلیم کیا اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہتہیار لگائی اور زرہ پہنی اور ارادہ شہر سے باہر نکلنے کا فرمایا اسوقت اونہون نے بہی عرض کیا کہ اچہا ہم شہر مین ہی رہین گے آپ نے فرمایا جب اللہ کا رسول ہتہیار پہن لیوے پہر بغیر حکم الہی نہین کہول سکتا ہے پس آپ میدان مین تشریف لائے اور مقابلہ ہوا آپ نے پچاس صحابہ کو ایک گہاٹی پہاڑ پر متعین کیا اور حکم دیا کہ اگر بالفرض ہم پسپا ہو جاوین تب بہی تم اس جگہہ کو نہ چہوڑنا پس جب لڑائی شروع ہوئی اور کفار بہاگ گئے اور انکے آدمی مارے گئے تو ان گہاٹی والون مین سے اکثرون نے خلاف حکم رسول الثقلین صلی اللہ علیہ وسلم کیا اور فتح دیکہکر وہ جگہہ چہوڑ دی ہر چند انکے سردار نے منع کیا مگر کہا نہ مانا اور اسجگہہ سے چلدیے اسطرف سے کفار نے حملہ کیا جو وہان چند آدمی باقی تہے وہ شہید ہوئے اور مسلمانون کے عقب مین آکر کافرون نے تلوارین مارنی شروع کین اور وہ بہاگے ہوئے بہی لوٹ پڑے اور دو طرف سے مسلمان گہر گئے اور وہی ستر آدمی جنکا وعدہ تہا شہید ہوئے اور باوجود فتح کی بسبب وعدہ الہی اور خلاف اوامر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شکست ہوگئی اللہ کے رسول کی تہوری سی نافرمانی کی ایسی ہی سزا ہوتی ہے اور انکی نسبت بشارت شعلیہ مین صحیح ہے کہ جو کوئی انکی بات نہ سنیگا اوسکا حساب اس سے لیا جائیگا

بیان غزوہ احزاب بشارت بابت صحابہ زبور ۴۸ خداوند بزرگ ہے اور لائق ہے کہ ہمارے خدا کے شہر مین اسکی مقدس پہاڑ پر اوسکی ستائش بہت طرح سے کیجائے ۲ بلندی سے خوبصورت تمام زمین کی خوشی کوہ صیہون ہے اوسکی اتر اطراف مین بڑی بادشاہ کا شہر ہے ۳ اسکے محلون مین مشہور ہے کہ خدا جاے پناہ ہے ۴ کیونکہ دیکہ کہ بادشاہ ہم

Marfat.com

اور ایک ساعت گذری ہوگی کہ یکایک نور آسمان سے بند ہو گیا وہ گھبرا گئے اور بھاگ گئے اور کھینچ لے گئے
وہاں بلا اور ایسی زمین جیسا صبح کے وقت عورت کو ہوتا ہے اسی طرح ہوا سنے کو جب سر
پر پہاڑوں کو نور ہوا اللہ جیسا کہ چراغ ہوتا تھا ویسا ہی اس گردن کے خداوند کے شہر میں آیا تھا
اور یکے شہر میں دیکھا تھا اور وہی آج تک برقرار رہیگا ۔ اس زبور میں سیدنا داود علی نبینا
وعلیہ السلام اثبات رسالت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ خداوند کا
شہر یعنی بیت اللہ مکہ معظمہ میں ہے اسی طرح ہے یعنی جائے ولادت محمد صلی اللہ علیہ
وسلم مکہ معظمہ میں پیدا ہوئے اور انکی بعثت کے بعد حمد اللہ جل جلالہ کی ہوئی اسی طرح سے حرم
محترم القدس بطالب میں ہے اور مکہ معظمہ پہاڑوں کے بیچ آباد ہے اور جبل ثابت ہے
ورس ۲ بلندی سے خوبصورت تمام زمین کی خوشی کوہ صیہون ہے تمام زمین کے بسنے والوں کو
اور بلندی سے آسمانوں صیون یعنی مکہ معظمہ اطراف میں بڑی بادشاہ کا شہر ہے
بادشاہ سرور کل مصداق لولاک لما اظہرت الربوبیۃ محمد رسول اللہ فخر اولین و آخرین
شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا مکہ معظمہ ہے اور مدینہ منورہ علی اہلہا
الصلوات والتسلیمات مکہ معظمہ سے گوشہ مغرب شمال میں ہے واقع ہے اور یہ ایک شہر ہے
یعنی مدینۃ الرسول ہے اور یہ عجب نہیں کہ اصل میں مدینۃ الرسول ہو مگر ترجمہ ہوتے ہوتے
یہ لفظ باقی رہا ورس ۳ انکے محلوں میں مشہور ہے کہ خدا حامی پناہ ہے یعنی
یہ بات اہل مدینہ میں مشہور ہے کہ صاحب اپنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کا شہر انکی پناہ ہے اور حامی ہے چنانچہ اب یہ بات مشہور ہے اور بعث کے
قوم میں مدینہ منورہ میں آکر اسی وجہ سے سکونت پذیر ہوئے تھے اور تبع کے
ساتھی بھی بہت سے رہ گئے تھے اور انہوں کی اولاد سے انصار ہیں اور تبع نے ایک مکان کہ بعد واسطے
نزول اجلال سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے چھوڑ دیا تھا اور ابو ایوب انصاری
اس میں رہتے تھے اور پہلے آپ نے اسی میں نزول فرمایا اور ایک وصیت نامہ اطاعت نبی
آخر الزمان کی نسبت انصار میں تا وقت بعثت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

پہلا آتا تہا اور یہودی بہی جو ملک شام سے جلاوطن ہونیکے بعد مدینۃ الرسول اور اونکے قرب وجوار مین اسی خیال سے آکر رہے تہے مگر بعد بعثت اکثر بے نصیب آتش حسد سے جلکر ایمان نلای اور راہی نار اللہ الموقدۃ کو ہوئی خلاصہ یہہ کہ یہہ بات کہ مدینۃ الرسول محمد عربی مکی قریشی قیداری اسماعیلی ابراہیمی علیہ السلام کا مہاجر وجای پناہ ہوگا قدیم سے مشہور اور معروف تہی نزارون آدمی اسی واسطے وہان آکر رہتے تہے

ورس ہم کیونکہ دیکہہ کہ بادشاہ صحرا کی اور ایک ساتہہ گذری ویر دیکہکر فورا دنگ ہوے وہ گہبرای اور بہاگ گئی ۵ کیکلی نے انہین وہان پکڑا اور انکو درد زہ جیسا جنتی وقت عورت کو ہوتا ہے اوس پوربی ہوا سی جو بیرس کی جہاڑون کو آ پڑدالتی ہے — ان تینون درسونمین غزوہ احزاب کا بیان ہے اور اس غزوہ مین تمام قبایل عرب جمع ہوکر مدینہ منورہ پر چڑہ آئے تہی اور اونکا ارادہ تہا کہ کسی مسلمان کو سالم نہ چہوڑو لیکن جسکا اللہ مددگار ہو اونکو کون زیر کرسکی اللہ عزوجل نے ایک رات پوربی ہوا چلای کہ جس سے انکی خیمی اوکہڑ گئی آگ بجہ گئی گہوڑی چہوٹ گئی آخر کار وہ خود ہی بہاگ گئی اور اللہ نے مسلمانون کو غیب سے یہہ فتح عنایت فرمائی ومن اصدق من اللہ قیلا ورس ۶ جیسا ہم نے سنا تہا ویسا ہی لشکرون کی خداوند کی شہر مین اپنی خدا کے شہر مین ہم نے دیکہا خدا اوسے ابد تک برقرار رکہیگا ۔ سیدنا داود علیہ السلام بوجہ لفظ ابد کے مستقبل ہونے کی ساتہہ تعبیر فرماتے ہین اور مدینہ منورہ اللہ کی رسول کا شہر ہے تو گویا اللہ کا ہی شہر ہے اور اکثر علما کی نزدیک حرم مدینہ منورہ مثل حرم مکہ معظمہ کے ہے اور اجتک برقرار ہے اور انشاء اللہ قیام قیامت تک برقرار رہیگا اور بیان وقوع اس غزوہ کا یہہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی نضیر کو بسبب نقض عہد کی بحکم خالق لایزال جب جلاوطن فرمایا بعض اونمین سی خیبر جا بسی بعضی اور اونمین سے مکہ معظمہ مین جاکر قریش سے ہی عہد تحکیم استیصال اہل اسلام پر کیا اور یہہ

غطفان سی بہی عہد کیا پس قریش تین سو اسپ اور ایکہزار پانسو شتر کی بڑی شوکت سی ساتھ
جمعیت چار ہزار کی مکہ معظمہ سی چل کر مر الظہران یعنی وادی فاطمہ مین آکر ٹہہری اور یہان
قبائل عرب مثل اسلم اور اشجع اور کنانہ اور فزارہ اور غطفان سب اونسی آملی اور ان سی ملکر یہ
جمعیت دس ہزار کو پہونچ گئی اور اہل اسلام مقابل انکی کل تین ہزار تہی پس جب یہ خبر آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین پہونچی آپ نی انکی مقدمہ مین صحابہ سے مشورہ کیا سلمان فارسی
نی رای خندق کہودنی کی گرد لشکر کی دی اور یہی رای مقبول ہوئی اور یہہ خندق سلع
پہاڑ کی طرف جسکا ذکر بشارت مصطفائیہ مین ہے کہودی گئی اور آپ نی
ہی بذات فیض آیات خود اس خندق کو کہودا ہے گر ہودی کوشش احمد نعیم
می پستیدی چو اجداد صنم علیہ واله واصحابہ للہ الحمد تمام ہوئی کہودائی خندق لشکر
قریش موجود ہوا اور ایک وادی مین اتری اور لشکر نبوت سلع کی جانب تہا اور درمیان
لشکر کفر اور لشکر اہل اسلام یہہ خندق تہی اور حیی ابن اخطب یہودی بنی نضیر جو میدان
اور اشقی الناس عداوت نبوی مین تہا بنی قریظہ کی پاس پہونچا اور بنی قریظہ اور درمیان
اہل اسلام کی اب تک صلح تہی انہون نی اسی اندر آنی دیا آخر بہزار حیلہ و تدبیر دوانہ اہل
اندر کیا اور انکو بہی نقض عہد پر آمادہ کیا حلم اسی جو انکی حق مین تہا وہ حسب المثل
اذا جاء القضاء ضاق الفضاء یحجب الابصار اذا جاء القضاء اور قریش سے زیادہ ...
گئی ہوئی پیدا ہی اور ان ایام مین محاربات مسلمانون اور اہل کفر مین بہت واقع ہوئی
اور سعد بن معاذ کی رگ اکحل پر اسی غزوہ مین تیر لگا مگر بسبب مقبولیت انکی دعا
کی فیصلہ بنی قریظہ تک زندہ رہی اور پہر جان بجان آفرین تسلیم الغرض آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نی لشکر کفر پر دعا کرنی شروع کی اور آپکی دعا قبول ہوئی اور خدا
کریم نی باد صبا کو لشکر کفر پر مسلط کیا اور انکی لشکر مین زلزلہ ڈالدیا اور انکی
اولٹ دین اور خیمی اوکہاڑ دئے اور فرشتے بہی خدا نی بہیجے انہون نی دلون کو

خیمونکی کانٹ ڈالیں اور آگیں بجہادین اخر الامر رعب انکی دلونمین ایسا پیدا ہوگیا کہ سواے فرار چارہ نہ دیکہا اور بہاگ گئی
اور اسکا بیان یون ہے پہر جو ادہ دیکہہ بادشاہ ہم اُنکو گویا کہ ترجمہ الاحزاب کا ہی فوجین دیکہیں اور بہاگ گئے اور پیچہی
اپنے وہان بکرا اور ایسے ڈر دہیا جیسی کیوقت عورت کو ہوتا ہے اوس پوربی ہوا کے جو ترسیس کے جہازونکو
توڑ ڈالتی ہے ان فقرون مین اسی ہوا کا بیان ہے اور یہ غزوہ موسم سرما مین ہی تہا اور یہ کریمہ یا ایہا
الذین امنوا اذکروا نعمة الله علیکم اذ جاءتکم جنود فارسلنا علیهم ریحا وجنودا لم تروها وکان الله
بما تعملون بصیرا ۰ اسی غزوہ کی باد صبا کی چلنی اور فرشتونکی اترنی کا بیان ہی اور اس غزوہ کے بعد آپ نے
فرمایا تہا اب وہ ہم پر نہ آوین گے ہم ادہر جاوینگے چنانچہ ایسا ہی ہوا فتح حرم محترم مکہ معظمہ زادہا الله
شرفا آٹہوین اور نوین ہجری مین ہیرونکو مانند پامال کئے جاتی مین موٹ نہین جو جانیکا ادراک کا صحیفون نے
مسلط ہونگی ۰ اور کلام الله مین قصہ قوم لوط علیہ السلام مین سورہ رعد مین فرمایا ہی الیس الصبح بقریب
کیا نہین ہے صبح نزدیک ۰ شاہ عبد القادر صاحب نور الله مرقدہ نے اس آیت پر حاشیہ تحریر فرمایا ہی کہ یہ سنا دیکہ الوگونکو
رسول الله صلی الله علیہ وسلم اور مسلمان صبح کو ہی مکہ معظمہ پر مسلط ہوئی پس بشارت ہی مین جو الله تعالیٰ جواب ہے اور یہ دیدہ
آیات الٰہی ہی جنکا ذکر آگیا ہی اس سورہ مین ایسی فتح کا ذکر ہی اور انکا نشان ہی اور صبح کو ہی ورنکو یون پر مسلط ہو
اور اس لو مین تمام حالات رسول الله صلی الله علیہ وسلم کا ہی بیان ہے اور زبور ۳۷ ورس ۳۴ مین ایک خاص واقعہ مجیب
فتح مکہ معظمہ کا بیان فرمایا گیا ہی ورس ۳۴ خداوند کا منتظر رہ اور اسکی راہ کو یاد رکھہ کہ وہ تجکو زمین کا وارث کرکے سرفراز
بخشیگا اور جب شریر کاٹے جاوینگے تو دیکہیگا ۰ یہ خطاب سیدنا محمد بن عبد الله رسول الله صلی الله علیہ وسلم کو ہی اور الله
پاک نے اُنکو زمین کا وارث کرکے سرفراز بخشی اور اگلی ورس مین جب شریر کاٹے جاوینگے الخ بیان سننے کا قصہ عجیب کا ہی کہ جب ام القریٰ فتح
ہوا اور تمام عرب بلکہ تمام روی زمین پر نگین خاتم احمدی صلی الله علیہ وسلم آگئی اور ظہور اسکا تا قیام قیامت آگئی منتظر رہے اور وہ یہ
کہ غزوہ احد مین جب مسلمانونکو کفار سے حد زیادہ تکلیف پہونچی اور ہم رسول الله حضرت حمزہ سید الشہدا جو آپکی رضاعی بہائی ہی
اور انکا کلیجا تک نکالکر چبالیا گیا اوسوقت پر رسول الله صلی الله علیہ کی زبان مبارک وحی ترجمان سے جاری ہوا کہ اگر قریش مجہ
قابو پاوینگے تو مین بہی تہتر کی مثل شہداء احد قتل کرونگا خداوند کریم نے اوسوقت یہ آیہ نازل فرمائی لیس لک من الامر شیء او یتوب
کیا عجیب
او یعذبهم فانهم ظالمون یعنی ایسا ارادہ نہین کرنا چاہئی اخر وہ بہی تمہارے مالک کی بندے ہین رجوع لاوینگے اور بعد ہی خالص مخلص ہونگے
زمانہ آیا کہ رسول الله صلی الله علیہ وسلم کو خداوند کریم نے فتح پر قابو عنایت فرمایا تو اپنی رسول کی کلام کو پورا فرمایا کیونکہ جبکہ
جب مکہ معظمہ فتح ہوا تو حضرت خالد نے کچہہ دیو زبر شروع کیا اور حضرت نعمان رضی الله عنہ نے قتل کرنا شروع کیا اور رسول الله صلی الله علیہ

Marfat.com

خالد کو منع کرا بھیجا کہ ناداروں کو اور بیکسوں کو قتل نکرو جب قاصد چلا راستہ مین اوسکو ایک
فرشتہ ملا اوسنے کہا کہ خالد سے جا کر یہ کہو کہ قتل کرو چنانچہ اوس نے ایسا ہی کیا اور خالد نے
قتل کرنا شروع کیا اور حضرت کو خبر ہوئی تا آنکہ ستر آدمی قتل کر چکے اور جب آپکو خبر ہوئی
تو آپنے خالد کو منع کیا اور کہا کہ تم نے میری حکم کا کیون خلاف کیا انہون نے عرض کیا کہ مجھے
قتل کا حکم پہونچا اور آپکی رسول نے مجھے یہی حکم پہونچایا ہے آپ نے قاصد سے ملا کر پوچھا اوس نے
کہا فرشتہ جو حکم الٰہی تھا عرض کیا آپ نے فرمایا صدق اللہ وصدق رسولہ اللہ کی دین مین نے کہا تھا
کہ اگر قریش پر مجھے غلبہ ہوگا تو ستر آدمی اونمین سے قتل کرونگا اور اللہ پاک نے مجھے اوس
منع فرمایا لیکن آج میری بات کو پورا کر دیا اور حبقوق علیہ السلام کی صحیفہ مین حلت قتال کی
کو حرم محترم مین خاصہ جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کا قسم اردیا ہے بشارت
تورت باب ۳ درس ۱۳ تو اپنی قوم کو رہائی دینے کے لئے ہان اپنے مسموح کو رہائی دینے کے
لئے نکل چلا تو نے بنیاد کو گردن تک ننگا کر کے شریر کے گھر کے سر کو کچل ڈالا ہے بنیاد
کعبہ شریف ہے اسلئے کہ اسماء کعبہ شریف سے بنیہ ہے اور ترجمہ مین کا بنیاد ڈھا دیا اور گردن تک
ننگا کرنا حلت قتال کی طرف اشارہ ہے چونکہ باوجود فتح عنوۃ کے بھی خاصہ علیہ اللہ المحترم
کی سکان امین قتل سے بچی اور انکی مال اور جانین محفوظ رہے اسلئے فقط گردن تک فرمایا واللہ
وعلمہ اتم واحکم اور صورت اس فتح الٰہی کی یہ ہوئی کہ چھٹے سال ہجری مین صلح قریش سے
ہو گئی تھی اور شرائط صلح سے ایک یہ شرط تھی کہ کوئی طرفین سے حلیفون اور ہم
عہدون کے بھی متعرض ہو اور لڑائی اور مخاصمت نکرے اور ہر ایک قبیلہ کو اختیار
ہے کہ چاہے عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین آوے یا عہد قریش مین داخل ہو پس
بنی بکر اس شرط کے موافق عہد قریش مین آ گئے اور قبیلہ خزاعہ عہد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم مین داخل ہوا اور ان دونون قبیلون مین نزاع زمانہ
جاہلیت چلا آتا تھا مگر بسبب واقعہ بعثت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
سب امور ملتوی ہو گئے تھے اسی صلح اطمینان چندی حاصل کر کے بہ حالت اصلی

اور بنزاع قدیم کے درپے ہوئی اسی اثنا مین ایکروز ایک شخص نی بکر سی کلمات
بی ادبی شان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم مین کہہ رہا تھا ایک خزاعی وہان کھڑا تھا اوسنے منع کیا
باز نہ آیا آخر اس خزاعی نی غصہ ہوکر اوسکو مارا اور سر اور مونہہ اوسکا زخمی کردیا پس اس شخص
نی استغاثہ بنی بکر سی کیا پس ایک قوم بنی بکر سی مشہور بہ نفاثہ لڑائی خزاعہ کی لیے مستعد ہوئی
اور بنی ملیح سی استمداد چاہی اونہون نی انکار کیا پس قریش کی طرف رجوع لائی اور اونسے
استعانت چاہی پس ایک جماعت نی قریش سی اپنی صورت بدلکر اور اپنی مونہون پر نقاب
ڈالکر بنی بکر کی ساتھ ہوکر خزاعہ پہ شبخون مارا اور بازار جنگ خوب گرم ہوا یہانتک کہ جنگ
کرتی کرتی حرم تک آگئی بنو خزاعہ نی فریاد کی اور نوفل بن معاویہ سی کہ سردار بنو بکر تھا کہا اسی
ڈرا اور حرمت حرم کا نگاہ رکھ نوفل بن معاویہ نی کہا یہہ بات بہت بڑی ہی اور مین جانتا ہون
لیکن فرصت عمل کرنیکی اسپر نہین رکھتا ہون اور کہتی ہین کہ خزاعہ سی بیس آدمی اس لڑائی
مین مارے گئی اور گمان قریش یہہ تھا کہ کسی آدمی نی ہمین نہین پہچانا اور یہہ قصہ پوشیدہ
رہیگا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی شب حق تعالیٰ نی خبردار کیا اور حضرت عائشہ
ام المومنین سی اپنی ذکر کیا کہ قریش نی نقض عہد کیا اور یہہ عمرو بن سالم ساتھ چالیس
مرد کی اہل مکہ سی خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم مین حاضر ہوا اور یہہ قصہ بیان کیا
اور طلب مدد کی پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چادر کھینچتے اوٹھے اور فرمایا اگر تمہاری
مدد نکرون اس شئے مین کہ اپنی نفس کی مدد کرتا ہون تو مین مدد نہ کیا جاؤن
اور فرمایا یہہ ابر مجہی خبر دیتا ہی نصرت بنی کعب کی اور اونکی قوم خزاعہ سے ہی اور فرمایا
کہ تم اپنی وطن کو لوٹ جاؤ اور غم نکہاؤ کہ زمانہ نصرت اور فتح قریب آیا ہے رسید
مژدہ کہ ایام غم نخواہد ماند * چنان نماند چنین نیز ہم نخواہد ماند * پس وہ لوگ چلے آئی پس آنحضرت نی
اپنی اصحاب سی فرمایا کہ مجہی نظر آتا ہی کہ ابوسفیان تجدید عہد اور زیادتی مدت صلح اور
عہد کی لئے آیا ہے اور خائب وخاسر لوٹ گیا ہی اور روایت ہی کہ قریش نی اپنی خوف سے

Marfat.com

پشیمان ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین ابو سفیان کو بھیجا تا [illegible]
اور کہی کہ یہہ کام میری مشورہ سے نہین ہوا اور پھر از سر نو عقد صلح قایم اور مضبوط کرے
اور کچہ مدت صلح مین بہی زیادہ کرے پس ابو سفیان مدینہ مین آیا اور پہلی اپنی لڑکی
ام المومنین کی گہر گیا اور فرش نبوی پر بیٹہنے لگا انہون نے [illegible] وہان سے رنجیدہ
اوٹہکر خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم مین آیا اور چند تجدید عہد مین گفتگو کی
[illegible] نا امید ہو کر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت مین آیا وہان سے بہی [illegible]
پہر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت مین آیا یہان سے بہی سوائے نا امیدی کچہ نہ [illegible]
فاطمة الزہرا رضی اللہ عنہا کی خدمت مین آیا اور کہا تمہاری بہن زینب [illegible]
امان دیا تہا اور حضرت نے جایز رکہا تہا آپ نے فرمایا مجہی اس امر مین کچہ مداخلت [illegible]
آخر ہار دل ہست علی ابن ابیطالب رضی اللہ عنہ کی خدمت مین آیا وہان [illegible]
[illegible] ہاتہ نہ آیا آخر الامر بی نیل مراد مکہ کو لوٹ آیا اور بعد لوٹنے ابو سفیان
[illegible] اور حکم تیاری صحابہ کرام کو دیا اور [illegible] یہہ صحابہ کو معلوم [illegible]
[illegible] کا ارادہ ہے سوای چند خواص کے اور بعد اسکی تبلا دیا اور پہر صحابہ کرام کو ان [illegible]
[illegible] جو مسلمان ہوی تہی واسطے [illegible] تیاری سفر بہیجا اور حاطب [illegible]
اہل مکہ کو خط [illegible] لکہا وہ خط بہی روضہ خاخ سے بعد معلوم کرنے لوحی الہی علی رضی اللہ
اور زبیر اور مقداد رضی اللہ عنہم نے منگوا لیا اور دوسری تاریخ رمضان شریف [illegible]
[illegible] ہشتم ہجری کو مدینہ منورہ سے بقصد قریش نہضت فرمای اور [illegible]
باہر آ شمار لشکر کیا سات سو جوان مہاجرین جنمین تین سو اتہہ شمار مین آی [illegible]
انصار سی معلوم ہوی اور تین [illegible] ہزار اور قبایل سے اسطرح
[illegible] نو ہزار تہی کل سوار و پیادہ دس یا بارہ ہزار جوان ہو گی [illegible] انکی
الکی شریک [illegible] الہی اور جلے جلتے الظہران مین تب اب فاطمہ [illegible]

مکہ معظمہ سے دس بارہ کوس ایک جگہہ ہے اور اب بھی مدینہ منورہ جاتی ہوی پہلی منزل وہی ہوتی
ہونی اللنیہ میان حضرت عباس عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کی طرف اس تلاش مین اپنی خچر پر سوار
ہوکر دوڑے کہ کوی قریش اگر ملجای تو خبر کر دین تاکہ ایسا ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناگاہ
اگر سر قریش پر پہونچین تو سب ہلاک ہوں اتفاق سے ابوسفیان ملگئے ملاقات ہوی اس قصہ
سے خبردار کیا اور اپنے ساتہہ لاکر مسلمان کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ابوسفیان
کو گھر مین داخل ہو یا ہتیار ڈالدے یا گہر مین بیٹہہ رہے اور دروازہ بند کرلے یا مسجد الحرام مین
داخل ہو وہ امان مین ہے اور ابوسفیان نے مکہ مین خبر کر دی مگر قریش نے نمانا اور انکار کیا اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لشکر کو روانہ کیا اور حکم کیا کسی قریش سے نہ لڑنا البتہ اگر کوی مقابلہ
کرے تو خیر بیدریغ لڑنا اور خالد کو بہی یہی حکم دیا اور انکی ساتہہ لشکر بہت تہا اور اسفل مکہ سے
قریب عمارات مکہ کے حکم دیا کہ تم اپنا نشان وہان نصب کرنا لیکن جب خالد رضی اللہ عنہ نے وہان
کا ارادہ کیا قریش مانع ہوی آخرکار نوبت جنگ پہونچی اور سخت لڑائی ہوی اور لڑتی لڑتے
کعبہ شریف کے قریب تک پہونچ گئی اور اٹہائیس قریش اسمین مارے گئے اور دو اہل اسلام شہید ہوگئے
انکو جب یہہ خبر پہونچی فرمایا مینے لڑائی سے خالد کو منع کیا تہا عرض کیا گیا کہ قریش مانع ہوی تہے
اس سبب سے اتفاق جنگ ہوا فرمایا قضاء اللہ خیر بعد اسکے ایک شخص اپنے خالد کے پاس بہیجا اور فرمایا ضع عنہم
السیف یعنی تلوار انسے علحدہ رکہہ کے اور انہین قتل نکرو وہ گیا اور اسنے کہا ضع فیہم السیف یعنی انہین تلوار سے
اور انہین قتل کر اور خالد کے ستر آدمی قتل کئے پس جب یہہ خبر انکو پہونچی خالد سے پوچہا خالد نے عرض کیا میرے کیا
کر دن جس شخص کو اپنے میرے پاس بہیجا تہا اسنے مجہسے آکر کہا ضع فیہم السیف انہوں نے اس شخص کو بلاکر پوچہا کہ
مین نے تجہے کیا کہا تہا اور تو نے کیا کہا عرض کیا کہ مین جب انکی حضرت سے علحدہ ہوا ایک شخص مجہے ملا کہ
جسکا سر مونہہ لگا تہا اور اُسکی پاس ایک چہرا تہا اسنے مجہسے کہا کہ تو ضع فیہم السیف خالد سے جاکر کہہ اگر نکہے گا تو مینے
تجہے مار ڈالونگا اسلئے مین نے یہہ جاکر کہا آپ نے فرمایا صدق ابلیس وصدق رسولہ اے حد سے دن مین گیا اگر مین منع نکرتا تو غلبہ ہوتا
تو ستر آدمی انمین سے قتل کر دیتا گو اس مرتبہ اللہ عزوجل نے منع کیا مگر آج اپنے رسول کی بات پوری کر دی

Marfat.com

بیان غزوهٔ بنی قریظه و بنی نضیر بشارت مصطفائیه ورس ۲۳ کون ہی تمہارے درمیان جو اپنے کان دہرے اور
کون ہی جو دیکہی نگاہ دی اور سنی ہی بن سنا کری کس نی یعقوب کو حوالہ کیا کہ غنیمت ہو دین اور اسرائیل کو کہ لٹیرون کے ہاتہ
مین پہر کیا خداوند نہین جسکی مخالف ہوکی اونہون نے گناہ کیا کیونکہ اونہون نی نہ چاہا کہ اوسکی راہون پر چلین اور
وے اوسکی شریعت کی شنوا نہین ہوے اسلیئے اوسنے اپنی قہر کا شعلہ اور جنگ کا غضب اوس پر ڈالا اوس پر گردا گرد
آگ لگی پر وہ اوسی دریافت نہین کرتا وہ اوس سے جل جاتا پر وہ خاطر مین نہ لاتا غزوهٔ بنی قریظه کا
بیان یہ ہی کہ یحیی بن اخطب یہودی بنی نضیر سے منازل بنی نضیر سی جلاء وطن ہوکے وہان جا بسا غزوهٔ خندق مین
جسکا ابہی بیان ہوا ہی قریظہ سی نقض عہد کیا جبرئیل امین نے بروز حکم غزا بنی قریظہ لائے آپ غسل بہی کرنی
نہ پائے تہے اور بعد ظہر آپ نے لوگون میں اوسی دن پکار دیا کہ غزوهٔ خندق سے فراغت پائی لشکر کشی بنی قریظہ کی ہی اور عصر
سے پہلے منازل بنی قریظہ مین آپ خیمہ زن ہوئے اور بیس روز اور پانزدہ روز تک بنی قریظہ کا محاصرہ کیا
آخر کار خداوند قدیر نے انکی قلوب میں رعب ڈالا اور اونہون نے عرض کیا کہ ہمکو اجازت ہو کہ مثل بنی نضیر جلاء وطنی اختیار کرین اور ہم
مع اپنی عیال و اطفال کے اور اپنے مال کی جو ہمارے اونٹ اوٹھا سکین سوا ہتیارون کی لیکر کہین نکلجائین پہر کہا کہ ہم اپنے مال و اسباب
سے دست بردار ہوے ہمکو اجازت ہو کہ اپنی عیال و اطفال کو لیکر نکلجائین آپ نے فرمایا یہ بہی منظور نہین مگر یہہ کہ میرے
پاس اترآو اور جو ہم حکم دین وہ منظور کرو پس کعب نی جو لوگون کا اون روز رئیس تہا کہا کہ ای لوگو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان
لاؤ وہ رسول خدا ہی اور وہ وہی ہی کہ تعریف اوسکی توریت مین ہمنی پڑہی ہی اور تمنی جان لیا ہی کہ وہ پیغمبر برحق ہی اور انکار ہمارا
فقط حسد و بغض کی وجہ سے ہی پس ایسے کو اپنی رسول ہی کہا نہ ملنا اور یہ کعب بہی انکی ساتہ دوزخ مین گیا اور یا کہ اس عار سے یون لوگ کہینگی کہ جان
دیکی مسلمان ہو گیا اجتناب کیا اعاذنا اللہ من ہذہ الشقاوة تعباده بعد ازان کعب نی کہا کہ مین تین تجویزین کرتا ہون ایک کے ساتہ اتفاق
عمل کرو اول یہ کہ ایمان لاؤ جیسا مین نے تمہین کہا اور اگر اس سی انکار کرتے ہو تو آو ہم اپنی بچون اور عورتون کو مار ڈالین بعد ازان
محمد اور اوسکی اصحاب سے لڑین جو کچہ خدا کرے سو ہو اگر ہم مارے گئے تو خیر ہی تو اپنی کوئی نہین جو رسوا ہو اور اگر فتح پاتی ہون
و فرزند ہو سکتے ہین ایسی بہی نمانا اور کہا بی گناہون کو کسطرح مارین اور یہ کیا زندگی ہوئے کے بعد زن
و فرزند زندہ مین اسکے بعد کعب نی کہا اگر یہہ بہی نہین کرتے ہو تو آو شب شنبہ ہی اور محمد اور اوسکی یار
سب سے بیخوف ہین اور بی اندیشہ ہین یکایک شبخون مارین اور دیکہین کہ کیا ہو اسکو بہی نمانا اور کہا
تعظیم اس شب کی ہمارے دین مین ہی اوسکو کسطرح ہاتہ سے دین اور پہلون نی ترک اس تعظیم کا کیا انپر کیا عذاب

Marfat.com

مسخ و ضعف نازل ہوئی القصہ بنی قریظہ حصار سے تنگ ہوکر اترنے پر راضی ہوے اور حکم آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم پر راضی ہوے اور رای سعد بن معاذ نے انکے حق مین قتول کی پس آپکے حکم سے مشکین مردونکی باندہی
گئین اور عبد اللہ بن سلام نے آپکے حکم سے عورات اور اطفال اور اموال اور ہتہیار انکی جمع کی گئین کہ پندرہ سو
شمشیر اور تین سو زرہ اور دو ہزار نیزہ اور پانسو سپر اس جا مین موجود ہتہی مال اور اثاث بیشمار تہا اوسیون نے کہ ہم قسم بنی قریظہ
تہی عرض کیا کہ جیسی بنی قینقاع مین کہ ہم قسم عبد اللہ بن ابی کے تہے آپ نے رحمت فرمائی اور انکی تقصیر معاف فرمائی ایسی ہی انکی تقصیر
بہی جو نقض عہد ہے معاف فرمائیے آپنے کچہ جواب نفرمایا اور تغافل کیا اور سعد بن معاذ کے پاس ایک شخص بہیجا اور وہ
بسبب زخم حاضر نہ تہے ایک دراز گوش پر سوار کرکے اونہین لائے جس وقت سعد نواحی بنی قریظہ مین پونہچے
اوسیون اونکی پاس گئے اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی قریظہ کے حق مین حکم تمہاری رای پر
موقوف رکہا ہے اور وہ تمہاری ہم قسم مین اور وہ ہر طرف سے مونہہ پہیر کر تمہاری ہی طرف
سے رجوع لائے ہین دیکہو عبد اللہ ابن ابی نے اپنے ہم قسم بنی قینقاع کی خلاصی مین کیسی سعی کی
اور انکو آخر بچاہی لیا اب تم سے یہ امید ہے کہ تم بہی مراسم شفقت و رحمت انکی حال پر مبذول
رکہو تاکہ بلیہ قتل سے خلاص پاوین اوسیون نے ہر چند بہت کچہ کہتے رہے مگر سعد بن معاذ ساکت رہے
جب الحاح انکا حد سے گذرا کہا ملامت کرنیوالی راہ خدا مین اس تک نہین پہونچ سکتی ہین
پس اوسیون نا امید ہوئے اور جانا کہ اونکی قتل کا حکم کرینگے القصہ سعد خدمت نبوی صلی اللہ
علیہ وسلم مین حاضر ہوئے اور اوسیون نے باوجود نا امیدی کے پہر وہی الفاظ و حکایت سفارش
اعادہ کی سعد نے کہا میثاق خداوند تعالی اس پر ہے کہ جو کچہ مین کہون سب اوس پر راضی ہون
اوسیون نے کہا کہ ہان ہم راضی ہین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بہی فرمایا کہ ہان حکم
وہ ہے جو تم کرو پس سعد نے کہا مین کیا حکم کرون حکم یہ ہے کہ انکی مرد قتل کیے جاوین اور
عورات اور اطفال انکے سب بندی بنائی جاوین اور مال و اسباب انکا مسلمانون مین تقسیم
ہو آپ نے فرمایا ای سعد تونے وہ حکم کیا کہ خداوند تعالی نے سات آسمانونکے اوپر سے
حکم کیا ہے اور ایک روایت مین حکم کیا تونے بحکم بادشاہ یا بحکم فرشتہ بعد ازان بحکم

Marfat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی قریظہ کی مشکین باندہ کر مدینہ منورہ مین لاے اور قید کیا بعین تعین الیف
اور پہر آگی مدینہ منورہ مین بحکم نبوی سے خندقین کہودی گئین اور علی اور زبیر رضی اللہ عنہما بحکم نبوی نے
انکی گردنین اڑادی گئین اور خندق مین خون کی رو بہنی لگی اس روز شام تک علی اور زبیر رضی اللہ
عنہما نے بنی قریظہ کو قتل کیا اور جو باقی رہے انکو روشنی مشعل مین قتل کیا اعوذ باللہ من غضب
اللہ ومن غضب رسولہ اب بعد بیان کیفیت غزوہ ہذا شرح ورسہای مذکورہ مشروحاً
معروض ہے پس یہہ امر مسلم ہے کہ یہہ باب بشارت احمدی ہے اور ثبوت قیدارت صلی اللہ
علیہ وسلم اسمین اس دعوی کا بیان گذر گیا اور بعد تسلیم اس دعوی کی لابد یہہ حال بانہ احمدی ہے
اور کسی غزوہ احمدی کا بیان ہے اور بعد دیکہنے غزوات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے معلوم ہوگا
کہ یہہ بیان اسی غزوہ کا ہے اور دلیل اسکی یہہ ہے کہ بیسوین ورس مین ہے کون ہے تمہارے درمیان
جو اس پر کان دہری کون جی لگاوی اور آیندی مین سنا کری یہہ الفاظ تمہید اس امر کو
بیان کرتی ہین کہ آگی کسی امر عظیم الشان کا بیان ہے کہ جو بعد اس زمانہ مین واقع ہوگا اور
قولہ کس نے یعقوب کو حوالے کیا کہ غنیمت ہووین اور اسرائیل کو کہ لٹیرونکے ہاتہ مین پڑے یعقوب
سے بنی یعقوب اور اسرائیل سے بنی اسرائیل مراد ہین اور لٹیرے وہ لوگ جنکو لوٹ یعنی غنیمت حلال
ہے اور وہ امت محمدیہ صلی اللہ علی نبینا وسلم ہے نکتہ اس نکتہ سے یعنی بیان اس امر سے کہ لوٹ
مسلمانونکو حلال ہے اتنی بات تو یقیناً معلوم ہوگی کہ یہہ غزوہ بعد غزوہ بدر ہوگا واللہ اعلم اتم واحکم اور
یہہ بہی معلوم ہوگیا کہ یہہ حکم یعنی قتل مردان و سبی نساء و اطفال خواص زمانہ نبوی صلی اللہ
علیہ وسلم سے ہے اور سعد اگر یہہ حکم نکرتا تو کیا کرتا اور یہہ فرمانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کا کہ تونے وہ حکم کیا کہ اللہ نے حکم کیا ہے باعتبار صحف وکتابت وانزال ماتقدم بہی صحیح اور
بجا ہے اور اسوجہ سے کوئی عرض انکی جلاوطن کی دونون طرز بنیہ بیان غزوہ ہذا قبول
نہوی اسلیے کہ یہہ فقرہ اس امر کو بیان کرتی ہے کہ خود بنی اسرائیل مع تمام مردون اور
عورتون اور بچون کی غنیمت والون کے ہاتہ مین پڑے اب چاہیے وہ قتل کرین اور

Marfat.com

چاہین غلام بناوین اور چاہین کسیکو چھوڑ دین اور آزاد کر دین اور ایسی صورت مین بنی
اسرائیل کہان ہاتھ مین پڑتی بلکہ انکا مال ہاتھہ مین پڑا اور کوئی اور ایسا غزوہ بنی اسرائیل زمانہ
نبوی مین نہین ہوا ہی اور غزوہ بنی نضیر مین بھی مال ہاتھ مین آخر پڑا تھا قولہ کیا خداوند نی یہین
جسکی مخالف ہوکی اُنہون نی گناہ کیا اور اُنہون نی چاہا کہ اوسکی راہون پر چلین شق یعنی
یہہ سزا کفر او نقض عہد کی وجہہ سی ہوگی اگر کاش حالت حصار مین بھی کعب کمایان لیتی
اور ایمان لاتی تو بچ جاتی اور قولہ خداوند اس امر کو بیان کرتی ہی کہ یہہ حکم جبرئیل امین لیکر
آئی ہین اور آنحضرت نبوی کو اجتہاد کو دخل نہین اور رعب خداوند کریم نی اونکی دلون مین ڈالا ہی اور
فرشتی بھی اس غزوہ مین موجود اور حاضر ہین قولہ اور روی اوسکی شریعت کہ شروع نہین
ہوی شریعت شریعت احمدی صلی اللہ علیہ وسلم ہے قولہ اسلئی او سنی قریظہ کا شعلہ اور جنگ کا
غضب انپر ڈالا یعنی مردونکو قتل کر لیا اور خندقون مین انکا خون بہا دیا اور لوگونکو جو بچ
رہے وہ شہر شعل مین قتل کرایا اور ابکو اسد اللہ علیہ السلام ہارون کی انکی گردنون پر چلوائی
اور انکی بچون اور عورتون کو لونڈی و غلام بنالیا اور مال کو مسلمانون مین تقسیم کرایا قولہ
سو اوس پر گرد اگرد آگ لگی وہ ہر سے جل جاتا پر خاطر مین نہ لاتا یہہ بیان غزوہ بنی نضیر
کا ہی اور ماضی کو بصیغہ حال تعبیر کیا ہی اور معنی یہہ ہین کہ یہود بنی نضیر نی نقض عہد کیا
تھا اور اونکو سزا یہہ دیگئی تھی کہ گرد اگرد انکی آگ لگوا دی تہی اور انکی کہجورین تمہاری بہائی
عبد اللہ ابن سلام کو کہ وہ بھی لوہہ جلا وطن کئی گئی تھی مگر انہی خیال نکیا اور نہ بھی
نقض عہد کیا اور حیی ابن اخطب یہودی بنی النضیری کو جو بخت دشمن ہماری حبیب کا کیا بلکہ
ہمارا بھی دشمن تھا تمنی شہر ایا اور کچھ خیال نکیا اسلئی تمہین اور سزا زیادہ دیگئی پس اب ان درسون
مین دونون غزوہن کا بیان گزر گیا اور نقض عہد بنی قریظہ کا تو بیان ہو گیا نقض عہد
بنی نضیر اور اس غزوہ کا ذکر ہی مناسب معلوم ہوتا ہی پس واضح ہو کہ بنی نضیر بہی ایک
قبیلہ عظیم یہودی تہا اور قریب مدینہ منورہ کی ایک مدت دراز سی بامید ہجرت خاتم النبیین

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ مین آرہے تہی پس جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت
فرماکر مدینہ منورہ مین جلوہ فرماہوی پہچان گئی مگر حسد و بغض سے ایمان نہ لائی اور درپئی
عداوت ہوئی مگر بظاہر صلح کی ایکروز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی صحابہ مین سے چند
مہاجرین و انصار کی رونق افروز ہوی اور بنی نضیر نی بتقریب ضیافت آپکو اور آپکی ہمراہیونکو
ٹہیرالیا آپ اور آپکی ہمراہی ایک دیوار کی تلی بیٹہ گئی یحیی ابن اخطب یہودی جو اعدائی عدو نبوی
تہا اور آخرالامر اسی عداوت کی وجہ سی دام تقضائی جلاء وطن مین پہونچ دیا اور بنی قریظہ
کی ساتہہ اسکا شکار کیا اوسنی کہا کہ ای بنی نضیر تمہین پہر کبہی ایسی تنہائی ابوالقاسم سی نملیگی
تم مین کوئی ایسا ہی جو چہت پر چڑہ کر ایک بڑا سا پتہر لیکر اوپر سے سر مبارک پر مارے
لعنت اللہ علیہ جحاش نی کہا مین اس کام کو پورا کرونگا ابن مشکم نی ہرچند منع کیا اور کہا تمہارا کام
پورا نہوگا اور پہر آسمان سی خبر ملیگی اور باعث نقض عہد ہوگا آخر نہ مانا شعر اذا جاء القضا ضاق الفضاء
یحجب الابصار اذا جاء القضا اور یہہ مردود عمرو بن جحاش چہت پر چڑہ گیا چاہتا تہا کہ
اپنا کام کری جبرئیل امین نی آکر خبر دی آپ ایسی طور سے اوٹہہ کہڑی ہوئی کہ گویا قضائی حاجت
کو جائی اور آپکی صحابہ بیٹہے رہے بعد تہوڑی دیر جب آپ نہ آئی مین دیر دیکہی اوٹہہ کر آپ سی راہ مین
آملی آپ نی یہہ ماجرا بیان کیا اور بعض مفسرین نی کہا ہی کہ آیہ کریمہ یا ایہا الذین آمنوا
اذکروا نعمت اللہ علیکم اذ ہم قوم ان یبسطوا الیکم ایدیہم فکف ایدیہم
عنکم واتقوا اللہ وعلی اللہ فلیتوکل المومنون اسی مقدمہ مین نازل ہوئی پس آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نی مدینہ منورہ سی محمد بن سلمہ کو بنی نضیر مین بہیجا کہ تم ہماری دیار
سی نکل جاؤ کہ تمنی عہد شکنی کی دس روز کی تمہین مہلت ہی اور جو دس روز
کے بعد یہان رہیگا وہ گردن مارا جائیگا پس یہود کا ارادہ جلاء وطنی ہوا اجگل
اپنی اونٹ اونہون نی منگوا لئے اور اونٹ کرایہ کئی تاکہ جلاء وطن ہو جائین ناگاہ
عبداللہ ابن ابی نی ایک شخص اونکی پاس بہیجا کہ تم اپنی وطن کو نہ چہوڑو اور فی الحال

Marfat.com

اپنی قلعون مین رہو مین دو ہزار آدمیون سے تمہاری مدد کی لیے آتا ہون اور یہود بنی قریظہ
اور بنی غطفان تمہاری ہم قسم بھی تمہاری مددگار ہونگی پس یہود قول اس منافق سی مغرور
ہو گئی اور جواب مین خدمت نبوی مین کہلا بھیجا کہ ہم وطن نہین چھوڑ سکتی جو چاہو سو
تم کرو پس جب یہہ خبر آپکی خدمت مین پہونچی آپ نی بلند آواز سے تکبیر کہی اور آپکی صحابہ
نی بہی آپکی موافقت سے تکبیر کہی اور باشارہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہ تیاری اسباب
غزا مشغول ہوی پس ابن ام مکتوم کو مدینہ منورہ مین خلیفہ کیا اور علی بن ابیطالب رضی
اللہ عنہ کو نشان بردار کیا اور مدینہ منورہ سے نہضت فرماکر قریب منازل بنی نضیر
کی نماز عصر ادا کی اور یہود بنی نضیر مدینہ منورہ کی پاس ہی رہتی تہی پس یہود نی سپاہ اسلام
دیکہکر دروازی قلعون کی بند کرلئے اور تیر اور پتہر سے لڑنا شروع کیا اور نماز عشا تک مقابل
کرتی رہے اور بعد نماز عشا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مع چند صحابہ کے مدینہ منورہ مین
تشریف لائی اور تمام صحابہ کرام حصار مین نماز صبح تک مشغول رہے اور آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم پندرہ روز تک انکا محاصرہ کئی رہے اور عبد اللہ بن ابی اور قبیلی کچہ فریادرسی
انکی نکرسکی پس آپ نی ابو لیلا مازنی اور عبد اللہ ابن اسلام کو حکم دیا کہ کہجورین بنی نضیر
کی کاٹ ڈالین اور ایک روایت مین آیا ہی کہ جلا دین پس ابو لیلا عمدہ انواع کہجور
کاٹتے تے اور کہتی تے کہ بنی نضیر پر انکا کاٹنا زیادہ گران ہی اور عبد اللہ ابن اسلام
ارد انواع کہجور کاٹتی تہی اور کہتی تہی کہ مجھے معلوم ہی کہ عنقریب متملکات یہود ملک اہل
سلین ہونگی پس عمدہ انواع کو اہل اسلام کے لیے چہوڑتا ہون اور بخاری اور مسلم
مین ابن عمر سے روایت ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نخل بنی نضیر کو آگ
لگوادی تہے اور اسی مین ہے شعر مشہور حسان بن ثابت کا وهان علی سراة بنی لوی
حریق بالبویرة مستطیر + اور بویرہ وسجگیہ کا نام ہے جہان نخل بنی نضیر تہی القصہ حق تعالے
نی انکی قلوب مین رعب ڈالا اور اونہون نے عرض کیا کہ ہم تمہاری شہر سی نکلجاتی ہین۔

Marfat.com

اب نے فرمایا آج تمہاری عرض قبول نہین مگر باین طور کہ تمام ہتیار یہان چہوڑ دو اور
جو مال تمہاری اونٹ اوٹھا سکین وہ لیجاؤ اور باقی یہین چہوڑ دو پس بضرورت و اضطرار
راضی ہوئی اور اپنی مکانون کو خراب کرنی لگی اور آیہ کریمہ هو الذی اخرج الذین
کفروا من اہل الکتاب من دیارہم لاول الحشر ما ظننتم ان یخرجوا وظنوا انہم مانعتہم حصونہم
من اللہ فاتہم اللہ من حیث لم یحتسبوا وقذف فی قلوبہم الرعب یخربون
بیوتہم بایدیہم وایدی المومنین فاعتبروا یا اولی الابصار ولولا ان کتب اللہ
علیہم الجلاء لعذبہم فی الدنیا ولہم فی الآخرۃ عذاب النار اسی باب مین نازل ہوئی جیسے
اونٹون پر اسباب لاد کر مدینہ منورہ سے نکل کر بعض شام کیطرف اور بعض خیبر اور
نواحی خیبر کیطرف نکل گئے اور باقی اموال و اسباب و باغ او منقولات اور غیر منقولات بغیر لڑے
اور قتال کے ملک مسلمانون کے ہوئی اور اکثر مہاجرین پر برضاء انصار تقسیم ہوئی

اور ترجمہ اس آیہ کریمہ پر شاہ عبد القادر صاحب مرحوم نے لکہا ہے جب یہہ قوم
ملک شام سے نصاری کی غلبہ مین بہاگ گئی تہی تو انکی بڑون نے کہا تہا تمہین یہان
سے ویران ہوکر پہر جانا ہوگا شام مین مدینہ سے اوجڑ کر خیبر مین رہے پہر وہان سے
اوجڑ کر شام کو گئی یہہ بیان اس غزوہ کا ہے اور شاید ملکوت صحف پیشین ہوئی یعنی
اس آیت مین مراد ہو اور منیہ شاہ صاحب نور اللہ مرقدہ بہی اس اشارہ کا موید ہے

بیان غزوہ خیبر بشارت سیلا پہ کتاب پیدائش باب ۴۹ ورس ۱۰ یہوداہ سے ریاست
کا عصا جدا نہ ہوگا اور نہ حاکم اسکی پانون کی درمیان سے جاتا رہیگا جب تک
کہ سیلا نہ آوے اور قومین اوسکے پاس اکٹہی ہونگی وہ اپنا گدہا انگور کے درخت
سے ہان اپنی گدہی کا بچہ خاصہ انگور کی درخت سے باندہیگا اپنا لباس مے مین
اور اپنی پوشاک انگورین دہو دیگا ۔ اوسکی آنکہین مے سے لال ہون گی

Marfat.com

اور اوسکے دانت دودہ سے سفید ہونگی الخ ش یعنی زمانہ بعثت نبوی صلی
اللہ علیہ وسلم مین بیان اس بشارت کا گذر گیا اور وہ یہی ہے کہ پہلا لقب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی اسلئے کہ ترجمہ اوسکا جو حق شمر انیوالا انکی بعض ترجمون نے
کیا ہے آپکے اوصاف سے ہے اور عصای ریاست اور نیز ریاست یہود سے آپکی زمانہ مین
ہی خاص کر اوس روز کہ آپ نے خیبر مین فتح پائی اور آپ وہان تشریف لائے جدی
ہو گئی اسلئے کہ آپکی زمانہ سے پہلے عرب مین آزاد رہتے تہے اور حصون اور قلعون مین
چین کرتی تہی اور اپنی حکومت رکہتے تہی اور قبل فتح خیبر سے خیبر مین حکومت کرتے
تہی یہانتک کہ بعض بنی نضیر بھی جلا وطن ہو کر خیبر مین ہی آتی تہی مگر بعد تشریف
آوری آپکی خیبر پر اور فتح خیبر کے یہاں حکومت یہود باقی نہ رہی اور عصای ریاست یہود
سے چھین لیا گیا اور باعتبار شریعت بھی یہود سے خلافت موقوف ہوئی یعنی خلیفہ
ہونا یہود سے اگرچہ مسلمان ہی کیون نہ ہونا جائز ہوا اور قریش مین خلافت آگئی خلاصہ
یہہ کہ خلافت نبوت خلافت ملکی وسلطنت استقرا ہر صورت سے یہود سے آپکی زمانہ
بعثت مین چھن گئی اور ریاست کا عصای اون سے لیلیا گیا اور وہ قریش کو دیدیا
گیا اور واسطے بیان زوال ہر دو حکومت و خلافت کی اس امر کو دو فقرون مین
بیان کیا اور پہلی فقرہ مین خلافت حقہ اور دوسری سے حکومت مراد رکہی مذہب اسلام
مین ہوا یا مذہب اسلام مین قولہ اور قومین اوسکی پاس اکہٹی ہونگی الخ ش یعنی آپکی بعثت عام
اقوام کیلئے ہوگی بنی اسماعیل اور بنی اسرائیل کیساتہ کچہ خاص نہ ہوگی قولہ وہ اپنا گدہا
انگور کی درخت سے الخ ش مدارج النبوت مین ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
جب خیبر کو فتح کیا ایک حمار سیاہ وہان دیکہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیساتہ
اوسنے کلام کیا آپ نے اوس سے فرمایا تیرا کیا نام ہے کہا یزید ابن شہاب اللہ نے مجہ
ذریت میری دادی کی نسل سے ساٹہ حمار پیدا کئی ہین کہ انپر سوای نبی کی سوار نہین

Marfat.com

نہین ہوا ہے اور مجکو امید ہے کہ آپ پیر ہو اور سوار ہونگی اور میری دادی کی نسل سے
سواے میری باقی نہین رہا اور انبیا سے سواے آپکی باقی نہین رہا اور آپ نے اوسکا
نام یعفور رکھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسپر سوار ہوتی تھی اور جب آپ اس ہی
تمام ادستے آپکو جسی بلانا ہوتا اوسے بھیجتی یعفور اوسکے دروازے پر سر مارتا رہتا
وہ شخص جب باہر آتا یعفور اشارہ کرتا اور وہ شخص سمجھ کر خدمت نبوی مین حاضر
ہوتا اور بعد وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آپکی غم سے ایک کنوین
مین گرکر مرگیا اور وہ کنوان اوسکی قبر ہوا یس یہ بیان اوسی حمار کا ہے اور شراب
اس فتح خیبر مین گرا دی گئی ہے اور آپکے زمانہ مین شراب حرام ہوگئی
اور گوشت حمار اہلی بھی فتح خیبر مین ہی حرام ہوا یس گدہے کا
درخت انگور سے باندہنا شاید کنایہ حرمت شراب سے ہو قولہ وہ
اپنی پوشاک مے مین اور اپنا لباس آب انگور مین دہوویگا یعنے آپ
غرق نشہ شراب محبت الہی ہونگے حاصل یہ ہے کہ اگرچہ یہ شراب آپکے
زمانہ مین حرام ہوجاویگی مگر شراب محبت الہی مین ہمیشہ غرق رہینگے اور اسکی
آپکی زمانہ مین ترقی ہوگی قولہ اسکی آنکھین مے سے لال اور اسکے دانت
دودہ سے سفید ہونگے یعنی آپکی آنکھین سرخ تہین اور دندان مبارک دودہ کی مانند
سفید چنانچہ حلیہ مین بیان ہوچکا ہے اور یہ فتح خیبر حضرت علی شیر
خدا ملقب بہ ہارون رضی اللہ عنہ کے نام زد ہے کہ اخیر قلعہ خیبر آپکی
ہاتھ سے فتح ہوا **فصل** دلائل رسالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان مین اور اس فصل مین
نی ارہاصات نبوت خاتم الانبیاء علیہ السلام و معجزات آپکے مجمل سے نقل [illegible] ہین [illegible]
ارہاصات سے بالعین پہلا ارہاص اصحاب فیل کا قصہ ہوا [illegible]
عالم مین تشریف [illegible] اللہ [illegible]

Marfat.com

سے لیئے حسن ماہ مین کہ آپ سا در یتیم صدف شکم بی بی آمنہ مین پرورش پاتا تہا یہ قصہ ہوا اور ان لوگونکا ارادہ یہی تہا کہ خانہ کعبہ کو منہدم کرین اور بی انتہا لشکر لیکر وہ لوگ آئے تہے پس جب حرم کی قریب پہونچے خداوند کریم نے غیب سے سبز سبز جانور بہیجے اور اونکی چونچون اور منقارون مین کنکریان تہین پس وہ تمام لشکر پر محیط ہوئے اور مینہہ کنکرون کا برسانا شروع کیا اور ہر جانور کی پاس تین تین کنکر مین تہین جسکی یہ کنکری لگتی تہی پارہ ہو جاتی ہی اور وہ شخص ہلاک ہوتا تہا غرض کہ اسطرح وہ تمام لشکر ہلاک ہو گیا اور گو یہہ تائید غیبی خانہ کعبہ کے لیے تہی مگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم محبوب کعبہ شریف کی نبوت کی بہی دلیل ہی اور اگر خفیہ کعبہ شریف کو تسلیم کرو اور فقط اس خرق عادت کو تائید کعبۃ اللہ ہی پر منحصر رکھو تب بہی ہمارا مطلوب فوت نہین ہوتا اور وہ حقیقت رسالہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خفیہ خانہ کعبہ و قرآن شریف ہی غرضیکہ بہرحال اس ارہاص عظیم الشان کا بیان مکاشفات یوحنا کی سولہوین باب مین ہی اور آسمان سے آدمیون پر من من بہر کی اولی گری اور اولی کی آفت سے آدمیون نے خدا پر کفر بکا کیونکہ اوسکا اولی کی نہایت ہی سخت آفت تہی شروع سے اس باب مین ذکر قرب پیدائش محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور ان اولون سے وہی کنکر مین مراد مین جو آسمان سے تہین اور عالم غیب کی ہی جانور اور کنکر من تہین اور وہ لشکر ابرہہ پر گرتے تہین اور وہ اس آفت سی کلمات کفر بکتی ہونگی گو وہ حقیقت مین مصدق کعبۃ اللہ شریف نہین لیکن مصیبت کے وقت مین خاص کر ایسی جاہل کلمات کفر بکتے اوتہی مین اور اسکی تمنی کا کیا ٹہکانا کہ تمام لشکر اس مارسے تباہ ہو گیا۔ اور بیان اوسکا پہلی ہو چکا ہے دوسرا ارہاص زلزلہ ایوان کسری وغیرہ ہے اور ثبوت اسکا بشارت نوبہ کے اس حصہ اور زمین مدیان کی پردی کانپ گی

علی ارجح التاویلین سے ہوگیا ہی اور خلاصہ اسکا یہہ ہے کہ شروع سے اس کل باب مین پیدایش سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان ہے اور اس مین یہہ جملہ بھی ہی اور اس جملہ کی معنی یہہ ہین کہ وقت پیدایش نور خدا صلی اللہ علیہ وسلم دار السلطنت فارس یعنی مدائن مین زلزلہ ہوا اور کنگری ایوان کسری کی گری اور محل شق ہوگیا ے حقیقش در افواہ دنیا فتادہ تزلزل در ایوان کسری فتادہ تیسرا ارہاص ظہور نور وقت پیدایش نور النبی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی جس سے آپ کی والدہ ماجدہ نے بصری شام کی محل دیکہی اور بشارت ممدوح کہ اس جملہ گھر بار مین آپ کے تجلیون نے عالم کو روشن کیا اس ارہاص کا بیان ہے یعنے وقت ولادت سید الاولین والآخرین کی ایک نور ظاہر ہوگا جس سے عالم روشن ہو جائیگا اور بیان اسکا ابہی گذرا کہ آپکی والدہ مکرمہ نے شہر بصری شام کی محل اس نور سے دیکہی تہی جو وقت ولادت سید الاولین والآخرین ظاہر ہوا تہا چوتہا ارہاص بحیرہ ساوہ کا خشک ہو جانا ہے اور یہہ ارہاص بہی بشارت مذکور کی اس جملہ سے کہ دریاون پر تیرا قہر تہا ثابت ہے پانچوان ارہاص شب ولادت شریف مین سماوہ ندی کا جاری ہونا ہے جو خشک پڑی تہی اور یہہ بہی بشارت موصوف کی اس جملہ سے تو نے زمین کو چیر کے اسی ندیان کر دیا ثابت ہی چہٹا ارہاص مہر نبوت کا پشت خاتم انبیا پر ہونا ہے جو پیدایش کے وقت ہی انکی ختم نبوت کی دلیل ہے اور وہ یہودی اسی خاتم نبوت کو دیکہکر بیہوش ہو کر گر پڑا تہا اور یہہ ارہاص بہت جگہہ بین اور مذکور ہے بشارت مصطفا ئیہ مین جو و اثر سلسلہ ہی نمبرہ ۵۱ اور بیان اسکا ہوچکا ہے مکاشفات یوحنا مین ہے باب ۱۹ ورس ۱۶ اس کی لباس اور اسکی ران پر یہہ نام لکہا ہے خداوندون کا خداوند اور بادشاہون کا بادشاہ یعنے محمد مصطفی علیہ السلام کے بہاس

لباس یعنی پشت پر علامت نبوت ہوگی اور انکی یار غار کی ران پر علامت خلافت ہوگی غزل الغزلات مین ہے باب ۵ ورس ۱۲ میری بوا میری زوجہ ایک مقفل باغیچہ ہی اور بند کیا ہوا ایک سوتا ہے اور سر بمہر ایک چشمہ ہے بیان حلیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین یہہ ورس ہے اور آپکے معجزہ جسم مطہر سے خوشبو آنیکا اور انگلیون مبارک سے پانی جاری ہونیکا اور پشت مبارک کے مہر نبوت کا اس انداز سے بیان کیا ہے اب گویا کہ ایک چشمہ ہے تین نگین سر بمہر یعنی خاتم النبیین ساتوان ارہاص قد مبارک کا بلند رہنا ہی اور آپ کا قد مبارک سب سے بلند رہتا تھا اور کسی شخص کا قد مبارک پر بلندی نہین پا سکتا تھا اس معجزہ کی خبر غزل الغزلات مین ہے باب ۵ ورس ۱۰ دس ہزار آدمیون کے درمیان وہ جھنڈے کے مانند کھڑا ہوتا ہے یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ قد مبارک مثل علم کے تمام آدمیون سے بطور معجزہ اونچا رہا کرے گا اور یہی بات آپ کی قد مبارک مین تھی چنانچہ حضرت علی سے روایت ہے کہ آپ یون تو میانہ قد سے کچھ بلند تھے مگر بطور اعجاز آپکا قد مبارک تمام آدمیون کے قدون سے اونچا اور بلند رہتا تھا اور بیان اسکا حلیہ شریف مین ہوا ہے۔ اٹھوان ارہاص شیرینی ظاہر و باطنی حبیب الٰہی کی ہے اور باب مذکور کے اس آیت اسکا منہ شیرینی ہی ہے دونون قسم کی شیرینی ثابت ہے نوان ارہاص خوشبوی جسم عنبرین ہر اور ورس ۵ مذکور کی اس بکاریت مقفل باغیچہ سے یہہ ارہاص ثابت ہی یعنے ہر طرح کی اس طرح خوشبوئین بند ہین اور یہی بہر حال لگی ہوئی ہے جو بجائے قفل ہے مراد ہے ... وغیرہ وہ خوشبو کچھ نکل آتی ہے اور اصل خوشبو وہ اس عالم میں ظاہر نہین ہو سکتی ہے جہان ظاہر ہونگی

تمام کون و مکان کو معطر کردی گئی اللہ جل جلالہ ہمین بھی اوس سے بہرہ ور کرے
اور ہماری مشام جان کو معطر فرماوے آمین ثم آمین اور زبور ہم کے اٹھوین
درس مین بھی خوشبوی جسم مطہر کا بیان آیا ہے فرماتی مین تیرے ساری لباس
سے مر اور عود اور سیح کی خوشبو آتی ہے جن سے ہاتھی دانت محلون کے
درمیان انہون نے تجھی خوش کیا ہے اس درس مین خطاب سیدنا محمد رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی اور ثبوت اسکا پہلے مذکور ہو چکا ہے اور آپکے
جسم مبارک کو ہاتھی دانت کی محل کے ساتھ تعبیر فرمایا ہے اور وجہ اسکی
یہ ہے کہ اکثر اعضا محل نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہاتھی دانت کے ساتھ
کلام الٰہی مین تشبیہ دی ہے گردن مبارک کی نسبت ارشاد ہوتا ہے غزل الغزلات
باب ۷ درس ۴ تیری گردن ہاتھی دانت کی برج کے مانند ہے خطاب
سید الاولین والآخرین کو ہی چنانچہ حلیہ شریف مین بیان ہو چکا ہے
اور آپکی گردن مبارک صفائی مین مثل ہاتھی دانت کے تصویر کی گردن
کی مثل ہے اور حدیث صحیح مین یہ تشبیہ وارد ہوی ہے اور وہ حدیث حلیہ
شریف مین منقول ہو چکی ہے شکم مبارک کی نسبت فرماتی ہین غزل الغزلات
باب ۵ درس ۱۴ اس کا پیٹ ہاتھی دانت کا سا کام ہے خطاب آنحضرت
کو ہی اور چونکہ شکم مبارک صاف تہا اسلئے ہاتھی دانت کے ساتھ تشبیہ دی
ہے اور حدیث شریف مین بھی کاغذ کے ساتھ تشبیہ وارد ہوی ہے ساق ہمین
کی نسبت اشارہ ہے اوسکی پنڈلیان جیسے سنگ مرمر کے ستون۔ اس جگہ مین
اصل مین جو لفظ ہے کہ جسکا ترجمہ پنڈلی ہے لیکن مترجمین نے پیر کی ساتھ
ترجمہ کیا ہے اور پیر ساق کو بھی شامل ہے اور احادیث مین کھجور کے جڑ کی
لکڑی کی ساتھ تشبیہ وارد ہوی ہے اور مقصود بیان

Marfat.com

تر و تازگی و سپیدی ہی اور وہ دونون تشبیہون سی حاصل ہے پس اسوجہ سی کہ اکثر اعضای شریف کو از سر مبارک تا قدم پاک ہاتھی دانت سے تشبیہ دی ہے کل جسم مبارک کو ہاتھی دانت کا محل قرار دیا اور بوجہ عظمت کی واحد کو جمع بولا اور مطلب یہ ہی کہ یہہ خوشبوی جسم مبارک سی آتی ہی جو قضا و قدر نے جسم اطہر مین خمیر کی ہی اور خوشبوی خارجی نہین ہے **فصل** چوبیسوین خوارق اور معجزات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان مین **معجزہ اول** مباہلہ ہے جو یہود کے ساتھہ ہوا اور وہ اس مین ہاری اور اسلام کا حق ہونا ظاہر ہوا اور بیان اس مباہلہ کا قران شریف مین ہے سورہ بقر مین خطاب کر کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا ہے قل ان کانت لکم الدار الاخرۃ عند اللہ خالصۃ من دون الناس فتمنوا الموت ان کنتم صادقین ولن یتمنوہ ابدا بما قدمت ایدیہم واللہ علیم بالظالمین ترجمہ اس ایہ کریمہ کا یہہ ہی تو کہہ ای محمد ہماری رسول یہود سے خطاب کر کی کہہ اگر ہو وی تمہارے لئے پچھلا گھر اللہ کی یہان خالص سوای اور آدمیون کے پس تمنای موت کرو یعنی ایک دفعہ یہہ کہہ تو کہ ہم تمنای موت کرتی ہین اور ہرگز تمنای موت نکرین گے بسبب اوس کی جو مقدم کی اونکی جانون نے اور اللہ جانتا ہے ظالمون کو یہود کہتے تھی نحن ابناء اللہ واحباءہ ہم ہین اللہ کے بیٹے اور اوس کے دوست اور جنت مین ہمین ہے جین ہونگی اور ہم مین سے چالیس روز سے زیادہ کوئی جہنم مین نرہیگا اور قران شریف مین صاف انکی کفر اور مغضوبیت اور خالدیت جہنم کا ارشاد ہوا اس پر وہہت بگڑتی اور اتباع نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے بہی انکار کیا اور موسی علیہ السلام کی شریعت کو غیر منسوخ بتلانے لگی اور اس زمانہ شمس الرسل مین بہی روشنی موسوی

ہوی اپنا منہ زرد کرینی لگی اور جو دیکھا اسکا وقت ہو چکا تھا اور روشنی نور الہی مین داخل
ہونیسی انکار کیا پس اللہ جل جلالہ نے ایک آسان طریقہ سے ان کی اس غرور
کو توڑا اور انکی دلکی بات کو ظاہر فرمایا اور ان سے ارشاد ہوا کہ تم دار آخرت کو
خاص اپنی داد احی کی میراث بی اتحاد مذہب سمجھتی ہو اور اسمین میراث جاری
ہوتی ہو تو پس اچھا ایک دفعہ زبان سے یون تو کہو کہ ہم تو مرنا چاہتے ہین تاکہ
ہمین تمہاری اس عقیدہ کا کہ پچھلا گھر ہماری ہی واسطے ہی حال معلوم ہو پس
یہہ آیت کریمہ یہود کو سنائی گئی مگر کسی یہودی نے تمنای موت نکی چنانچہ اللہ تعالی
نی پہلی سی ہی یہہ خبر دیدی تہی کہ وہ ہرگز تمناے موت نکرین گے اس لئے اونکو
اپنی پاپ پہن خوب معلوم ہین اور دوزخ مین گرنیکا یقین ہے پس تمناے موت
کیونکر کرین پس یہہ مباہلہ بہت بڑا معجزہ ہی کہ ذرا سی بات مین عاجز کر دیا
قید و جلاوطنی و قتل و خواری کو اختیار کیا مگر یہہ لفظ زبان سے نہ نکالا کیونکہ
نکالتے خوب جانتے تہے کہ اس صورت مین اگر ایسا کیا تو زبان نکلکر باہر
جا ہی گی تکذیب نبی اللہ کیا چھوٹی بات ہے اور اس معجزہ عظیمہ کا بیان
صحیفۂ یسعیاہ علیہ السلام کی باب ۲۸ مین ہے فرماتی ہین تمہارا عہد جو موت سی
ہوا ٹوٹیگا اور تمہارے موافقت عالم غیب سے قائم نہ ہو گی خطاب بنی اسرائیل سے ہے اور بشارت
نبوی ہے اور زمان بعثت کی یہ علامت ارشاد فرمائی ہے کہ تم جو کہا کرتے
تہے کہ ہمارے واسطے آرام آخرت کا ہے اور ہم لقاء سے اسکے
ہر وقت مشتاق جام موت ہین یہہ عہد تمہارا ٹوٹ جائیگا اور تم سے درخواست
کی جاوے گی کہ تم تمناے موت کرو اور تم تمناے موت نکر سکو گے چنانچہ
زمانہ سید الاولین والآخرین مین ایسا ہی ہوا اور بیان اوس کا ابہی
ہوا۔ **دوسرا معجزہ**۔ وہ مباہلہ ہے جو نصاری کے ساتھ ہوا اور

اور بیان اسکا یہ ہی کہ نصاری سے تمام قرآن شریف مین جابجا امور واقعی بنسبت
روح اللہ حضرت مسیح علیہ السلام اور انکی والدہ ماجدہ صدیقہ مریم علیہا السلام کے ارشاد
فرمائی اور انکی الوہیت کو طرح طرح سے باطل فرما دیا اور رسالۃ اور قرب اور عبدیت
کو ثابت فرمایا کہین ارشاد فرمایا ان مثل عیسے عند اللہ کمثل آدم خلقہ من تراب
ثم قال لہ کن فیکون — ترجمہ بیشک مثل عیسی کی اللہ کی نزدیک مثل آدم
کی ہی پیدا کیا اسکو مٹی سی پھر کہا واسطے اسکے ہو سو ہوگیا کہین ارشاد ہوا کانا یاکلان الطعام
ترجمہ تہی وہ دونون کہانا کہاتی کہین انکی زبان مبارک سے اقرار عبدیت کو نقل فرما
وقال انی عبد اللہ اور سوا اکثر مواضع مین قرآن مجید مین انکی الوہیت کی ابطال
مین دلائل عقلیہ اور نقلیہ اللہ علیم جل جلالہ نے بیان فرما مین مگر نصاری نے
باوجود دانائی اور عقل اور ہوشمندی کی توجہ تقلید ابائی کی انکی طرف توجہ نکی اور عبدیت
عیسوی سی بہت ناراض ہوئی اور ختم المرسلین سے عرض کیا کہ حضرت عیسی علیہ السلام
کو جو آپ عبد اللہ فرماتی ہین اور وہ ابن اللہ ہین تو ایسا انکو ثابت کرتی ہو آخر جب کرتی ہو خدائے
کریم نے بطور مباہلہ انکو ساکت کرنا قرار دیا اور یہ آیت کریمہ نازل فرمائی فمن حاجک
فیہ من بعد ما جاءک من العلم فقل تعالوا ندع ابناءنا وابناءکم ونساءنا ونساءکم
وانفسنا وانفسکم ثم نبتہل فنجعل لعنت اللہ علی الکاذبین — ترجمہ جو شخص حجت کرے تجھسے
بعد اسکی کہ آیا آپکی پاس علم سی پس کہہ آؤ بلا دین ہم اپنی عورتونکو اور تمہاری
عورتونکو اور اپنی جانونکو اور تمہاری جانونکو پس گڑگڑاوین ہم لعنت اللہ کی اوپر جھوٹونکی اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے انہین نصاری نجران سے مباہلہ کا ارشاد فرمایا انہون
نے قبول کیا اور مباہلہ پر آمادہ ہوئے اور تاریخ معینہ سے طرف سی ختم المرسلین
اپنے تمام لخت جگران یعنی حضرت فاطمہ اور حسن اور [illegible] سے نصاری نجران کے
[illegible] ہو جی ختم المرسلین نے اپنی صاحبزادی اور حسین اسی ارشاد فرمایا

Marfat.com

کہ میری دعا کی ساتھ تم آمین کہنا مگر وقت [illegible] نصرانیون کا ایک بڑا عالم

نے قافلہ الہی کو دیکھا کہا کہ اے لوگو ان سے مباہلہ [illegible] قوم نے ایسے [illegible]

کہا [illegible] وہ ہلاک ہوتی ہی اور میں وہ صورتیں دیکھتا ہوں [illegible] لوگ [illegible]

اور کہا [illegible] کی دعا کرین تو پہاڑ اکھڑ جائیں [illegible]

کی [illegible] سب وہ جزیہ قبول کر کے لوٹ گئی اور مباہلہ [illegible]

نجران بلکہ خاک سیاہ ہو جاتا اور چرند پرند تک ایکی [illegible] میں جل جاتیں [illegible]

کا ذکر بھی صحف انبیا علیہم السلام میں ہی [illegible] باب ۴۴ [illegible]

[illegible] بیان کرنے [illegible] بیان کری یا ہم کو [illegible] میں کو بیان [illegible]

[illegible] ثابت ہے [illegible] اور لوگ [illegible]

[illegible] میری گواہ ہو اور میرا [illegible]

[illegible] بیان اسی مباہلہ کا ہی اور [illegible]

[illegible]

[illegible] منقول [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] میں ہونا [illegible]

[illegible] ارشاد ہوا اقتربت الساعۃ و انشق القمر [illegible]

[illegible] معجزہ [illegible] رسول اللہ [illegible]

[illegible] ابوجہل وغیرہ [illegible]

[illegible] واسطے اسکات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی [illegible]

Marfat.com

علیہم السلام سے بھی اس قسم کا معجزہ ظہور مین نہین آیا ہے مگر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی اشارہ انگشت شہادت سے چاند دو ٹکڑے ہوا کہ پہاڑ حرا اُن دونون
کے درمیان نظر آنے لگا اور آپ نے فرمایا اشہدوا گواہ ہو تم اور اس معجزہ
عظیمہ کا ذکر جو علامت قرب قیامت ہے بھی اب اس بیبل مین دو جگہ سے زبور
دہم مین فرماتی ہین تیرا دہنا ہاتھ تجھکو مہیب کام سکہاویگا خطاب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی اسلیئے کہ انکا نام مبارک سابق مین مذکور تھا اور آپکی ہی انگلی سے شق
اور اپکی دست مبارک سے مہیب کام مثل شق القمر کے اور کوئی نہین ہوا اور مہیب کیون نہو گویا کہ ساعت قایم ہوگئی
شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی نور اللہ مرقدہ کہ زبان مبارک سے بھی یہی لفظ ظاہر ہوا ہی کیون
نہ ایسے لوگ مؤید بروح القدس ہوتی ہین بوستان مین فرماتی ہین سے جو
دستش برابحت تمشیر بہم نا معجز میان قمر زد و نیم ترجمان اللہ کیا لفظ بہم اور
کلمہ بیت مترادف المعنی ہی اور دوسری صحیفہ انبیاہ علیہم السلام سے باب ۲۴ کی
ورس ۲۳ مین ہے ورس ۲۳ اور چاند مضطرب ہوگا اور سورج شرمندہ جبوقت کہ رب
الافواج کوہ صیہون اور یروشلم پر اپنی بزرگون کے روبرو بادشاہت کرےگا
الافواج کی یروشلم مین ہوگی اضطراب چاند اور شرمندگی سورج قرار دیگئی ہے اور
بادشاہت رب الافواج سے وہ سلطنت مراد ہے جسمین تمام قوانین اور
احکام جانی اور مالی اور ملکی موافق حکم الہی کے ہو وین اور وہ سلطنت بجز
سلطان دو جہان فخر المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے سلطنت کی اور کسکی
ہوگی اور آپکی ہی سلطنت الہی کے زمانہ مین چاند مضطرب ہوا یعنی اپنی چال
سے متغیر ہو کر منشق ہوا چنانچہ بیان اسکا ابھی ہوا اور سورج شرمندہ ہوا کہ
ایک مرتبہ حرکت معکوس اسکو کرنی پڑی اور حرکت ارادی کی عقیدہ کا بطلان
ہوا مسخر اور قیدی اور بیگاری نکلے اور بیان اسکا یہ ہے کہ غزوہ خیبر کی منزل

Marfat.com

تہا مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دمین حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سر مبارک
لگی ہوئی تہی کہ آپ پر آثار وحی ظاہر ہوئی اور غروب آفتاب تک زمانہ نزول وحی ممتد
ہوا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی نماز عصر قضا ہو گئی پس بعد افاقہ کی آپ نی
دریافت فرمایا کہ اے علی نماز پڑہی آپ نی عرض کیا نہیں پس آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نی دعا کی کہ الہی علی رہ تیری اور تیرے رسول کی اطاعت
مین تہا کہ نماز قضا ہوئی پس اپنی رحمت سی واسطے ادای نماز علی رض کے سورج
کو پہر طلوع فرمای پس دعای حبیب الہی صلی اللہ علیہ وسلم مقبول ہوئی اور
حضرت شمس پہر مغرب سی طلوع ہوئی کہ دہوپ اسکی زمین پر پہیلی اور حضرت
علی رضی اللہ عنہ نی نماز عصر ادا کی اور دوسری دفعہ چلتی چلتی ٹہر گئی اور وہی حر
ارادی کے خلاف ہرگز پیدا ہوا اور بیان اسکا یہ ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نی شب معراج کی بعد مشرکین سی کہا کہ شب کو مین زمین شام سی
عرش بریں اور لامکان تک کی سیر کر آیا ہون اور راستہ مین تمہارا قافلہ شام
سے آتا ہوا ملا تہا اور اسوقت اسمین سے ایک اونٹ بہاگ گیا تہا اور ایک
شخص اسکے پیچہی دوڑتا پہرتا تہا کفار نے کہا فرمائیے کہ وہ قافلہ یہان کب
پہنچیگا آپ نی فرمایا چہارشنبہ یعنی بدہ کے دن کفار بدہ کے دن قافلہ کے انتظار مین
[illegible] قافلہ نہ آیا شام ہونے پر ہوئی اور شام قریب آ پہنچی
[illegible] سی اتنی دیر تک اپنی حرکت سی باز
رہی کہ قافلہ [illegible] اس [illegible] بیان کی خاص سرور کائنات
صلی اللہ علیہ وسلم کو زمانہ کی بشارت ہوئی ہی اور آگیا و شامت رب الافواج
[illegible] حضرت [illegible] امام مہدی موعود علیہ السلام کی خلافت مراد ہو تو کچہ
عجب نہین [illegible] انکی خلافت سلطنت الہی ہوگی کہ تمام زمین [illegible] بعت

الہی کے احکام جاری ہونگی اور کل کرہ زمین کے اعلاء اور طنطنہ کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد
رسول اللہ کا غالب ہوگا جبکہ یہ وقت ہوجائیگا تمام زمین کو آپ عدل سے
بھر دینگی اور بیت المقدس کی نواح میں آپکی فتح ہوگی اور بیت المقدس سے اور لوگ آپکی زمانہ میں
اخراج ہونگی غرضکہ ہر طرح رب الافواج کی سلطنت اس خلافت کو کہہ سکتے ہیں
اس صورت میں چاند کا انخساف اور سورج کی نورمندی جانا کسوف اور سورج گہن کی
عبارت ہے جو وقت غیر میں ایک ہوگی رمضان میں جس سال میں حضرت امام کی
بیعت ہوگی ... ہونگا اور اسصورت میں اضطراب چاند بہی کہ غیر وقت میں
گہن ہوا اور شمس کی صورت یہی جاری کہ غیر وقت میں ہوتا ہیا سے آگے واللہ
تعالی اعلم والحکم جو معنا نجیم مس و دس ہم اور بیان اسکا ابہی ہوا پانچواں
معجزہ معجزات عظیمہ سے پانی کا انگلیوں مبارک سے جاری ہونا ہر شکل
جنگوں سے کے چند دفعہ اعجاز جاری ہوا اور ہزاروں مخلوق والخروج
نے اوسے دلکو تازہ کیا اور زندگی پائی اور یہ معجزہ احمدی جو کہ کرامت
صحابہ اور جماعات کثیرہ کے سامنے واقع ہوا اور ایک
جماعت سے روایت ہی اس سبب قریب متواتر کے غزوہ کو بسبب
شدت تکالیف غزوہ العسرہ بہی کہتے ہیں یہہ معجزہ اصابع ساقی حوض کوثر
ظاہر ہوا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب صحابہ کو اس غزوہ میں پیاس
کی تکلیف بہت ہوئی نہایت بیتاب ہوکر اور عرض کیا کہ یارسول اللہ ہم
پیاسے مرتے ہیں اور ہماری پیاس کے ماری جان بلب ہیں سب
آدمی تشنہ لب ہیں تو ہی آب حیات ہے رحم فرما کر تشنہ لبی آپ نے
کی اور فرمایا کہ اگر اس کچھ پانی ہو تو سے آؤ لطف بدلنگی اور پہر
اور میرے ساتھ کوئی تکلیف سے ایک شخص ایک پرانی مشکیزہ

تھوڑا سا پانی پیالی میں لے آیا پس آپ نے ہتیلی مبارک اس پانی پر رکھی انس
رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے بچشم خود دیکھا کہ انگلیوں سے آپ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے چشمے جاری ہوگئے پس سب نے پیا اور وضو [illegible]
کو [illegible] اور باقی مشکوں میں بھر لیا اور نیز انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی
[illegible] دیکھا میں نے ایک روز نماز عصر کا وقت آیا اور لوگوں نے پانی
ڈھونڈا [illegible] وضو کا پانی لائے آپ نے اپنا ہاتھ مبارک اوس برتن میں رکھ دیا اور حکم
کیا کہ وضو کریں پس میں نے دیکھا کہ پانی آپ کی انگلیاں مبارک کی بیچ میں سے مثل
چشمے کے ابلتا تھا اور ایک روایت میں ہی کہ اطراف انگلیوں سے پانی
نکلتا تھا پس سب قوم نے وضو کر لیا اور کوئی باقی نہ رہا انس رضی اللہ عنہ سے
[illegible] سوال کیا کہ کتنے آدمی تھے [illegible]
[illegible] انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز آپ [illegible]
لائے [illegible] پیالہ لے آیا آپ نے اوس میں پنجہ مبارک [illegible]
پیالہ [illegible] آپ نے چاروں انگلیں [illegible]
بیچ میں رکھیں [illegible] مبارک سے پانی جاری ہوا اور [illegible]
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ [illegible] دن صحابی پیاسے ہوگئے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی جمع ہوئے اور آپ کے پاس کچھ تھوڑا سا پانی تھا پس آپ نے ارشاد فرمایا کہ
میرے پاس کس لئے جمع ہوئے ہو عرض کیا یا رسول اللہ پانی نہ وضو کو ہے اور نہ پینے
کو مگر یہی جو آپ کے پاس ہے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ مبارک برتن میں
رکھا پس [illegible] انگلیوں میں سے پانی مانند چشموں کے جوش مارتا [illegible]
پیا اور وضو کیا جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ تم کتنے آدمی تھے کہا اگر لاکھ ہوتے
تب بھی کفایت کرتا [illegible] پندرہ سو آدمی تھے اور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

کہ غزوہ بواط مین چند قطری ایک مشک مین پانی ملا لیں آپ نی اوسکو ایک پیالہ
مین نچوڑ کر اپنی اونگلیں مبارک پھیلا کر اوسمین رکہین پس آپکی اونگلیون مبارک کی
درمیان سی پانی جوش مارنی لگا لیس آپ نی حکم کیا کہ پانی پیویں پس لوگون نی پیا او
سیراب ہوی اور اس معجزہ عظیمہ کا ذکر غزل الغزلات مین ہی باب ۴ ورس ۱۲ میری
بوا میری زوجہ ایک مقفل باغیچہ ہے بند کیا ہوا ایک سوتا ہی اور سربمہر ایک چشمہ
ہے باعتبار رسالت خطاب خاتم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی اور آپ مقفل
باغیچہ تہی کہ مہر نبوت آپ کی تہی اور خوشبو مثل جسم مبارک سی آتی تہین اور آپ
بند کی ہوی سوتی اور یہ مہر چشمہ تہی کہ آپکی جسم مبارک سی پانی کی چشمی بطریق اونگلیون
مبارک کی مقامات مختلفہ مین جاری ہوی اور بیان اسکا ہو چکا ہے چھٹا معجزہ
پہاڑون کا ہلنا ہے اور یہ معجزہ چند مرتبہ واقع ہوا ہی احد اور حیرا وغیرہ پر واقع
ہوا اور بشارت توریہ کی ورس ۱۱ کی اس حیا سی پہاڑون نی تجہی دیکہا اور کانپ گئی
یہ زلزلہ ثابت ہی ساتوان معجزہ فخیمہ معراج شریف ہی جو قبل آپکی اس حیثیت سی
تمام رسل وانبیا علی نبینا وعلیہم السلام مین کوئی اس قدر و منزلت کی ساتھ
مفتخر نہین ہوا اور نہ بعد آپکی ہوگا اور معراج سید المرسلین اس جسم کی ساتہ ہوی اور آپ
تمام آسمانون اور عرش برین اور دوزخ و جنت کی سیر کی اور قرب مالک الملک
کا آپکو اس قدر ہوا کہ کسیکو نہین ہوا تہا یہانتک کہ دیدار الہی مین ہی اگر بعض
کسیکو کلام رہا تو رہا ورنہ کل مدارج قرب طی ہو چکی اور دیدار بہی اکثر علما کے
نزدیک ہوا اور یہ قصہ معراج احمدی صلی اللہ علیہ وسلم یقینی اور متواتر ہے
قران شریف مین بہی مذکور ہی اور احادیث کثیرہ مین مروی ہی اور اس معجزہ
عظیمہ کا ذکر سینتالیسوین زبور مین ہے اور اس زبور کا نام بشارت معراجیہ
زبور ۴۷ ورس ۴ وہ ہمارے لئی پسند کرتا یعقوب کا فخر جسی وہ چاہتا ہی ۵

خوشی سے للکارتے ہوتے اوپر چڑہا ہان خداوند نرسنگی کی آواز کی ساتھ
گیت گاکے خدا کی ستایش کرو ہمارے بادشاہ کی ستایش کے
گیت گاؤ، خدا سارے جہان کا بادشاہ ہے سمجھ سمجھ کے اوسکی
ستایش کے گیت گاوہ خدا قومون پر بادشاہت کرتا ہے خدا اپنی
مقدس تخت پر بیٹھا ہے قومون کے امرا ابرہام کی خدا کے لوگون کی
ساتھ ملکی جمع ہوتے ہین کیونکہ جہان کی سپرین خدا کے ہین وہ نہایت
بلند ہین مش نصرانیون مین اور ہم مین اس بات کا اتفاق ہے کہ داود
علیہ السلام اس باب مین کسی کی بشارت دیتے ہین اور اوسکی اطاعت
کا حکم فرماتے ہین مابہ النزاع یہ بات ہے کہ آیا یہ بشارت خاتم
صاحب قاب قوسین او ادنیٰ کی ہے اور یا حضرت مسیح علیہ السلام
کی ہے جن کے شان مین بل رفعہ اللہ قرآن حمید مین وارد ہوا اور وہم
متوہمین کو دور کیا ہے ہم اول کا اعتقاد رکہتے ہین اور نصرانی دوسری
بات کا زبان سے اقرار کرتی ہین ہمارے پاس تو اپنے دعوی کے
ثبوت مین اس مسلک سے اتنی حجتین ہین حجت اول روشن ہے
کہا خوشی سے للکارتے ہوتے اوپر چڑہا اس ورس مین خدا
کی طرف چڑہنے کو نسبت کیا جو خوشی کے ساتھ ہوا اور خدای جلشانہ
چڑہنے اور اوترنے سے بری ہی پس خدا اپنے معنی حقیقی پر نہ ہا بلکہ
اوس معنی پر محمول ہے اور محمل اسکا ہمارے نزدیک معنی صاحب سے
اور کوئی محمل نظر نہین آتا ہے اسلئے کہ خدا بمعنی صاحب آتا ہے
اور صاحب لقب سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے
کلام پاک مین فرمایا وما صاحبکم بمجنون اور نہین تمہارا صاحب دیوانہ

Marfat.com

اور وہ احسن آیہ کریمہ میں لقب صاحبنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور آپ ہی
خوشی کے ساتھ للکارنے والے ہوئے اور چیخے بھی یعنی چیخے جس وقت آپ نے خطبہ پڑھا اور اس خطبہ میں
آپ نے اپنے فضائل مخصوصہ بیان فرمائے اور تمام رسل انبیاء کرام علی نبینا وعلیہم السلام نے آپکی بزرگی
تسلیم کی اور آپ کے ساتھ اقتدا کی اور مسیح علیہ السلام کا لقب صاحب ہے اور وہ اپنی خوشی
کے ساتھ للکارنے والے ہوئے اور چیخے تمہارے نزدیک مصلوب ہونیکے بعد پھر زندہ ہوکر اوٹھائے گئے
اور بالتحقیق اور نیز ہمارے نزدیک قبل صلیب اللہ پاک نے انکو اوٹھا لیا لیکن اعدا کے شر
سے بچانیکے واسطے نہ خوشی کے واسطے اور سیر کے واسطے جیسے وہم ان خداوندی کی آواز
کے ساتھ اس جملہ میں لفظ کی تغییر فرمادی کہ وہ بھی متعارف نہیں ہے بلکہ یہی معنی ہیں ...
ہے یعنی صاحب اور جملہ نبی کی آواز کے ساتھ بعث صاحب صور اسرافیل علی نبینا وعلیہ
السلام کی بعثت اشارہ ہے اور آپ نما شیعہ ہر دا سیدنا اسوقت تھی اور سیدنا
مسیح علیہ السلام کے ساتھ حضرت اسرافیل علیہ السلام نہ تھے جیسا ہو ہم ... ۹ قوموں کے
امر اور باہم کی خدا کے لوگوں کے ساتھ ملکی جمع ہونے میں ... یہ قاعدہ ہے کہ ... اولاد
یعقوب علیہ السلام کا جسجگہ بیان کرنا منظور ہوتا ہے نام اسرائیل علیہ السلام لیتے ہیں اور جہاں کہیں
منزلت آل مسیح اللہ علیہ السلام کا بیان منظور ہوتا ہے تو وہاں نام ابرہیم علیہ السلام لیتے ہیں
اور یہ قاعدہ قبل میں ... نہیں منقوض ہوتے ... حضرت
ابرہیم علیہ السلام کا نام لیا تا کہ معلوم ہو کہ یہ بیان اقرب ... آل اسمعیل ... محمد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے اسمائے شریفہ لکھے ہیں اسلئے یہ لکھا ہے ذکر ہوا ... تمام قوموں
نے اسرائیل وغیرہ کے امرا اور غربا آپکے ساتھ جمع ہوکر شریعت واحدہ کی واسطے ... کوئی اس ...
... ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم ... کا ثبوت ... معراج رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
... اقوال علماء متقدمین ... ثابت ... رضی اللہ عنہ ...
... علم معلوم ہوا کہ اللہ تعالی ... عربی قرشی ہاشمی ... اللہ ...

سولھوین فصل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئیون کے بیان مین اور پیشین گوئی یعنے زمانہ آئندہ کے حالات کی خبر دینے تھے لوازمات نبوت خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے اسواسطے بشارت فارقلیطیہ کی سولھوین باب کی تیرھوین ورس مین ہے لیکن جب وہ یعنی روح آوے تو وہ تمھین ساری سچائی کی راہ بتاویگی اسلئے کہ وہ اپنی نہ کہیگی بلکہ جو کچھ وہ سنیگی سو کہیگی اور تمھین آئندہ کی خبرین دیگی پس اس صفت کے ظہور کا بیان بھی ضرور ہوا اوسی اسلئے دو مقصد مین بیان کرتے ہین مقصد اول کلام اللہ شریف کی پیشین گوئیون کے بیان مین اور اس بشارت مین ترتیب سور اور آیات کا لحاظ رکھا گیا ہے پہلے پیشین گوئی سورہ بقرہ کے تیسرے رکوع مین فرمایا ہے وَاِنْ كُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِیْنَ اور اگر تم شک مین ہو اس [illegible] اور [illegible] اپنے بندے پر تو لاؤ [illegible] ایک سورت مثل اسکی اور بلاؤ حمایتی [illegible] الا اگر تم سچے ہو پھر اگر نہ کرو اور البتہ نہ کر سکو گے تو بچو آگ [illegible] جسکے ایندھن [illegible] اور پتھر تیار ہے منکرون کے واسطے اس آیت مین [illegible] کے مانند ایک چھوٹی سی چھوٹی سورت بھی بنا سکنے [illegible] فصیح و بلیغ [illegible] قرآن شریف کی مانند ایک چھوٹی [illegible] تو اس [illegible] سیدنا محمد رسول اللہ [illegible] ان کو [illegible] بیان کیا [illegible]

اور وہ کیا بلکہ تمام جن و انس کی قوت سے خارج تھا چنانچہ سورۂ بنی اسرائیل میں
ارشاد ہوا ہے قُلْ لَئِنِ اجْتَمَعَتِ الْإِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰی اَنْ يَأْتُوا
بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْآنِ لَا يَأْتُونَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ
بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيرًا یعنی کہہ اگر جمع ہووین آدمی اور جن اس پر کہ لاوین
قرآن نہ لاوینگے ایسا اور پڑی مدد کرین ایک کی ایک اور ایک امر کا تمام جن و بشر
کی قوت سے خارج ہونا بلکہ تمام مخلوق کی قوت سے خارج ہونا اسپر دلالت کرتا ہے کہ وہ کلام خ
کاہے مخلوق کا ہو المقصود دوسری پیشین گوئی ۱ پارہ کی گیارھوین رکوع مین یہ ارشاد اہل
کتاب خاص یہود کی نسبت وارد ہے قُلْ اِنْ كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ
عِنْدَ اللّٰهِ خَالِصَةً مِّنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ
اِنْ كُنْتُمْ صَادِقِيْنَ وَلَنْ يَّتَمَنَّوْهُ اَبَدًا
بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِالظَّالِمِيْنَ
تو کہہ اگر تم کو ملنا ہے پچھلا گھر اللہ کے ہان الگ سوای اور لوگون کے
تو تم مرنیکی آرزو کرو اگر سچ کہتے ہو اور یہہ آرزو کبھی نکرینگے جو اسطی آگے بہیج چکی ہے
ہاتھ اونکے اور اللہ خوب جانتا ہے گنہگارونکو اس آیت کریمہ مین یہود کو ایک
طریقہ سہل تکذیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمایا کہ تمناے موت کرو اور پھر فرمایا اگر تم کبھی
چنانچہ کسی یہودی نے تمنای موت نکی قتل و استرقاق و جلای وطنی اختیار کی
اور ہلاک ہوئے لفظ تمنای موت زبان سے نہ نکالا اور اس اعجا
ز کا بشارت تنزیل مین ہے تیسری پیشین گوئی دوسرے پارہ کی چھبیسوین رکوع مین
مسلمانون کی نسبت بشارت دیکے آمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا
الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَأْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ
مَسَّتْهُمُ الْبَأْسَاءُ وَالضَّرَّاءُ وَزُلْزِلُوْا حَتّٰى يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ

Marfat.com

والذین امنوا معہ متی نصر اللہ الا ان نصر اللہ قریب
کیا تم کو خیال ہے کہ جنت مین چلے جاوگے اور ابھی تم پر انہین احوال
اونکے جو تمسے اگلے ہو چکے پہونچی سختی اور تکلیف اور جھڑجھڑائی گئی یہانتک
کہ کہنے لگا رسول اور جو اوسکے ساتھ ایمان لائی کب آویگی مدد اللہ کی سن رکھو
اللہ کی مدد نزدیک ہے ۔۔۔۔ اس آیہ کریمہ مین خبر دی کہ مسلمانون پر پہلے نزول
فتح الہی کی ایک مرتبہ اور شدت ہوگی یاس او محنت ۔۔ وہ پہونچیگی اور پھر مدد الہی
نازل ہوگی چنانچہ غزوہ احزاب مین مسلمانون پر تکلیف شدید ہوئی اور پھر مدد الہی
نازل ہوئی اور پھر کفار قریش مدینہ منورہ علی صاحبہا الف الف صلوات و تسلیمات پر چڑھکر
نہین آسکے بلکہ مسلمانون کی کفار قریش پر چڑھائی شروع ہو گئی آخر ام القری فتح ہو گیا
اور پھر اور تمام عالم مین فتوحات اہل اسلام کو خداوند کریم نے عنایت فرمائی اور سورہ
احزاب مین مسلمانون کی زبانی ھذا ما وعدنا اللہ [illegible] اللہ عزوجل نے فرمایا
یعنے مسلمانون نے سختی غزوہ احزاب مین کہا یہ وہ تکلیف ہے جسکا وعدہ ہمارے
ساتھ اللہ نے کیا تھا یعنے اس آیہ سورۂ بقر مین واللہ اعلم دوسری پیشین گوئی سورہ
آل عمران کی گیارہوین رکوع مین یہود کی خواری ابدی کی خبر دی اور فرمایا ضربت
عَلَیْہِمُ الذِّلَّۃُ اَیْنَ مَا ثُقِفُوْا اِلَّا بِحَبْلٍ مِّنَ اللّٰہِ وَحَبْلٍ مِّنَ النَّاسِ
وَبَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰہِ وَضُرِبَتْ عَلَیْہِمُ الْمَسْکَنَۃُ ذٰلِکَ بِاَنَّہُمْ کَانُوْا
یَکْفُرُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰہِ وَیَقْتُلُوْنَ الْاَنْبِیَآءَ بِغَیْرِ حَقٍّ ذٰلِکَ
بِمَا عَصَوْا وَّکَانُوْا یَعْتَدُوْنَ ترجمہ ماری گئی ان پر ذلت جہان دیکھے سوای
دستاویز اللہ کے اور سوای دستاویز لوگون کے اور کما لائی غصہ اللہ کا اور ماری
گئی اون پر محتاجی یہ اسواسطے کہ وہ رہے ہین منکر اللہ کی آیتون سے اور مارتے رہے نبیون کو
ناحق اور سوا اس خبر کے دنیا مین کہین ایک بیگھہ زمین پر حکومت یہود کی نہین ہے پہلے خود [illegible] حکومت

حکومت مستقلہ رکھتے تھے مگر بعد خرابی خیبر وغیرہ کے پھر کہیں روی زمین پر
حکومت نہیں ہوئی اور نہ قیامت تک کہیں اونکی حکومت ہو پانچوین پیشین گوئی سورہ
مائدہ کی ساتوین رکوع مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی انتقال کی بعد خبر دی
کہ بعض الناس کا اسلام سے پھر جائیگی اور مومنین ثابت قدم رہینگی اونکو مرتدین پر لائینگے
اور فرمایا یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَنْ یَّرْتَدَّ مِنْکُمْ عَنْ دِیْنِہٖ فَسَوْفَ
یَاْتِی اللّٰہُ بِقَوْمٍ یُّحِبُّھُمْ وَیُحِبُّوْنَہٗٓ اَذِلَّۃٍ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اَعِزَّۃٍ عَلَی الْکٰفِرِیْنَ
یُجَاھِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَلَا یَخَافُوْنَ لَوْمَۃَ لَآئِمٍ ذٰلِکَ
فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ترجمہ اے ایمان
والو جو کوئی پھریگا تم مین سے اپنی دین سے تو اللہ آگی لاویگا ایک لوگ کہ اللہ
چاہتا ہے اونکو اور وہ اوسکو چاہتے ہین نرم دل ہین مسلمانون پر اور زبردست ہین کافرون
پر لڑتی ہین اللہ کی راہ مین اور ڈرتی نہین کسیکی الزام سے یہہ فضل ہی اللہ کا دیگا جسکو
چاہی اور اللہ کشایش والا ہے خبردار ہے اور موافق خبر صادق اللہ عزوجل کے بعد
انتقال سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعض لوگ پھر گئے اور کہنے لگے کہ اگر آپ نبی ہوتے تو انتقال
نہ فرماتے نبوت کو خدائی سمجھگئی اور حضرت صدیق رضی اللہ عنہ انکی ساتھ لڑے
اور انکو راہ پر لائی اور ان پر اللہ کا فضل ہوا چھٹی پیشین گوئی سورہ مذکورۃ الذکر کے
نوین رکوع مین خبر دی کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کفار مین رہینگے اور
کوئی آپکو شہید نکر سکیگا اور فرمایا یٰٓاَیُّھَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ
مِنْ رَّبِّکَ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَہٗ وَاللّٰہُ یَعْصِمُکَ مِنَ
النَّاسِ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَھْدِی الْقَوْمَ الْکٰفِرِیْنَ اے رسول پہنچا جو نازل کیا گیا تجکو تیری
رب سی اور اگر یہ نکیا تو تو نے کچہ نہ پہونچایا اوسکا پیغام اور اللہ تجکو بچائیگا لوگون سی
اللہ راہ نہین دیتا منکر قوم کو اور موافق اس خبر الہی کے آپ اونہین مین رہے اور

Marfat.com

آسمان پر تشریف نہیں لے گئے اور آپ کو کوئی شہید نہ کر سکا باوجودیکہ [illegible]
نزول اس آیۂ کریمہ کے پہرا وغیرہ کچھ نہ تھا اسکے بعد موقوف کردی سورۂ اعراف کی
تیسری رکوع میں پیشین گوئی کی تباہی کفار قریش کی کی اور فرمایا ولکل امۃ اجل
فاذا جاء اجلہم لا یستاخرون ساعۃ ولا یستقدمون [illegible]
ہر فرقہ کا ایک وعدہ ہے پھر جب آ پہونچا انکا وعدہ نہ دیر کرینگے ایک گھڑی نہ جلد [illegible]
اور [illegible] اجل انکی بدر کے دن آ گئے اور [illegible] ہو گئے اور [illegible] اجل انکی [illegible] طرح
علی صحیفہ [illegible] لیا ہوں
[illegible] یا ایہا النبی قل لمن فی ایدیکم
من الاسری ان یعلم اللہ فی قلوبکم خیرا یؤتکم خیرا مما اخذ منکم
ویغفر لکم واللہ غفور رحیم [illegible] کہدے انکو جو تمہارے ہاتھ
میں ہیں قیدی [illegible] جانیگا اللہ تمہارے دلوں میں کچھ نیکی تو دیگا تمکو بہتر اس سے
جو تم سے [illegible] گیا اور تمکو بخشیگا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے اس آیہ کریمہ کا شان
نزول [illegible] بدر میں جو [illegible] ستر شخص قید ہو کر آئے اور ان قیدیوں میں
[illegible] ابن عبد المطلب بھی تھے اور اخراج قیدیوں کا جو ٹھہرا
[illegible] پر ٹھہرا پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس کے
[illegible] قیدیوں کی فدیہ ادا کرنے کا حکم دیا اپنا اور عقیل ابن ابی طالب کا اور نوفل ابن
حارث کا اور یہ دونوں حضرت عباس کے بھتیجے تھے اور قیدیوں میں تھے اور عتبہ ابن عمرو کا اور
حضرت عباس [illegible] عباس رضی اللہ عنہ نے کہا اے محمد یہ چاہتے ہو کہ تمہارا چچا اپنے بچانے سے مال ہو اور یہ سب
میں [illegible] سے لاؤں اور کسطرح ادا کروں آپ نے فرمایا وہ سونا
جو ام الفضل کے پاس رکھا ہے اور اسوقت وہ دو باتیں کہیں تھے وہ مال
کیا ہے حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا میں تو یہ باتیں پوشیدہ نہیں تھیں

Marfat.com

تمہین کیسی معلوم ہوئین اور آپ نے فرمایا کہ میرے رب نے مجھے وحی سے معلوم کرا دیا پس حضرت عباس رضی اللہ عنہ یہہ معجزہ دیکھکر مسلمان ہوئے اور اپنا اور اون تینون کا فدیہ ادا کیا مگر دل مین ملول ہونے لگے تب آیۂ کریمہ واسطے تسلی حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی اونکی شان مین نازل ہوئی اور اس آیۂ کریمہ مین اون سے وعدہ کیا گیا کہ جتنا تم سے مال لیا گیا ہے اگر تم مومن کامل ہوگی تو اللہ تمہین اس سے زیادہ عنایت کریگا اور اللہ تمہین بخشدیگا گو تم نے مقابلہ احمدی صلی اللہ علیہ وسلم کیا اور اس وعدہ کو اللہ عز وجل نے اونکی دلمین ایمان دیکھکر پورا کیا حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ فرمایا کرتے تھے میرے رب نے مجھسے دو وعدہ کیے تھے ایک تو اونمین سے یہہ تہا کہ جتنا مجھسے فدیہ مین مال لیا گیا تہا اوس سے زیادہ دنیا مین عنایت کرے یہہ تو اللہ نے پورا کیا اب میری بیس غلام ہین اور ہر ایک اونمین سے میری مال سے میری لیے بیس ہزار دینار کی تجارت کرتا ہے اور سقایہ زمزم مجھے عنایت کیا اور وہ مجھے سب مالون سے عزیز ہے اور دوسرا وعدہ مغفرت سو اللہ سے مجھے امید ہے کہ اوسے بھی وہ پورا کریگا اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی اولاد مین بہت سے بادشاہ ہوئے اور یہہ کتنے بڑی خبر ہی نوین پیشین گوئی سورہ ہود کی پہلی رکوع مین قریش کی نسبت فرمایا وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنِّی اَخَافُ عَلَیْکُمْ عَذَابَ یَوْمٍ کَبِیْرٍ اور اگر تم پہر جاؤگے تو ڈرتا ہون تم پر ایک بڑی دن کی مار سے ... اور اس عذاب سے یا عذاب قیامت مراد ہے اور اس صورت مین مراد دن وہی دن ہوگا یا عذاب روز بدر مراد ہے یا وہ عذاب بہوک مراد ہے جو قریش پر کئی برس تک رہا اور اوسمین مردار کہا گئی لیکن دوسری تفسیر انبیاء سابقین سے موافق ہے اسلیے کہ زبور مین ابو جہل کی نسبت فرمایا ہے

خداوند اس پر ہنستا ہے کیونکہ دیکھتا ہے کہ اوسکا دن آتا ہے اور اوس دن سے
روز بدر مراد ہے کیونکہ وہ اسی دن مارا گیا ہے پس بیان ہی یہ ہے کہ عذاب قریش
کا بیان ہوا اور لفظ یوم کے ساتھ اسکے وقت کو بیان کیا ہے غالب ہے کہ وہی
مراد ہو واللہ اعلم دسوین آیتین بھی سورہ مذکورہ کے اسی رکوع مین قریش ہی کی نسبت
فرمایا وَلَئِنْ اَخَّرْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ اِلٰی اُمَّةٍ مَّعْدُوْدَةٍ
لَّيَقُوْلُنَّ مَا يَحْبِسُهٗ اَلَا يَوْمَ يَاْتِيْهِمْ لَيْسَ مَصْرُوْفًا عَنْهُمْ
وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ اور اگر ہم دیر لگاوین اون سے عذاب
کو ایک مدت گنتی تک تو کہنے لگین کیا رک رہا ہے اوسکو سنتا ہے جسدن اویگا اون پر
نہ پھیرا جاویگا اون سے اور الٹ پڑیگا اون پر جس پر ٹھٹھی کرتے تھے ...... پانچ
شخص اشراف قریش سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت تکلیف دیتے تھے اور ٹھٹھہ
اور ایذا انکی حد سے بڑھی تھی اس آیۂ کریمہ مین اونکے ہلاک ہونیکا بیان ہے اور انکی
عذاب کی پیشین گوئی ہی اور صورت وقوع اس عذاب کی اوسکی یہ ہوئی کہ ایکروز
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جبرائیل علیہ السلام کے ساتھ مسجد الحرام مین تشریف رکھتے
تھے اور وہ پانچون آئے اور اپنے قاعدہ قدیم کے موافق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سے استہزا کے ساتھ پیش آئے اور طواف کعبہ شریف کا کرنے لگے جبرئیل علیہ
السلام نے عرض کیا کہ اگر ارشاد ہو تو مین اونکے شر کو کفایت کرون پس حضرت
جبرئیل علیہ السلام نے ولید بن مغیرہ کی پنڈلی کی طرف اشارہ کیا اور عاص بن وائل
کے تلوے کی طرف اور حارث بن قیس کی ناک کیطرف اور اسود بن عبد یغوث کے
پیٹ کی طرف اور اسود بن مطلب کی آنکھ کیطرف اشارہ کیا اور اس اشارہ سے ہی
اون سب کا کام تمام کیا پس ولید ایک تیرگر کی دکان کے پاس سے گذرا اور
ایک تیر اوسکی دامن مین اٹکا بسبب تکبر کے سر نہ جھکایا اور اوسے نہ نکالا

پس اوس تیر قضا سے اسکی پنڈلی زخمی ہوئی اور ایک شریان اوس سے کٹ گئی اور وہ مرکر دار البوار مین پہونچا اور عاص بن وائل کی تلوے مین ایک کانٹا چبھا اور پیر سوج کر مرگیا اور حارث کی ناک سی خون اور ریپ جاری ہوا اور مرگیا اور اسود بن عبد یغوث مونہہ کو زمین پر مارتے مارتے مرگیا اور اسود بن مطلب کی ایک آنکھہ بی نور ہوگئی اور غضب سے سر زمین پر دیدی مارتا ہتا یہانتک کہ مرگیا اور آیۃ کریمہ اِنَّا کَفَیْنٰکَ الْمُسْتَہْزِءِیْنَ مین بیان نہین پانچون کی شر کی کفایت کا ہے **گیارہوین پیشین گوئی** ۔ سورہ حجر کی پہلی رکوع مین فرمایا ہی اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ ہمنے آپ اوتاری ہی یہ نصیحت اور ہم اوسکے نگہبان ہین ۔ .... اس آیۃ کریمہ مین یہ خبر ہے کہ قرآن شریف آخر دہر تک نہ معدوم ہوگا نہ محرف اور مشتبہ اور مشکوک ہوگا اور یہ پیشین گوئی آج تک پوری ہی اور انشاء اللہ قیامت تک پوری رہیگی **بارہوین پیشین گوئی** سورہ بنی اسرائیل کے ساتوین رکوع مین فرمایا وَاِنْ کَادُوْا لَیَسْتَفِزُّوْنَکَ مِنَ الْاَرْضِ لِیُخْرِجُوْکَ مِنْہَا وَاِذًا لَّا یَلْبَثُوْنَ خِلٰفَکَ اِلَّا قَلِیْلًا اور وہ تو لگتی تہی گہبراتی تجھکو اس زمین سے کہ نکال دین تجھکو یہان سی اور تب نہ ٹھیرینگے تیرے پیچہے مگر تہوڑا ۔ .... اس آیۃ مین پیشین گوئی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زمین مکہ سی ہجرت کرجائینگی پہر قریش امن و امان سی مکہ مین تہوڑے دنون ٹھیرینگے اور پہر وہ ہلاک ہونگی اور ایسا ہی ہوا کہ جب آپ نی ہجرت کی ہجرت سے دوسرا برس قریش ہلاک ہوئی یعنی جنگ بدر مین اکثر رئیسا قریش مارگئی اور قید ہوگئی **تیرہوین پیشین گوئی** سورہ بنی اسرائیل کی ہی آٹہوین رکوع مین فرمایا وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ کَانَ زَهُوْقًا اور کہہ آیا سچ اور نکل بہاگا جہوٹ بیشک جہوٹ ہے نکل بہاگنی والا

وہان بسینگے اور اسلام غالب ہوگا اور مسلمان وہان بسینگے اور یہ مطابق واقعہ ہے۔ للہ الحمد اور بروز فتح مکہ معظمہ شرفہا اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ مین ایک لکڑی تھی اور خانہ کعبہ کے گرد تین سو ساٹھ بت تھے اور وہ ہمیشہ قلعی وغیرہ سے زمین مین جمے ہوئے تھے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس لکڑی سے اون بتون کی طرف اشارہ فرماتے اور یہہ آیت کریمہ قُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ تلاوت فرماتے پس وہ بت اوندھے گر پڑتے اور اس آیہ کریمہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس دن مین مفہوم ہوتا ہے کہ یہہ پیشین گوئی فتح مکہ معظمہ کی تھی اور حق اسی دن مین مکہ معظمہ مین ظہور پایا اور باطل یعنے شرک و کفر اور بت مکہ معظمہ سے نکل بہاگا وللہ الحمد چودھوین پیشین گوئی سورہ انبیاء کے اخیر رکوع مین فرمایا وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ أَنَّ الْأَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ اور ہمنے لکھدیا ہے زبور مین نصیحت کے پیچھے کہ آخر زمین کے مالک ہونگے میرے نیک بندے مین نے خاتمہ اس کتاب مین اس نکتہ کا نشان بتلا دیا ہے اگر مانلین تو مطلب حاصل ہے اور اخبار بالغیب اور اگر شاید ابائی عن اکر مانین تو پیشین گوئی صادق ہے اسلیے کہ صحابہ کرام زمین کے مالک ہوئے اور ہزارون شہر انہون نے فتح کیے اور اور امت محمدیہ بہی مشرق سے مغرب تک مالک زمین ہوئے پندرھوین پیشین گوئی سورہ حج کی چھٹی رکوع کے شروع مین فرمایا أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا وَإِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ حکم ہوا اونکو جن سے لوگ لڑتے ہین اس واسطے کہ ان پر ظلم ہوا اور اللہ اونکی مدد کرنے پر قادر ہے یہہ آیہ کریمہ ہجرت سے برس روز کے بعد نازل ہوئی اور اس آیہ کریمہ مین پیشین گوئی ہے کہ اللہ کی مدد سے مسلمان فتح پاوینگے اور قریش مغلوب ہونگے اور بحمد اللہ ایسا ہی ظہور مین آیا

سولہوین پیشین گوئی سورہ نور کی ساتوین رکوع مین فرمایا وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ فِی الْاَرْضِ کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ وَلَیُمَکِّنَنَّ
لَھُمْ دِیْنَھُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَھُمْ وَلَیُبَدِّلَنَّھُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِھِمْ اَمْنًا یَعْبُدُوْنَنِیْ لَا یُشْرِکُوْنَ بِیْ شَیْئًا وَمَنْ کَفَرَ بَعْدَ ذٰلِکَ
وعدہ دیا اللہ نے جو لوگ تم مین ایمان لائے ہین اور کیے ہین نیک کام
البتہ پیچھے حاکم کریگا اونکو ملک مین جیسا حاکم کیا تھا اگلون کو اور جما دیگا اونکو دین
اونکا جو پسند کر دیا اونکو اور دیگا انکو اونکے ڈر کے بدلے امن میری بندگی
کرین گے شریک نکرین گے میرا کوئی اور جو کوئی ناشکری کریگا اس سے پیچھے
وہی لوگ ہین بے حکم یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ
عنہم کو خطاب ہے اور موافق وعدہ الہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صحابہ خلیفہ
ہوے اور دین الہی کی ترقی ہوئی اور انہون نے اللہ وحدہ لاشریک کی عبادت
کی اور کسیکو اوسکا شریک نہین کیا اور اس وعدہ کا زیور سے بھی نشان ملتا ہے اور خاتمہ
اس رسالہ مین اوسکا ملاحظہ کرنا چاہیے ۔ سولہوین پیشین گوئی سورہ قصص کی آٹھوین
رکوع مین فرمایا اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَیْکَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّکَ
اِلٰی مَعَادٍ جس شخص نے حکم بھیجا تجھپر قرآن کا وہ پھر لانے والا ہے
تجھکو پہلی جگہ اتھی جسوقت مین آپ مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ کو ہجرت کی اوسوقت
یہہ آیت نازل ہوئی اور موافق وعدہ الہی آپ پھر مکہ معظمہ مین تشریف لائے
اور مکہ معظمہ مفتوح بھی ہوا ستارہوین پیشین گوئی سورہ روم کا شروع
الٓمّٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ فِیْ اَدْنَی الْاَرْضِ وَھُمْ مِّنْۢ بَعْدِ غَلَبِھِمْ
سَیَغْلِبُوْنَ فِیْ بِضْعِ سِنِیْنَ لِلّٰہِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْۢ بَعْدُ
وَیَوْمَئِذٍ یَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ بِنَصْرِ اللّٰہِ یَنْصُرُ مَنْ یَّشَآءُ وَھُوَ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ
وَعْدَ اللّٰہِ لَا یُخْلِفُ اللّٰہُ وَعْدَہٗ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ

Marfat.com

ت دب گئی ہین روم لگنی ملک مین اور وہ اس دبی پیچہے اب غالب ہونگی کئی برس مین
اللہ کی ہاتہہ مین کام ہیلا اور پیچہلے اور اوسدن خوش ہونگے مسلمان اللہ کی مدد سے
مدد کرے جسکی چاہے اور وہی ہی زبردست رحم والا اللہ کا وعدہ ہو اخلاف نکریگا
اللہ اپنا وعدہ لیکن لوگ بہت نہین جانتے اس آیہ کریمہ کا شان نزول یہہ ہی کہ بعثت
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نوین برس مین خسرو پرویز شاہ فارس نی لشکر بیشمار
ولایت روم پر بہیجا اور اونہون نے کچہہ شہر ملک عراق سے رومیون کی شہرون سے
لیلئے اور لشکر اونکا بہاگ گیا پس جسوقت مکہ مین یہہ خبر پہونچی کفار قریش خوش ہو کر مومنون
سے کہنے لگے کہ تم اور نصرانی اہل کتاب ہو اور ہم اور فارسی امی ہین پس جیسی ہماری بہائی
تمہاری بہائیون پر غالب ہوی ہین ہمین بہی امید ہے کہ ہم بہی تمپر غالب ہونگے اور
مومنون کو اونکی اس خوشی سے رنج پہونچا پس حق سبحانہ نی یہہ آیہ کریمہ نازل کی اور
فرمایا کہ اب واقعی رومی مغلوب ہوگئی ہین اور تم بہی تو اپنے مغلوب ہو مگر بضع سنین کی
بعد رومی پہر غالب ہونگی اور تم بہی قریش پر غالب ہوگئی ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ نی
اس آیہ کریمہ کی نزول کی بعد مشرکین سے کہا کہ تمہاری بات پوری نہ ہوگی اور تمہاری آنکہین
ٹہنڈی نہ رہین گی دیکہو اب چند برس مین رومی پہر غالب ہونگے ابی ابن خلف
مشرک نی کہا رومی غالب نہ ہونگی اور اگر غالب ہون تو میری تمہاری شرط ہی دس
دس جوان اونٹون پر اگر رومی غالب ہوی تو مین دونگا نہین تو تم دیجو اور تین برس
کی مدت قرار پائی ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ نی خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
مین یہہ تمام قصہ بیان کیا آپ نی فرمایا بضع تین سے نو تک ہوتی ہین چاہا مال اور مدت
مین زیادہ کر پس صدیق رضی اللہ عنہ سنے سو اونٹ نو برس کی مدت سو سو اونٹ کی
شرط پر مقرر کی اور جانبین سے ضامن لئے گئے اور اسی مدت مین پہر فارسیون
اور رومیون مین لڑائی ہوی اور موافق خبر الہی رومی پر غالب ہوی اور ملک عرب مین

Marfat.com

اس خبر کی تحقیق فتح بدر کے دن یا غزوہ حدیبیہ کے زمانہ میں ہوئی اور دونون دن مسلمانون کی فتح کی تھی پہلی دن کی تو فتح ظاہر ہے اور دوسرے دن ہاں وہ صورت صلح مبیّن از کہ جسکے سبب سے مکہ معظمہ فتح ہوا اور صدیق رضی اللہ عنہ پہلی تقدیر پر ابی ابن خلف سے سو اونٹ لیے اور دوسری تقدیر پر اوسکے ضامن سے سو اونٹ لیے اس واسطے کہ ابی ابن خلف غزوہ احد میں مقتول ہو چکا تھا اٹھارویں پیشین گوئی سورہ احزاب کی پانچوین رکوع میں فرمایا مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا محمد نہین باپ کسیکا تمہارے مردون میں لیکن رسول ہے اللہ کا اور مہر سب نبیوں پر اور ہے اللہ سب چیز جانتا انتہی اس آیہ کریمہ میں پیشین گوئی ہے کہ کوئی صاحبزادہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جوان نہین ہوگا اور ایسا ہی ظہور مین آیا۔ انیسوین پیشین گوئی سورہ صافات کی پانچوین رکوع مین فرمایا وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِينَ إِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنصُورُونَ وَإِنَّ جُندَنَا لَهُمُ الْغَالِبُونَ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتَّىٰ حِينٍ وَأَبْصِرْهُمْ فَسَوْفَ يُبْصِرُونَ ~~پہلے ہو چکا ہمارا حکم اپنے بندون کے حق مین جو رسول ہین بے شک انہین کو مدد ہوتی ہے اور ہمارا لشکر جو ہے بے شک وہی زبر ہے سو تو الٹی پھر آ ایک وقت تک اور انکو دیکھتا رہ کہ آگے دیکھ لیں گے انتہی اس آیہ کریمہ مین پیشین گوئی ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غالب ہونگے اور کفار خائب ہین بحمد اللہ اسطرح ایسا ہی ظہور مین آیا بیسوین پیشین گوئی سورہ دخان کے پہلے رکوع مین فرمایا فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ يَغْشَى النَّاسَ هَٰذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ إِنَّا مُؤْمِنُونَ أَنَّىٰ لَهُمُ الذِّكْرَىٰ وَقَدْ جَاءَهُمْ رَسُولٌ مُّبِينٌ ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ

وَقَالُوا مُعَلَّمٌ مَّجْنُوْنٌ ت مونو راہ دیکہہ جس دن کہ لاوے آسمان دہوان صریح جو
کہیری ہوئے لوگون کو یہہ ہی دکہہ کی مار ہی رب کہول دی ہمسے یہہ آفت ہم یقین لاتے
ہین اور کہان ہین نصیحت سمجہنا اور آچکا ان پاس رسول کہول کہول سنانیوالا پہر اس سے منہہ
پہیرا اور کہنے لگے سکہایا ہوا ہے باولا انتہی اس آیۃ کی تفسیر مین دو قول مشہور
ہین ایک یہہ کہ پیشین گوئی ہاوس عذاب شدت قحط کی جو قریش پر مسلط
ہوا جس مین مردار وغیرہ کہالی اور کئی برس تک وہ اسمین مبتلا رہی اور دہوان
ایام قحط مین بسبب شدت بہوک زمین و آسمان کے درمیان نظر آیا کرتا ہے اور
ایسی ہی وحاں مین فرمایا ہے اور دوسرا قول یہہ کہ دہوان قیامت مین ہوگا اور
کافر اس سے بیہوش ہو گر پڑینگے اور مومنون کو اس سے زکام کی سی کیفیت
پیدا ہو جاویگی اور پہلی تقدیر پر ظہور اس پیشین گوئی کا ہو لیا اور دوسرے
قول پر قیامت کو ہوگا اگنیسوین پیشین گوئی سورۂ دخان اسی آیۃ کے بعد فرمایا
اِنَّا كَاشِفُو الْعَذَابِ قَلِيْلًا اِنَّكُمْ عَآئِدُوْنَ يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ
الْكُبْرٰی اِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ ت ہم کہولتے ہین عذاب تہوڑی دنون تم
پہری کرتی ہو جسدن پکڑینگے ہم بڑی پکڑ ہم بدلا لینے والے ہین جب
شدت قحط ہوئی ابو سفیان خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم مین حاضر ہوا اور عرض
کیا کہ آپ صلہ رحمی کا حکم کرتی ہو اور آپکی قوم ہلاک ہوئی جاتی ہے جناب باری
جلشانہ مین دعا کیجئے کہ یہہ عذاب آپکی قوم سے اٹہی آپنے دعا کی اور وہ عذاب
اوٹہہ گیا مگر اس آیۃ کریمہ مین فرمایا کہ جب ہم عذاب تہوڑی سے دنون کو اوٹہا لینگے
تم پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تکلیف کی درپی ہو گے اور پہر ہم بڑی پکڑ پکڑینگے
اور ایسا ہی ظہور مین آیا کہ بعد رفع عذاب پہر عداوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
مین سرگرم ہوئی اور اللہ عزوجل نے بہی موافق وعدہ کے بدر کی روز سخت

Marfat.com

پکڑے گئے بلکہ کو بے مارے گئے اور مقید ہوگئے اور پہلے صحیفوں میں بھی غزوہ ہذا کے بیان میں لفظ دن وار قع ہوا ہے اور بیان غزوات میں وہ بشارات منقول ہو چکی بائیسویں پیشین گوئی سورہ محمد کی چوتھی رکوع میں فرمایا۔ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْٓا اَمْثَالَكُمْ ترجمہ اور اگر تم پھر جاوگے بدل لیگا کوئی لوگ سوا تمہارے پھر وہ ہونگے تمہاری طرح کی انتہی اس آیۂ کریمہ میں پیشین گوئی یہی کہ سوای دیار عرب کے اور ملکوں میں بھی اصحاب دین ان تیار پیدا ہونگے اور موافق مشہورترین اقوال کے اس قوم سے فارس والے مراد ہیں اور ہزارہا علماء اور فضلاء وہاں پیدا ہوئے ہیں اور امام اعظم کوفی رحمۃ اللہ علیہ بھی فارس سے ہیں اور حدیث شریف میں وارد ہوا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ وہ کون ہیں اور سلمان فارسی آپ کی پاس حاضر تھے آپ نے سلمان کی ران پر ہاتھ مارکے فرمایا ہذا وقومہ یہہ اور قوم اسکی تیئیسویں پیشین گوئی سورہ فتح کی شروع میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب کرکے فرمایا اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ترجمہ ہمنے فیصلہ کر دیا تیرے واسطے صریح فیصلہ انتہی غزوہ حدیبیہ میں یہہ آیۃ نازل ہوئی اور اس میں بشارت دی کہ یہی صلح باعث مکہ معظمہ کی فتح کی ہوگی اور ایسا ہی ہوا وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا چوبیسویں پیشین گوئی ختم سورہ فتح کی دوسری رکوع میں فرمایا سَيَقُوْلُ الْمُخَلَّفُوْنَ اِذَا انْطَلَقْتُمْ اِلٰى مَغَانِمَ لِتَاْخُذُوْهَا ذَرُوْنَا نَتَّبِعْكُمْ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّبَدِّلُوْا كَلٰمَ اللّٰهِ قُلْ لَّنْ تَتَّبِعُوْنَا كَذٰلِكُمْ قَالَ اللّٰهُ مِنْ قَبْلُ فَسَيَقُوْلُوْنَ بَلْ تَحْسُدُوْنَنَا بَلْ كَانُوْا لَا يَفْقَهُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ترجمہ اب کہینگے پیچھے رہ گئے جب چلوگے غنیمتیں لینے کو چھوڑو ہم چلیں تمہارے ساتھ

Marfat.com

جانتے ہین کہ بدلین اللہ کا کہا تو کہہ ہمارے ساتھ نہ چلوگے یون ہی کہہ دیا اللہ نے پہلے سے
پہر اب کہینگے نہین تم جلتے ہو ہمارے بہلے سے کوئی نہین پر وہ سمجھتے نہین تہی
مگر تہوڑا انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت عمرہ کا ارادہ کیا تو
عرب کے قبیلون کو جو مسلمان ہو گئے تہے مثل سلم اور اشجع وغیرہما کو ہمرکابی کے لئے
اشارہ فرمایا مگر وہ ہمرکابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس سفر مین جو مبدء
فتوحات تہا محروم رہی اور بیان حدیبیہ مین صلح ہو گئی اور لڑائی ہوتے ہوتے
رہگئی اور بیعۃ الرضوان بہی ہوئی اور اللہ عزوجل اون سب سے راضی اور خوشنود
ہوا اور اونکو جزاے عاجل اس اطاعت و فرمان برداری کی خیبر و نواح خیبر عطا فرمایا اور
اس کی اس ایۃ کریمہ مین پیشین گوئی کی کہ اوسکو ایسا فرمایا کہ گویا غنیمت رکہی ہوئی ہے
تہی اوٹہا لینی کو فقط جانا ہے چنانچہ موافق وعدہ الہی وہ فتح ہوا لیکن حکم دیدیا
کہ جو اس سفر مین ساتھ نہین ہوا وہ اس غنیمت کے حاضر ہونے سے محروم ہے
چنانچہ کوئی اور اس مین حاضر نہین ہوا اور وہ حصہ خاص اصحاب بیعۃ الرضوان کا رہا
پچیسوین پیشین گوئی سورہ فتح مین اس ایۃ کریمہ کے بعد فرمایا قُلْ لِّلْمُخَلَّفِيْنَ
مِنَ الْأَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ إِلٰى قَوْمٍ أُولِىْ بَأْسٍ شَدِيْدٍ
تُقَاتِلُوْنَهُمْ أَوْ يُسْلِمُوْنَ فَإِنْ تُطِيْعُوْا يُؤْتِكُمُ اللّٰهُ أَجْرًا حَسَنًا
وَإِنْ تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُمْ مِّنْ قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ
عَذَابًا أَلِيْمًا ؕ کہدے پیچہے رہگئے گنوارونکو آگی تمکو بلاوینگے ایک لوگون پر بڑی
سخت لڑوا لگی تم اون سے یا وہ مسلمان ہونگے پہر اگر حکم مانوگے دیگا
اللہ تمکو نیک اچہا اور اگر پلٹ جاوگے جیسے پلٹ گئے پہلی بار مار دیگا تمکو دکہہ کی
مار اور اس قوم بڑی سخت سے باہم اہل مسیلمہ کذاب کی مراد ہین اور صدیق
رضی اللہ عنہ کے زمانہ مین یہہ لڑائی واقع ہوئی اور اللہ عزوجل نے فتح دی اور

Marfat.com

مسیلمہ کذاب مارا گیا اور یا قبیلہ ہوازن مراد ہے جو غزوہ حنین مین مقابل تہے اور
یا فارس اور روم والی مراد ہین اور چارون تقدیر پر یہہ پیشین گوئی پوری ہو چکی
چہبیسوین ۲۶ پیشین گوئی سورہ فتح کی تیسری رکوع کی شروع مین فرمایا لَقَدْ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ
فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا
وَّمَغَانِمَ كَثِيْرَةً يَّاْخُذُوْنَهَا وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا
ترجمہ الله خوش ہوا ایمان والون سے جب ہاتہ ملانی لگی تجہہ سے اس درخت کی
نیچے پہر جانا جو انکی جی مین تہا پہر اتارا ان پر چین اور انعام دی انکو ایک فتح نزدیک اور
غنیمتین جو انکو لینگی اور ہی الله زبردست حکمت والا انتہی اس آیہ کریمہ مین خیبر کو
فتح قریب فرمایا چنانچہ اس صلح حدیبیہ کی بعد ہی فتح ہوا اور بہت سی غنیمتین فارس
و روم وغیرہ کی الله عز وجل نی مسلمانون کو عنایت کی ستائیسوین پیشین گوئی
سورہ قمر کی تیسری رکوع مین فرمایا اَمْ يَقُوْلُوْنَ نَحْنُ جَمِيْعٌ
مُّنْتَصِرٌ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ کیا کہتے ہین ہم سب کا
میل ہی بدلا لینی والے اب شکست کہاویگا میل اور بہاگین گے پیٹہ دیکر انتہی
یہہ غزوہ بدر کی شکست کفار کی بقیہ ہزیمت خیبر کی اور ایسی ہی واقع ہوا ہے اور
آنحضرت صلی الله علیہ وسلم غزوہ بدر مین یہہ پڑہتی تہے اور فرماتی تہے سیہزم الجمع
ویولون الدبر اور اس سے اشارہ تہا کہ وہ ہزیمت کفار کی آج واقع ہو گی اور حضرت
فاروق رضی الله عنہ سے یہہ روایت ہی اٹہائیسوین پیشین گوئی سورہ نصر مین
فرمایا اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ
دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ
اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ترجمہ جب پہونچ چکی مدد الله کی اور فیصلہ اور تو نی دیکہے

Marfat.com

لوگ بیٹے اللہ کی دین مین فوج فوج تب پاکی بول اپنی رب کی نعمتون
اور گناہ بخشواوین سے بی شک وہ معاف کرنیوالا ہے یہہ سورت آخر عمر رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین نازل ہوئی اور اس مین فرمایا کہ کافرستاب کر
فیصلہ کا آب مکہ فتح ہو چکا اور ملک عرب مین مسلمان دل کی دل ہونی لگے
وعدہ سچا ہوا اب امت کی گناہکی بخشش کی طلب کرو تا درجہ شفاعت کا ملے
اور اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سمجھ لیا دنیا مین جو میرا کام تھا وہ پورا
ہوا اب فقط کار آخرت باقی رہا جو شفاعت امت ہی اور سفر آخرت قریب آیا اور
اس سورت کی نزول کے دو برس کی بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انتقال فرمایا
اور کوئی پوری سورت اس سورت کی نازل ہونیکے بعد نازل نہین ہوئی روایت ہی
کہ بعد نازل ہونی اس سورہ کے آپنی یہہ سورت پڑہی حضرت عباس رضی اللہ عنہ
رو پڑی آپ نی فرمایا کیون روتی ہو عرض کیا کہ اس سورت مین آپکی انتقال کی خبر ہی
آپ نی فرمایا ہان اور کشاف مین روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے اس سورت کی نازل ہونیکی بعد حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا اور فرمایا ای
میرے بیٹی میرے وفات کی خبر دی ہے شعر نامہ رسید ازان جہان بہر مراجعت
برم ؛ عزم رجوع میکنم رخت بعرش می برم ؛ پس حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا رو دی
پہر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اہل بیت سے میری پاس پہلی
تم پہنچو نگی پس حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ہنس پڑین اور ایسی ہی ظہور مین آیا کہ تمام
اہل بیت نبوی سے پہلی بعد انکی انتقال کی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہانے چہہ مہنی گذرنے
کے بعد اس جہان فانی سے انتقال فرمایا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
ملاقات کی دوسرا مقصد حدیث شریف کی پیشین گوئیون کے بیان مین پہلی
پیشین گوئی عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم

لا تقوم الساعۃ حتی تخرج نار من ارض الحجاز تضیئ اعناق الابل ببصری
رواہ البخاری ومسلم عن ابی ہریرہ سے روایت ہے کہا اوسنے فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت نہین قایم ہوگی تا وقتیکہ نہ نکلے ایک
اگ حجاز سے جس سے روشن ہوجاوین گردنین اونٹونکی بصری مین اس حدیث
کو بخاری اور مسلم نے روایت کی ہے اور یہہ اگ جو علامت قیامت تہی ۶۵۴ سنہ
ہجری مین حجاز مین نکلی اور نکلنا اسکا بتواتر ثابت ہی اور بیان اسکا یہہ ہے
کہ سنہ مذکور کی ماہ جمادی الآخر کو مدینہ منورہ سے ایک منزل کی فاصلہ پر جمعہ کی
دن یہہ اگ ظاہر ہوئی اور روشنی اوس آگ کی ایسی تہی کہ اون راتون سے دن
شرماتا تہا اور رات کو تمام اہل مدینہ دنکی مانند کام کرسکتے تہے اور چاند اور سورج کی روشنی
اون دنون مین ماندہ ہوگئی تہی اور بعض اہل مکہ نے روشنی اوسکی یمامہ اور بصری
مین دیکہی اور منگل تک ظہور اسکا کم رہا اور پہر ظہور اسکا زیادہ ہوا اور اسی وجہ سے
بعضون نے کہا ہے کہ تیسری جمادی الآخر کو بدہ کے دن یہہ اگ ظاہر ہوئی مگر
صحیح یہہ ہے کہ شروع اسکا غرہ جمادی الثانی کو ہوا اور زیادتی ماہ مذکورہ کی
تیسری تاریخ کو ہوئی اور چہارشنبہ سی زلزلہ بہی اسکی ساتہ آیا اور سب زمین ہلنی لگی
اور اوس جنگل کی سنگریزے وادی کی ٹیلے ہلنے لگی گویا کہ زمین ایک کشتی ہوگئی تہی جو دریای
زخار کی امواج مین ڈانوان ڈول ہوتی ہو اور تمام اہل مدینہ کو اس زلزلہ سے
ہلاک ہونیکا یقین ہوا اور جمعہ کو تو پہر کچہہ ٹہکانا ہی نرہا دوپہر کے وقت آسمان
مین دہوان پہیل کر مثل اگ کے بہڑک اوٹہا اور قریظہ مین قاع التنعیم کی پاس
یہہ دہوان ٹہیرا اور اس مین ایک بڑی شہر کی صورت نظر پڑتی تہی اور اس کے
گرد قلعہ بنا ہوا نظر آتا تہا اور اس قلعہ پر کنگرے اور برج بہی موجود تہے
اور اوسکی ہانکنے والے بہی آدمیون کی صورتون مین نظر آتے تہے اور جس پہاڑ پر

وہ گذرتی تھی اوسی تنگری تنگری کردیتی تھی اور پگھلادیتی تھی اور درختون کو جلا نہ
دیتی اور پتھرون کو پانی کردیتی تھی اور اوسمین سے ایک بہر شریع اور ایک نیلی نیلی دہو
ہوئی نظر پڑتی ہین اور گرج کی آواز اوس مین سے نکلتی تھی اور پہاڑون اور
پتھرون کو اپنی آگی رکھتی تھے مگر برکت رحمۃ للعالمین محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم
کے مدینہ منورہ مین ہوا ہی سرد آتی تھی اور ایک پتھر اوہا حرم مدینہ مین داخل تھا
اور اوہا خارج تھا خارج کو پھونک دیا اور اوس کو بوجہ حرم مدینہ منورہ مین تھا
جلا نہ سکے اور وہان آکر سرد ہوگئی اور ستائیسوین رجب کو شب معراج مین وہ آگ
موقوف ہوگئی اور امام قسطلانی شارح بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک رسالہ
مسمی بجمل الایجاز فی الاعجاز بنار الحجاز اس آگ کے حال مین لکہا ہے اور اس آگ
کے ظہور سے صدق اکثر پیشین گوئیون کا جو بہ نسبت احوال آگ دوزخ کے قرآن حدیث
مین وارد ہین ہوگیا اور اسی وجہ سے یہ علامت قیامت ہے دوسری پیشین گوئی

عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَنْزِلُ نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِیْ
بِغَائِطٍ یُسَمُّوْنَہُ الْبَصْرَۃَ عِنْدَ نَہْرٍ یُقَالُ لَہٗ دِجْلَۃُ یَکُوْنُ عَلَیْہِ جِسْرٌ یَکْثُرُ اَھْلُھَا
وَیَکُوْنُ مِنْ اَمْصَارِ الْمُسْلِمِیْنَ وَاِذَا کَانَ اٰخِرُ الزَّمَانِ جَاءَ بَنُوْ قَنْطُوْرَاءَ عِرَاضُ
الْوُجُوْہِ صِغَارُ الْاَعْیُنِ حَتّٰی یَنْزِلُوْا عَلٰی شَطِّ النَّھْرِ
فَیَتَفَرَّقُ اَھْلُھَا ثَلٰثَ فِرَقٍ فِرْقَۃٌ یَاْخُذُوْنَ فِیْ اَذْنَابِ الْبَقَرِ
وَالْبَرِّیَّۃِ وَھَلَکُوْا وَفِرْقَۃٌ یَاْخُذُوْنَ لِاَنْفُسِھِمْ وَھَلَکُوْا
وَفِرْقَۃٌ یَجْعَلُوْنَ ذَرَارِیَّھُمْ خَلْفَ ظُھُوْرِھِمْ وَیُقَاتِلُوْنَھُمْ وَھُمُ
الشُّھَدَاءُ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ ترجمہ ابی بکرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا میری امت کی کچہ آدمی ایک میدان مین اوترینگے جسکا نام بصرہ
رکہتے مین ایک نہر کی پاس جسکو دجلہ کہتے ہین اور اوسکے رہنے والے بہت ہونگے

اور وہ مسلمانون کے بڑے شہرون مین سے ہوگا اور جب آخر زمانہ ہوگا تو آوین گے
قنطورا کے بیٹے چوڑے موںہہ اور چھوٹی آنکھون والے یہانتک
کہ وہ اتر ینگی نہر کے کنارے پر پس شہر والے تین فرقے ہوجاوینگے ایک فرقہ زمین
اور بیلون کی دمون کے پیچھے ہوگا اور ہلاک ہوئے اور ایک گروہ
امان چاہین گے اور یہہ بھی ہلاک ہوئے اور ایک گروہ اپنی اولاد کو اپنی پشت پر ڈالینگے اور لڑینگے
اور یہی شہید ہون گے ابو داؤد نے اس حدیث کو روایت کیا اس حدیث مین رسول اللہ نے بغداد
کی آبادی اور معمورے کی خبر دی اور بصرہ بغداد کی قریب ایک جگہہ ہے اور بغداد
کا باب البصرہ اسی طرف کا دروازہ ہے اور یہہ شہر دجلہ پر ہی آباد ہوا اور جاے
تخت تہا ان خلافت عباسیہ ہا اور ۶۵۶ ہجری مین جیسی اپنی خبر دی تہی ظہور
مین آیا کہ ترک چڑہ آئے اور اہالی بغداد تین گروہ ہو گئے ایک کسان یہی وہ
بہی ہلاک ہوئی ایک گروہ امان چاہتے ہوئے نکلے وہ بہی مارے گئے اور
معتصم باللہ خلیفہ عباسی بہی اسی گروہ مین تہا اور ایک گروہ لڑا اور لڑ
لڑ کے میدان مین شہید ہوئی اور زندگی ابدی حاصل کی تیسری پیشین گوئی
وعن جابر بن سمرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لیفتحن عصابۃ من المسلمین کنز ال کسری الذی
فی الابیض رواہ مسلم ترجمہ روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہا اوسنے فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ کہولی گے ایک جماعت مسلمانون کے خزانہ
ال کسری کا جو کوشک سفید مین ہے اس حدیث کو مسلم نے نقل کی ہے
کسری نام ہے فارس کے بادشاہ کا لقب تہا اور ابیض مداین مین ایک قلعہ تہا اور فارس
والی اسی سفید کوشک کہتے تہے اور اب اوسکی جگہہ مداین مین مسجد ہے اور یہہ
خزانہ سیدنا عمر الفاروق رضی اللہ عنہ کی زمانہ مین مسلمانون نے نکالا۔

Marfat.com

چوتھی پیشین گوئی وعن نافع بن عتبة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تغزون جزیرة العرب فیفتحہا اللہ ثم تغزون فارس فیفتحہا اللہ ثم تغزون الروم فیفتحہا اللہ ثم تغزون الدجال فیفتحہ اللہ رواہ مسلم ترجمہ

روایت ہے نافع بن عتبہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم جہاد کروگے جزیرہ عرب پر پس اللہ فتح عنایت کریگا پھر جہاد کروگے فارس پر پس اللہ فتح دیگا اوس پر پھر جہاد کروگے روم پر پس اللہ فتح عنایت فرماویگا اور پھر جہاد کروگے دجال سے پس اللہ فتح دیگا تمکو امام مسلم نے یہہ حدیث نقل کی ہے انتہی جزیرہ عرب پر فتح ہوا اور ایسے ہی فارس اور روم بھی مفتوح ہوا اور یہہ تینون پیشین گوئیان پوری ہوئین چوتھی باقی ہے وہ دجال پر فتح یابی ہے اور انشاء اللہ اوس پر بھی اللہ تعالے فتح عنایت کریگا اور یہہ پیشین گوئی پوری ہوگی **پانچوین پیشین گوئی**

عن ابی ہریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تقوم الساعة حتی تقتتل فئتان عظیمتان تکون بینہما مقتلة عظیمة دعوٰہما واحدة ترجمہ

ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا قیامت قایم نہوگی تاوقتیکہ قتال کرلین دو جماعت ہوویگا اونمین بڑا قتال اور اون دونون کا ایک دعوے ہوگا یہہ پیشین گوئی بھی اوس لڑائی کے جو درمیان سیدنا علی ابن ابیطالب کرم اللہ وجہہ اور امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے

ہمین اور دونون کا ایک دعوی تہا کہ ہر ایک اپنی حقیت کا دعوی کرتا تہا مگر حق بجانب
سیدنا علی کرم اللہ وجہہ تہا پیشینگوئی عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی الْمِنْبَرِ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ اِلٰی جَنْبِہٖ وَھُوَ یُقْبِلُ عَلَی النَّاسِ
مَرَّۃً وَّعَلَیْہِ اُخْرٰی وَیَقُوْلُ اِنَّ ابْنِیْ ھٰذَا سَیِّدٌ
وَلَعَلَّ اللّٰہَ یُصْلِحُ بِہٖ بَیْنَ الْفِئَتَیْنِ الْعَظِیْمَتَیْنِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ
رواہ البخاری روایت ہے ابی بکرہ سے کہا دیکہا مینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
منبر پر اور حسن بن علی انکی پہلو مین بیٹہے تہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایکدفعہ
لوگون کی طرف توجہ فرماتے تہے اور دوسری مرتبہ حسن بن علی کی طرف یعنے لوگون
کی طرف واسطے وعظ و نصیحت کے توجہ فرماتے تہے اور حسن بن علی کو ازراہ شفقت و محبت
دیکہکر اپنی آنکہین مبارک ٹہنڈی فرماتے تہے اور اسوقت آپ فرماتے تہے کہ یہہ بیٹا
میرا سید ہے اور امید ہے کہ اللہ تعالی اسکی سبب سے ایکدو بڑی جماعتون مین
مسلمانون کی صلح کرا دیگا۔ اور یہہ دو بڑی جماعت ہمراہیان حضرت امام حسن اور
ہمراہیان حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہما ہین اور دونون مسلمان تہے اور یہہ لڑائی
برابر مسلمانون مین چلی جاتے تہی مگر بطفیل وجود مبارک حضرت امام حسن رضی اللہ
عنہ کے مسلمانون مین صلح ہوگئی اور لاکہون بندگان خدا بچ گئے اور پیشینگوئی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم انکی بہی پوری ہوگئی ساتوین پیشینگوئی عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ
اَنَّھَا دَخَلَتْ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ
یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ رَاَیْتُ حُلْمًا مُنْکَرًا اللَّیْلَۃَ قَالَ وَمَا ھُوَ قَالَتْ
اِنَّہٗ شَدِیْدٌ قَالَ وَمَا ھُوَ قَالَ رَاَیْتُ کَاَنَّ قِطْعَۃً
مِنْ جَسَدِکَ قُطِعَتْ وَوُضِعَتْ فِیْ حِجْرِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاَیْتِ خَیْرًا تَلِدُ فَاطِمَۃُ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ غُلَامًا

Marfat.com

تَکُوْنَ فِیْ حِجْرِكِ فَوَلَدَتْ فَاطِمَةُ الْحُسَیْنَ فَکَانَ فِیْ حِجْرِیْ
کَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلْتُ
یَوْمًا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعْتُهُ
فِیْ حِجْرِهٖ فَکَانَتْ مِنِّی الْتِفَاتَةٌ فَاِذَا عَیْنَا رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تُهَرِیْقَانِ الدُّمُوْعَ قَالَتْ فَقُلْتُ
یَا نَبِیَّ اللّٰهِ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ مَا لَكَ قَالَ اَتَانِیْ
جِبْرَئِیْلُ فَاَخْبَرَنِیْ اَنَّ اُمَّتِیْ سَتَقْتُلُ اِبْنِیْ هٰذَا فَقُلْتُ
هٰذَا قَالَ نَعَمْ وَاَتَانِیْ بِتُرْبَةٍ مِنْ تُرْبَتِهٖ حَمْرَآءَ

ت روایت ہے ام الفضل حارث کی بیٹی سے کہ وہ بیان کرتے تھے کہ
مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئی اور مین نے عرض کیا
کہ یا رسول اللہ مین نے آج کی رات ایک خواب خوفناک دیکھا ہے آپ نے
فرمایا کیا ہے وہ مین نے عرض کیا وہ سخت ہے آپ نے فرمایا کیا ہے وہ مین عرض
کیا کہ مین نے خواب مین دیکھا ہے کہ ایک ٹکڑا آپکے جسم مبارک سے کاٹا گیا اور
میری گود مین رکھا گیا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے اچھا
خواب دیکھا ہے انشاء اللہ فاطمہ کے لڑکا پیدا ہوگا اور وہ تیری گود مین ہوگا
یعنے پرورش کے واسطے پس حسین فاطمہ سے پیدا ہوئے اور وہ میری گود مین
تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئی کے موافق پس ایک روز مین
خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم مین حاضر ہوئی اور مین نے حسین کو آپکی
گود مین رکھدیا پھر تھوڑی سی ہے اور طرف میری توجہ ہوئی تھی کہ ناگاہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھون مبارک سے آنسو بہہ رہے ہین کہا
اسنے پس عرض کیا مینے کہ اے نبی اللہ میرے ماں باپ قربان آپکے آنکھون مبارک سے

انسو کیون جاری ہوگئے فرمایا ابھی میرے پاس جبرئیل آئی اور مجکو خبر دی
کہ میری امت میرے اس بیٹے کو قتل کریگی یعنے ازراہ ظلم شہید کرینگے مین نے
عرض کیا اسکو فرمایا ہان اور لائی میرے پاس جبرئیل تھوڑی سی سرخ مٹی
وہان کی مٹی سے یعنے جس جگہ آپ شہید ہونگے وہان کے جبرئیل مٹی لائے
اور وہ میدان کربلا تہا اور آپ وہین شہید ہوئے اٹھاونوین پیشین گوئی

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِیْ ثَقِيْفٍ كَذَّابٌ وَمُبِيْرٌ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ
ابْنُ عِصْمَةَ اَلْكَذَّابُ هُوَ الْمُخْتَارُ وَالْمُبِيْرُ
هُوَ الْحَجَّاجُ بْنُ يُوْسُفَ وَقَالَ هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ
اَحْصَوْا مَا قَتَلَ الْحَجَّاجُ فَبَلَغَ مِائَةَ اَلْفٍ وَعِشْرِيْنَ
اَلْفًا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوٰی مُسْلِمٌ فِی الصَّحِيْحِ
حِيْنَ قَتَلَ الْحَجَّاجُ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ الزُّبَيْرِ
قَالَتْ اَسْمَاءُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَدَّثَنَا اَنَّ فِیْ ثَقِيْفٍ كَذَّابًا وَمُبِيْرًا فَاَمَّا
الْكَذَّابُ فَرَاَيْنَاهُ وَاَمَّا الْمُبِيْرُ فَلَا اِخَالُكَ اِلَّا اِيَّاهُ

ت روایت ہی عبد اللہ ابن عمر سے کہا اونسے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے قبیلہ ثقیف مین ایک بڑا جھوٹا ہوتا ہے اور ایک مفسد اور ہلاکو کیا
عبد اللہ بن عصمہ تابعی نے بڑا جھوٹا تو وہ مختار ہوا جسنے دعوی نبوت کیا اور
آخر کار سوافق وعدہ الہی مارا گیا اور ہلاکو اور مفسد وہ حجاج بن یوسف ہی
اور ہشام بن حسان نے کہا ہے لوگون نے ان مقتولون مظلومون حجاج بن
یوسف کا شمار کیا جو اوسنے قید سے مارے ہے تو ایک لاکھ بیس ہزار ہوی

اور مسلم نے اپنی صحیح مین روایت کی ہے کہ جسوقت حجاج نے عبد اللہ ابن الزبیر کو شہید کیا کہا اسماء نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے پیشین گوئی کی تھی کہ ثقیف مین ایک کذاب اور ایک ہلاکو ہوگا پس کذاب تو ہم دیکھ چکے یعنی وہ مختار تھا اور ہلاکو میری خیال مین تو حجاج بن یوسف وہی ہلاکو تھی جسکی ہمکو انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی **نوین پیشین گوئی** عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَیْتُمُ الَّذِیْنَ یَسُبُّوْنَ اَصْحَابِیْ فَقُوْلُوْا لَعْنَةُ اللّٰہِ عَلٰی شَرِّکُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ

عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہا اونسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت دیکھو تم ان لوگون کو کہ برا کہتے ہون میرے صحابہ کو پس کہو تم اللہ کی لعنت ہو تمہاری شر پر اس حدیث کو ترمذی نے روایت کیا ہے اور مصداق اس پیشین گوئی کے خوارج و روافض ہین هداهم اللہ **دسوین پیشین گوئی** وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ مَرَضِهٖ اُدْعِیْ لِیْ اَبَا بَکْرٍ اَبَاکِ وَاَخَاکِ حَتّٰی اَکْتُبَ کِتَابًا فَاِنِّیْ اَخَافُ اَنْ یَّتَمَنّٰی مُتَمَنٍّ وَیَقُوْلَ قَائِلٌ اَنَا اَوْلٰی وَیَاْبَی اللّٰہُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ اِلَّا اَبَا بَکْرٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِیْ کِتَابِ الْحُمَیْدِیْ اَنَا اَوْلٰی بَدَلَ اَنَا وَلَا

روایت ہے عائشہ سے کہا اونسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری پاس لینے باپ اور بھائی کو بلا دی تاکہ لکھہ دون مین سند خلافت کی پس تحقیق مجکو خوف ہوتا ہے کہ تمنا کرے کوئی تمنا کرنیوالا اور کہے کوئی کہنے والا کہ مین مستحق خلافت ہون اور میرے سوا کوئی مستحق خلافت نہین ہے انکار کرے گا اللہ اور مومن مگر ابو بکر کو

Marfat.com

یعنی خلیفہ بلا فصل میری بعد ابو بکر ہی ہوگا اللہ ہی ابو بکر کو ہی خلافت کے
لیے پسند فرمائیگا اور مسلمان ہی ابو بکر کو ہی پسند کرینگے اور ایسا ہی ظہور مین آیا مسلم
نے یہہ حدیث نقل کی ہی اور حمیدی کی کتاب مین انا و لاکی جگہہ لفظ انا اولی ہے
یعنی کہی کہ مین بہتر ہون خلافت کے لئے **گیارہوین پیشین گوئی** وعن ابی مُوسٰی
الاشعری قَالَ کُنْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی حَائِطٍ
مِنْ حِیطَانِ الْمَدِیْنَۃِ فَجَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ فَقَالَ النَّبِیُّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَفْتَحْ لَہٗ وَبَشِّرْہُ بِالْجَنَّۃِ فَفَتَحْتُ لَہٗ
فَاِذَا اَبُوْ بَکْرٍ فَبَشَّرْتُہٗ بِمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
فَحَمِدَ اللّٰہَ ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِفْتَحْ لَہٗ وَبَشِّرْہُ بِالْجَنَّۃِ فَاِذَا عُمَرُ
فَاَخْبَرْتُہٗ بِمَا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰہَ
ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ فَقَالَ لِیْ اِفْتَحْ لَہٗ وَبَشِّرْہُ بِالْجَنَّۃِ
عَلٰی بَلْوٰی تُصِیْبُہٗ فَاَخْبَرْتُہٗ بِمَا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰہَ ثُمَّ قَالَ اللّٰہُ الْمُسْتَعَانُ
مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی ابو موسی اشعری سے کہا اوسنے تہا
مین ساتھہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک باغ مین مدینہ کی باغون سے اور اوس باغ کا دروازہ
بند تہا پس آیا ایک شخص اور اوسنے دروازہ کہلوانا چاہا اور ہمنے اوسنے پہچانا پس
فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکی لئے دروازہ کہولدی اور خوشخبری جنت کی اوسی
سنادی پس مینی دروازہ جاکر کہولا پس ناگاہ ابو بکر تہی پس بشارت دی مینی ساتہہ
اوسکی کہ فرمایا تہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس حمد بجالایا اللہ کی ابو بکر پہر ایک شخص
آیا اور اوسنے دروازہ کہلوایا پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکی لئے

Marfat.com

دروازہ کھولدے اور جنت کی خوشخبری اسکو دی پس کھولا مین نے دروازہ
اس شخص کیلئے پس ناگاہ وہ شخص عمر تھے پس خبر دی مینے ساتھ اوس
امر کے کہ فرمایا تھا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس تعریف بجالایا اللہ کی عمر رضی اللہ
تعالی عنہ نے اور پھر ایک شخص نے دروازہ کھلوایا پس فرمایا حضرت
نے اسکیلئے دروازہ کھولدے اور بہشت کی خوشخبری سنادے ساتھ بلای عظیم
کے کہ پہونچیگی اوسکو پس کھولا مینے دروازہ پس ناگہان وہ شخص عثمان تھے
پس خبر دی مینے ساتھ اوسکے کہ فرمایا تھا حضرت نے پس شکر کیا اللہ کا
عثمان نے یہ کہا اللہ سے ہے مدد چاہا گیا ہے یہہ حدیث بخاری اور مسلم
نے نقل کی ہے اور عثمان رضی اللہ عنہ کی جیسے بلوی اور بلا کے ساتھ شہادت
ہوئی ظاہر وباہر ہے بارہوین پیشین گوئی وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيَأْتِيْ مَلِكٌ مِنْ مُلُوْكِ الْعَجَمِ يَظْهَرُ عَلَى الْمَدَائِنِ
كُلِّهَا اِلَّا دِمَشْقَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ روایت ہے عبد الرحمن بن
سلیمان سے کہا اونھون نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قریب
ہیکہ اوے گا ایک بادشاہ عجم کی بادشاہون سے پس غالب ہوگا تمام
شہرون پر سوای دمشق کے نقل کیا اس حدیث کو ابو داود نے اور یہ
امیر تیمور کی خبر ہے اور یہہ بادشاہ سوا ے دمشق کے اور تمام شہرون
پر اوس ملک کے غالب ہو گیا تھا اللہ اعلم وعلمہ اتم واحکم۔

دوسرا باب کلام مجید کی بیان مین

پہلی فصل اس بیان مین کہ محمد عربی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نیا کلام الہی نازل ہوگا اور وہ قران شریف ہی دلیل اول بشارت مصطفائیہ کی دسوین اور گیارہوین ورس مین ہی خداوند کے لئے ایک نیا گیت گاؤ اے تم جو سمندر پر گذر ہوسلع کی بسنے والی ایک گیت گاؤ نئے گیت یعنی کلام الہی ہے اور زبور کا ترجمہ گیت کی ساتھ بیبل مین کرتی ہین اور نیا گیت قران شریف ہے جو صاحب بشارت پر نازل ہوا دوسری دلیل بشارت بیت العتیق کے تیرہوین ورس مین ہے اور تیری سب فرزند ہی خداوند سے تعلیم پاوینگے مطلب کعبہ شریف کو ہی اور فرزندان کعبہ شریف ال اسماعیل ذبیح اللہ اور اونکی تعلیم قران سے ہی ہوئی

دوسری فصل اس بیان مین کہ قران شریف مثل توریت کی الواح پر لکھا ہوا نازل نہوگا بلکہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب مبارک پر اولا نازل ہوگا اور بواسطہ زبان نبوی امت کو پہونچیگا ملفوظ استثنا ورس ۱۸ مین اونکے لئے اونکی بہائیون مین سے تجھ سا ایک نبی برپا کرون گا اور اپنا کلام اوسکے موںہہ مین ڈالونگا اور اپنا کلام قران مجید کلام اللہ ہے اور موںہہ مین ڈالنے سے یہی مطلب ہی کہ اولاً قلب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا اور آپ کو اونہین کلمات اور نظم سے محفوظ رہے اور آپ اپنی زبان مبارک سے امت کو پہونچاتے **تیسری فصل** اس بیان مین کہ قران شریف ایک مرتبہ ہی پورا نازل نہوجاویگا بلکہ تہوڑا تہوڑا نازل ہوگا اور وہ بہی ایک جگہ نہین بلکہ ازمنہ متعددہ اور مقامات مختلف مین نازل ہوگا بشارت تنزیلیہ ورس ۹ وہ کسکو دانش سکہاویگا اور کسکو وعظ کرکے سمجہاویگا اونکو جنکا دودہ چہڑایا گیا جو چہاتیون سے جدا کئے گئے ۱۰ کیونکہ حکم پر حکم حکم پر حکم قانون پر قانون قانون پر قانون ہوتا جاتا تہوڑا یہان تہوڑا وہان ۱۱ ہان وہ وحشی کی سی ہونٹون اور

اجنبی زبان سے اس گروہ کی ساتھ باتین کریگا۔ ۱۲۔ اور ان سے اوسنی کہا یہہ
وہ آرام ہی کہ تم اونکو جو تھکے ہوئے ہین آرام دیجو اور یہہ چین کی حالت ہی پر وی شنوا
نہوئی ۱۳ سو خداوند کا کلام انسی یہہ ہوگا حکم پر حکم حکم پر حکم قانون پر قانون قانون
پر قانون تہوڑا یہان تہوڑا وہان تاکہ وی چلی جاوین اور پیچہاڑ کہی گرین اور شکست
کہاوین اور دام مین پہنسین اور گرفتار ہووین یہہ بشارت قرآن شریف کی نقل کی ہی
اور خبر اس بات کی ہی کہ قرآن شریف سورہ سورہ اور آیت آیت ہوکر نازل ہوگا اور دفعہ
واحدہ مین نازل نہوگا اور آیہ کریمہ قُل آمِنُوا بِہٖ اَو لَا تُؤمِنُوا اِنَّ الَّذِینَ اُوتُوا العِلمَ مِن قَبلِہٖ
اِذَا یُتلیٰ عَلَیہِم یَخِرُّونَ لِلاَذقَانِ سُجَّدًا وَّیَقُولُونَ سُبحَانَ رَبِّنَا اِن کَانَ
وَعدُ رَبِّنَا لَمَفعُولًا مین اسی بشارت کی طرف اشارہ ہی اور اہل علم اسی بشارت سے
جانتی تہی کہ قرآن شریف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر دفعہ واحدہ مین نازل نہوگا
بلکہ تہوڑا تہوڑا ہوکر نازل ہوگا اور پیدائش کی سولہوین باب مین بہ نسبت اسماعیل
علیہ السلام کی مذکور ہے وہ وحشی آدمی ہوگا اور زبان اسماعیل ذبیح اللہ عربی
تہی پس قرآن شریف کی عربی زبان مین نازل ہونیکی اس بشارت مین خبر ہی چوتہی فصل اس بیان مین کہ قرآن شریف
کا شروع بسم اللہ کی ساتھ ہوگا بشارت بیت العتیق ویرا پہاڑ تو جاتی ہین اور کوہ جا بیتی پر میری مہربانی جو
تجہہ سے کبہی غائب نہوگی اور میری صلح کا عہد جنبش نہ کریگا خداوند جو تیرا رحم
کرنیوالا ہے یون فرماتا ہے درس ۱۲ ۔ اور تیری سب فرزند بہی خداوند سے
تعلیم پاوین گے یہہ خطاب کعبہ معظمہ کو ہی اور خبر ہے کہ اللہ تجہہ پر رحم کریگا
اور کلام مجید تیری فرزندون کی تعلیم کی واسطے نازل ہوگا پس شروع مین اوسکی
بسم اللہ الرحمن الرحیم ہو تو مناسب ہے پانچوین فصل اس بیان مین کہ
قرآن شریف مین نسخ احکام بہی ہوگا بشارت تنزلیہ درس ۱۳ ۔ پر خداوند
کا کلام ان سے یہہ ہوگا حکم پر حکم حکم پر حکم قانون پر قانون قانون پر قانون

Marfat.com

تھوڑا یہاں تھوڑا وہاں تاکہ وے چلی جاوین اور پچھاڑی گرین اور شکست کہاوین
اور دام مین پہنسین اور گرفتار ہووین اس ورس سے صاف ظاہر ہے کہ کلام مجید
کو کئی مرتبہ نازل فرما کر پورا کرینگے اوسکا فایدہ یہہ ہوگا کہ کفار گرفتار ہووین
اور اوسکی صورت یہہ ہوگی کہ ضعف اسلام مین آیہ کریمہ لَکُمْ دِیْنُکُمْ وَلِیَ دِیْن
نازل ہوا اور پہر قوت اسلام مین وَقَاتِلُوا الْمُشْرِکِیْنَ کَافَّۃً کَمَا یُقَاتِلُوْنَکُمْ
کَافَّۃً نازل ہوا اور اسیکا نام نسخ ہے **چھٹی فصل** اس بیان مین کہ قران بعض سیر
آیہ کریمہ قُلْ اِنْ کَانَتْ لَکُمُ الدَّارُ الْاٰخِرَۃُ عِنْدَ اللّٰہِ خَالِصَۃً مِّنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا
الْمَوْتَ اِنْ کُنْتُمْ صَادِقِیْنَ وَلَنْ یَّتَمَنَّوْہُ اَبَدًا بِمَا قَدَّمَتْ اَیْدِیْہِمْ وَاللّٰہُ عَلِیْمٌ بِالظّٰلِمِیْنَ
ہوگی اور اسکی دلیل یہہ ہے کہ بشارت تنزیلیہ کے درسون مذکورہ کے بعد یہہ ورس
مین ورس ۲۱ اوس کی تھتی بازہوہیون جو اس گروہ پر کہ یروسلم مین ہے حکمرانی
کرتی ہو خداوند کا کلام سنو ازبسکہ تم کہا کرتے ہو کہ ہمنے موت سے عہد باندہا
اور عالم غیب سے پیمان کیا جب وہ مہلک تازیانہ بیچ سے ہو کے چلیگا وہ
ہمپر نہ پڑیگا کہ ہمنے جھوٹ کو اپنی پناہ کیا ہے اور دروغگوئی کی آڑ مین
اپنی تئین چھپایا ہے ۱۶ سو اسلئے خداوند یہوواہ یون فرماتا ہے دیکھو مین صیہون
مین بنیاد کیلئے ایک پتھر رکھونگا ایک مہنگ مولا ایک مضبوط نیو والا اچہہ
کہ اوس پر جو ایمان لاوے اتاولی نکریگا ورس ۱۸ اور تمہارا عہد جو موت سے
ہوا ٹوٹیگا ان ورسون مین ذکر اس کا ہے کہ اے یہود جو تم دعوی اس
امر کا کرتے ہو کہ دار آخرۃ ہمارے واسطے ہے اور عالم غیب سے ہمنے
عہد باندہا ہے یہہ عہد اور دعوی تمہارا زمانہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم مین ٹوٹیگا اور تم سے کہا جاویگا کہ تم اگر سچے ہو تو تمنای موت کرو اور
تم نکرسکوگے مگر تنزیل کلام مجید کے ساتہہ ذکر کرنے سے معلوم ہوتا ہے

Marfat.com

کہ بواسطہ قرآن شریف کے اس دعوی یہود کا نقض ہوگا اور اسمین یہہ کریمہ قُلْ اِنْ كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ الایۃ نازل ہوگئے چنانچہ یہہ آیۃ نازل ہوئی اور کسی یہودی نے تمنائے موت نکی اور اگر کرتے تو ہلاک ہوتے اسلیے فرمایا وَلَنْ يَّتَمَنَّوْهُ اَبَدًا الایۃ

تیسرا باب کعبہ شریف کے بیان مین

اور اس باب مین کئی فصل مین پہلی فصل اس بیان مین کہ سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امام القبلتین ہوگئے اور کعبہ شریف کیطرف کو تو آپ نماز قائم کیا ہی کرینگے اور وہ آپکا اور آپکی امت کا ہمیشہ کے لئے قبلہ ہوئیگا مگر ایک زمانہ تک آپ مسجد اقصی قبلہ بنی اسرائیل کی طرف کو نماز قائم فرمائینگے اور اتنی مدت تک وہ آپکا قبلہ رہیگا اور دلیل اس دعوی کی یہہ ہے کہ غزل الغزلات کی پانچوین باب مین ہے ای یروسلم کی بیٹیو مین تمہین قسم دیتی ہون کہ اگر تمہین میرا محبوب ملجائے تم اسے کہیو کہ مین عشق کی بیمار ہون مسجد الحرام کی زبان سے یہہ عبارت حضرت سلیمان علی نبینا علیہ السلام نے ارشاد فرمائی ہے اور یروشلم مسجد اقصی ہے اور محبوب کعبہ شریف محبوب خدا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور یہانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یروسلم کی بیٹیون سے یعنی اون عبادتخانون سے جو اوسکی طرف کو بنی ہوئی تہی اوسکی طرف کو نماز پڑہتے ہی اور سولہ مہینے تک . مدینہ منورہ مین پہونچکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد اقصی کی طرف نماز پڑہی ہی اور اس مدت تک وہی قبلہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تہا اور بعد اوسکے یہہ حکم منسوخ ہوا اور آپ اپنی عاشق کی طرف متوجہ کیے گئے اور عشق کعبہ معظمہ نے قلب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اثر کیا اور آپکو اپنا عاشق بنالیا آیۃ کریمہ قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاۗءِ اس امر کو بیان فرماتی ہے

Marfat.com

دوسری فصل اس بیان مین کہ کعبہ شریف ہی قبلہ دائمی آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم اور اہلی امت کا ہوگا صحیفہ یسعیاہ علیہ السلام بشارت ترجمہ
باب ۵۴ ا ری بانجھ تو جو نہین جنتی تہی خوشی سے للکار تو جو حاملہ نہین ہوتی
تہی بہو حد کہیگا اور خوشی سے چلا کیونکہ خداوند فرماتا ہے کہ بیکس چہوڑی
ہوئی کی اولاد خصم والی کی اولاد سے زیادہ ہین ۲ اپنی خیمی کی مقام کو بڑہا دے
ہان اپنی مسکنون کی پردی پہیلا دے مت کر اپنی ڈوریان لمبی اور اپنی میخین
مضبوط کر ۳ اسلیے کہ تو داہنی اور بائین طرف بڑہیگی اور تیری نسل قومون
کی وارث ہوگی اور اوجار شہرون کو بسائیگی مت ڈر کہ تو پہر پشیمان ہوگی کہ تو اپنی جوانی کا ننگ بہول
جائیگی اور اپنی بیوگی کا عار پہر یاد نکریگی ۵ کیونکہ تیرا خالق تیرا شوہر ہے اسکا نام
رب الافواج ہے اور تیرا نجات دینی والا اسرائیل کا قدوس ہے وہ ساری
زمین کا خدا کہلائیگا ۶ کیونکہ تیرا خدا کہتا ہے کہ خداوند نے تجہے طلاق کی
ہوئی عورت اور دل آزردہ عورت سے ہے اور جوانی مین ایک جورو کی مانند
جو رد کی گئی ہو پہر بلایا ہے ۷ مین نے ایکدم کے لئے تجہے چہوڑ دیا لیکن مین
بہت سی مہربانیون کی ساتہ تجہے ہمیٹ لونگا ۸ قہر کی شدت کے حال مین مین نے
اپنا منہ تجہسے ایک لحظہ چہپایا پر اب مین ابدی عنایت سے تجہہ پر رحم کرونگا
خداوند تیرا بچانیوالا یون فرماتا ہے ۹ کہ میرے آگی نوح کی پانی کا سا معاملہ
ہے کہ جسطرح مین نے قسم کہائی تہی کہ پہر زمین پر نوح کا سا طوفان
کبہی نہ آویگا اسیطرح اب مین نے قسم کہائی کہ مین تجہہ سے پہر کبہی آزردہ نہ ہونگا
اور تجہکو نہ جہڑکونگا ۱۰ پہاڑ تو جاتی رہین اور کوہ ٹل جائین پہ میری مہربانی
جو تجہہ پر ہے وہ کبہی غائب نہ ہوگی اور میری صلح کا عہد جنبش نکریگا خداوند
جو تیرا رحم کرنیوالا ہے یون فرماتا ہے ۱۱ ای تو جو آزردہ خاطر ہے اور آندہی

Marfat.com

کی سی اجہاڑی ہوئی ہی اور تسلی سے محروم ہی دیکھ مین تیری پتھرونکو سرمی سی لگاونگا اور تیری بنیاد نیلموں سے ڈالونگا ۱۲ مین تیری فصیلون کو لعلون سے اور تیری پہاٹکون کو چمکتی ہوی جواہر سی اور تیری ساری احاطی بیش قیمت پتھرون سی بناونگا ۱۳ اور تیری سب فرزند خداوند سی تعلیم پاوینگی اور تیری فرزندون کی سلامتی کامل ہوگی ۱۴ اور تو راستبازی سی پایدار ہوجائیگی اور تو ظلم سے دور رہیگی اور گہبراہٹ سی کہ وہ تیری قریب نآویگی ۱۵ ممکن ہے کہ وی کبھی آوین پر میری حکم سے نہین جو تیری خلاف جمع ہوون وی اپنونکو چھوڑکی تیری طرف آوینگی ۱۶ دیکھ مین نے لوہار کو پیدا کیا ہی جو کوئلی آگ مین ڈالکی دہونکتا ہی اور اپنی کام کی لئی ہتیار نکالتا ہی اور غارتگر کو خراب کرنیکی لئی پیدا کرتا کوئی ہتیار جو تیری برخلاف بنایا گیا کام نآویگا اور جو زبان عدالت مین تجھ پر چلیگی تو اوسی مجرم کریگی انتہے درس اقول اس بانجہ سی مطلب ہی کعبہ شریف ہے کوئی رسول الله محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم سی پہلی آل ابراہیم علیه السلام سی مکه معظمه مبعوث نہین ہوا اس سبب سی کعبه شریف کو بانجہ فرمایا اور مسجد اقصی کی بانی کی آل سی موسی وعیسی علی نبینا وعلیہما السلام جیسی رسول ہوچکی ہین اور ہزارون پیغمبر ہوی قوله خوشی سی چلا اور وجد کریگا اس وقت جب بعثت آنحضرت صلی الله علیه وسلم کی ہوئی کعبه شریف خوشی سی چلا اوٹھا اور وجد کی حالت مین کعبه شریف سی آواز آئی قد جاءکم رسول من انفسکم یعنی تحقیق آیا تمہاری طرف ایک رسول تم مین سے اور قریش اس آواز سی بہت گہبرا گئی تھی قوله کیونکہ خداوند فرماتا ہی کہ بیکس چھوڑی ہوئی اولاد خصم والیکی اولاد سے زیادہ ہی کعبه شریف کی اولاد امت محمدیه ہی اور امت محمدیه کی زیادتی امت موسوی اور عیسوی سی ظاہر ہی اسلئے کہ حضرت موسی اور عیسی علیہما السلام کی امت

Marfat.com

بنی اسرائیل تھی اور رسالہ موسوی اور عیسوی خاص بنی اسرائیل کی لئی تھی اور رسالہ
محمدی ثقلین کی واسطے ہی اور پھر دونوں شریعتیں منسوخ ہوگئیں ہیں اور شریعت
احمدی باقی ہی اور منسوخ ہونی سے پہلی کبھی امتہ محمدیہ سے نہیں ٹہرتی ہیں اور
بیت المقدس کعبہ شریف کو فرمایا اور حضرم والی مسجد آ تھی کہ اسوقت قبلہ انبیاء علیہم السلام
وہی تھا ورس ۲- اپنی خیمی کی مقام کو بڑہادی الحج تا زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
مسجد الحرام فقط اتنی ہی تھی جس جگہہ اب طواف کرتی ہیں اور اوسی مطاف بولتی ہیں
اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قریش کے مکانات خرید ہو مسجد میں شامل ہوی اور
مسجد بنی اپنے خیمی کی مقام کو بڑہایا اور مسجد الحرام اتنی ہوگئی کہ اب موجودی اصل مسجد سی
سیو حصے زیادہ ہوگئی ہی اور اس ورس میں اس سی زیادہ ہونی مسجد الحرام کا بیان ہی اور اشارہ
اسطرف ہی کہ جسقدر مسجد الحرام زیادہ ہوجاوی مگر وہ اصل مسجد کی حکم میں ہی اور نیز
پہلی جو حج خانہ کعبہ کرتی ہی وہ فقط عرب تھی لوراب تمام عالم حاجی ہوگیا ہے اور کعبہ
قبلہ عالم ہوگیا ہی ورس ۳ تو دہنے اور بائیں طرف بڑہیگی اور تیری نسل قوموں کی
وارث ہوگی مسجد الحرام بھی داہنی اور بائیں طرف بڑہی امتہ محمدیہ بھی داہنی اور بائیں
زیادہ پہیلی انتہای مشرق اور انتہای مغرب تک پہنچگئی اور نسل کعبہ شریف امۃ احمدی
آل اسماعیل ذبیح اللہ قوموں کی وارث ہوئی نوشیروانیوں سی ایران اور نصرانیوں
سی شام وراثت میں بی اور اور بہت سی ملکوں کی وارث ہوئی قولہ اور اوجاڑ شہروں
کو بسادیگی ہزاروں شہر مشرق سے مغرب تک امتہ محمدیہ سی اباد ہیں والحمد للہ علی
ذالک ورس ۴ مت ڈر کہ تو پہر پشیمان ہوگی مت گہبرا کہ تو پہر رسوا نہ ہوگی کہ تو اپنی
جوانی کی ننگ بہول جائیگی اور اپنی بیوگی کا عار پہر یاد نکریگی دکیونکہ تیرا خالق تیرا
شوہر ہے اوسکا نام رب الافواج ہی تیرا نجات دینی والا اسرائیل کا قدوس ہے
وہ ساری زمین کا خدا کہلائیگا کہ خداوند نی تجہی طلاق کی ہوئی عورت اور دل آزردہ

Marfat.com

عورت سی ہوا اور جوانی مین ایک جورو کی مانند جورو کی گئی ہو پہر بلا یا اہی [illegible]

ابراہیم اور اسماعیل علیہما السلام نے کعبہ شریف کو تعمیر کیا ہی اور حضرت ابراہیم اور

حضرت اسماعیل اور حضرت اسحاق لیکن بنیاد علیہم السلام کعبہ شریف کو ہی اپنا قبلہ

سمجھتے تہی اور حضرت یعقوب علیہ السلام کو بنیاد مسجد اقصی کی رکہنی کا حکم ہوا اور سلیمان

علیہ السلام نی اسکو پورا کیا اسلئی بنی یعقوب علیہ السلام کا یہہ قبلہ قرار پایا اور زمانہ

بنی اسرائیل کی رعایت سی اصول نہی تک مسجد اقصی قبلہ رہا آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم کا قرار پایا مگر وہ حکم پہر منسوخ ہوا اور حکم ہوگیا کہ قیام قیامت تک تمام جمیع

عالم کا کعبہ شریف ہی رہیگا اور اون ورسون کی یہی معنی ہین اور خالق اللہ عز وجل او

شوہر قرار دیا ہی اور محاورات بیبل اسی قسم کہ ہین اور کعبہ شریف کو جو رو قرار دیا ہی اور

وہ رونی ہوئی کی مانند تہی ہی کہ انبیا اور سب [illegible] اپنی رسول اپنی [illegible]

بہیجنی شروع کردی اور اپنی غلامون کو اوسکی دامن پکڑنیکا حکم دیا اور اسکی طرف

کوئی رسول بہیجا نکریت سی پیغمبر اور اب [illegible] کوئی آخری رسول [illegible]

صلی اللہ علیہ وسلم کو اوسکی طرف بہیجا اور تمام [illegible] اوسکی دامن [illegible]

پہر پشیمان نہوگی اس بات کی خبر دیتی ہی اگلی وقت مین اور کوئی اب قبلہ [illegible]

ہمیشہ کو قبلہ اور مقصود عالم رہیگی اور جمیع [illegible] سی [illegible]

رہینگی اور جملہ رہ سارے زمین کا خدا کہلایگا [illegible] کعبہ شریف کی [illegible]

ہی جو اوسی تہونکی عبادت سی اونچی ہی ورس [illegible]

اس مین بہت سی پہر [illegible] کہ [illegible] [illegible]

گو اونیا مونہ تجہی [illegible] چہپا یا پہر اب مین اپنی [illegible]

تیرا بچانیوالا ہون فرماتا ہو کہ میری اگلی [illegible] پانی کا [illegible]

قسم کہائی ہے کہ پہر زمین پر نوح کا سا طوفان کبہی نہ لاونگا [illegible]

قسم کھائی کہ مین تجھسی پھر کبھی آزردہ ہونگا اور تجھکو نہ گھرکونگا پہاڑ تو جاتی رہین اور
کوہ ٹل جاوین پر میری مہربانی جو تجھپر ہی کبھی غائب نہ ہوگی اور میری صلح کا عہد جنبش
نکریگا خداوند جو تجھپر رحم کرنیوالا ہی یون فرماتا ہی ش ذکر غزوات مین بیان ہو لیا
ہی کہ سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی خواص ہستیہ صحف الہی سی
ایک یہہ امر بہی تہا کہ حرم محترم مین ایکمرتبہ آپ کی لیی قتال حلال ہوا و حرم مین
قتال واقع ہوا اور بعد اوسکی جیسی کہ پہلی حرمت تہی ویسی ہی ہمیشہ ثابت ہوچکی
اسی امر کا ان ورسون مین بیان ہی اور یہہ بیان دفعیہ گلہ کعبہ شریف کا ہی جو ملانے کے
وقت شاید کرتی کہ یہہ عجب جلاوا اور تیار یہہ اکہ پہلی ہی بی عزتی اور بی حرمتی کی اور
دفعیہ اسکا اس طور پر فرمایا ہی جیسکہ زمانہ نوح علیہ السلام مین بسبب شامت کفار کے
ظہور صحت قہاریت ہوا اور تمام عالم کو ڈبو دیا تہا اور تیری جگہہ بہی پانی بہر گیا تہا ایسی
ہی اس وقت مین بسبب سزای تکلیف تیری رسول کی اور شامت کفار فجار کی
بی حرمتی ایکدم کی لیی ہوئی اور یہہ اس بی حرمتی کی ساتہہ تجہی انجاس اصنام سے
پاک کر دیا مگر جیسکہ قسم کہائی گئی ہی کہ نوح کا سا طوفان پہر کبہی زمین پر نہ اویگا ایسی
ہی قسم کہائی گئی کہ تیری حرمت پہر کبہی زائل نہ ہوگی اور تجہہ مین پہر کسیکو قتال حلال
نہین ہوگا اور تیری رسول نی یہہ حکم حجۃ الوداع مین سنا دیا ورس ۱۱ - ای تو جو آزردہ
خاطر ہی اور تسلی سی محروم ہی دیکہہ کہ مین تیری پتہرون کو سرمے سی لگاؤنگا اور
تیری بنیا د نیلمون سی ڈالونگا ۱۲ مین تیری فصیلون کو لعلون سی اور تیری پہاٹکونکو
چمکتی ہوی جواہر سی اور تیری ساری احاطی بیش قیمت پتہرون سی بناؤنگا ش زمانہ ابتدا
سی تا زمانہ سید الرسل محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کعبہ شریف کی گرد مکانات
حرم محترم اور چہار دیواری مسجد الحرام بہی نہ تہی بلکہ کعبہ شریف کی قریب اور دور
قریش کے مکانات تہی مگر بعد زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم و اسکی ہویا معنی

دیواری اونکی تعمیر حرم شریف ایسی ہوئی کہ خوبی اوسکی بیان مین نہین اسکتی خلاصہ تواریخ مکہ معظمہ مین ہی جب کثرت ہوئی مسلمانون کی زمانہ خلافت عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ مین او مسلمان مسجد الحرام مین نہ سما سکی اور مسجد گہری ہوئی تہی قریش کی مکانون سی اور اوسکی گرد کچہ احاطہ وغیرہ نہ تہا پس عمر رضی اللہ عنہ نی تجویز کی کہ مسجد بڑہائی جاوی اور قریش کی مکانات خریدکر اور ڈہاکر مسجد مین داخل کئی اور بعضی قریشیون نی مکانون کی بیچنے سی انکار کیا تو اون سی زبردستی لیکر مسجد مین داخل کئی اور اونکی قیمت جو چار آدمیون نی مقرر کی وہی کعبہ شریف مین رکہدی اور گہر والون نی بعد مین آ کر قیمت لی لی پس ایسی دیوارونکی بنانی کا حکم دیا جو قد آدم سی کم ہون اور چارون طرف یہہ دیوار تیار ہوئین اور اون پر چراغ روشن ہوئی تہی اور اس دیوار مین دروازی بہی دروازونکی سامنی بنائی گئی تہی اور یہہ تعمیر سترہوین سن ہجری مین ہوئی پہر جب از حد زیادتی ہوئی مسلمانون کی زمانہ مین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کی پہر زیادہ کیا مسجد کو حضرت عثمان نی اور قریش کی گہر خرید کر مسجد مین کئی اور جسنی انکار کیا اوسی قید کا حکم دیا اور یہہ زیادتی سنہ چبیس ہجری نبوی صلی اللہ علیہ وسلم مین ہوئی اور والان مسجد مین پہلی مرتبہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نی اس دفعہ کی زیادتی مین بنائی پہر زیادہ کیا مسجد الحرام کو عبد اللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہما نی اور قریش کی گہر خرید کر اوسمین داخل کئی یہہ تعمیر صحابہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان ہی اور ثانی اول انہین سی وہ ہین جنکی شان مین زبان وحی ترجمان سی وارد ہوا ہی لوکان نبیا بعدی لکان عمر اور یہہ تجویز زیادتی مسجد کی انہین امور عجیبہ سی تہی جو امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی قلب پر علم غیب سی ریزان تہی اور اب او سلاطین اہل اسلام کی تعمیر کا ذکر ہی پہر تغیر کیا اوسکو عبد الملک بن مروان نی اور بلند کیا اوسکی دیوارونکو اور

اور چھت اسکی سالکی ڈالی اور ہر ستون کی سر پر پچاس مثقال سونا لگایا اور عمدہ تعمیر کے
اور پھر ولید بن عبد الملک نے تعمیر عبد الملک کو ڈھا کر پھر از سر نو تعمیر کی اور یہہ تعمیر محکم اور مضبوط
تھی عبد الملک کی تعمیر سے یہانتک تعمیر سلاطین مدینہ کا بیان ہوا اب سلاطین
عباسی کی تعمیر کا بیان ہی اور سنہ ایکسو انچاس ہجری مین حکم کیا ابو جعفر منصور
عباسی نی واسطے زیادہ کرنی مسجد کی قریش کے مکانات خرید کر پس زیادہ
کی اُنہی مسجد رکن شامی کی طرف سے جو قریب تھی دار الندوہ یعنی مصلی حنفی کی اور زیادہ
کیا اوسکی اسفل مین اسی منارہ تک کہ باب عمرہ مین ہی اور جنوب کی طرف مین رو کی
درستی کچھ نہ بنا سکا اوسکو ویسا ہی چھوڑا مگر زیادہ جاری تھی متوی عمارت نی زیادتی کی
اعلی مسجد مین اور امیر المومنین مہدی نی بھی زیادتی کی مسجد الحرام مین اور تعمیر عمدہ
کی مسجد الحرام کی اور قریش کی مکانات خرید کر مسجد کی طرف سی اور منہدم
کر کی مسجد مین داخل کیی اور یہہ مکانات بحساب فی ذراع ایکسو پچیس دینار کی خرید
تھی اور ازرق کی ایک مکان مین سی اٹھارہ ہزار کو خریدی تھی اور خراجیہ کے
مکان کی اڑتالیس ہزار دینار قیمت دیکر مسجد مین داخل کیا اور اسی عبد اللہ مہدی
نی سنگ مرمر کی ستون مصر سی منگوائی اور مسجد مین لگوائی اور زمانہ عباسیہ مین مسجد
الحرام کی بہت زیب و زینت ہوئی اور رباطین اور مدرسی کعبہ شریف کی گرد
بہت بنائی گئی یہہ بیان تعمیر حرم محترم ہو لیا اور پھر قیمتی جیسی بیان آئی و اسمعیل و ابراہیم
ہی وقت اسمعیل و ابراہیم کی دعا میں ۳۱ اور تیری فرزند یعنی خداوند سی تعلیم پاینگی
یہہ قرآن شریف کی نزول کا بیان ہی ۳۱ اور تیری فرزندون کی سلامتی کامل
ہوگی کوئی شخص کیسا ہی صاحب سلطنت و حکومت کیون نہو تمام امۃ محمدیہ
کو جو فرزندان کعبہ شریف ہین ہلاک نکر سکیگا اور نہ پھر خسف و مسخ جیسا کہ فرزندان
مسجد اقصی مین ہوا ہیان نہوگا کہ امۃ رحمۃ العالمین سے ہے اور دجال بھی حرمین

مین داخل نہوگا ورس ۴ اور راستبازی سی پایدار ہوجاویگی تو ظلم سی دور رہیگی
لہذا تو ڈریگی اور گہبراہٹ سی کہ وہ تیری نزدیک نہ اویگی ۵ ممکن ہے کہ وی کبھی اکٹھی ہوین
پر میری حکم سی نہین جو کوئی تیری برخلاف جمع ہوون وی انہونکو چہوڑکی تیری طرف
آوینگی [illegible] راستبازی کعبہ شریف کی یہ ہی کہ فرزندان کعبہ شریف راستگو ہین اور
الحمدللہ کہ سب فرزندان کعبہ شریف راستگو ہین اور دروغگو فرزندان کعبہ شریف
لا اله الا الله محمد رسول الله کہتی ہین اور سچے ہین اور اسکی خلاف کہتی ہین اور
پر ہین اور کعبہ شریف پر گہبراہٹ کبھی نہوگی یعنی بعد وقعہ اصحاب فیل اور دو بار تو
ہلاکت ہی ہوئی او پندرہوین ورس مین حضرت عبداللہ ابن الزبیر رضی اللہ عنہما
کی شہادت کا بیان ہی اور اگلی ختم باب تک اسی امر کا بیان ہی کہ قبل قیامت کعبہ
شریف کہ منہدم نہ سکیگا اور حمایت خداوند کی بندون کی میراث سے اور انکی
راستبازی مجہسی ہی اس امر کی مضمون کوئی ہی کہ منظمین قیامت تک مسلمانون
کی ہی حکومت رہیگی اور اس بشارت کی جملہ تو ہیرشان ہوگی ہی کہ استقلال دائمی کعبہ
شریف کا ثابت ہی ۶ دوسری دلیل بشارت طلوع جلال الہی صحیفہ اشعیاء علیہ السلام
باب ۶۰ ا اوٹھ روشن ہو کہ تیری روشنی آئی اور خداوند کی جلال نے تجہہ پر طلوع
کیا ہی ۲ کہ دیکھ تاریکی زمین پر چہاویگی اور تیرگی قومون پر لیکن خداوند تجہہ پر طالع ہوگا
اور اوسکا جلال تجہہ پر نمود ہوگا ۳ اور قومین تیری روشنی مین اور شاہان تیری
طلوع کی تجلی مین چلینگی ۴ اپنی آنکہین اوٹھا کر چارون طرف نگاہ کر وی سب کی
سب اکٹھی ہوتی ہین وی تجہہ پاس آتی ہین تیری بیٹی دور سی آوینگی اور تیری
بیٹیان گود مین اوٹھائی جاوینگی ۵ تب تو دیکھیگی اور تیرا دل اچہلیگا اور کشادہ
ہوگا کیونکہ سمندر کی فراوانی تیری طرف پہریگی اور قومون کی دولتین تیری
پاس فراہم ہونگی ۶ اونٹون کی کثرت ہی تجہی آکی چہپا لینگی مدیان اور عیفہ کی

Marfat.com

جوان اونٹنیان وے سب جو سبا کی ہین آوینگی اور سونا اور لبان لاوینگی اور خداوند کی تعریفون
کی بشارتین سناوینگی ۷ قیدار کی ساری بہیڑین تیری پاس جمع ہونگی نبایوت کی مینڈہی تیری
خدمت مین حاضر ہونگی وے میری منظوری کی واسطے میری مذبح پر چڑہائی جاوینگی اور
مین اپنی شوکت کی گہر کو بزرگی دونگا ۸ یہ کون ہین جو بدلی کیطرح اوڑتی آتی ہین اور
کبوترون کی مانند اپنی کابک کیطرف ۹ یقیناً بحری ممالک میری راہ تکینگی اور ترسیس
کی جہاز پہلی آوینگی تاکہ تیری بیٹونکو اونکی روپی اور سونی سمیت دور سے خداوند تیری خدا
اسرائیل کے قدوس کی نام کی لیے لاوین کیونکہ اوسنے تجہی بزرگی دی ہی اور اجنبیون کے
بیٹی بہی تیری دیوارین اوٹہاوینگی اور اون کی بادشاہ تیری خدمت گذاری کرینگی اگرچہ
مین نے اپنی قہر سے تجہی مارا پر اپنی مہربانیون سے تجہپر رحم کرونگا ۱۱ اور تیری پہاٹک نت
کہلی رہینگی وے دن رات کبہی بند نہونگی تاکہ قومون کی دولت تیری پاس لاوین
اور اون کی بادشاہونکو دہوم دہام کی ساتہ کہ وہ قوم اور مملکت جو تیری خدمتگذاری
نکریگی ہان وے قومین ایک لخت ہلاک کی جاوینگی ۱۲ لبنان کا جلال تجہہ پاس آویگا
سرو اور صنوبر اور دیودار ایک ساتہ تاکہ مین اپنی مقدس مکان کو آراستہ کرون اور
اپنی پانوکی کرسیکو رونق بخشون ۱۳ اور تیری غارتگرون کی بیٹے بہی تیری آگی جہکی
اوینگی ہان وے سب جنہون نے تیری تحقیر کی تیری پانوپر گرینگی اور تجہی خداوند کا
شہر اسرائیل کی قدوس کا صیہون تیرا نام رکہینگی ۱۵ اوسکی بدلی کہ تو ترک کی گئی
اور تجہسے نفرت ہوئی ایسا کہ کسی آدمی نے تیری طرف گذر بہی نکیا تجہی شرافت دائمی
اور پشت در پشت کی لوگون کا سرور بناونگا ۱۶ تو قومون کا دودہ بہی چوس لیگی
ہان بادشاہونکی چہاتی چوسیگی اور تو جانیگی کہ مین خداوند تیرا بچانیوالا اور مین یعقوب
کا قادر تیرا چہڑانیوالا ہون ۱۷ مین پیتل کی بدلی سونا لاونگا اور لوہی کے بدلے
روپا اور لکڑی کے بدلے پیتل اور پتہرون کی بدلی لوہا اور مین تیری حاکمون کو سلامتی اور

Marfat.com

اور تیری عاملون کو صداقت بناؤنگا ۱۸۔ آگی کو تیری سرزمین مین ظلم کی آواز کبھی
نہ سنی جائیگی اور نہ تیری سرحدون مین خرابی یا بربادی کی تو اپنی دیوارون کا نام
نجات اور اپنی دروازون کا نام ستودگی رکھیگی ۱۹۔ آگی کو تیری روشنی دن کو
سورج سی اور رات کو تیری چاندنی چاند سی نہوگی بلکہ خداوند تیرا ابدی نور اور تیرا خدا
تیرا جلال ہوگا تیرا سورج پھر کبھی نہ ڈھلیگا اور نہ تیری چاند کا زوال ہوگا کیونکہ خداوند
تیرا ابدی نور ہوگا اور تیری ماتم کی دن آخر ہوجائینگے ۲۱ اور تیری سب لوگ
راستباز ہونگی وی میری ابد تک سرزمین کی وارث اور میری لگائی ہوئی ٹہنی اور
میری ہاتھ کی کاریگری ٹھہرینگی تاکہ میری بزرگی ظاہر ہو ۲۲۔ ایک چہوٹی سی ایک ہزار
ہونگی اور ایک حقیر سی ایک قوی گروہ ہوگی مین خداوند اسکی ہین وقت مین جلد
کرجاونگا دیکھو ۔ ش ورس ۱ اٹھ روشن ہو کہ تیری روشنی آئی کعبہ معظمہ کو خطاب ہی اور
بیداللش انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وقت ایک نور ظاہر ہوا جس سے بصریٰ تا شام
کی محل آپکی والدہ ماجدہ نی دیکھی تہی اور ایسی روشنی باطنی کعبہ شریف کو مثل تمام موجودات
تمام عالم کے او مثل پاک ہوئی دامن کعبہ شریف کی بتون کی نجاست سی الی غیر ذالک
بوجود باجود سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حاصل ہوئی ایسی ہی روشنی
ظاہری بہی حاصل ہوئی اب کئی ہزار قندیل حرم محترم مین ہر شب کو روشن ہوتی ہین
اور ایسی روشنی کی رونق ہوتی ہے کہ بیان مین نہین آسکتی ورس ۲ دیکھ تاریکی زمین
پر چھا گئی اور تیرگی قومون پر لیکن خداوند تجھپر طالع ہوگا اس ورس مین زمانہ بعثت
نور الہی کو کعبہ شریف سی فرمایا ہی یعنی جس وقت مین تمام عالم مرض شرک و کفر مین مبتلا
تہا اور دین حق بر بعض اہل کتاب سی ہی تہا اور یہہ مضمون حدیث شریف مین وارد
ہوا ہی ورس ۳ ۔ اور قومین تیری روشنی مین اور بادشاہ تیری طلوع کی تجلی مین
چلینگی اس ورس کی پہلی جملی مین اس امر کا بیان ہے کہ جس وقت نور الہی

اسوقت اور شریعتین منسوخ ہو جاینگی اور قومین تیری روشنی مین چلینگی
تیری نور سی نور حاصل کرینگی اور دوسرا جملہ اسکو بیان فرماتی ہی کہ امت محمدیہ
فقط غریب ہی نہونگی بلکہ اس روشنی الہی سے شاہان زمین بہی بہرہ ور ہونگی اور تمام
بادشاہ تیری خادم ہونگی اور اپنا لقب خادم الحرمین الشریفین رکہینگی حفظہا عن شر
الی یوم القرار ورس ۴- اپنی انکہین اوٹہا کر چارون طرف نگاہ کر دیکہ وی سب اکہٹی
ہوتی ہین وی تجہہ پاس اتی ہین تیری بیٹی دور سی اونیگی اور تیری بیٹیان گود مین
اوٹہائی جاینگی یہہ بیان حج ہی اور چارون طرف سی حجاج مثل جانوران پرند
شریف کی طرف اڑی چلی جاتی ہین اور بعثت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی پہلی اتنی
کہان ہوتی تہی ورس ۵ تب تو دیکہیگی اور روشن ہوگی ہان تیرا دل اوچہلیگا اور
کشادہ ہوگا کیونکہ سمندر کی فراوانی تیری طرف پہریگی اور قومون کی دولت تیری
پاس فراہم ہوگی ش اس ورس مین بیان ہی کہ جسوقت حجاج تیری طرف
کی لیی چارون طرف سی آوینگی اوسوقت مین خلافت تیری آل کی ہوگی اور اوس
تیری اولاد کی پاس اوسوقت مین اکہٹی ہوگی اور ایسی ہی بحمد اللہ ظہور مین ایا ہم کثرت
حجاج کی خلیفہ ثانی سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سی شروع ہوئی اور پہر
روز بروز ترقی ہی ہوتی رہی ورس ۶- اونٹنیون کی کثرت سی تجہی اکر چہپا لینگی مدیان
اور عیفہ کی جوان اونٹنیان وی سب جو سبا کی ہین آوینگی اور خداوند کی تعریفون
کی بشارتین سناوینگی ش یہہ کثرت اونٹون کی موسم حج مین حرم محترم مین ہوتی ہی دیکہنی
سی تعلق رکہتی ہی اور ہر طرف سی اونٹون پر حجاج آتی ہین اور بشارت تعریف اللہ
پاک شاید تلبیہ کو فرمایا ہی واللہ اعلم ورس ۷ قیدار کی ساری بہیڑین تیری پاس
جمع ہونگی نبط کی مینڈہی تیری خدمتگذاری مین حاضر ہونگی وی میری منظوری
کی واسطی میری مذبح پر چڑہائی جاوینگی اور مین اپنی شوکت کی گہر کو بزرگی دونگا

Marfat.com

اس درس مین قربانی وغیرہ کی ذبح کا بیان ہی اور قیدار اور نبط دو صاحبزادی
اسماعیل علیہ السلام کی تہی اور قیدار جدامجد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی
ہین اور جملہ میری منظوری کی واسطے میری مذبح پر چڑہائی جاوینگے اس امر کو بیان
کرتی ہی کہ یہان ذبح ہدی وغیرہ ہوا کریگی کہ ذبح الٰہی وہی ہے اسلئی کہ ابراہیم
اور اسماعیل علی نبینا وعلیہما السلام سے وہین امتحان ہوا اور اگلی پہلی منیٰ ہی وہین ذبح
واقع ہوا اور مین اپنی شوکت کی گہر کو بزرگی دونگا شارب البیت فی جسم قسم کی کعبہ شریف
کو سامنے نزول آیہ کریمہ قول وجہک شطر المسجد الحرام وحیث ما کنتم فولوا وجوہکم

شطرہ بزرگی عطا فرمائی ہی اظہر من الشمس وابین من الامس ہے کرورون
آدمی اسکی طرف مونہہ کرکے سجدہ وحدہ لاشریک بجالاتی ہین اور ہزارون اوسکے
قربان ہوتی ہین سیکڑون اوسکا دامن پکڑکے رب البیت سی عرض ومعروض ومناجات
کرتی ہین ہزارون جانور نام خدا پر ہر سال وہان ذبح ہوتی ہین لاکہون خلق خدا امیر و
غریب و شاہ و فقیر ایک وردی سی حاضر ہین سر کہلی ہین بال بکہری ہوئی ہین چہرہ پر
غبار عاشقانہ پڑا ہوا ہی قربان ہوتی پہرتی ہین مؤید الاسلام کی گیارہوین صفحہ کے
حاشیہ پر ترجمہ کرکے لکہا ہی کعبہ کی عمارت مین جسکو اہل الاسلام سب سی زیادہ مقدس
سمجہتی ہین اباولکڑی کے ستون لگی ہوئی ہین اور اون ستونون کے بیچ مین چاندیکی
قندیلین اویزان ہین اور سونی کا پرنالا ہی جس سے تمام چہت کا پانی گرتا ہی تمام دیوارین
اطلس کی سیاہ مشجر سی ڈہکی ہوئی ہین اور اوسکے پردی مین طلائی دوڑ یا ان
آراستہ ہین یہ پردہ ہر سال شاہ روم کی طرف سی بدلا جایا کرتا ہی برخت صاحب
جنہون نی حال مین کعبہ معظمہ کی بیان مین ایک کتاب لکہی ہے یہ فقرہ لکہتی ہین درگاہ
کا اندر اوسکی عجیب طرح کی پردی چاندی اور سونی کی افراط چراغون کی روشنی
اور لاکہون آدمیون کا سجدہ دینا گمان اور خیال کی طاقت سے باہر ہی

ورس ٨ کی کون ہین جو بدلی کیطرح اوڑتی آتی ہین اور نیز کبوترون کی مانند اپنی
کابک کیطرف لاکہون عاشقان الٰہی ہر سال مثل کبوترون کی اوڑکر حرم محترم
جو انکی لیئے مثل کابک کی امن اور حرز مین ہی پوہنچتی ہین اور وہان جاکر قمریون کے
مانند اپنی اوقات یاد خدا مین گذارتی ہین اور حرم محترم مین کبوترون کی بہی کثرت
ہی مدارج النبوت مین ہی بعض سیر کی کتابون مین عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما
سی روایت ہی کہ خانہ کعبہ کی گرد تین سو ساٹھ ٣٦٠ بت رکھی تہی اور قبایل عرب اونہین
کی لیے قربانی وغیرہ کرتی تہی اور تلبیہ مین بہی اونہین شریک کرتی تہی پس خانہ کعبہ
نی جناب باری مین عرض کیا کہ الٰہی میری گردا گرد بتونکی کب تک پوجا ہوا کریگی اور
کب تک تیری عبادت میری گرد نہوگی پس اللہ عزوجل نے خانہ کعبہ کی طرف وحی
بہیجی کہ قریب ہی کہ پیدا کرون مین تیری لیے ایک صاحب نور کو اور بہیجون مین
تیری طرف ایک قوم کہ آوینگی وہ تیری طرف کرگسون کی مانند اور میل کرینگی تیری
طرف جیسا کہ میل کرتا ہی پرند اپنی بیضون کی طرف اور آواز کرینگے تیری گرد
تلبیہ کی ساتھ ورس ، یقیناً بحری ممالک میری راہ تکینگی اور ترسیس کے جہاز
پہلی اونکی کہ تیری بیٹون کو اونکی روپی اور سونی سمیت دور سی خداوند تیری
خدا اور اسرائیل کے قدوس کی نام کی لیے لاوین کیونکہ اوسنی تجہی بزرگی دی ہی
پس بحری ممالک راہ تکتی ہین اور ترسیس کسی شہر فارس کا نام ہی اور وہان سی
ہی بوسیلہ دریا بہی حج کو آتی ہین اور چاندی سونا اونکا جہازون مین ہی لدا ہوا آیا
رہتا ہی ورس ٩ ـ اور اجنبیون کی بیٹی تیری دیوارین اوٹہاوینگی اور اونکی
بادشاہ تیری خدمت گذاری کرینگی سلطنت عثمانیہ کے زمانہ مین
دیوارین کعبہ شریف رو کی صدمہ سی شکستہ ہوگئی تہین پہر سلاطین
عثمانیہ کی وقت مین تعمیر ہوئی اور سلاطین عثمانیہ ادام اللہ اقبالہم اجمعین محض

Marfat.com

کعبہ شریف سی ہین نہ اسماعیل علیہ السلام کی اولاد مین نہ ابرہیم علیہ السلام کی آل سے
ہین اور انہین کا لقب خادم الحرمین الشریفین ہے ورس اگرچہ مین نی اپنی قہر سے
تجہی مارا پر اپنی مہربانیون سی تجہہ پر رحم کرونگا یہہ بیان مطلب قتال حرم محترم کا ہے
جو آپ کے لئے ہوی اور پہر حرمت ابدی ثابت ہوئی ورس ۱۱۔ اور
تیری پہاٹکین نت کہلی رہنگی وی دن رات کبہی بند نہوں گی اس پیشین گوئی
الہی کی موافق دن رات حرم شریف کی پہاٹکین کہلی رہتی ہین وی دن رات کبہی
بند نہین ہوتی ہین ومن اصدق من اللہ قیلا اور مسجد نبوی کے دروازے
رات کو بند ہوجاتی ہین ورس ۱۲ کہ وہ قوم اور مملکت جو تیری خدمتگذاری نکریگی
برباد ہوجاویگی ہان وی قومین ایک لخت ہلاک کی جاوینگی شش یہود خدمتگذار
کعبہ معظمہ نہ تہی ہلاک ہوی ایسی ہی کہ قیصروانی بہی خدمتگذار کعبہ معظمہ نہ تہی وہ بہی
ہلاک ہوی اصحاب فیل عدا کعبہ معظمہ تہی وہ بہی ہلاک ہوئی قرامطی جو خدمتگذار
کعبہ معظمہ نہ تہے وہ بہی ہلاک ہوی ایسی ہی وہ لوگ خدمتگذار کعبہ معظمہ نہ تہی بلکہ بی ادب
تہی اور سلطان محمود خان مرحوم ومغفور کی وقت مین حرمین پر مسلط ہوگئی تہی ہلاک
ہوی ورس ۱۳۔ لبنان کا جلال تجہہ پاس آویگا سرو اور صنوبر اور دیودار ایک ساتہہ
تا کہ مین اپنی مقدس مکان کو آراستہ کرون اور اپنی پانون کی کرسیکو رونق بخشون
شش لبنان ایک پہاڑ شام کا نام ہے اور وہان کی لکڑی شاید اچہی ہوتی ہو اور پہلی حرم
شریف کی تعمیر مین لکڑی بہت صرف ہوتی تہی پہر جب آگ لگ گئی اور بہت سے
ستون بہی اسمین خاکستر ہوگئی تہی چہت لداو کی ہوگئی ہے اور قبلہ عالم ہونا کعبہ
معظمہ کا پانون کی کرسی ہونی پر صاف دال ہے اور درحقیقت یہ الفاظ از قبیل
متشابہات ہی ورس ۱۴۔ اور تیری غارتگرون کی بیٹی بہی تیری آگی جہکی ہوئی
آوینگی ہان وی سب جنہون نی تیری تحقیر کی تیری پانون پر گرینگی اور وی ہی خدا

Marfat.com

اسمٰعیل کی قدوس کا صیہون تیرا نام رکھینگی پس کعبہ شریف کی غارتگر اصحاب فیل تھی
اور وہ لشکر یمن سے آیا تھا اور تمام اہل یمن مسلمان ہوئی اور کعبہ شریف کی پاؤن سے
اوٹھی اور الایمان یمان والحکمۃ یمان زبان وحی ترجمان سے اونکو بشارت ملی
اور شاہ حبش بھی مسلمان ہوا اور اوسکی انتقال کی بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نی صدہا کوس کے فاصلے سے اوسکی نماز جنازہ پڑھی اور مدارج النبوت مین لکھا
ہی کہ مکہ معظمہ کی نامون سے صیہون بھی ہی اور اگر یہ تھا تو اب ہوگیا ۱۵ اوسکی
بدلی کہ تو ترک کی گئی اور تجھ سے نفرت ہوئی ایسا کہ کسی آدمی نی تیری طرف گذر
بھی نکیا مین تجھی شرافت دائمی اور پشت در پشت کی لوگون کا سرور بناؤنگا
مکہ معظمہ مین قبل بعثت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کوئی اکمل افراد انسان یعنی انبیاء
علیہم السلام سے پیدا نہین ہوا اسلئی فرمایا کہ کسی آدمی نی تیری طرف گذر بھی نکیا
اور شرافت دائمی یہی ہی کہ قبلہ دائمی ٹھیرا ۱۶ اور تو قومون کا دودھ بھی
چوس لیگی ہان بادشاہونکی چھاتی چوسیگی اور تو جانیگی کہ مین خداوند تیرا
بچانیوالا اور مین یعقوب کا قادر تیرا چھڑانیوالا ہون پس قومون کی دودھ چوسنے
کی معنی ہین کہ اور سب شرائع اس وقت مین منسوخ ہوجائین اور بادشاہون
کا چھاتی چوسنے کی معنی ہین کہ ایسی خدمت کرین جو حق ہوا اور وہانکی رہنی والون
کو مثل اپنی شیرخوار بچونکی پرورش کرین اور خادم الحرمین الشریفین ادام اللہ اقبالہ
ایسا ہی کرتی ہین ورس ۱۷ امین پیتل کی بدلی سونا لاونگا اور لوہی کی بدلی روپا
اور لکڑی کی بدلی پیتل اور پتھرون کی بدلی لوہا اور مین تیری حاکمون کو سلامتی
اور تیری عاملون کو صداقت بناؤنگا اس ورس کی پہلی جملہ مین بیان ہے
کہ حرم محترم مین بعد بعثت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سونی بہت کثرت
ہوگئی اور پیتل کے بدلی سونا صرف ہوگا اور ایسا ہی ظہور مین آیا خلاصہ تواریخ
مکہ معظمہ مین ہی اور اول جسنی سونا لگایا تھا کعبہ پر وہ عبد الملک بن مروان ہی اور

Marfat.com

اور اوسنے میزاب رحمت پر سونا لگایا تھا اور پھر ولید بن عبد الملک نے
چھتیس ہزار دینار پتری خانہ کعبہ کے دروازے اور میزاب رحمت اور کعبہ شریف کے
اندر کے ستونوں پر لگائی اور امین ابن ہارون رشید نے مسلم کے پاس اٹھارہ ہزار
دینار بھیجے اور یہ مسلم اوسکی طرف سے مکہ معظمہ کا عامل تھا اور حکم دیا کہ اوسکی سونے کی
پتری بنوا کے خانہ کعبہ کی دروازے پر لگوا دو پس مسلم نے پہلی پتری اوکھیڑ والی اوسکی
ساتھ ملا کر اور پتری بنوائی اور دروازے خانہ کعبہ پر لگائی اور میخیں اور دونوں حلقے
اور چوکھٹیں بھی سونے ہی کی لگائی اور خلیفہ متوکل عباسی نے اسحاق کو حکم
دیا کہ تمام گوشہائے خانہ کعبہ کو سونے سے بنادے اور اوسکے سونا بہت سا اس کام کے
واسطے دیا اور مقدار اوسکی اٹھارہ ہزار مثقال تھی سواوس کام کو کیا
اور چوکھٹ کعبہ شریف کی پرانی سال کی ہوگئی تھی اوسکو بھی بدل دیا اور اوس پر
چاندی کی پتری لگوائی اور ستر ہزار درہم سے مقام ابراہیم کو محلی کیا اور
المقتدر نے حکم دیا تھا کہ خانہ کعبہ کی اندر کی ستونوں پر سونا لپیٹ دیں پس
ایسا ہی کیا گیا سنہ تین سو دس ہجری نبوی میں صلی اللہ علیہ وسلم اور پانچ ہزار
دینار درہم جمال بن علی الجواد نے ۵۴۹ھ ہجری نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں کعبہ کے
واسطے لگائی سونے کے پتروں کی خانہ کعبہ کی اندر کی ستونوں پر اور منجملہ اونکی
جنہوں نے محلی کیا خانہ کعبہ کو غسانی ملک مظفر صاحب یمن ہے اور
اوسکا پوتا بھی اونہیں میں سے ہے اور نام اوسکا ملک مجاہد ہے اور محلی کیا ملک
ناصر صاحب مصر نے خانہ کعبہ کو ساتھ بتیس ہزار درہم کے اور اوسکی پوتی نے بھی
محلی کیا خانہ کعبہ کو اور ۹۶۱ھ ہجری نبوی میں سلیمان خان کے حکم سے
چاندی کی پتری چڑہائی گئے اور نیز خلاصۃ تواریخ مکہ معظمہ میں ہے روایت کی
گئی ہے کہ جب عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی وقت میں مدائن کسری

Marfat.com

فتح ہوا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دو ہلال کعبہ شریف کو بہیجی اور وہی خانہ کعبہ کے اندر
لٹکائی گئی اور سفاح عباسی نے ایک رکابی سبز بہیجی تہی وہ بہی خانہ کعبہ شریف مین
لٹکائی گئی اور مامون رشید نے ایک یاقوت سبز زنجیر طلائی کے ساتہ بہیجا اور موسم
حج مین خانہ کعبہ کی دروازی پر او سکو لٹکائی تہی اور متوکل عباسی نے ایک کاس طلائی
مرصع بہیجا ایس لٹکایا گیا وہ روی کعبہ شریف پر اور اوسمین موتی عمدہ اور یاقوت اور
زمردی بہا لگی ہوی تہی اور معتصم باللہ نے ایک قفل خانہ کعبہ کے واسطے بہیجا تہا اور سمین
ہزار مثقال سونا تہا اور جب شاہ سنجر سلمان ہوا ۵۹ سنہ ہجری مین تو اسنے خانہ کے
واسطے ایک طوق سونیکا مرصع بہیجا اور اوسمین جواہر بے بہا لگی ہوی تہے اور ایک یاقوت
بہی اوسنے خانہ کعبہ شریف کے واسطے بہیجا تہا ایس لٹکایا گیا وہ کعبہ شریف پر معتمد
خلیفہ کی حکمسے اور سوا اسکے نفائس بیشمار ہین اور بادشاہ بہیجتی تہے قندیلین
سونیکی واسطے لٹکانی کی کعبہ شریف مین اور پہر جب واقع ہوی فتنی مکہ مین اور محتاج
ہوئی خادم ... شریف کے لیگئے بعض اون نفائس سے اور کہا گئی اور بہی علماء ہم
اونکی کہ جب ان پاس مال ہوتا تو صرف کرنے اوسکو حوائج خانہ کعبہ مین اور محتاج
ہوی تو صرف کرنے اونکو اپنی حاجات اور اخراجات اہل جہاد اور دفع فساد مین ملک
صرف کرنے تمام اموالون اور مدرسون اور رباطون مین اور مدرسون کی کتابون
مین بہی اونکا سمجہا تہا یہانتک کہ کہا ایک شیخ نے جب کہ بکہ آگیا وہ اور اوسکی
آستینین مین سونیکا ٹکڑا تہا خانہ کعبہ کی قندیل کا نہین نفع دیتا زمانہ کعبہ کو
لٹکانا اسکا اور نہین ضرر دیتا ہی اوسکو نہ لٹکانا اسکا یہہ تو پہلی مضمون اس ورس کی
شرح ہوی رہا دوسرا مضمون اور وہ یہہ ہی کہ تیری حاکم سلامتی خلق کی
باعث ہونگی اور سچی ہونگی پس اسکا بیان یہہ ہی کہ حاکم خانہ کعبہ کے اہل ایمان ہین جو
باعث امن خلق ہین اور پہلی حاکم نور خدا صلی اللہ علیہ وسلم صدیق اکبر ہین

Marfat.com

ورس ۱۸ آگی کو تیری سرزمین مین ظلم کی آواز سنی نہ جائیگی اور نہ تیری سرحدون
مین خرابی یا بربادی تو اپنی دیوارون کا نام نجات اور اپنی دروازون کا نام ستودگی
رکہیگی سنگ ظلم عظیم ہے اور وہ وہان سے معدوم ہوا اور دیوارین مسجد الحرام
کی نجات کی دیوارین ہین اور مومنین کا اگر قاتل بہی پناہ لے لے تو ہمارے نزدیک اسکا
وہان سے پکڑنا جائز نہین ہے ورس ۱۹ آگی کو تیری روشنی دن کو سورج سے
اور رات کو تیری چاندنی چاند سے نہوگی بلکہ خداوند تیرا ابدی نور ہوگا اور
تیری ماتم کے دن آخر ہوجائینگے تصدیق کامل اس ورس کی اوسکو نصیب
ہوئی مشرف بزیارت خانہ کعبہ ہوا ہو اور قول برخت صاحب کا پہلی منقول ہوچکا
ہی اور بت پرستی کعبہ شریف کی گرد کی موقوف ہونا ماتم خانہ کعبہ کا ختم ہونا ہی
ورس ۲۱ تیری سب لوگ راست باز ہونگی وی ابد تک سرزمین کی وارث اور میری
لگائی ہوئی ٹہنی اور میری ہاتہون کی کاریگری ہونگی تاکہ میری بزرگی ظاہر ہو یہہ امت
محمدیہ کی تعریف ہی اور یہہ امت محمدیہ کی راست باز ہونیکی سند کی لئی مولانا اسلام سے
قول ان خون کا نقل کرتا ہون وہ صدق مقال و دیانت مسلمانون کی بیان مین یہہ بات
حال سلطنت روم کی مسلمانون صدق و امانت داری کا لکہہ کرکہتا ہی واقعی یہہ بات
تمام قوم کی دیانت کی سبب سے ہی اور اس قوم کی دیانت اور امانت ضرب المثل
ہے اور امت محمدیہ ہی لگائی ہوئی ٹہنی دست قدرت کی ہے اور تمثیلون مین مسیح
علیہ السلام نی بہی اس قسم کے مضمون امت محمدیہ کی نسبت بیان فرمائی ہین اور
اس بشارت کی پندرہوین ورس کے حماہین نجبی شرافت دائمی اور پشت در
پشت کی لوگون کا سرور ہونا لکہا ہی ثابت ہے کہ کعبہ شریف ہی دائما قبلہ
رہیگا اور یہہ شرافت اوسکی کبہی موقوف نہوگی اور یہہ بہی کعبہ شریف کی بشارت
ہی صحیفہ یسعیاہ علیہ السلام باب ۴۹ آئی بجری سرزمینو میری سنو آئی

Marfat.com

تم لوگو جو دور ہو کان دہرو خداوند نی مجہی رحم سے بلایا مین جب سے اپنی
مان کے پیٹ سے نکلا تب ہی سے اوسنی میرا نام مذکور کیا ۲ اور اوسنے میرے
مونہہ کو تیز تلوار کے مانند کیا اور مجہکو اپنی ہاتہہ کے سایہ تلے چہپا رکہا اوسنے مجہکو
تیر آبدار کیا اور اپنے ترکش مین مجہے چہپا رکہا ۳ اور اوسنے مجہہ سے کہا
تو میرا بندہ ہی تجہہ مین ای اسرائیل مین اپنا جلال ظاہر کرونگا ور مین ۶ وہ فرماتا ہے
کہ یہہ تو کم ہے کہ تو یعقوب کی فرقون کی برپا کرنے اور اسرائیل کے بچی ہوؤنکو
پہیر لانیکی لیے میرا بندہ ہو بلکہ مین نے تجہے غیر قومون کے لیے نور بخشا کہ تو
میری نجات زمین کی کنارون تک پہونچی ۷ خداوند اسرائیل کا قدوس
اوسکا بچانے والا اوسے جسی انسان حقیر جانتا ہے اور اوسے
امت کو نفرت ہے اور اوسی جو حاکمون کا چاکر ہی خداوند یون فرماتا ہے کہ شاہان
نظر کرینگے اور اوٹہہ کہڑے ہونگے شاہزادے بہی اور سجدہ کرینگے خداوند کے لیے
جو صادق القول ہے اور اسرائیل کا قدوس ہے جسنے تجہے برگزیدہ کیا ۸
کہتا ہے کہ قبولیت کے وقت مین تیری سنی اور نجات کے دن مین نے تیری
مدد کی اور مین نے تیری حفاظت کی اور امت کی لیے تجہے ایک عہد بخشا تاکہ
تو برقرار رکہی اور ویران میراث وارثون کو دیوی ۹ تاکہ تو قیدیون کو کہے کہ نکل
چلو اور انکو جو اندہیری مین بیٹہے ہین کہ اپ کو دکہلاؤ وی راستون مین چرینگے
اور سب اونچی جگہہ اونکی چراگاہین ہونگی ۱۰ نہ وی بہوکی ہونگی نہ پیاسی اور نہ گرمی کا جوش
اور دہوپ اونکو ماریگا کیونکہ وہ جس کی رحمت اون پر ہے اونہین لے چلیگا
اور پانی کے سوتون کی طرف اونکی رہبری کریگا ۱۱ اور مین اپنی ساری
کوہستان کو ایک راہ گذر کر ڈالونگا اور میری شاہراہین اونچی کی جاوینگی
۱۲ دیکہہ یہ دور سے آوینگے اور دیکہہ یہ اتر سے اور پچہم سے اور یہ سینم

کے ملک سے ۱۳ گاؤ اے آسمانو کہ خوش ہو اے زمین اور نغمہ سرائی کرو اے پہاڑو
کہ خداوند اپنی لوگونکو تسلی بخشتا ہے اور اپنے دکھ والوں پر رحم فرماتا ہے ۱۴ لیکن
صیہون کہتی ہی یہوواہ نے مجھے ترک کیا اور خداوند مجھے بھول گیا ہے
۱۵ کیا ہو سکتا ہے کہ کوئی عورت اپنی دودھ پیتے بچے کو بھول جاوے اور اپنے
رحم کے فرزند پر ترس نہ کھاوے ہان وے شاید بھول جاوین پر مین تجھے
نہ بھولونگا ۱۶ دیکھہ مین نے تیری تصویر اپنی ہتھیلیون پر کھودی ہے اور تیری
شہرپناہ ہمیشہ تک میرے سامنے ہی ۱۷ تیرے بیٹے آتے ہین جلدی کرتی اور
وے جو تجھے برباد اور اوجاڑ کرتے تھے تیرے بیچ سے نکل جاتی ہین ۱۸ اپنی آنکھیں اٹھا
کر اور چارون طرف نگاہ کر یہ سب کی سب اکٹھا ہوتی ہین اور تجھہ پاس
آتی ہین خداوند کہتا ہے اپنی حیات کی قسم تو ان سبھون کو زیور کی مانند پہنیگی
اور انہین اپنی پر دلہن کے مانند باندھیگی ۱۹ کہ تیری خراب اور اجاڑ مکانون
اور برباد کئے ہوئے ملک مین اب بسنیوالون کی کثرت سے گنجائش نہ ہوگی
اور وے جو تجھہ کو غارت کرتی تھی دور دفع ہونگی ۲۰ تیرے لڑکے جو
تجھہ سے لئے گئے تھے تیرے کانون مین پھر کہینگے کہ جگہ میرے لئے تنگ ہو
ہمین جگہہ دی کہ ہم بسین ۲۱ تب تو اپنے دلمین کہیگی کہ کس نے میرے لئے انکو پیدا
کیا کہ مین تو لاولد ہوگئی اور اکیلی تھی مین تو محتاج کی ہوئی اور ادہر ادہر پھرا کرتی تھی
سو کس نے انکو پالا دیکھہ مین تو اکیلی چھوڑی گئی یہ کہان تھے ۲۲ خداوند
یہوواہ یون فرماتا ہے دیکھہ مین غیر قومون پر اپنا ہاتھ اٹھاونگا اور لوگون پر
اپنا جھنڈا کھڑا کرونگا اور وے تیری بیٹون کو اپنی گود مین لئے آوینگے اور
تیری بیٹیونکو اپنی کاندھون پر چڑھا کے لیچلینگے ۲۳ اور بادشاہ تیری پالنیوالے
باپ ہونگے اور انکی بیگمات تیری پالنیوالی دائیان ہونگی وے اپنے منہ

ہونہہ مین پرجہکین گی اور تیری پانون کی خاک چاٹینگے اور تو جانیگی کہ مین
ہی خداوند ہون کیونکہ وی جو میری راہ تکتی ہین پشیمان نہ ہونگے ہمارے
نزدیک یہہ بشارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی اور کعبہ شریف کی شوکت
وعظمت کا جو بعد پیدایش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اوسکو حاصل ہوئی اسمین
بیان ہی اسلئے کہ برگزیدہ ترجمہ مصطفے ہی اور مصطفے لقب خاص محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی اور نیز اسلئے کہ ترکش مین چہپا رکہا اسطرف مشیر ہی کہ وہ
رسول الہی جنکی یہہ بشارت ہی خاتم النبین ہوا اور تمام انبیاء ورسل کے بعد پیدا ہو
اور وہ بشارات انبیاء کے موافق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہین اور نیز
اسلئے کہ تیسری ورس مین مبشرپہ بشارت بندا عبد اللہ فرماکر پکارا ہے
اور عبد اللہ بہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی القاب سی ہی اور آپ کی والد
ماجد کا بہی نام ہے اور نیز اسلئے کہ آٹھوین ورس مین ہی مین تیری حفاظت
کرونگا اور ہماری نزدیک گو سیدنا مسیح علیہ السلام مصلوب نہین ہوے
بلکہ آپکی اعدا کو یہہ بات نصیب ہوئی مگر یہہ لفظ اس طرف مشیر ہی کہ امت
مین رکہکر حفاظت کیجائی اور اس قسم کی حفاظت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی ہوئی کہ آپ اعدا مین رہکر حصن حصین واللہ یعصمک من الناس مین محفوظ رہے!
اور نیز اسلئے کہ نوین ورس مین بادشاہون کی نظر کرنیکا ذکر ہے اور یہہ خاصہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی کہ بادشاہون نے نظرین اور ہدئی اور تحفی خدمت
نبوی صلی اللہ علیہ وسلم مین بہیجی اور نیز اسلئے کہ اسی آٹھوین ورس مین ہے
اور امت کی لئے تجہے ایک عہد بخشا اور یہہ مقام محمود کا جو مخصوص آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مین ہی بیان ہے اور حضرت مسیح علیہ السلام
بہی آپکی امتی ہونگے اور کتاب اعمال کی تیسری باب سے یہہ دعوی ثابت ہے

Marfat.com

اور نیز اسلئے کہ نوین اور دسوین ورس مین ہی "تاکہ تو قید لوین کو کہی کہ نکل چلو اور یہہ
صحابہ کرام کی ہجرت کا بیان ہے اور پانی کے سوت مدینہ منورہ مین تب بہی
جاری تہی اور اب بہی جاری ہین اور نیز اسلئے کہ بائیسوین ورس مین یا ان الفاظ
دیکہہ خداوند یہوداہ یون فرماتا ہے کہ مین غیر قومون پر اپنا ہاتہہ اوٹہاونگا شاہ
حبش اور اور مسلمانون حبش کا بیان ہی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ
بابرکت مین شرف باسلام ہوئے اور خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم مین مدینہ
منورہ مین حاضر ہوئی اور آیۃ کریمہ کہ اذا سمعوا ما انزل الی الرسول انہین کے
شان مین نازل ہوئی ہی اور شاہ حبش نے مسلمانون کو بہت ہی راحت سے
رکہا اور خود مسلمان ہوا اور پہر صحابہ کرام کو مدینہ منورہ مین خدمت نبوی صلی
اللہ علیہ وسلم مین بآرام تمام پونہچایا والحمد للہ علی ذلک تیسری فصل کعبہ
شریف کی لباس کے بیان مین غزل الغزلات کی پہلی باب مین ہی مین سیاہ
فام پر جمیلہ ہون ای یروسلم کے بیٹو قیدار کی خیمون کے مانند سلیمان کے
پردون کے مانند یہہ کلام کعبہ شریف کا ہے جسکو سلیمان علیہ السلام نے
گویا کہ نقل فرمایا ہے اور کعبہ شریف کی تعمیر بہی گو سیاہ پتہر سے ہو مگر قیدار کی
خیمون اور سلیمان کی پردون کی تشبیہ سے یہہ بات معلوم ہوتی ہے کہ انکی
لباس کی سیاہی کا بیان فرماتی ہی امر آخر کار اس پیشین گوئی کے موافق خانہ
کعبہ کا لباس سیاہ ہے قرار پایا اور بیان اسکا یہہ ہی خلاصہ تواریخ
مکہ معظمہ مین ہے اسعد تبع حمیری نے ہجرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
سے ہزار برس پہلی خانہ کعبہ کو غلاف پہرایا اور اوسمین دروازہ بہی رکہا اور
یہہ غلاف اوسنے خواب دیکہکر کہ وہ خانہ کعبہ کو غلاف پہراتا ہی کیا
کیا تہا اور یہہ بہی روایت آتی ہی یعنی اس غلاف پہرانی کے وجہ مین کہ اسعد

Marfat.com

تبع حمیری قریب مکہ کی داخل ہوا اور کوئی اہل مکہ سے اوسکے ملنے کو نہ آیا پس
پھر غضب ہوا اور کہا کعبہ شریف کو میں ضرور منہدم کرونگا اسلئے کہ یہی ان کی
تکبیر کا باعث ہے پس وہ بیمار ہوگیا اور ایسا بیمار ہوا کہ سب طبیب اوسکے
علاج سے عاجز ہوگئے اور کوئی ہوا اوسی نفع نہ بخشتی تھی پس کہا ایک بوڑھی
نے میری رائ میں یہ بیماری اوس ارادہ بد کی وجہ سے ہے پس توبہ کی اسعد
نے اپنی اوس ارادہ بدسے اور تندرست ہوا اور حاضر ہوا مکہ معظمہ میں زیارت
خانہ کعبہ کو اور تعظیم کی مکہ کی رہنے والوں کی اور کعبہ شریف کو بڑا قیمتی غلاف
پہرایا اور مورخوں نے لکھا ہے کہ اکثر کعبہ شریف کے واسطے عمدہ عمدہ
غلاف ہدیہ بھیجتے تھے وہ غلاف یمن کی چادروں کی اور مسطے کے بنے ہوئی ہوتی
تھی اور مسطے ایک عمدہ کپڑا ہوتا ہے اور سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے بھی کعبہ شریف کو یمن کی چادروں کا ہی غلاف پہرایا ہی اور پھر حضرت عمر اور
حضرت عثمان رضی اللہ عنہما نے قباطی غلاف پہرایا اور پھر معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما نے دیبا اور قباطی
غلاف پہرایا اور پھر یمن کی چادروں کا اور زیادہ کیا اور پھر ہر سال کعبہ شریف کو دیبا کا غلاف پہرایا جاتا تھا اور ہارون رشید
کی خلافت میں ایک برس میں تین مرتبہ غلاف پہرایا جاتا تھا آٹھوین ذوالحجہ
کو دیبا ہی سرخ اور پہلی رجب کو قباطی اور عید کو دیبا ہی ابیض اور پھر بعد
عہد خلافت عباسیہ کے ہوتا تہا لباس کعبہ شریف کا کبھی مصر سے اور
کبھی یمن سے اور پھر خرید اسلطان ملک مصر نے ایک گانوں لیا اور وقف کیا اوسکو
غلاف کعبہ شریف پر اور پھر جب ممالک عرب کے سلاطین آل عثمان مالک ہوئے
پہرا وہ شروع سے کعبہ شریف کا غلاف دیبا ہی رکھا جیسا پہلے ہوتا تھا
لیکن سلیمان خان عثمانی نے حکم کیا کہ کعبہ شریف کا غلاف ہمیشہ
سیاہ رہے چنانچہ آج تک ہر ایک کعبہ شریف کا غلاف ہمیشہ سیاہ ہی

Marfat.com

ہوتا ہی اور اسپشین گوئی صادق ہوگئی اور باعتبار ذات اگر لیجو تو ہمیشہ کو وہ عمدہ
ہی تہی او قیدار یون کی بہی اکثر خیمی سیاہ ہی ہوتی ہین اور سلیمان علیہ السلام
بہی پردی سیاہ ہی بنوائی ہونگے چوتہی فصل کعبہ معظمہ کے خوارق کے بیان
مین (۱) کعبہ معظمہ کے خرق عادات سے ہی ہلاک ہونا اصحاب فیل کا جانورزن
سنر سے کہ وہ جانور اوپر سے اونکی کنکری مارتی تہی جسکی گولی سی زیادہ کام دیتی تہی
غرض یہہ کہ اون جانورون نے انہین کنکریون سے اون سب کو ہلاک کر دیا اور
ذکر اسکا مکاشفات یوحنا کی سولہوین باب کی اکیسوین ورس مین ہی اور آسمان
سے آدمیون پر من من بہر اولی گری اور اولون کے آفت سے آدمیون نے
خدا پر کفر بکا اور یہہ کنکری وہ کام دیتی تہین کہ من من بہر کا گولا اتنا ہی کام دیتی
او تمام بیان اونکی ہلاکی کا پہلی باب مین مذکور ہو چکا (۲) اور کعبہ معظمہ کی ہی خرق عادات
سے تہا وہ کہ غزوہ حدیبیہ مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ناقہ مبارک
جسکا نام قصوا تہا بیٹہ گئی اور نہ اوٹہی اور لوگون نے کہا اونٹنی کی عادت بیٹہنے کی ہوگئی آپ نے کہا
نہین بلکہ بٹہا دیا اسکو اوس نے جس نے روک دیا اصحاب فیل کو یعنی اللہ
عزوجل نے پس آپ نے قسم رب البیت یاد کی اور فرمایا کہ جو کفار قریش
ایسی بات کہینگے جس مین حرم محترم کا احترام ہوگا مین وہ سب قبول
کرونگا پس ناقہ مبارک اوٹہ کہڑی ہوئی (۳) اور کعبہ معظمہ کی ہی خوارق
سے تہا وہ کہ قرامطیون کے عناد کی زمانہ مین ایک قرامطی میزاب رحمت
خانہ کعبہ یعنی میزاب سے اوکہاڑنی چڑہا وہ گر کی مرا پہر دوسرا چڑہا وہ بہی
گر کی مرا اور بہی نیل مقصود دونون ذونج ہین یعنی (۴) انہین خوارق
کعبہ شریف سے ہی نکلنا برق کا بنیاد قدیم کعبہ شریف سی اور بنیاد قدیم کعبہ
شریف سنگ سبز سے ہی پس جب قریش نی نقل بعثت آنحضرت

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم کے آگی عالم شباب مین پہر از سر نو خانہ کعبہ کی تعمیر کی وہ
بنیاد ظاہر ہوئی پس اوسپر کسی نے پہاوڑا وغیرہ مارا پس اس قسم
کی تجلی نکلی کہ قریب تہا کہ اونکو کہا جائے اور اونہون نے پہر اوسے نہ چہیڑا
اور اوسپر خانہ کعبہ کی دیوار قائم کی (۵) اونہین خوارق سے بیمار ہونا تبع
سعد تبع حمیری کا اوس ارادہ بد کی وجہ سے اور اوسنے ارادہ کیا تہا کہ کعبہ
شریف کو منہدم کرون اور نہ صحت پائی کسی دوا سے اور صحت پائی بعد توبہ
کرنے کی اس ارادہ بد سے (۶) اور اونہین خوارق سے ہی یہہ ایک حاکم بلخ
نے اس زمانہ مین خانہ کعبہ کی داخلی چاہی خدام کعبہ شریف نے اسوقت
کسی وجہ سے انکار کیا اوسنے خانہ کعبہ کی بزور حکومت کنجی منگوائی کہ
ہم خود کہول لینگے پس دروازہ کعبہ شریف کا قفل ہرگز نہ کہلا عاجز ہوکر اونہین
کے خدمت مین آدمی بہیجا کہ جنکو کنجی خانہ کعبہ کی ابدالاباد کے لیے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے پس وہون نے اپنے بیچے نے خوار
کو بہیجا کہ اسکا ہاتہ کنجی پر رکہدیجو قفل کہل جاویگا پس اونہون نے ایسا ہی کیا اور قفل دروازہ
شریف کا کہل گیا (۷) اونہین خوارق سے ہے وہ کہ زمانہ سابق مین خانہ کعبہ کے اندر ایک مرد عورت نے
برا کام کیا تہا وہ دونون پتہر بنگئے تہے ایک کا نام اساف تہا دوسرے کا نائلہ نام تہا اور اونکو عبرت
کیواسطے رکہہ چہوڑا تہا اور پہر رفتہ رفتہ اونکی پوجا ہونی لگی تہی (۸) اور اونہین خوارق سے
ہی یہہ کہ مطاف مین کعبہ شریف کے پاس مقام ابراہیم پر ایک مقدمہ خون مین اٹہائیس
آدمیون نے جہوٹی قسمین کہائین وہ سبکے سب برس روز کے اندر مرگئے (۹) اونہین خوارق سے یہہ کہ مطاف
طواف کرنیوالے سے خالی نہین رہتا کوئی نہ کوئی ہر وقت طواف کرتا رہتا ہے کیسی ہی گرمی کیون
نہو اور کیسی ہی اندہیری اور بارش کیون نہو مگر کوئی نہ کوئی قربان ہوتا رہے (۱۰) اور اونہین
خوارق سے ہی یہہ کہ آب زمزم ہر مرض کیواسطے شفا ہے (۱۱) اور نہین خوارق سے ہی قبول ہونا دعا کا خانہ کعبہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم ـ خاتمۃ الکتاب خلفاء خاتم النبیین صلی اللہ علیہ
وسلم کی بیان مین مکاشفات یوحنا باب (١٩) ورس (١٦) اوسکی لباس اور
اوسکی ران پر یہ نام لکھا ہی خداوند ونکا خداوند اور بادشاہونکا بادشاہ ـ
پہلی باب مین شرح اس بشارت کی مذکور ہو چکی اور وہان معلوم ہوگیا ہی کہ اس
جملہ مین ختم نبوت کا بیان ہی اور جزء اخیر اس ورس مین خلیفہ اول خاتم النبیین
خاتم خلافت صدیقیہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کی ختم خلافت کا ذکر ہی اور وہ
قول تھا جو ان یار غار پر تھا اور جسکو ایک راہب نی ملک یمن مین دیکھکر بشارت
خلافت خاتم النبیین دی تھی اور روضۃ الاحباب کی ذیل مین شرح بشارت ہذا کی یہ کل
قصہ منقول ہو چکا ہی صحیفہ دانیال باب (٧) ورس (٢٥) اور وہ حقتعالی کی مخالفت
مین باتین کریگا اور حقتعالی کی مقدسونکو تصدیع دیگا اور چاہیگا کہ وقتون اور شریعتونکو بدل ڈالے
اور وے اوسکے قبضہ مین دیے جاینگے یہانتک کہ ایک دن اور دو دن اور آدھی مدت گذر جاے ـ ٢٦ پر عدالت بیٹھیگی
اور وی اوسکی سلطنت اوس سے لیلینگے کہ اوسکو ہمیشہ کی لیے نیست و نابود کرین بعد اس بشارت کی
شرح مین معلوم ہو چکا کہ ان ورسون مین خلفاء ثلاثہ یعنی حضرت صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ ثانی حضرت
عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور خلیفہ ثالث حضرت ذی النورین حضرت عثمان غنی اللہ عنہ کی خلافت کا بیان ہی
اور مدت خلافت ہر ایک کا بھی اس بشارت سے نشان معلوم ہوتا ہے اسلیے کہ نصف خلافت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ
پر یزدگرد بادشاہ اس سلطنت کا ہلاک ہوا اور مدت اول قریب مدت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
اور مدتین زمانہ خلافت شیخین ہی اور آدھی مدت نصف خلافت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ
پس اس اندازہ سے بیان کرنے سے عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مدت خلافت خلفاء ثلاثہ
معلوم ہوگئی شیخین کی تمام مدت خلافت صاف صاف معلوم ہوگئی اور نصف مدت خلافت حضرت عثمان کی
نصف کے معلوم ہونے سے واضح ہوگئی اور اسی تماشہ کو کعب احبار نے زمانہ پہلے مین حضرت عثمان
رضی اللہ عنہ کی عمر بیان کی تھی واللہ اعلم وعلمہ اتم واحکم ـ زبور (٢٠) ملکاردن کی

تو مت کڑہ بدی کام کرنیوالونسی تو حسد نہ کر (۲) کہ وی جلدی گہاس کی مانند کاٹ ڈالی
جاینگے اور ہری سبزی کیطرح مرجہاوینگے (۳) خداوند پر توکل رکہہ اور نیکی کر تو سرزمین مین ج
زندگانی بسر کر اور دیانتداری پر چرا کر (۴) خداوند کی یاد مین مسرور رہ کہ وہ تیری دل
کی مطالب پوری کریگا (۵) اپنی راہ خداوند پر چہوڑدی اوسپر توکل کر وہ خود بنالیگا (۶)
وہ تیری صلاحیت کو نور کیطرح ظاہر کریگا اور تیری عدالت کو دوپہر کیسی روشنی بخشیگا (۷) خداوند کے حضور
چپکے رجوع ہو اور اوسکے انتظار مین ٹہرا رہ اوس شخص کے سبب جو اپنی راہ مین کامیاب ہوتا ہے مت کڑ
(۸) غصہ کرنیسے باز آ اور غضب کو ترک کر اپنی تئین مت اوسکا ایسا نہو کہ تو شرارت مین گری
(۹) کہ بدکار کاٹ ڈالی جاینگے لیکن وی جو خداوند کی منتظر ہین زمین کو میراث مین لینگے (۱۰) کہ ایک
تہوڑی سی مدت ہی کہ شریر نہوگا تو غور کر کر اوسکا مکان ڈہونڈیگا اور وہ نہوگا (۱۱) لیکن وی
جو حلیم ہین زمین کی وارث ہونگی اور بہت سی راحت پا کر خوشدل ہونگی (۱۲) شریر صادق کی مخالف
بندشین باندہتا ہے اور اوسپر دانت کچکچاتا ہی (۱۳) خداوند اوسپر ہنستا ہی کیونکہ دیکہتا ہی کہ اوسکا
دن آتا ہے (۱۴) شریر اپنی تلوار نکالتی اور اپنی کمان کہینچتی تاکہ مسکین اور محتاج کو گرادین اور ا
جنکی راہین سیدہی ہین جان سے مارین (۱۵) اونکی تلوار اونہین کی دلونمین پیٹہیگی اونکی
کمانین ٹوٹ جاینگی (۱۶) تہوڑا اسا جو صادق کا ہی بہت سی شریرونکے مال و اسباب سے بہتر
(۱۷) کہ شریرونکی بازو توڑدی جاینگے پر خداوند صادقونکا تہامنیوالا (۱۸) خداوند دیندارون
کی دنونکو پہچانتا ہی اور اونکی میراث ابدی ہوگی (۱۹) وی بری وقت مین شرمندہ نہوینگی
بلکہ کال کی دنونمین سیر رہینگے (۲۰) لیکن وی جو شریر ہین ہلاک ہونگی اور خداوند کی دشمن
بردن کے چربی کی مانند فنا ہونگی وی دہوئین کی مانند جاتی رہینگے (۲۱) شریر اودہار لیتا ہے
ادا نہین کرتا ہی پر صادق رحم کرتا ہی اور انعام دیتا ہے (۲۲) کہ جن پر اوسکی برکت ہی زمین کی
وارث ہونگی اور جنپر اوسکی لعنت ہی کٹ جاینگے (۲۳) انسان کے قدم خداوند ثابت رکہتا
اور اوسکی راہ کو دوست رکہتا ہی (۲۴) اگرچہ وہ گر جاوے پر پڑا نہ رہیگا کیونکہ خداوند اوسکا ہاتہہ تہامتی و

Marfat.com

(۲۵) مین جوان تہا اب بوڑہا ہوا پر نہی صادق کو ترک کی ہوئی اور اوسکی نسل مین سی
کسیکو ٹکڑی مانگتی نہ دیکہا (۲۶) وہ سدا رحم کرتا ہی اور قرض دیا کرتا ہی اوسکی نسل مبارک ہی
(۲۷) بدی سی بہاگ اور نیکی کر اور ابد تک آباد رہ (۲۸) کہ خداوند عدالت کا دوست ہی اور اپنے
مقدس لوگونکو ترک نہین کرتا ہی وہ ابد تک محفوظ رہینگے پر شریرون کی نسل کاٹی جائیگی (۲۹)
صادق زمین کے وارث ہونگے اور ابد تک اوسپر بسینگے (۳۰) صادق کا مونہہ دانائی کی بات
کہتا ہی اوسکی زبان سے عدالت کا کلمہ نکلتا ہی (۳۱) اوسکی خدا کی شریعت اوسکی دل مین ہی اوسکا پانو
کبہی نہ پہسلیگا (۳۲) شریر صادق کی گہات مین لگا ہی اور اوسکی قتل کی درپی رہتا ہے (۳۳) خداوند
اوسکو اوسکی ہاتہون مین نچہوڑیگا اور عدالت کے وقت اوسے مجرم نہ ٹہرائیگا (۳۴) خداوند کا منتظر
رہ اور اوسکی راہ کو یاد رکہہ کہ وہ تجہکو زمین کا وارث کرکی سرفراز بخشیگا اور جب شریر کاٹے
جائینگے تو تو دیکہیگا (۳۵) مینی شریر کو بڑا زبردست دیکہا جو آپکو اوس ہری درخت کی مانند جو خود
رو ہو پہیلاتا تہا پر وہ گذر گیا گویا تہا ہی نہین مینی اوسی ڈہونڈہا وہ کہین نہ ملا (۳۶) کامل
کو تاک اور سیدہی کو دیکہہ کہ ایسے آدمی کا انجام سلامتی ہی (۳۷) پر خطاکار سبکی سب ہلاک
ہو جائینگے شریر کا انجام نیستی ہی (۳۸) صادقون کی نجات خداوند سے ہی دکہہ کے وقت وہ اونکا
محکم قلعہ ہی (۳۹) خداوند اونکی مدد کریگا اور اونہین رہائی دیگا اور اونکو شریرون سی چہڑائیگا
اور بچاویگا اسلئے کہ اونکا بہروسا اوسپر ہی * اس بشارت کی شرح کا پہلی تمہید وعدہ کیا تہا
چنانچہ اپنا وعدہ ایفا کرتی ہین اور اس بشارت کی شرح کرتی ہین پس معلوم ہو کہ پہلی برس مین
پانچوین برس تک سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو نصیحت ہی اور وعدہ نصرت و فتح ہی اور جس
قسم کی ان دسون مین وہ فتح مذکور ہے اوسی قسم سی کلام اللہ شریف مین بہی آیات الہی مین فتح اور نصرت
کی وعدی مصرح اور مفسر ہین اور غالب بلکہ تحقیق ہی کہ شروع بشارت ہذا مین بہی مثل
بشارت حسینکی یا محمد ہوگا مگر مثل تحریف بشارت زبور (۴۵) کی اس زبور مین بہی تحریف کی
اور نام سرور رسل صلی اللہ علیہ وسلم اس بشارت سی علیحدہ کرکے اپنا نام حضرت صالحین سی علیحدہ

حکت کرایا اور دلیل میری اس دعوی کی یہ ہی کہ ورس (۸) کی پہلی جملہ مین فرماتی ہین وہ
تیری محبت کو لوگونکی طرح ظاہر کریگا + اور اس جملہ مین بظاہر گو نصیحت اور علاوہ نوح ہی مگر در
حقیقت اسمین خلافت صدیق رضی اللہ عنہ کی خبر ہی اور شب معراج مین لوگونکی طرح واسطے
تسلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت صدیق ظاہر کی گئی اور پہر دوسری جملہ مین فرماتی
ہین اور تیری عدالت کو دوپہر کیسی روشنی بخشیگا اور اسمین موافق جملہ اول کی بظاہر وعدہ
ہی مگر درحقیقت خلیفہ عادل حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کا ذکر ہی اور آپکی خلافت کی وقت
مین ترقی اسلام ایسی ہوئی کہ آفتاب اسلام عین دوپہر عروج پر تہا اور بعد انتقال خلیفہ ثانی حضرت
عمر رضی اللہ عنہ کی دوپہر ہوچکا اور اوسکی قصہ زوال آیا اور تیسرا پہر شروع ہوگیا اور حدیث مین
وارد ہوا ہی کہ عمر کی زندگی تک ہی دروازہ فتنہ بند ہی جب یہ دروازہ گر جائیگا پہر دروازہ فتنہ
کہل جائیگا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ زمانہ خلیفہ ثانی تک مسلمانون مین کسی قسم کا فتنہ نہین ہوا
اور بعد انتقال کی دروازی فتنی کی کہل گئی اور [illegible] فی بیان کیا ہی کہ [illegible]
ہوئی برابر ترقی اسلام ہوتی رہی اور ظاہر ہی کہ آپکی انتقال کی بعد فتنہ شروع ہوگیا +
اور ورس (۹) مین کہ بدکار کاٹ ڈالی جائینگے لیکن وے جو خداوند کی منتظر ہین زمین کو میراث
مین لینگے مسلمانونکی فتح اور کفار کی تباہی اور [illegible] کا بیان ہی اور ایسی ہی ورس
(۱۱) لیکن جو حلیم ہین زمین کی وارث ہونگے [illegible] کی خلافت کا بیان ہی اور [illegible]
کی خلافت کا اصالتاً [illegible] ہی اور قرآن شریف مین ارشاد فرمایا ولقد کتبنا فی الزبور
من بعد الذکر ان الارض یرثہا عبادی الصالحون اور [illegible] لکہا ہی ہمنی زبور مین
ذکر کی بعد تحقیق زمین کی وارث ہووینگی اوسکی میری بندی صالح [illegible] اور [illegible]
قریب ہین اور ذکر سی مراد یا توریت ہی اور یا ہی نصیحت [illegible] ان درسون مین بشارتین ہین ہی
ورس (۱۲) شریر صادق کی برخلاف بندشین باندہتا ہی اور اوسپر دانت کچکچاتا ہی
(۱۳) خداوند اوسپر ہنستا ہی کیونکہ دیکہتا ہی کہ اوسکا دن آتا ہی + اس ورس مین

Marfat.com

ج

[illegible] ابوجہل فرعون اس امت کا ہی اور صادق بالقب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی اور [illegible]
صادق صدیق ہین اور روز بدر ابوجہل کا دن تہا اور اوسیدن وہ ہلاک ہوا اور کلام مجید
مین یوم نبطش البطشۃ الکبری انا منتقمون فرمایا اور بیان غزوہ بدر مین لفظ لوم
[illegible] تاکہ مطابق صحف ہوجائی ورس (۱۴) ہی (۲۸) تک مسلمانونکی فتح اور کفار کی
[illegible] کا بہی بیان ہی اور اونکی کمانین غزوہ بدر مین ٹوٹ گئین اور وہ ہلاک ہو گئی اور
[illegible] حالانکہ نبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اونکی شر سی محفوظ رکہا اور ورس (۲۴) مین
[illegible] احد کا ذکر ہی ورس (۲۹) مین خلافت صدیق رضی اللہ عنہ کا ذکر ہی اور ورس (۴۴)
[illegible] فتح مکہ معظمہ اوسی واقعہ قتل کا بیان ہی جسمین [illegible] کا فر مارگئی ورس (۱۰) مین حج
ذکر ہی اس زبور سی خلافت حضرت صدیق رضی اللہ عنہ اور خلافت حضرت عمر رضی اللہ عنہ
[illegible] لگیا اور یہہ بہی معلوم ہو گیا کہ خلیفہ اول صدیق ہونگی اور خلیفہ ثانی حضرت عمر رضی اللہ عنہ
[illegible] اور یہہ بہی معلوم ہو گیا کہ زمانہ ترقی اسلام ہی ہوگا جسمین خلافت حضرت عمر العادل
ہو گی اور اگرچہ اور مضامین عمدہ اس بشارت مین ہین مگر وہ باب خلافت سی تعلق نہین رکہتی
[illegible] ورس (۹) [illegible] خداوند دو [illegible] اور [illegible] جلد [illegible] آ (۲۰) [illegible]
[illegible] تلوار [illegible] ہاتہ [illegible] ورس (۱۵) [illegible] جماعت مین مجہ [illegible]
[illegible] ہو گی ہین [illegible] ہین [illegible] (۲) [illegible]
[illegible] اور [illegible] ادل [illegible]
[illegible] (۲۷) [illegible] اور [illegible] آوینگی [illegible]
[illegible] سلطنت [illegible] تو [illegible] عالم
[illegible] دنیا کی سارے [illegible] اور سجدہ [illegible] سب ہی [illegible]
[illegible] اور [illegible] ور (۳۰) ایک نسل ہوگی جو
[illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کی بیان مین پہلی باب مین معلوم ہوچکا ہی کہ یہہ بشارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی اور ج
نام پاک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی اب شرح ورسون مابعد کی ضروری ہی ایس معلوم ہو کہ قرآن
شریف مین سورہ حج مین فرمایا ہے وعد اللہ الذین آمنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنہم فی الارض
کما استخلف الذین من قبلہم ولیمکنن لہم دینہم الذی ارتضی لہم ولیبدلنہم من بعد خوفہم امنا یعبدوننی
لا یشرکون بی شیئا ومن کفر بعد ذالک فاولئک ہم الفاسقون ترجمہ وعدہ دیا اللہ نے جو
تم مین ایمان لائی ہین اور کئی ہین نیک کام البتہ پیچھے حاکم کریگا اونکو ملک مین جیسا حاکم کیا تھا
اونسی اگلون کو اور جماویگا اونکو دین اونکا جو پسند کردیا اونکو اور دیگا اونکو اونکی ڈر کی بدلے
امن بندگی کرینگی شریک نکرینگی میرا کوئی اور جو کوئی ناشکری کریگا اس پیچھے سو وہی لوگ ہین بےحکم اور اس تقریر کی تردید یہہ وعدہ ہی
جو اس زبور مین منقول ہی اور یہہ بعینہ گویا کہ ترجمہ زبور مذکور ہی لیکن بسبب تغیرات کثیرہ
کی اسقدر فرق ہوگیا ہی ورس (۲۶) سی شروع ہی اور فرمایا وہی جو حلیم ہین کھا وینگے
اور سیر ہونگے وہی جو خداوند کی طالب ہین اوسکی ستایش کرینگی اس ورس مین خلافت
کا ذکر کیا اور مقصود اس سے یہ ہے کہ خلافت مہاجر مہاجرین مین ہی ہوگی اور قران مجید مین بہی
ارشاد فرمایا ومن یہاجر فی سبیل اللہ یجد فی الارض مراغما کثیرا وسعۃ اور طالب خدا
مہاجرین للہ اور مہاجرین ہی فتوحات الہی اور نعمائی الہی پر حمد وثنا الہی بجالائے ورس
(۲۷) ساری جہان کو سر یاد آویگا الخ مین رسالہ عامہ خیر الرسل کا بیان ہے اور مقصود بیان
خلافت عام ہی ورس (۲۸) کہ سلطنت خداوند کی ہی قومون کے درمیان وہی حاکم
ہی گویا کہ ترجمہ لیستخلفنہم فی الارض کا ہی اور خلافت نبوت سلطنت خداوند کی ہے
پورا پورا شریعت کی موافق جب عمل ہوا گویا کہ وہی حاکم ہی ورس (۲۹) دنیا کی سارے فربہ
کھا وینگے اور سجدہ کرینگی گویا کہ ولیمکنن لہم دینہم الذی ارتضی لہم کا ترجمہ ہی اور سب ہی جو خاک مین ملتے ہین
حضور جھکینگے اور وے جنکی مجال نہین کہ اپنی جان بچاوین گویا کہ ولیبدلنہم من بعد خوفہم امنا
کا ترجمہ ہی اور پہلی جزو مین تتمیم کا بیان ہے ورس (۳۰) ایک نسل ہوگی جو اوسکی بندگی کرے

تو معاف مضا بعد دنی لا یشرکون بی شیا کا ترجمہ آوے اور ورس (لاسم) آونگی الخ ہین ومن کفر بعد
ذالک فاولئک ہم الفاسقون کیطرف اشارہ ہی اور اس زبور سی بہی خلافت خلفاء اربعہ رضوان اللہ علیہم
اجمعین کا پتا ملگیا اور خلافت حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی بشارت بابلیہ کی اس جملہ سی وہان ہرگز
عرب کا خیمہ استادہ نکرینگی ثابت ہی اسلئے کہ قضیہ صفین مین آپنی خیمونکو مارنی سی بابل مین منع کیا
اور خلافت حضرت امام حسن و امام مہدی رضی اللہ عنہما کی بشارت حسنیہ کی اس جملہ سے تو اونہین تمام
زمین کو ہموار ستھرا کریگا ثابت ہی اور بشارت ابجدیہ کی اس جملہ سے اوس بارہ سردار پیدا ہونگے
خلافت ان خلفاء حقہ اور جملہ اور خلیفون خلافت نبوت کا ذکر ہی جو قیام قیامت
تک پورے ہوجاوینگے - واللہ عاقبۃ الامور ؁ وصلی اللہ تعالی علی خاتم الانبیاء والمرسلین وعلی آلہ
واصحابہ اجمعین - **دعای مقبول** یا اللہ جل جلالہ وعم نوالہ تیرا ہزار ہزار شکر ہی کہ تونے
اپنی رحمت سی مجھی معدوم سے موجود کیا اور پہر اشرف المخلوقات مین پیدا کیا اور پہر اشرف الرسل
کی امت مین کیا اور شرف نسبت مصطفے علیہ السلام ہی عنایت فرمایا شکر ہی کہ تونے اپنی رحمت سے
مجھی ہر فتنہ سے بچا کر اپنی دین کی تائید کیطرف متوجہ کیا اور علوم اولین و آخرین یعنی قران و حدیث سے
بہرہ ور کیا اور پہر خاص تونے اپنی رحمت سی فخر و من عندہ علم الکتاب اور اہل ذکر سی مشرف کیا
اور علم کتب سابقین عنایت کیا اور پہر تالیف رسالہ ہذا کی توفیق عنایت فرمائی فلک الشکر کافیا
والحمد وافیا - خداوندا اب مین تجھ سی موافق تیری وعدہ صادق کی دعا کرتا ہون کہ تو اس کتاب
کو قبول فرما اور زاد آخرت بنا اور تفسیر قرآن کی توفیق عطا فرما اور والدین مومنین مغفورین اور تمام سلسلہ نسبی اپنی
کے ساتھ دعا کرتا ہون کہ اون کی درجے جنات عدن مین بڑہا اور حلل بہشتی اونہین پہنا اور تاج اونکے
سر پر رکھ اور ان الذین لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون سے اونہین کردی خداوندا تو اپنی رحمت سے میرے دوستون
اور شاگردون اور دوستان کو تمام نعم دنیوی و دینی عطا فرما خداوندا تو اپنی رحمت سے عم بزرگوار اپنی نبدی خیرخواہ
خلایق اور اصل جمیع صفات حمیدہ مختار علی کو میرے سر پر قایم رکہہ اور اونکی آنکہیں اونکی لخت جگر اخوی عبد الہی زید علمہ سی
ٹھنڈی رکہہ خداوندا تو مجھی ہر مشتغبر ان کی خدمت دین کی اور تعلیم علوم دین تائید کی خداوندا تمام مقاصد دینی اور دنیوی

Marfat.com

حمد رب العالمین که صحایف خویش بعظمت خود بالطباق نواخت تاج الکلام است و نعت خاتم النبیین که خدای تعالی از
لوای عزتش برافراخت معراج الاسلام است ـ محمدیت اصحاب کبار که خالق عالم در توریت بیاد شان پرده ... گلگونه
ایتلاف است و منقبت آل اطهار که بیعت اوشان را درة التاج رتبه ساخت حرز بازوی ایمان است ـ در صورت معنی
از عیان و نهان پیدا ـ که شرح فضیلت این هر ربع از حد مرتبه قیاس متجاوز است که طاقت تقریر و طاقت تحریر
یکی از هزار عاجز ـ اگر غور مددگاری کند و فکر غمخواری ـ اینجا گرم خروشی بیهوده سرایی است و خاموشی عین صفت ذات گویا
اما بعد ... کج زبانی محمد انوار حسین تسلیم سهسوانی ـ دست را آشنای خامه میسازد و خامه را میل ختم آمد
راقم حسن الفاظ دیدنی دارد + بوی معنی شنیدنی دارد + حاصل مدعای ما اینست + این رساله خریدنی دارد + درین ایام
میمنت انجام و زمانه فیض التیام ـ سیاح وادی بلاغت سیاح صحرای فصاحت مفتاح خزانه ... مصباح کاشانه ... شرف المتقدمین
فخر المتاخرین ـ قبله اصحاب یقین کعبه ارباب یقین ـ نور ناصیه علم قره باصره حلم قدوه متشرعین اسوه متورعین ـ سر با خم
تسلیم و رضا ـ روح روان جسم حیا و وفا ـ عالم باعمل فاضل بی بدل بلبل بوستان فروع ... بل پروانه شمع معقول و
محقق بی عدیل ـ مدقق بی مثیل ـ حاوی علوم حامی فهوم ـ کاشف مشکلات عقلیه فاتح معلقات نقلیه ـ محور چرخ ...
مرکز دایره هوشیاری رهین فرزند فطنت ابو الآبای فطرت ـ محی مراسم سنت ... خیر الانام ... ابد آناپید کنار اسلام ـ
نور سیدی و سندی مولانا و اولانا رحمه الهی که سینا سینه اش از پرتو جمال الهی جلوه طور است و مدینه دل او از متاع عشق
معمور نقش پایش عینک چشم آئینه هوشان و حرف حق نمایش تازیانه تاذ باطل کوشان ... رحمت العباد مقاله ... برا اثبات
رسالت ختم المرسلین ملقب و مخاطب رحمة للعالمین ـ از سبیل یعنی از انجیل بی تکلف تصنع و بی تکلیف تاویل بستودگی معنی بیان محمد
معانی نوشتند و بسیاط تعصب و تعسف که هنجار ناکسانست لگد ... نوشتند ـ ... مناظره ... و اکمال ادب ... نگذاشتند
تشبیب ... فراز تحسین ... و با سر بی سر ... در سرکشی نه تافتند ـ در زبان اردو این کتاب ... عبارات سلیس ... لا جواب تالیف
نه کار انسانی است بلکه محض فضل یزدانی ـ اگر (انوار محمد صادق) ۱۲۹۵ هجری خوانش بجاست و اگر (دعاوی خاتم النبی) ۱۲۹۵ هجری دانش رواست اگر (
جلال سوال) نامش هم حق بجانب است و اگر نام ... (مناظره دلچسپ) گویم معرفت ... سواد زلف حور و بیاض چهره ... علما
۱۲۹۵ هجری ... تصنیف ... تالیف ... تدوین ... آوازه اش
... نشان ... الفاظ ... [illegible]
ستوده کاری ... بهادر ... مطبع انوار الاخیار ... بلکه ... [illegible]
با ... از کمال ... شاعت ... اهتمام ... [illegible]
چنانچه ... [illegible]
... [illegible]
... [illegible]

Marfat.com

صفحہ	مضامین کتاب	صفحہ	مضامین کتاب	صفحہ	مضامین کتاب
۱	دیباچہ	۲۹	سوال و جواب لطیف۔	۵۹	حدیث شریف مطابق بشارت
	مقدمۃ الکتاب	رر	سوال و جواب لطیف دربارہ	۶۱	تیسری دلیل بشارت کیدریہ
ایضاً	فصل اول عدم ضرورت بشارات		ہاجرہ علیہا السلام	رر	نسب نامہ آنحضرت۔
	کی ثبوت نبوت کی بیان مین۔	۳۱	تیسری دلیل بشارت تثلیہ۔	۶۲	تیسری فصل زمان بعثت کے بیان مین
۳	دوسری فصل ختم نبوت کے بیان مین	۳۲	بشارت پطرسیہ	رر	دلیل اول بشارت دانیلیہ حجریہ
۶	تیسری فصل تحریف کے بیان مین	۳۳	سوال و جواب لطیف۔	۶۵	دوسری دلیل بشارت قوسیہ
۱۱	سوال و جواب لطیف درباب تحریف	۳۹	بیان مماثلت موسوی و محمدی۔	۶۹	تیسری دلیل بشارت بابلیہ۔
۱۲	باب اول آپکی رسالت کے ثبوت مین	۴۳	سوال و جواب لطیف۔	۷۲	جواب نوشیروان و تعبیر ورحیم آرا
ایضاً	فصل اول اس بیان مین کہ اسمٰعیل	۴۵	سوال و جواب لطیف دربارہ		بہ پیدائش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
	علیہ السلام کی اولاد سے پیدا ہونا		حفظ رسل الٰہی علیہم السلام۔	۷۶	چوتھی بشارت بشارت نذیریہ
	ایک نبی کا ثابت ہے۔	رر برحاشیہ	بیان لطیف بہ ثبوت حفاظت	۷۸	پانچوین بشارت قدیم الایامیہ
۱۳	دلیل اول بشارت الجدیہ۔		رسل الٰہی کے بیان مین	۸۲	نقل فرمان محمدی بنام خسرو پرویز
۱۷	دوسری دلیل بشارت توسمیہ	رر	چوتھی دلیل بشارت [illegible]ویہ	۸۵	چھٹی بشارت بشارت تنزیلیہ
برحاشیہ	بیان لطیف اعداد اسمای مبارک	۴۶	دوسری فصل آپکی قیداری	۸۹	بیان کرامت فاروقی رضی اللہ عنہ
	محمد و احمد صلی اللہ علیہ وسلم۔		ہونیکے بیان مین۔	۹۰	دلیل آٹھوین بشارت سیلائیہ۔
۲۰	موازنہ لطیف بشارات اسماعیلی	رر	دلیل اول بشارت جبلیہ بدریہ	۹۱	فصل چوتھی سنہ میلاد کے بیان مین
	و اسحاقی مین	۵۱	دوسری دلیل بشارت مصطفائیہ	رر	بشارت میلادیہ
۲۲	بشارات مطلقہ	۵۶	نکتہ لطیف۔	۹۲	پانچوین فصل شب میلاد کے بیان مین
۲۵	بشارات اسماعیلیہ۔	۵۸	ذکر سلع پہاڑ مدینہ	رر	بشارت میلاد محمدیہ۔

Marfat.com

صفحہ	مضامین کتاب	صفحہ	مضامین کتاب	صفحہ	مضامین کتاب
١١	بیان حسن احمدی ۔	١٣٣	بیان ہاتھوں مبارک کا ۔	١٥١	بشارت باب ٥٢ و ٥٣ صحیفہ یسعیاہ
رر	بیان قامت مبارک ۔	١٣٤	بیان شکم مبارک کا ۔	١٥٢	باب ٥٥ صحیفہ مذکور ۔
[illegible]	بیان عظم جسم مبارک	١٣٥	بیان نرمی شکم مبارک کا ۔	١٥٣	بیان نام مبارک احمد
[illegible]	بیان راستی قامت مبارک	رر	بیان سفیدی شکم مبارک کا ۔	رر	بشارت فارقلیطیہ
رر	بیان سر مبارک ۔	رر	بیان ناف مبارک کا ۔	١٦٣	ذکر لقب شریف مصطفٰی ۔
١٢١	بیان موی سر مبارک ۔	رر	بیان لطیفہ سر سرور کائنات کا	١٦٤	باب ٤٣ صحیفہ یسعیاہ ۔
رر	بیان کمیت موی شریف	رر	بیان سیلی شکم مبارک کا ۔	١٦٨	باب ٤٢ صحیفہ یسعیاہ ۔
رر	بیان کیفیت راستی و درو کیدگی موی شریف ۔	١٣٦	بیان شق صدر کا ۔	١٧٢	ذکر اسم شریف وحید ۔
		رر	بیان موی مبارک عالی صدر	رر	بشارت وحید زبور ٢٥ ۔
[illegible]	بیان زلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم		[illegible] مبارک کا ۔	١٧٣	دسوین فصل اس بیان مین کہ آپکی رسالت عام ہوگی ۔
	بیان رنگت موی شریف [illegible]		[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم		
[illegible]	بیان مسنونیت سر کے بال کے	[illegible]	[illegible] کا ۔	١٧٤	بشارت طلوعی ۔
	بیان موی شریف عالم پیری ۔		[illegible] ولادت کا بیان	١٧٥	گیارہوین فصل اس بیان مین کہ آپ خاتم النبیین ہونگے ۔
[illegible]	بیان آنکھوں مبارک کا ۔	رر	تنبیہ		
١١	بیان بینی مبارک کا ۔	١٤١	بیان مہر نبوت	رر	بشارت حجر زاویہ قصر نبوت ۔
[illegible]	بیان رخسار مبارک محبوب الٰہی کا ۔	١٤٧	بیان خوشبوی جسم مبارک	١٧٧	بارہوین فصل اس بیان مین کہ آپکو تادیب عالم کا حکم ہوگا ۔
	بیان لبوں مبارک آنحضرت کا	١٤٨	نوین فصل ناموں مبارک کے بیان		
[illegible]	دندان مبارک محبوب الٰہی کا بیان	رر	بیان نام پاک محمد ۔	١٧٩	بشارت حسنیہ زبور ٤٥ ۔
١١	بیان گردن شریف	رر	بشارت برنابہ	١٨٠	بشارت صحیفہ ۔

Marfat.com

Marfat.com

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

طالبین راہ حق کو مژدہ ہو کہ آئینہ جمال احمدیہ و مصدق

بشارات محمدی

یعنی

آئینہ فی اثبات النبی

موسوم بہ

بشارت نامہ

حسب فرمائش جناب مصنف مولانا مولوی رحیم الٰہی صاحب منگلوری عم فیضہ

مطبع انوار محمدی میں طبع ہوا

Marfat.com